بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

الحمد للہ والمنہ

کہ مسلمانوں کی راہ نما غیر قوموں کی پیشوا اپنی طرز کی پہلی نظیر

یعنی

تفسیر ثنائی

کی پہلی جلد

جسمیں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے

مصنفہ

جناب مولنا و بالفضل اولنا مولوی ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب

مدرس اول مدرسہ تائید الاسلام امرتسر کٹرہ سفید

مطبع چشمہ نور امرتسر مین باہتمام [illegible] کارپردازان ماہ شوال المکرم ۱۳۱۳ھ مین طبع ہوکر

هُوَ الاوّل والاخر والظاهر والباطن وهو بكلّ شيءٍ عليم ۝ سبحانك لا علم لنا الّا ما علّمتنا انك انت العليم الحكيم ۝ انّ الله وملٰئكته يصلّون على النبيّ يا ايها الّذين اٰمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليمًا ۝ انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهّركم تطهيرا ۝ انّ اولى النّاس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبيّ والذين اٰمنوا والله ولي المؤمنين ۝

التماسِ مصنف

اِس تفسیر کے لکھنے کا مجھے دو وجہ سے خیال پیدا ہوا ایک تو میں نے دیکھا کہ مسلمان عموماً فہم قرآن شریف سے ناواقف بلکہ ناشناخت

حروف سے بھی ناآشنا ہیں۔ ایسے وقت میں عربی تصانیف سے انکا فائدہ اٹھانا قریب محال ہے اردو تفاسیر سے بھی بوجہ کثرت طوالت کے عام لوگ مستفید نہیں ہو سکتے نیز اُن کا طرز بیان خاص طریق پر ہے +

دوئم - میں نے مخالفین کے حال پر غور کی تو باوجود بے علمی اور بے سروسامانی کے مدعی ہمہ دانی پایا - خدا کی پاک کتاب پر منہہ کہول کہول کر معترض ہو رہے ہیں حال آنکہ کل سرمایہ اُن کا سوائے تراجم اردو کے کچھ بھی نہیں جنمیں سے بعض تو تحت لفظی ہیں اور بعض کے محاورات بھی انقلاب زمانہ سے منقلب ہو گئے اسلئے وہ بھی مطلب بتلانیسے عاجز ہیں۔ معہذا میں نے قرآن کریم کو جامع علوم عقلیہ اور نقلیہ بالخصوص علم مناظرہ میں امام پایا - دعوی پر دلیل ایسے ڈہب کی ادا ہوتی ہے کہ ہر ایک درجہ کا آدمی اس سے فایدہ لے سکے گو اوسکی فاضلانہ تقریر کے لئے بہت بڑے علم اور خوض کامل کی ضرورت ہے گو تراجم بامحاورہ بھی ہون مگر جب تک حسب موقع شرح نہ کی جائے عام بلکہ متوسط درجہ کے خاص بھی فہم مطالب کما حقہ سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے بالخصوص جبکہ ایک مسلسل بیان کی صورت مین لایا جاوے (جیسا کہ اس عاجز نے کیا) تو عجیب ہی لطف پیدا کرتا ہے آج تک ہمارے مفسرین نے اس طرف توجہ نہیں کی صرف تفسیر حقانی کے مولف مرحوم مغفور نے کسی قدر التفات کیا مگر ناظرین اوس میں اوران اوراق میں فرق بین پاوینگے مولف مرحوم کے بیان مین تسلسل نہیں جو ان میں ہے فالحمد للہ علی ذلک پہر میں نے بعض مقامات کے حل مطالب میں شان نزول کا ذکر بہی ضروری سمجھا سو یہ آیت کے متعلق جہانتک منقول تہا اوسکو بہی نقل کیا اور بعض مقامات مین رد مخالفین کے طرز پر اور بعض جگہ موافقین نادانون کے جواب بھی لکہے سو الحمد للہ کہ یہ تفسیر جیسی کہ زمانہ کو ضرورت تہی ویسی ہی طیار ہوئی خدا اسکو قبول فرماوے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

۹٠

مقدمہ

اس مقدمہ میں چند دلائل مختصرہ سے سید الانبیاء سند الاصفیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ التحیۃ والسلام کی نبوت کا ثبوت ہوگا اسلئے کہ کتاب کے دیکھنے سے پہلے صاحب کتاب کی نبوت کا ثابت ہونا بھی ضروری ہے۔

آپکی نبوت کی دلیل اول کا اجمالی بیان

مقتضائے عقل ہے کہ جو شخص کل جہان سے مخالف ہو کر[1] جانب مامور الہٰی ہونیکا مدعی ہوتا ہے اسکی حالت تین باتوں میں منحصر ہوتی ہے یعنی یا تو وہ سچا ہے یا جھوٹا یا دنیا ساز یا مجنون پس اس قاعدہ سے ہم آپکی نبوت کی جانچ کرتے ہیں چونکہ آپ نہ جھوٹا یا دنیا ساز تھے نہ مجنون اسلئے شق اول ثابت ہوگی ورنہ چوتھی صورت بتلانی ہوگی جو ممکن نہیں۔

اس اجمال کی تفصیل ہم دو فصلوں میں کرینگے فصل اول میں آپکے انتظام ملکی کا ذکر ہوگا جس سے احتمال جنون آپ کی ذات ستودہ صفات سے رفع ہوگا فصل دوم آپ کے زہد اور توکل علی اللہ کے متعلق ہوگی جس سے الزام دنیاداری آپکے دامن سے دور ہو جائیگی۔

فصل اول آپکے انتظام ملکی کے بیان میں

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ کے کمالات خداداد پر نظر کرنے سے یہ فصل کی ابتدا میں اس شعر کے لکھنے پر مجبور ہوں یہ احتمال (جنون) جس کے رفع کرنے کو یہ فصل تجویز ہے ایسا احتمال ہے کہ اسکا قائل کوئی دشمن بھی آپ کی نسبت نہیں مگر چونکہ ہماری دلیل کسی کے مسلمات پر مبنی نہیں اسلئے اس احتمال کا دور کرنا بھی مناسب ہے،

پس سنو!

کہ اسمیں شک نہیں کہ آپ جب پیدا ہوئے تھے تو عرب کا ملک ایک سخت جہالت میں پھنسا ہوا تھا شراب خواری

[1] یہ قید اس لئے ہے کہ مطلق مخالفت میں شقوق تین میں منحصر نہیں۔ بسا اوقات انسان اپنی سمجھ میں ایک بات کو صحیح جان کر سب سے مخالف ہو بیٹھتا ہے حالانکہ وہ غلطی پر ہوتا ہے نہ سچا نہ دنیا ساز نہ مجنون بلکہ سمجھ کا پھیر اسی مخالفت پر آمادہ کرتا ہے مگر یہ احتمال اسی صورت میں ہو سکتا ہے جو فہم کے متعلق ہو نبوت کا مسئلہ فہم سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ امر قریب قریب رویت کے ہے اس میں تین شقوق کے علاوہ چوتھی شق ممکن ہی نہیں۔ فتدبر۔ منہ

کے لئے ہی سب سے بہتر ہے۔
ایک جگہ فرمایا دنیا تو صرف کہیل کود ہے[51]۔ ایک جگہ دنیا پر خوش[52] ہوکر خدا کو بہول جانیوالوں کے حق میں بطور ناراضگی فرمایا کہ کیا یہ آخرت کے عوض میں دنیا پر ہی راضی ہو بیٹھے ہین حالانکہ دنیا کا گذارہ آخرت کے مقابلہ مین بہت ہی قلیل ہے
ایک جگہ فرمایا[53] لوگوں کو کھیتی - باڑی - گہوڑا - گاڑی بیوی بچے بہلے معلوم ہوں حالانکہ یہ سب اسباب دنیاوی زندگی کے ہین تو ان کو کہدے میں تم کو ایک بہلی بات بتلاؤن - جو لوگ الله سے ڈرتے ہین ان کے لئے الله کے ہان باغ ہین اور بڑی خوشی ہے جہین وہ ہمیشہ رہین گے۔
ایک جگہ فرمایا[54] کہ دنیا کا مال اور بال بچے یہ سب دنیا کی ہی زینت ہین اور ہمیشہ کو باقی رہنے والی نیکیاں ہی الله کے ہاں نیک عوض رکہتی ہین۔

ایک جگہ فرمایا[55] کہ دنیا کی چیزوں کا حاصل کہیل کود ایکدوسرے پر فخر اور تعلی کرنا اور ظاہری آرائشگی ہے اور پہر اسکو مینہ سے تشبیہ دیکر فرمایا کہ اس دنیا سے آگے چلکر یا تو بہلے کاموں پر انعام ہی یا بدکرداری پر سزا
ایک جگہ دنیا داروں[56] کی مذمت میں ارشاد فرماتے ہین کہ تم دنیا کو سب پر ترجیح دیتے ہو حالانکہ (دنیا فانی ہی) اور آخرت ہمیشہ رہنے والی اور بہت اچھی ہے علی ہذا القیاس اس مضمون کی اگر ساری آیتیں جمع کیجائین تو ایک کامل کتاب بنجائی لیکن ہم اسیقدر پر قناعت کرکے آپکے خصائل حمیدہ مشتے نمونہ خروارے صحیح صحیح روایتوں سی بیان کرتے ہین تاکہ معترضین نجلوت میر زندآن کار دیگر میکنند کا الزام نہ لگائین۔
آپ کی بیوی عایشہ صدیقہ رض (جو آپکے خانگی امور سے بخوبی واقف تہین) بیان کرتی ہین کہ آپ اور آپکے گہر والوں نے دور وز پے درپے جو کی روٹی سے بہی سیری نہین کی آپکے خادم خاص انس (رضی الله عنہ) بیان کرتے ہین کہ میں آپکی سخت بہوک معلوم کرکے جو کی روٹی کے ٹکڑے اور سڑی

[51] وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ (عنکبوت ع ١٩)
[52] وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ - سورہ رعد ع ٣ -
[53] زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - سورہ آل عمران ع ٢

[55] اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ سورة الحديد ع ١ -
[56] بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۵ سورہ الاعلیٰ -

[54] المال والبنون زينة الحيوة الدنيا والبقيت الصلحت خير عند ربك ثوابا وخير املا - س کہف

چربی (جو اُسوقت گہر مین میسر ہوئی تہی) لیکر آپ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اُسوقت آپ کے پہننے کی زرع (جو بوجہ قلت گذارہ) چند صیر جو کے عوض ہیں گرو تہی -

آپکے خلیفہ ثانی امیر المومنین **عمر** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ کو خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے دیکہا جس سے آپ کے بدن مبارک پر چٹائی کے نشان پڑگئے تہے - یہ تکلیف حضور مقدس کی دیکھ کر مینے عرض کیا کہ آپ دعا کرین کہ مسلمانون پر خدا فراخی کرے - کسرے اور قیصر جو مشرک ہیں انپر کیسی فراخی ہے - آپنے بڑے طیش میں آکر فرمایا کیا تو بہی (باوجود دانا ہونیکے) یہ بات کہتا ہے - کیا تو اس سے خوش نہیں کہ اُن (کافرون) کیلئے دنیا میں جو چند روزہ ہے) عیش عشرت ہو اور ہمکو آخرت میں (جو ہمیشہ رہنے والی ہے) ملے -

انسؓ کہتے ہین آپ ہمیشہ دعا کیا کرتے تہے کہ اے اللہ مجہے زندگی میں بہی مسکین رکھ اور مرتے ہوئے بہی مسکین ہی مار اور قیامت کے دن بہی مسکینوں میں اُٹہائیو -

اپنی بیوی عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا کہ مسکین کو اپنے دروازہ سے خالی نہ پہیر اگرچہ ایک ہی کہجور دیدے - اے عائشہ مسکینون سے محبت کیا کر خدا تجہے مقرب بنا دیگا - علاوہ آپنے زہد او خاکساری کے اپنے اتباع کو بہی یہی تعلیم فرماتے ایک شخص نے عرض کیا حضرت میں آپ سے محبت رکہتا ہون - آپ نے فرمایا ذرا سنبہل کر بول - اُس نے مکرر عرض کیا حضرت میں واقعی سچ کہتا ہون مجہے آپ سے بہت محبت ہے آپ نے فرمایا اچہا اب سے تو فقر و فاقہ کے اُٹہانیکو طیار رہ -

حصول سلطنت کے زمانہ کا حال آپ کی بیوی عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہین کہ آپنے تین روز تک بہی پے درپے پیٹ بہر کر نہیں کہایا - سب سے بڑھکر آپکے زہد اور دنیا و مافیہا سے بے رغبتی کا ثبوت یہ ہے کہ آپنے ایک بڑی آمدنی کی مد کہ جس کے برابر اسلام میں کوئی آمدن نہین نہ صرف اپنے لئے ہی حرام کی بلکہ ہمیشہ کیلئے اپنی اولاد کو بہی اُس سے روکدیا - وہ کیا ہے مد **زکوٰۃ** - آپکے نواسہ امام **حسن** علیہ السلام نے سہ سالہ عمر مین ایک دفعہ صدقہ کی کہجور اُٹہاکر مُنہہ میں ڈالی آپ نے اُسیوقت مُنہ سے نکلوا دی اور فرمایا تجہے معلوم نہیں کہ ہم زکوٰۃ نہین کہایا کرتے -

سہلؓ بن سعد سے کسینے پوچہا کہ آنحضرت نے میدہ کی روٹی بہی کہائی تہی - اُس نے کہا کہاں ؟ میدہ تو آپنے آنکہ سے بہی نہیں دیکہا - پہر اُس نے کہا تمہارے زمانہ مین چہلنیاں بہی ہوتی تہین اُس نے کہا کوئی نہین - سایل نے لوٹکر سوال کیا کہ تمہارے زمانہ مین تو آٹا اکثر جو کا استعمال ہوتا تہا پہر ایسے آٹے کو بغیر چہلنیون کے تم کیونکر کہایا کرتے تہے - اُس نے جواب دیا کہ پہونک مار لیتے تہے جسقدر اُڑنا ہوتا اُڑجاتا باقی کو گوندہ لیتے - آپکی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

بیان کرتی ہین کہ ایک دفعہ ہمنے آپکے لئے ایک بستر ہ ٹاٹ
کا جو دوہرہ کرکے بچھایا کرتے تھے چارتہ کرکے بچھادیا اُس روز
صبح ہوتے ہی آپنے فرمایا کہ آج رات تمنے میرے نیچے کیا بچھایا۔
تھا ہمنے عرض کیا حضرت! آپ ہی کا بستر تھا مگر ہمنے اُسے
نرم کرنے کو بجائے دوتہ کے چارتہ بچھایا تھا۔ یہ سنکر آپنے فرمایا
کہ اسی طرح حسب معمول دوتہ بچھایا کرو اس نے تو بوجہ آرام کے رات
مجھے نماز تہجد سے غافل کردیا اللہ اکبر سچ ہے

تواضع زگردن فرازان نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

بھلا اگر اور چیزوں کی نسبت شبہ ہو تو ہو کہ ملتی نہونگی اسلئے جسطرح
عصمت بی بی ست از بے چادری اپنے آپ کو زاہد بناتے
تھے اس ٹاٹ کی نسبت تو کوئی شبہ نہین یہ تو آپکی ملک ہی تھا
اور آپکے ہی کے قبضہ میں۔ دو دہرہ بچھاتے خواہ چوہرہ۔ پھر
باوجود اسکے اپنے اس آرام کو بھی باین لحاظ کہ یہ آرام قلیل بھی مجھے
نماز تہجد سے مانع ہے ترک فرمایا۔
اس سے بڑھکر زہد اور بے رغبتی کیا ہوگی کہ فوت ہوتے وقت
آپکی زرع (باوجود حصول سلطنت) چند سیر جو کے عوض مین
گرو تھی۔
ایک دفعہ آپکا تحصیلدار ابو عبیدہ بحرین کے شہر سے کچھ مال
لایا۔ لوگ اسکی آمد کا حال سنکر آپ کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے

کہ ہمیں بھی کچھ اُس میں سے ملے آپنے اُن کا غیر معمولی اجتماع دیکھکر فرمایا
کہ تمنے سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ آیا ہے اُنہوں نے عرض کیا ہاں حضرت
آپنے فرمایا کہ مجھے ہرگز اس بات کا اندیشہ نہیں کہ فقر و فاقہ سے تم
تنگ رہوگے۔ بلکہ اندیشہ اس امر کا ہے کہ دُنیا تمپر فراخ ہوگی۔
پھر تم بھی پہلون کیطرح اسمیں مشغول ہوکر راہ سے بھول جاؤگے۔
سُبحان اللہ کتنی زہد کی تعلیم ہے۔
پھر اسجگہہ تمام مال تقسیم کرکے اُٹھے اور ایک حبہ بھی ساتھ نہ لیا۔
ایک دفعہ نماز عصر کی پڑھکر خلاف عادت بہت جلد مکان کو تشریف
لیگئے صحابہ کو اس خلاف عادت امر پر تعجب ہوا اتنے میں آپ واپس
تشریف لی آئے۔ فرمایا مجھے نماز میں یاد آیا تھا کہ میرے گھر میں ایک
چاندی کا ٹکڑا پڑا ہے مناسب نہیں کہ نبی کے گھر میں کچھ مال بھی
بلا تقسیم پڑا رہے اسلئے میں جاکر اُسکو تقسیم کرآیا ہون
ایک دفعہ آپکی لخت جگر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنی تکالیف شاقہ
کا (جو انکو گھر کی محنت مشقت سے پہنچتی تہین) آنجناب کی حضور مین
اظہار کرکے درخواست کی کہ مجھے ایک خادم ملجائے تو میرے گھر
کاموں میں باعث راحت ہو آپ نے بجائے خادم مرحمت کرنیکے بحکم

کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیہِ

رات کو اُن کے مکان پر جاکر لخت جگر کو سمجھایا کہ تم سوتے وقت
تینتیس[۳۳] دفعہ سبحان اللہ تینتیس دفعہ الحمد للہ اور تینتیس دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا
(اسکے عوض مین جو خدا کی ہان سے تمکو ثواب ملیگا) وہ کئی درجے

غلام کی آسائش سے (جو صرف دنیا میں چند روزہ ہے) بہتر ہے۔ اس نصیحت پدرانہ کو صاحبزادی نے بھی بسر و چشم قبول کیا کیوں نہ ہو

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ

ناظرین! اس سے بڑھکر بھی کوئی زاہد ہوگا کہ اپنی اولاد کی بھی تکلیف شدید دیکھکر بھی باوجود حصول سلطنت کے بجائے امداد مناسب کے ایسے کام بتلائے جو ہر طرح سے انکو آخرت میں ہی کار آمد ہوں جن کا اثر بجز آخرت کے دنیا میں کسیطرح کا نہ ہوسکے سچ ہے

کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ

ان سب واقعات سے چشم پوشی کرکے آپ پر اتہام دنیا سازی لگانا اگر انصاف کا خون نہیں تو کیا ہے؟ سچ ہے

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است
گلست سعدی و در چشم دشمناں خار است

کیا یہ سب واقعات مذکورہ بالا بسبب تنگدستی اور محتاجی کے تھے جو عصمت بی بی ست از بے چادری کے مصداق ہوں نہیں ہرگز نہیں؟

بلکہ بعد حصول سلطنت اور تمام ملک پر حکمرانی کے تھے جو

تواضع زگردن فرازاں نکوست

کے مصداق ہیں۔

پس ان دو فصلوں سے دونو احتمال (جنون اور دنیا سازی) جناب کی ذات ستودہ صفات سے بکلی مرتفع ہوگئے پس احتمالات ثلثہ میں سے آپ کی نبوت کے متعلق دو کے ابطال کے بعد ایک ہی رہا وہ یہ کہ آپ صادق مصدوق سچے رسول تھے ورنہ چوتھا احتمال قاعدہ عقلی میں زائد کرنا ہوگا جو ممکن ہی نہیں۔ فثبت المدعیٰ۔

آپکی تعلیم سے نبوت کا ثبوت

آپ کی تعلیم کا مسئلہ بالکل صاف اور سیدھا ہے بشرطیکہ کچھ انصاف بھی ہو مثلاً توحید باری کو (جو اصل الاصول ہے) دیکھئے قرآن کریم نے کیسا صاف اور صریح لفظوں میں ایسے لوگوں کے سامنے جو اس توحید کے سخت منکر تھے بیان کیا نہ صرف بیان ہی کیا

سلہ ہماری ہمسایہ قوم آریہ اور برہمو تو اس کو تقاضائے عقل ہی سمجھتے ہوں گے گر ملک کے واقعات کو ملحوظ رکھ کر رائے لگانا انصاف ہے،

کیا یہ سچ نہیں

پانی میں سے آگ کا لگانا دشوار ؛
بہتے دریا کو پھیر لانا دشوار ؛
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا۔
بگڑی ہوئی **قوم کا بنانا** دشوار ؛

(۲ ۱/۷)

بلکہ مدلل کرکے منوا ہی لیا۔

ایک جگہ[1] فرمایا تو کہدے خدا اکیلا ہے سب سے بے نیاز۔ نہ کوئی اسکا بچہ ہے اور نہ کسیکا وہ۔ اور نہ اسکا کوئی مثل اور برابر ہے۔

ایک جگہ[2] فرمایا خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو پوشیدہ اور حاضر کو برابر جانتا ہے وہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں جو سب جہان کا بادشاہ۔ سب عیب سے پاک اصل سلامتی کا مالک سب کو امن دینے والا۔ سب کا نگہبان سب پر غالب۔ سب نقصانوں کا پورا کرنے والا سب سے بڑا۔ پاک ہے مشرکوں کی بیہودہ گوئی سے۔ وہی پیدا کرنے والا ہر جاندار کی تصویر بنانے والا۔ اسکی صفات حمیدہ ہین۔ زمین کی سب چیزین اسکی تعریف کر رہی ہین وہی سب پر غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

---

[1] قل هو الله احد ۝ الله الصمد ۝ لم يلد ولم يولد ۝ ولم يكن له كفوا احد ۝

[2] هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم ۝ هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحن الله عما يشركون ۝ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما فى السموت والارض وهو العزيز الحكيم ۝ س حشر ع ۳۔

ایک جگہ[3] فرمایا کہ وہی خدا مالک ہے جس نے سات آسمان اور زمین بھی انہی کی طرح بنائے ان زمینون مین روئیدگی وغیرہ کے متعلق اسی کے احکام نافذ ہین۔

ایک جگہ[4] فرمایا سوائے خدا کے کوئی معبود نہین جو ہمیشہ زندہ اور قایم ہے نہ اسکو اونگھہ آوے نہ نیند۔ جو کچھہ زمین و آسمان مین ہے سب اسیکا ہے وہ ایسی ہیبت کا بادشاہ ہے کہ بغیر اسکے اذن کے کوئی بھی اسکے آگے کسیکی سفارش نہیں کرسکتا وہ سب اگلوں کے آگے اور پیچھے کے حالات جانتا ہے اور لوگ اسکے معلومات سے کچھہ بھی دریافت نہیں کرسکتے ہاں جسقدر وہ خود ہی بتلادے زمین و آسمان کو اسکے علم نے گھیر رکھا ہے اور وہ انکی نگہبانی سے تھکتا نہین اور وہ بہت بڑا اور بلند ہے

کیا اس سے بھی کچھہ زیادہ تفصیل ہوسکتی ہے ؟

---

[3] الله الذى خلق سبع سموت ومن الارض مثلهن يتنزل الامر بينهن ۔ س طلاق ع ۲۔

[4] الله لا اله الا هو الحى القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما فى السموت وما فى الارض من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشىء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموت والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلى العظيم ۝

(س بقرہ ع ۳۴)

ایک جگہ[1] فرمایا تو انکو کہدے کہ میں بہی تمہاری طرح آدمی ہون ہان میری طرف یہ پیغام الٰہی پہنچا ہے کہ تمہارا (ہمارا) سب کا معبود ایک ہی ہے پس اسی کیطرف سیدھے ہو کر چلو اور اپنے گناہون پر بخشش مانگو اور افسوس ہے مشرکون کے حال پر جو اپنے آپکو شرک سے پاک نہیں کرتے اور قیامت کے منکر ہیں

ایک جگہ[2] فرمایا تو (اے محمد) (صلی اللہ علیہ وسلم) انکو کہدے اگر خدا کے ساتھ شریک اور ساجہی ہوتے جیسیکہ مشرک کہتے ہین تو بعادت شرکا فوراً خدا کیطرف چڑہائی کرتے

ایک جگہ[3] دلیل عقلی سے شرک کی نہ صرف نفی بلکہ اسکے محال ہونے کیطرف اشارہ فرمایا جہان مذکور ہے کہ ان نادانون نے بجائے توحید کے اور خدا مقرر کر لئے کیا وہ انکو جمع کرینگے (سچ جانو) کہ دنیا میں کوئی دوسرا خدا نہیں اگر سوائے خدا واحد کے اور خدا بہی ہوتے تو آسمان زمین بسبب انکے تنازعات کے بالکل بگڑ جاتے یا بگڑ چکے ہوتے وہ ذات پاک تو ایسی سست وہ صفات سے کہ جو چاہے وہ کرسکتا ہے کوئی اسے پوچھنے والا نہیں اور مخلوق تو سب کے سب اس کے غلام ہین سب کو انکے کئے سے سوال کریگا کیا ایسے دانا ہوکر بہی خدا کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں تو کہدے کہ لاؤ اس کی کوئی دلیل عقلی یا نقلی کہ جہان مین دوسرا خدا بہی ہے یا ہو سکتا ہے

ایک جگہ[4] نہایت ہی مختصر مگر شستہ الفاظ مین شرک کی برائی اور مذمت بیان فرماتے ہین جہان پر فرمایا کیا تم اے مشرکو! گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود بہی ہین (اگر وہ اس امر پر گواہی دین بہی تو) تو کہدے کہ مین تو ایسے صریح البطلان امر پر شاہد نہین ہوتا تو یہہ بہی کہدے کہ چونکہ خدا ایک ہی ہے اسلئے میں تمہارے شرک سے بیزار ہون

ایک جگہ[5] فرمایا جب کفار ہماری کہلی کہلی آیتین (متعلق توحید کے) سنتے ہین تو بول اٹھتے ہین کہ کوئی اور قرآن اسکے سوائے لاؤ یا اسمین سے آیات توحید کو بدل ڈال جس کے جواب مین

[1] انما الٰهكم اله واحد (حم سجدہ ع۱)

[2] قل لو كان معه آلهة كما يقولون اذاً لابتغوا الى ذى العرش سبيلا (سورۂ بنی اسرائیل ع۵)

[3] لو كان فيهما آلهة الا الله لفسدتا فسبحان الله رب العرش عما يشركون (سورۃ الانبیاء ع۲)

[4] ائنكم لتشهدون ان مع الله آلهة اخرى قل لا اشهد قل انما هو اله واحد وانني بریء مما تشركون (سورۂ انعام ع۲)

[5] واذا تتلى عليهم آياتنا بينات قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقرآن غير هذا او بدله قل ما يكون لي ان ابدله من تلقاء نفسي ان اتبع الا ما يوحى الي اني اخاف ان عصيت ربي عذاب يوم عظيم

(یونس ع۲)

ارشاد ہے کہ تو کہدے کہ میرے تو اختیار میں نہیں کہ اپنی طرف سے اسے بدل ڈالون میں تو سوائے پیغام الٰہی کے کچھ کرسکتا ہی نہیں (نہ میں خدا کو کسی امر کا مشورہ دیسکتا ہوں) بلکہ اسکی نافرمانی پر مجھے بھی عذاب کا ڈر ہے۔

ایک جگہ[1] عظمت الٰہی ذہن نشین کرنے کو ارشاد ہے کہ قرآن سے کہدے اگر خدا تمپر ہمیشہ کو رات ہی رکھے تو بتلاؤ کون ہے جو دن کو تمہارے لئے پیدا کرے اور اگر دن ہمیشہ دراز کردے تو کون ہے کہ تمہارے آرام کے لئے رات بنادے۔

ایک جگہ[2] فرمایا بتلاؤ اگر خدا تمہارا پانی خشک کردے تو کون ہے کہ تمہارے لئے پانی پیدا کرسکے۔

ایک جگہ[3] تو صاف فیصلہ ہی کردیا کہ خداوند تعالیٰ شرک کو ہرگز نہ بخشیگا اسی قسم کی اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جس نے ایک دفعہ بھی قرآن کریم کو خواہ نظر سرسری دیکھا ہوگا وہ بھی جان گیا ہوگا کہ قرآن شریف کو شرک سے کس درجہ نفرت ہے یہی وجہ ہے کہ مشرکوں کو اس سے رنج ہوتا تھا دیکھو تو جب اونہوں نے اُس چشمۂ نور منبع جود مظہر کرم۔ سچے رسول (فداہ روحی) میں باوجود تلاش بسیار کوئی عیب دیکھا تو بجز اسکے کچھ الزام نہ لگاسکے کہ یہ کیسا شخص ہے کہ جو[4] سب خداؤنکو چھوڑ کر ایک ہی خدا کے پیچھے ہولیا ہے یہ تو ایک عجیب ہی بات بتلاتا ہے اور جاتے ہوئے ایک جماعت اپنے ساتھیونکو نصیحت کر گئی کہ اپنے اپنے معبودوں کو مت چھوڑو یہ توحید تو یونہی بناوٹ ہے پہلے تو ہمنے کبھی نہیں سنا کہ خدا ایک ہے (ہمیشہ یہی سنتے آئے کہ فلاں شخص فلاں دیبی بھی کچھ خدائی میں حصہ رکھتے ہیں) اب تو یہہ ایک نئی سناتا ہے کہ سب جہان کا مالک ایک ہی ہے۔

یہ الزام مشرکین کا جتلا رہا ہے کہ انکو بغیر اس تعلیم توحید کے جناب کی ذات ستودہ صفات میں کوئی عیب نہیں ملا سو اگر یہی ہے تو علی الراس والعین۔

ان کان الرفض حب آل محمد
فلیشہد الثقلان انی رافض

---

[1] قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ (قصص ع)

[2] قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ (ملک ع)

[3] اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ (نساء ع)

[4] اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا ښ اِنَّ ھٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (ص ع ۱)

آپ کو تو شرک سے اس قدر نفرت تہی کہ شرک کے وہم وگمان پر آپنے تصویر کا رکہنا منع فرما دیا (کیا دور اندیشی ہے) اسلئے کہ جن قوموں میں اب صورت پرستی کا رواج ہے کیا عجب کہ پہلے ان مین اسیطرح رکہنے کا دستور ہوا ہو۔

علاوہ ان آیات صریحہ کے جو اپنا مفہوم تبلانے میں بالکل واضح ہیں دیگر آیات میں جناب والا کی نسبت صاف اور صریح لفظوں مین ان احتمالات کا جنسے غیر قومیں اپنے اپنے بزرگوں کی نسبت غلط گمانی میں پڑ گئیں قلع قمع فرمایا ہے

ایک[1] جگہ فرمایا تو بلند آواز سے کہدے کہ میں اپنے نفع نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو اپنے بھلے کی بہت سی چیزیں جمع کر لیتا اور کبہی مجھے تکلیف نہ پہنچتی۔

ایک[1] جگہ فرمایا ہمنے تیری طرف اور تجہسے پہلے نبیوں کی طرف پیغام بھیجا ہوا ہے کہ اگر تو بھی شرک کریگا تو ہم تیرے سب عمل ضایع کر دینگے اور تو سخت ٹوٹا پاوے گا۔

ایک[2] جگہ فرمایا کہ اگر تجھ کو خدا کوئی تکلیف پہنچاوے تو کوئی ایسا نہیں جو اسکو ٹال سکے اور اگر وہ تجہکو کچھ بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اُسے روک نہیں سکتا

ایک[3] جگہ نہایت ہی عاجزی سے اقرار عبودیت کی تعلیم ہے تو کہدے میری نمازیں اور میری دعائیں اور میرا جینا میرا مرنا سب کچھ اسدی کے لئے ہے جو سب جہان کا مُربی ہے

ایک دفعہ کفار کی مختلف درخواستوں سے آپ کے دل پر کسیقدر گھبراہٹ ہوئی اور کفار ناہنجار کی گردن کشی سے طبیعت پر طبعی طور سے رنج پیدا ہوا تو ارشاد باری پہنچا کہ اگر تجہکو ان کے انکار سے تکلیف پہنچتی ہے اور تجہہ پر بوجھہ پڑتا ہے۔ تو اگر تجہکو طاقت ہے کہ زمین مین سرنگ نکال کر یا آسمان پر سیڑہی لگا کر کوئی نشان مطلوب انکو دکھلا سکے تو دکھلا دے خدا اگر چاہتا تو سب کو ایک جگہ ہدایت پر جمع کر دیتا تو ایسی گھبراہٹ کرنے سے

---

[1] قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ (س اعراف ع ۲۳)

حاشیہ[*] حدیث صحیح مین ارشاد ہے کہ جو لوگ تصویرین بناتے ہین انصاف کے دن اُن کو کہا جاوے گا کہ تم ہی ان مین جان ڈالو جب تک وہ اُن مین جان نہ ڈالین گے تب تک عذاب میں مبتلا رہین گے افسوس ہے کہ اس آخری زمانہ میں مسلمانوں میں بھی اسکا رواج ہو گیا ہے جسکو سب نادان مخالفوں نے منہ زوریاں کی ہیں۔

[1] وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (س زمر ع)

[2] إِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ (س یونس ع)

[3] قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (س انعام ع ۲۰)

نادان مت بن ۔ ایک جگہ[1] صاف صاف لفظون مین فرمایا کہ مین بہی تمہاری طرح ایک آدمی ہون مجہہ کو خدائی مین کوئی حصہ نہیں ہان مجہہ کو اطلاع پہنچتی ہے کہ تمہارا سب کا خدا ایک ہی ہے پس جو کوئی اُس سے ملنے کی امید رکہے وہ اپنے اعمال مین شرک نہ کرے ٭

ایک[2] جگہ فرمایا تو کہدے کہ مجہے یہی حکم ہے کہ اسکی خالص عبادت کرون اور سب سے پہلے اسکا تابعدار بنون (نہ کہ شریک اور ساجہی) تو یہہ بہی کہہ دے کہ اسکی نافرمانی کرنے پر مجہے بہی عذاب کا ڈر ہے یہ بہی کہدے کہ میں تو اسیکی خالص عبادت کرون گا تم سوائے اسکے جسکی چاہو کرو (دیکہے اپنا سر کہاؤ)

خلاصہ یہ

کہ ان آیتون اور نیز دیگر آیتون سے یہ بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ بانی اسلام علیہ السلام کے دل مین عظمت آلہی نہایت ہی جاگیر تہی بمقابلہ تعظیم خداوندی کے اپنی عزت یا بڑائی ہیچ جانتے تہے ہر طرح سے خدا کی توحید اور تعظیم ہی کی تعلیم دیتے رہے یہان تک کہ مقابلہ خدا کے اپنا مرتبہ بجز عبودیت کے کوئی دوسرا تجویز نہین فرمایا۔

اب سوال یہ ہے

کہ کیا ایسا شخص جو ہر طرح سے خدا کی عظمت کرتا ہو اور اسکی توحید کا قایل نہ خود ہی ہو بلکہ دوسرون کو بہی باوجود مخالفت شدیدہ کے یہی سکہاتا ہو اور اسی تعظیم آلہی کے سبب سے ہی اپنے گہر بار سے نکالا جائے مگر وہ اسکی کچہہ بہی پروا نہ کرے تو ایسا خدا کا بندہ ایسی جرأت کر سکتا ہے کہ خدا پر جہوٹا دعوے پیغمبری کرے جسکے معنی دوسرے لفظون مین صریح یہ ہین کہ گویا خدا کو وہ علیم قدیر مالک الملک نہین جانتا جبہی تو اتنی دلیری کرتا ہے کہ ایک معمولی آدمی ہو کر نیابت خداوندی کا مدعی ہوتا ہے اس سوال کے جواب مین مین نہین سمجہتا کہ کوئی منصف ہان کہے بلکہ چہار طرف سے گونج آئیگی کہ

نہین نہین ہرگز نہین

پس آنحضرت فداہ روحی نے جو باوجود اسقدر تعظیم آلہی کرنے کے دعوی پیغمبری کیا تو یہ کس بنا پر تہا بیشک سچے الہام ربانی اعلام پر فقط

آپکے عملی طریق سے نبوت کا ثبوت

دلیل سوم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

---

[1] قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (سورہ کہف ع ۱۲)

[2] قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِىْ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ (زمر ع ۲)

آپ کی کتاب قرآن کریم نے تو آپکی لایف (سوانح) کو جس طرح صاف اور صریح لفظون مین بیان کیا ہے اُسکا ذکر عیاں را چہ بیان مفصل کیفیت کی غرض سے ہم آپکے واقعات وآیات سے بیان کرتے ہین تاکہ دونو طریق (علمی اور عملی) آپکے مطابق معلوم ہوں اور کسی بداندیش کو۔ چون تجلوت میروند آن کار دیگر میکنند" کہنے کا موقع نہ رہے۔ ایک[۱] روایت میں آیا ہو کسی نے آپنے سامنے آکر عرض کیا حضرت! ہم آپکو اللہ کے آگے شفیع بناتے ہین اور اللہ کو آپکے آگے چونکہ یہہ کلمہ صحیح نہ تہا اس لئے کہ شفیع تو اُسکو لایا کرتے ہین جو خود نہ کرسکے اور خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے اسلئے آپکو یہ کلمہ سنکر بہت رنج ہوا اور بڑے طیش مین آکر آپنے اُس قایل کو ایسے کلمات سے کہ جنسے جناب باری کی شان میں کسی قسم کی بہی ہتک ہو اور آپکی توحید میں فرق آوے سخت منع فرمایا (کیا یہہ چھوٹون کی شان ہے) ایک[۲] دفعہ آپکی خدمت شریف مین ایک شخص نے آکر کہا جو خدا چاہے اور آپ چاہینگے وہی ہوگا۔ آپنے بڑے رنجیدہ ہوکر فرمایا کیا تو نے مجہے اللہ کا شریک بنا دیا ایسے کلمات ہرگز نہ کہا کر بلکہ یہہ کہا کر کہ جو خدا اکیلا چاہیگا وہ ہوگا۔ آپکی عادت شریفہ تہی کہ جب آپ کسی سواری پر سوار ہوتے تو پہلے یہہ دعا کرتے کہ سب تعریفین اللہ ہی کو ہین اور وہ سب عیبون سے پاک ہے جس نے ہماری ایسے بڑے بڑے جانور (گہوڑے اونٹ ہاتھی وغیرہ) کو تابع کر دیا ورنہ ہم تو ایسے شاہ زور جانورونکے قریب بھی نہ جا سکتے تہے اور جب[۳] کبہی کسی بلندی پہاڑ وغیرہ پر چڑہتے تو چونکہ اس سے ایک قسم کا علو ہوتا ہے اور بہ نسبت سابق کے انسان اپنی اونچائی دیکہتا ہے اسلئے ایسے وقت مین آپ بڑے دور اندیشی سے نہایت بلند اور برتر کو دیکہتے اور اللہ اکبر کہتے یعنی میری بلندی جو اِسوقت مجہی حاصل ہوئی ہے ہیچ ہے اصل مین سب سے بڑا خدا ہی ہے اور جب آپ نیچے اُترتے تو چونکہ یہ ایک قسم کا نقصان ہو کہ بلندی سے پستی مین گرے اِسلئے یہ عیب اپنے ذمہ لیتے اور خدا کی نسبت وہان بہی سُبحان اللہ ہی پکارتے یعنی سب عیوب مخلوقات کا خاصہ ہین خدا ان سب عیبون سے پاک ہے ہمیشہ خدا کی تعظیم آپکے دل پر ایسی غالب رہتی کہ کوئی کام ایسا نہ کرتے اور نہ کرنیکی اجازت دیتے جس سے خدا کی عظمت مین فرق آئے۔ ایکدفعہ[۵] آپ ایک مکان مین بیٹہے تہے کہ وہان چہوٹی چہوٹی لڑکئین جیسے دستور ہے اپنے باپ دادا کی مدح کر رہی تہین۔ ان مین سے ایک نابالغ لڑکی نے یہہ بہی کہدیا کہ ہم مین اِسوقت وہ نبی ہے جو کل کی بات بہی جانتا ہے چونکہ یہہ کلمہ سواے خدا کے کسی دوسرے کے حق مین کسیطرح سے جائز نہیں اور نیز اسمین سے ایک قسم کی شرک کی بو آتی ہے اِسلئے آپنے اُس لڑکی کو فورًا منع کر دیا کہ اسے چہوڑکر پہلا ہی راگ گاتی جا دکیا ہوتے دنیا ساز اس طرح اپنی ہتک عزت کیا کرین جنکو حصول دنیا ہی مقصود ہو وہ تو جس طرح ہوسکے اپنے مطلب سے مطلب کہین ایک خدا

مشکوٰۃ شریف
مشکوٰۃ شریف
مشکوٰۃ شریف
مشکوٰۃ شریف

کی جگہ دو نہین یا تین انکی بلاست آنہین تو ملتی الاعتقاد
مرید ملجانے چاہئیں جو انکے کمالات کے قایل ہون جن سے
انکی چاندی کہری ہو) ما

سب سے بڑھکر آپکی صفائی تو اس سے ثابت ہوتی ہی کہ آپ اپنی
علیحدگی مین بہی خدا تعالی کی وہی تعظیم کرتے تہی جیسے کہ سب کے
سامنے بلکہ اس سے بہی زیادہ۔ ایک روایت مین آیا ہی کہ آپ ﷺ
نے تہجد کی نماز مین ایک ساری دفعہ یہ آیت پڑہی (اے خدا اگر تو ان
بندے گنہگارون کو انکے گناہ کے سبب سے عذاب کرے تو
بیشک کر سکتا ہے ممکن نہین کہ کوئی سبب تجہے مانع ہو اسلئے کہ سب
تیرے بندے ہین اور اگر تو اپنی بخشش عامہ سے انپر رحم کرنا چاہے
تو یہ بہی کر سکتا ہے کیونکہ تو سب پر غالب اور بڑی حکمت والا ہی)
سارا وقت تہجد کا جو قریباً ڈیڑھ پہر رات کے تہا اسی آیت کو پڑہتے
ہوئے گذار دیا۔ اس قدر تعظیم خداوندی نے ایسا اثر کیا کہ کسی قسم کا
تہوکان معلوم ہوا نہ ضعف حالانکہ سب سے علیحدگی کا وقت تہا۔
ایک حدیث مین آیا ہے کہ تہجد کی نماز دراز پڑہنے سے آپکے پاؤن
پہول گئے صحابہ نے عرض کیا حضرت آپ اتنی تکلیف کیون
گوارا فرماتے ہین حالانکہ آپ گناہون سے پاک ہین ۔ آپنے کیا ہی
عمدہ جواب دیا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ تعظیم الٰہی آپکے دل مین
گہر کئی ہوئی تہی۔ فرمایا کیا مین خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنون اور اسپر
مغرور ہو جاؤن کہ خدا نے مجہے بے گناہ بنایا۔

کیا یہ سچ ہے

کہ نماز تہجد کا وقت ایسا وقت ہے جسمین اٹھکر خدا کی عبادت
کرنا ہر ایک کا کام نہیں مخالف موافق سب اسکی تکلیف سے آگاہ
ہیں علاوہ تکلیف کے لوگون سے ہر قسم کی علیحدگی کا بہی ہونا ہے
پہر ایسے وقت مین خدا کی یاد کرنا کیا اُن لوگون سے ہو سکتا ہے
جو اسکو اپنے حال سے بہی ناواقف جانین۔ یا اُن لوگون کا کام ہے
جو خدا کو ہر طرح سے متصرف علیم حکیم جزا و سزا کا مالک جانتے ہون
بیشک اسکا جواب شق ثانی مین صحیح ہوگا۔ تو کیا یہ ممکن ہے
کہ یہی شخص جو خدا کی ہر طرح تعظیم کرے خلوت جلوت مین اُسی کی
عبادت مین مصروف ہی اور اپنے آپ کو اس کے آگے ذلیل کرنا
ہی باعث عزت سمجہے وہی ایسی جرأت کرے کہ ایک معمولی آدمی ہو کر
دعوے نیابت الٰہی (پیغمبری) کا کرے ہرگز نہین فاعتبروا
یا اولی الالباب لعلکم تفلحون

قدیمان خود را با فزاے قدر ۔ کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر

یہ تینون دلیلین جنکا ذکر اوپر ہوا ہے بالکل عقلی ہین اگر ان مین کچہ
نقل کو دخل ہے تو صرف واقعات بتلانے کے لئے ہے نہ کہ اصل
مدعا کیلئے یہی وجہ ہے کہ ان دلایل کے مخاطب ہر فرقہ کے لوگ
ہو سکتے ہین جا رہین ۔ ان دلایل کے بیان مین جسقدر ہم نے
مخالفون کے اعتراضات اور منہ زوریون سے سکوت کیا ہے اسوجہ
سے نہین کیا کہ ہم اُن سے غافل اور بے خبر ہین بلکہ اسوجہ سے کیا ہی

شکوٰۃ شریف

یلہ ؍؍

لہ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم۔

کہ اُن کا جواب تفسیر میں حسب موقعہ آویگا انشاءاللہ تعالے نیز اس امر کے لئے ہم ایک مستقل رسالہ لکھنے والے ہیں جس میں مفصل بحث اسی امر پر ہوگی۔ اب ہم ایک دلیل ایسی بیان کرتے ہیں جسکے مخاطب خاصکر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہونگے نہ کہ آریہ اور برہمو وغیرہ۔

حضور اقدس کی نبوت کی چوتھی دلیل

توراۃ کی پانچویں کتاب استثناء کے ۱۸ باب ۱۹ آیت میں لکھا ہے "اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لیکے کہیگا نہ سنے گا تو میں اُسکا اس سے حساب لونگا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے" یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمیں ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم میں جہان اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان[1] سے مارا جاتا ہے واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونیکے جھوٹے نبی کی امت کا نہ کوئی مخالف ہی نہیں بتلا سکتے (اسلامی نبوت تو متنازع فیہ ہے اسلئے بتلاتے وقت اسکا ذکر صحیح نہ ہوگا) مسیلمہ کذاب اور عبید اللہ عنسی کے واقعات تاریخ دانوں پر پوشیدہ نہیں کہ کس طرح ان دونوں نے اپنے اپنے زمانہ میں حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ و جلال دیکھ کر دعوی نبوت کے کئی ایک کیسے خدا پر جھوٹ باندھے لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوتا تھا۔ حالانکہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے ... جیسے

اب سوال یہ ہے کہ

کیا وجہ ہے کہ عبارت مذکورہ سے بانی اسلام مستثنیٰ رہے حالانکہ بقول اہل کتاب (عَلَيْهِمْ مَا يَسْتَحِقُّونَهُ) پیغمبر اسلام کاذب (معاذاللہ) اور نعوذ باللہ) زانی (استغفراللہ) دنیادار (پناہ بخدا) پھر بھی نہیں ہوا۔ کیا وجہ کہ توراۃ کی عبارت مذکورہ کے موافق اور ... آیت ... کہ خدا پر جھوٹ باندھنے والے قتل کئے جاوینگے کے مطابق آپ کے گلے پر کیوں تلوار نہ پھری حالانکہ آپ لوگوں کی

[1] اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ جو نبی قتل ہوا وہ جھوٹا ہی ہے بلکہ اُن میں عموم مطلق ہے یعنی یہ سب جھوٹے قتل ہونگے یہ نہیں کہ جو قتل ہوا وہ جھوٹا ہی ہو جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کھاتا ہے مر جاتا ہے اسکے یہ معنی ہرگز نہیں کہ جو مر جاوے اس نے زہر ہی کھایا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کھائیگا وہ ضرور مریگا اور اگر وہ کسی اور سبب سے مرے تو ہو سکتا ہے گو اس نے زہر نہ کھایا ہو یہی مثال ہے دعوی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی یہ زہر کھائیگا ہلاک ہوگا اگر اسکو سوا اسکے کوئی ... ممکن ہے لیکن نہ ہوگا کہ کھانیوالا بچ رہے۱۲

ہمشیرہ نے جناب والا کو دعوت میں زہر بھی دیا مگر وہاں بھی

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

بالکل سچا معلوم ہوا اور

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

نے پورا جلوہ دکھایا کیا تورات کلام الٰہی نہیں؟ کیا اسمیں برکت اور صداقت نہیں کیا کسی مسلمان نے اُسپر دم کر دیا ہے یا وضو کا پانی ڈال دیا آخر ہوا تو کیا جو اس کے مطابق حضور اقدسؐ مارے گئے باوجودیکہ آپ کئی لڑائیوں میں بھی گئے ان لڑائیوں میں آپ کو تکالیف شدیدہ بھی آئیں مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونی پائی پس اگر یہہ کلام تورات کا سچ ہے تو آپکی نبوت بھی بلا کلام حق ہے — ورنہ عیسایوں کا کم سے کم اتنا تو فرض ہے کہ جبتک اس عبارت کی کوئی توجیہ اُنکی سمجھ میں نہ آئے سرورِ عالم سید الانبیا سند الانبیاء **محمد مصطفٰے** فداہ ابی امی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو تسلیم کریں ورنہ اُن کی تکذیب سے تورات کی بھی تکذیب ہوگی۔

مرادِ ما نصیحت بود گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم

فصل متعلق تفسیر

جو روش مینے تفسیر کے متعلق اختیار کی ہے یعنی ایک سلسلہ میں سارے مضمون کو لایا ہوں اس میں علما مفسرین مختلف ہوئے ہیں بعض تو کہیں کہ قرآن کریم کا بیان مسلسل ہے اور بعض کہیں یہہ خواہ مخواہ کا تکلف ہے قران جس موقع نازل ہوتا رہا اس موقع سے بیشک مطابق ہے یہہ نہیں کہ ایکدفعہ سارا اترا ہوا ہے جسکا سلسلہ وار بیان ہونا ضروری ہو۔

میرے خیال میں دونو کی رائے فی الجملہ صحیح ہے اسمیں شک نہیں کہ قرآن کریم حسب موقع نازل ہوتا رہا اور اس موقع کا پہلے موقع سے جسپر پہلی آیت اتری تھی مطابق اور موافق ہونا بھی ضروری نہیں مگر اس وجہ سے کہ یہ آیات ساری کی ساری ہر ایک سورت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مرتب کی ہوئی ہیں تو کوئی نہ کوئی مناسبت لاحق کو سابق سے ضرور ہوگی مانا کہ اتنی نہیں جو ایک ساتھ اترنے میں ہوتی آخر اس فعل نبوی کا بھی تو کچھہ استحقاق ہے اسلئے میںنے ایک آیت کو دوسری سے جوڑ دیا اور تلاش کرنیسے کچھہ نہ کچھہ مناسبت بھی پائی اکثر تو تفاسیر سے حاصل کیا ہے گو طرز بیان جدا ہے کیوں نہ ہو

٭حاشیہ خیبر میں ایک یہودی عورت نے آنحضرت کی دعوت کر کے زہر ملا دیا آپنے اُسکا کہانا چھوڑ دیا اور فرمایا کہ مجھے اس گوشت نے بتلایا ہے کہ اسمیں زہر ہے پھر اُن سے پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا۔ انہوں نے کہا ہمنے اس غرض سے کیا تہا کہ اگر آپ جھوٹے ہونگے تو ہم آپ سے چھوٹ جاوینگے اور اگر سچے ہونگے تو بچ رہیں گے اس لفظ (بچ رہیں گے) میں اس واقعہ کیطرف اشارہ ہے۔ اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا بھی عقیدہ تہا کہ جھوٹا نبی زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ جان سے مارا جاتا ہے — منہ

ہر گلے را رنگ و بوئی دیگرست

مینہ یہہ طرز بیان گو آجتک اردو تفاسیر مین نہین آیا لیکن پہلی مین اسکا کسیقدر تفسیر حقانی نمونہ ہوسکتی ہے گو بعد المشرقین اور اسمین فرق ہے چونکہ میری غرض صرف یہی کہ قرآن کریم سے عوام مسلمان اپنی اپنی سمجہہ کے موافق کچھ حصہ لین اسلئے مین نے اصل تفسیر کو حواشی سے علیحدہ کرکے اختلاف قرأت وغیرہ کے جہگڑون سے بہی علیحدہ کردیا کیونکہ وجوہ قرأت ہر حال مین معتبر اور مسلم ہے۔

چونکہ میری غرض اصلی اس تحریر سے صرف یہ ہی کہ عوام اہل اسلام قرآن کریم کے مطالب سے واقف اور آگاہ ہون اسلئے مین نے ترجمہ کرتے ہوئے الفاظ عربیہ کی پابندی نہین کی یعنی یہ نہیں کیا کہ جو لفظ پیچہے ہو اسکا ترجمہ بہی پیچہے کردون۔ بلکہ عربی محاورہ کو ہندی محاورہ میں لایا ہون اس امر کی پابندی بہی نہین کی کہ جملہ اسمیہ کا ترجمہ اسمیہ مین ادا کردون بلکہ مطلب اسکا جس جملہ مین باعتبار محاورہ ہندی کے پایا ادا کردیا ہے بعض جگہ واو کو سر کلام سمجھہ کر اسکا ترجمہ نہین کیا۔ غرض جو کچھہ کیا وہ اسی مطلب کے لئے کیا کہ ہندی مین بامحاورہ کلام ہو مسلمانون سے عموما اور علماء اسلام سے خصوصا درخواست ہی کہ اسکی غلطیون کے متعلق براہ رحمت راقم آثم کو مطلع فرمادین۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

راقم

ہیچمدان ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اسکے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

سب تعریفیں اللہ کیلیئے ہیں جو سب جہان والوں کا پرورش کنندہ

اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مٰلِکِ یَوۡمِ

قیامت کے دن کا

الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ

مالک تیری ہی

نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے

نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِہۡدِنَا

مدد مانگتے ہیں ہمیں

الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

سیدھی ۔۔ پہنچا

سورت فاتحہ

چونکہ یہ سورت بندونکی زبان پر گویا ایک عرضی کا مسودہ نازل ہوا ہے اسلیئے اس کے ترجمہ سے پہلے (کہو) محذوف سمجھنا چاہئیے یعنی اے میرے بندو! تم یوں کہو ہم شروع کرتے ہیں سب کام اللہ کے نام سے جو باوجود گناہ بندوں کے بڑا ہی مہربان نہایت رحم والا ہے غرض مطلب سے پہلے ہم اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ سب تعریفیں اللہ پاک کیلیئے ہیں جو سب جہان والوں کا پرورش کنندہ سب مخلوق کیا چھوٹی کیا بڑی اسکی نمکخوار اور غلام ہے نصرف پرورش ہی کرتا ہے بلکہ باوجود انکے گناہوں کے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے گو وہ اگر دنیا میں باوجود کثرت احسانات کے اسکی طرف رجوع نہ کریں اور اپنی تکبر اور سرکشی میں پھنسے رہیں تو اس نے ایکدن شریروں اور نیکبختوں کی تمیز کرنیکو مقرر کر رکھا ہے جس کا نام روز قیامت ہے اس قیامت کے دن کا مالک بھی وہی ہے چونکہ ایسے خدا مالک الملک کے حکم سے روگردانی کرنا بہت ہی مذموم اور قبیح ہے اور نیز ایسا مالک الملک کوئی اور نہیں لہذا ہم سب سے علیحدہ ہو کر اے ہمارے مہربان مولا! تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہر ایک کام کی انجام دہی میں تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں چنانچہ بالفعل ہمارا ایک ضروری حاجت ہے جس کے سبب سے ہم تیرے عاجز بندے ایکدوسرے کے مخالف اور دشمن ہو رہے ہیں اور نہایت ہی ورپے کوشش کر چکے ہیں تاہم کوئی فیصلہ بین طور پر نہیں ہوتا لہذا ہم نیازمندان سب کے سب عاجزانہ التماس کرتے ہیں کہ تو ہی اے مولا! مہربان ہمکو اس میں کامیاب کر وہ مطلب یہ ہے کہ دین میں ہمیں سیدھی راہ پر

شان نزول ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ۔ مکہ شریف میں جب نماز فرض ہوئی تھی تو یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ اف[مع]

حاشیہ اِہۡدِنَا یہ پہلا موقع قرآن کریم کا ہے کہ دعا کا ہمیں ذکر آیا ۔۔ آیا اسکی تعلیم کیگئی قرآن کریم اور حدیث شریف سے یہ بات

[مع] ف سے مراد فتح البیان اور م سے مراد معالم التنزیل اور ک سے مراد تفسیر کبیر ہے منہ

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ

اُن (بزرگوں) کی راہ پر کہ جن پر تو نے انعام کئے

اور اگر یہی ہو کہ جس پر ہم ہین تو اُسی پر ہمین دایم رکھ اے ہمارے مولا! ہماری یہ آرزو نہین کہ جس راہ کو ہم ناقص العقل سیدھی سمجھین یا ہمارے اور بہائی اچھی جانین وہ دکھا حاشا وکلا بلکہ اُن بزرگون کی راہ پر پہنچا کہ جن پر تو نے بوجہ اُنکی دیانتداری کے بڑے بڑے انعام کئے

واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ دعا جب دل کی توجہ سے کیجاتی ہے ضرور ہی قبول ہوتی ہے قرآن کریم مین تو صریح ارشاد ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی پکارنے والا جب مجھ سے دعا مانگتا ہے تو مین قبول کرتا ہون حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا ایسا جواد ہے کہ بندہ دعا گو کے خالی ہاتھ پھیرنے سے اُسے شرم آتی ہے اسی مضمون کی آیات اور احادیث کثیر التعداد ہین جملہ اہل اسلام بلکہ جمہور انام بھی اس امر پر متفق ہین اور عقل بھی اسی کی مقتضی ہے کہ ایک عاجز بندہ جو اپنے خدا کو سب طاقتون کا مالک جانکر اُس سے اپنے ارادون کے پورا ہونے مین استمداد کرتا ہے تو ایسے وقت مین اس عاجز بندے کی حاجت روائی نہ کرنا ایک قسم کا بخل ہے جبکہ انسانی طبائع کا تقاضا ہے کہ اگر کسی سائل کا سوال الحاح کو پہنچا ہے تو طبیعت انسانی اسکی حاجت روائی پر متوجہ ہوتی ہے حالانکہ انسانی طبائع مین بخل بھی پایا جاتا ہے پھر جو ذات ستودہ صفات بخل اور امساک سے مبری ہو اُسکا ہو کہ سائل کے سوال پر متوجہ نہ ہو تو اِس سے زیادہ بخل کیا ہوگا تعالی اللہ عن ذلک عُلُوًّا کبیرا یسئلہ من فی السموات والارض کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یہی وجہ ہے کہ سب لوگ بالطبع تکلیف کیوقت اِس فضل پر مجبور ہوتے ہین اور اِسکی طفیل سے اپنی حاجت روائی کی امید رکھتے ہین مگر افسوس ہے کہ مسٹر سید احمد خان اِس امر مین صرف اہل اسلام بلکہ جملہ انام سے مخالف ہو بیٹھے ہین اور قبولیت دعا کے معنی وہ نہین مانتے جو سب لوگ مانتے ہین چنانچہ اپنی تفسیر جلد اول کے صفحہ ۱ مین یون رقمطراز ہین "دعا جب دل سے کی جاتی ہے ہمیشہ مستجاب ہوتی ہے مگر لوگ دعا کے مقصد اور استجابت کا مطلب سمجھنے مین غلطی کرتے ہین وہ جانتے ہین کہ جس مطلب کے لئے ہم دعا کرتے ہین دعا کرنیسے وہ مطلب حاصل ہو جائیگا اور استجابت کے معنے اُس مطلب کا حاصل ہو جانا سمجھتے ہین حالانکہ یہ غلطی ہے حصول مطلب کیلئے جو اسباب خدا نے مقرر کئے ہین وہ مطلب تو اُنہی اسباب کے جمع ہونے سے حاصل ہوتا ہے مگر دعا نہ تو اُس مطلب کے اسباب میں سے ہے اور نہ اُس مطلب کے اسباب کو جمع کرنیوالی ہے بلکہ وہ اس قوت کو تحریک کرنیوالی ہے جس سے اُس رنج و مصیبت اور اضطرار مین جو مطلب کے نہ حاصل ہونے سے ہوتا ہے تسکین دینے والی ہے" ناظرین غور کرین کہ سید کی کوئی جرات اور مجھو منشا اُنکی جرات پر تعجب ہوتا ہے کہ تمام جہان کے مقابلہ خم مار کر کھڑے ہو جاتے ہین مگر اُس کے

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ	اور عطیات دینی اور ہر طرح کی مہربانیاں مبذول فرمائیں نہ اُن بے ایمان لوگون کی
نہ اُن لوگون کی جن پر غضب کیا گیا	جنپر اُنکی بے ایمانی کے سبب سے غضب کیا گیا جیسے یہود

سامان مہیا نہین کرتے - کوئی دلیل قوی تو کجا ضعیف بہی اپنے دعوی پر پیش نہین کرتے بتلادین تو اِس مسئلہ مین جو سب لوگون کے خلاف رائے ظاہر کی تو اسکی کوئی دلیل بہی بیان کی نہین معلوم اپنے آپ کو معصوم واجب الاتباع جانتے ہین کہ جو کچہہ کہین امت پر اُس کا ماننا واجب ہو جائیگا - ہمارے خیال مین سرسید کا یہ کہنا تو صحیح ہے کہ دعا اُس مطلب کے اسباب مین سے نہیں مگر یہ فرمانا کہ نہ اُس مطلب کے اسباب کو جمع کرنیوالی ہے بالکل غلط ہے ہم حسب درخواست سید صاحب تفسیر القرآن بالقرآن کی کئی ایک آیتین بتلاتے ہین کہ جن سے سید صاحب کے اِس بیان کی غلطی ناظرین و نیز سید صاحب پر پورے طور سے منکشف ہو جائیگی - اِس مطلب کو بہت سی جگہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ انبیاء سابقین نے جب تنگ آکر دعا کی تو ہمنے فوراً اُن کے دشمنون کو ہلاک کیا چنانچہ حضرت نوح کی نسبت فرمایا فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ؕ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ فا کو جس کا ترجمہ پس ہے جب پہلے کلام پر تفریع لاتے ہین تو پہلا کلام پچھلے کے لئے سبب ہوتا ہے جیسے سبنی زید فضربته مجہے زید نے گالی تو مینے اُسے پیٹا اِس مین صاف ظاہر ہے کہ گالی دینا اُسکے پٹنے کا سبب ہے - اِسی طرح اِس آیت مین فدعا ربه ففتحنا کیلئے علت ہے جس سے صاف سمجہہ مین آتا ہے کہ حضرت نوح کی دعا بارش کیلئے یا کم سے کم بارش کے اسباب جمع کرنیکے لئے سبب تہی گو کفار کی ہلاکت کے اسباب کچھہ اور ہی ہون مگر اِسمین تو شک نہین کہ اُن اسباب کو جمع کرنے مین دعا کو بہی دخل ہے ورنہ فا لاکر ففتحنا فرمانا بے معنی ہے - دوسری جگہ بہی اسیطرح فرمایا - ان قومي كذبون فافتح بيني وبينهم فتحا ونجني ومن معي من المومنين فانجيناه ومن معه في الفلك المشحون ثم اغرقنا بعد الباقين ان في ذلك لاية وما كان اكثرهم مومنين ؕ ناظرین ذرا غور کرین کہ کس طرح پہلے کلام پر پچہلے کو تفریعاً بیان فرماتے ہین کہ نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ اے خدا تو ہم مین فیصلہ کرا دے مجہے اور میرے ساتہیون کو بہی اس سے نجات دے - اِس سے آگے کے

+ حاشیہ در حاشیہ سرسید نے بجواب مولوی مہدی علی صاحب مدظلہ کے درخواست کی ہے کہ آپ اپنے مطلب پر دلیل عقلی یا نقلی ضرور پیش کرین اور دلیل نقلی کی تعریف سید صاحب نے یہ کی ہے کہ تفسیر القرآن بالقرآن دیکھو تہذیب بابت رمضان ۱۲۹۳ صفحہ ۲۵۴ — منہ

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝	اور نہ اُن لوگوں کی جو بوجہ اپنی کوتہ اندیشی کے گمراہ ہیں جیسے نصاریٰ۔
اور نہ اُن کی جو گمراہ ہیں۔	ہماری مہربان مولا! ہم عاجزوں کی التماس مخلصانہ قبول فرما +

لفظوں میں صاف ارشاد ہے کہ پس نوح کی دعا کرتے ہی ہمنے اُسکو اور اُس کے ساتھیوں کو نجات دی جس سے ایک جزو دعا کا پورا ہوا پھر دوسروں کو ہلاک کر دیا جس سے دونو جزو اسکی دعا کے پورے کر دئے بیشک اسمین بڑی نشانی ہے کہ خدا اپنے بندوں کی دعا کو ضائع نہیں کیا کرتا لیکن بہت سے لوگ (مثل سید صاحب کے) نہیں مانتے اور مقام پر اس سے بھی واضح طور پر بیان فرمایا بلکہ اجابت دعا کے معنی بھی صاف صاف بتلا دئے چنانچہ فرمایا فاستجاب لکم ربکم انی ممدکم بالف من الملئکۃ مردفین یعنی (اے مسلمانو!) تمہاری دعا فتح اسلام کے بارے میں ہمنے اس طور سے قبول کی کہ میں تمہاری مدد کرنے کو ایک ہزار فرشتہ نشان والے بھیجونگا اس سے صاف اور صریح طور سے معلوم ہوا کہ قبولیت دعا کے یہ معنی ہیں کہ جو مراد مانگی جائے وہ حاصل ہو جائے جیسی کہ صحابہؓ کو یوم بدر حاصل ہوئی اس قسم کی بہت سی آیات قرآنی ہیں جن سے صاف صاف اگر دیانتداری سے باقاعدہ سمجھنا چاہیں تو مفہوم ہوتا ہے کہ ہاں دعا بھی واقعی حصول مطلب میں دخل رکھتی ہے بلکہ بھاری سبب ہے نہیں معلوم سید صاحب کو اس کے مخالف کونسی دلیل عقلی یا نقلی سوجھی ہے جو اس سے انکاری ہو بیٹھے۔ اگر وہی شبہ ہے جو عموماً عام لوگوں کو ہوا کرتا ہے کہ جس کام کے لئے دعا کی جاتی ہے اگر وہ شدنی ہے تو دعا بیفایدہ ہے اور اگر ناشدنی ہے تو دعا سے ہو نہیں سکتا تو اس کا جواب بھی ہے جو شیخ الاسلام ابن قیم نے الجواب الکافی میں دیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ دعا بھی مثل دیگر اسباب خورد و نوش کے ہے جیسے کہ کھانا بھوک کیلئے اور پینا پیاس کے لئے پس اگر یہی سوال کھانے اور پینے پر وارد ہو کہ اگر بھوک نے جانا ہی ہے تو کھانے کی بھی حاجت نہیں اور اگر نہیں جانا تو کھانے سے بھی نہ جائیگی۔ پھر اس سوال کا جواب غالباً سید صاحب بھی دینگے کہ کسی چیز کا مقدر ہونا اُس چیز کے متسبب ہونیکے مخالف نہیں ورنہ دنیا میں کوئی چیز بھی ایکدوسری سے متسبب نہ ہو اس لئے کہ سب امور واقعیہ کی تقدیر ہو چکی ہوئی ہے۔ پس اسے سید صاحب اسی پر دعا کو بھی قیاس فرما لیجیے۔ اصل یہ ہے کہ دنیا میں جو متعدد اسباب خدا نے مقرر فرمائے ہیں اُن سب کا یہی حال ہے کہ بعض دفعہ انکے ہونے بھی وہ مطلب حاصل نہیں ہوتا اسلئے کہ محض اسباب کے ہونے سے ہی مسبب کا وجود نہیں ہوا کرتا جبتک کہ اُسکے موانع بھی معدوم نہ ہوں مثلاً آفتاب دھوپ کے لئے

سورۃ البقرۃ مدنیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ

میں ہوں اللہ زیادہ جاننے والا۔ یہ کتاب

لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

بلاشک (صحیح) ہے

سورت بقرہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ میں ہوں اللہ سب سے زیادہ ہر بات کو جاننے والا۔ اگر تم میرے علم پر یقین رکھتے ہو تو جان لو کہ یہ کتاب جسکا نام قرآن شریف ہے بلاشک صحیح اور میری طرف سے ہے۔ اور جو یہ شبہ ہو کہ اگر کتاب بلاشک صحیح ہے تو اسکو سب لوگ کیوں نہیں مانتے تو اسکا جواب سنو کہ مخلوق تین قسم کی ہے ایک تو وہ لوگ ہیں جنکو اس بات کا خیال ہے کہ ہمارا کوئی مالک ہے جو ہم سے ہمارے افعال کی نسبت سوال کریگا کہ تمنے کیا کچھہ کیا ایسے تو ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ اپنے خیالات کو دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں

ایک سبب ہے حالانکہ اُسکے طلوع سے جبتک کہ موانع مثل بادل وغیرہ مرتفع نہ ہوں دہوپ نہیں ہوتی اس ہماری تقریر سے اُس شبہ کا بھی دور ہو گیا جو دعا کے سبب ہونے پر کیا جاتا ہے جسکو سید صاحب نے بھی تہذیب الاخلاق ماہ ربیع الاول ۱۳۱۳ میں پیش کیا ہے کہ بسا اوقات دعا کی جاتی ہے مگر حاجت براری نہیں ہوتی پس معلوم ہوا کہ دعا کوئی سبب حصول مقصود کیلئے نہیں ہے ورنہ ایسا نہ ہوتا اس لیے کہ اگر حاجت روائی نہ ہونے سے دعا کے سبب ہونے میں شبہ ہو تو دہوپ نہ ہونے سے آفتاب کے سبب ہونے میں بھی شبہ ہونا چاہئے بلکہ جو لوگ فی زمانہ نوکری کے لئے پڑہتے ہیں اور سید صاحب بھی تعلیم علوم جدیدہ کو زمانہ حال میں معاش کا بڑا بھاری سبب جانتے ہیں حالانکہ بہت سے تعلیم یافتہ حیران سرگردان ہیں پس اُنکی ناکامی سے معلوم ہوا کہ علوم جدیدہ حصول معاش کے لئے سبب نہیں ہیں؟ حالانکہ انکی ناکامی پر بہ نسبت دعا گوؤں کے تعجب انگیز ہے کیونکہ دعا گوؤں کو علیم حکیم سے معاملہ ہے جسکی نسبت یہی گمان ہے کہ اُسکے علم اور حکمت میں مطلب کا ملنا ہمیں مفید نہ ہو یا ہم میں بعض امور ایسے ہوں جو دعا کی قبولیت کو مانع ہوں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ جنگلوں اور بیابانوں

* حاشیہ (الٓمّٓ) ان حروف مقطعات کے معنی بتلانے میں بہت ہی اختلاف ہوا جسکا ذکر مفصل تفسیر اتقان اور معالم میں مرقوم ہے۔ میرے نزدیک زیادہ صحیح وہ معنی ہیں جو ابن عباس سے مروی ہیں کہ ہر ایک حرف اللہ تعالی کے نام اور صفت کا مظہر ہے اس لئے کہ اس مضمون کی ایک حدیث مرفوع بھی تفسیر اتقان میں میری نظر سے گذری ہے اسی لئے میں نے یہ ترجمہ جسکو آپ دیکھہ رہے ہیں کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

ف اس سورت کی فضیلت بھی حدیثوں میں بہت آئی ہے ایک حدیث میں جو ترمذی وغیرہ نے نقل کی ہے وارد ہے کہ یہ سورت قیامت کے روز اپنے پڑہنے والے کیساتھہ [illegible] اور اسکی طرف سے بطور وکالت کے گفتگو کریگی اور اسکی سفارش [illegible] ۔ یہ بعد [illegible] ہے کہ بندہ نے سمجھہ کر اس کلام جابر کو پڑہا تہا اور سمجھہ کر عمل کیا اسکو معاف کر دے اسی طرح ہر پڑہنے والے کی سفارش کر کے معافی کرائیگی ۔ منہ

اگرچہ غلط ہوں دوسرے کی سنتے ہی نہیں خواہ کیسی ہی کہے بلکہ اُلٹے حق گوؤں کی جو اُن کی رائے سے مخالف ہوں دشمن ہو جاتے ہیں تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اپنی غرض کے یار مطلب کے آشنا نہ اسلام سے عداوت نہ کفر سے عار بلکہ جس طرف مطلب دنیاوی ہو اُسی طرف کے غلام اگر مسلمان ہیں تو اپنے مطلب کو اگر کافر ہیں تو اپنی غرض سے

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ

اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے ہدایت ہے۔ جو

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

غیب کی باتیں مانتے ہیں

وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ

اور نماز ادا کرتے ہیں اور ہمارے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ○

دئیے ہوئے سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ

اور وہ جو تیری طرف اتاری (کتاب) اور

إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

تجھ سے پہلی اتری ہوئی بھی مانتے ہیں

پس یہ قرآن بیشک پہلی قسم کے لوگ یعنی اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے اُنکی پہچان کے لئے دو نشان ہیں۔ اول نشانی اور بڑی ضروری نشانی تو یہہ ہے جو وہ بن دیکھے غیب کی باتیں حسب فرمان الٰہی مانتے ہیں اور نماز کو ایسا ادا کرتے ہیں کہ پانچوں وقت جماعت سے پڑھتے ہیں اور علاوہ اسکے ممسک اور بخیل بھی نہیں بلکہ ہمارے دئیے ہوئے سے خرچ بھی کرتے ہیں۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ وہ (اے محمد) تیری طرف اتاری ہوئی (کتاب) اور تجھ سے[2] پہلی اتری ہوئیں کتابیں بھی مانتے ہیں نہ صرف زبانی دنیلوا سون کی طرح یا جھوٹے واعظوں کی مانند کہ کہیں کچھ اور کریں کچھ بلکہ وے نیک کام اور اخلاص میں ایسے مشاق ہیں کہ اُن کی اخلاص مندی دیکھ کر بے ساختہ مُنہ سے نکلتا ہے کہ یہی لوگ قیامت کو مانتے ہیں جو ہر وقت اُسی کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

(حاشیہ) ہیں لمبے لمبے ہاتھوں خدا کو پکارتے ہیں حالانکہ اسکا کھانا پینا لباس سب حرام ہوتا ہے پھر انکی دعا کیسے قبول ہو قرآن کریم نے بھی فلیستجیبوا لی کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے خلاصہ یہ کہ دعا بھی مثل اور اسباب کے ایک سبب ہے پس جیسے اور اسباب پر حصول مطلوب ضروری نہیں باوجود اسکے انکی سببیت میں شبہ نہیں آتا اسی طرح اسمیں بھی نہیں - ودلیلہ ما فقد کرنا منہ

حاشیہ نمبر ۲ (اور تجھ سے پہلی اُتری ہوئی) بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کبھی کسی مسلمان نے عیسائیوں سے انجیل کے کلام الٰہی ہونیکی دلیل مانگی تو جھٹ سے اونہوں نے یہ آیت یا اسکے ہم معنی کوئی دوسری آیت پڑھ دی اور سایل مسلمان پر زور ڈالا کہ

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
یہی لوگ قیامت کو مانتے ہین — یہی لوگ اپنے
عَلٰی هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
رب کے فرمان پر ہین — اور یہی لوگ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مراد کو پہنچنے والے ہین — وہ لوگ جو انکاری ہین
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تیرا سمجھانا اور نہ سمجھانا انکو برابر ہے وہ نہین مانین گے

لگے رہتے ہین جو کام کرتے ہیں قیامت کی عزت اور ذلت کا لحاظ اسمین پہلے کرلیتے ہین ایسے لوگوں کی نسبت ہم ہی شہادت دیتے ہین کہ بیشک یہی لوگ اپنے ربّ کے فرمان پر چلنے والے ہین اور اگر یہہ اسی طرز پر رہے تو بیشک یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہین ہان وہ لوگ جو عناد کے سبب سے ہر ایک حقانیت سے انکاری ہین تیرا سمجھانا اور نہ سمجھانا انکو برابر ہے وہ اس کتاب کو نہیں مانین گے۔ ایسے لوگون کو خدا نے بہی اپنی جناب سے دور کردیا ہے اب انکی ایسی بری حالت ہے کہ کوئی سچی بات ان کے ذہن تک رسائی کرہی نہین سکتی اس لئے خدا نے ان کے دلون کو قبولیت

کہ تمہارا قرآن کتب سابقہ کی شہادت دیتا ہے بلکہ اُن کی تسلیم کو داخل ایمان بتاتا ہے پہر تم اس سے زیادہ کیا ثبوت چاہتے ہو اس لئے مناسب ہے کہ اس جگہ جو پہلا ہی موقع کتب سابقہ کی تصدیق کا آیا ہے ہم اس امر کی تنقیح کرین کہ کتب سابقہ جن کی قرآن کریم تصدیق کرتا ہے وہ یہی ہین جن کے کلام الہی ہونے کا ثبوت زمانہ حال کے عیسائیون سے طلب ہے یا اور بلحاظ ان کتابون کی قدر و منزلت کہان تک ہے اور یہہ واضح کرین کہ اس مطلب پر عیسائیون کا اس آیت کو پیش کرنا ثبت ہوا ہے یا صرف دہوکہ ہی اور دفع الوقتی ناسمجھی۔ پس واضح ہو کہ کتب سابقہ جنکی تصدیق قرآن کریم نے کی ہے بحیثیت مجموعی یہ نہین جو اس وقت متداول ہین یہ تو ایک مثل کتب تواریخ کے ہین اس ہماری دعویٰ کا ثبوت انکی طرز موجودہ ہی بتلا رہی ہے توریت ابتدا سے انتہا تک انجیل اول سے آخر تک پڑہنے سے صاف سمجھ مین آتا ہے کہ ان کے لکہنے والے حضرت موسیٰ اور مسیح کے سوا کوئی اور ہی ہین چنانچہ حضرت موسیٰ اور مسیح علیہما السلام کے بعد کے واقعات کا انمین درج ہونا اس امر کا بین ثبوت ہے کیا ان جلون کی حضرت موسیٰ اور مسیح کو خبر نہین کجا یہہ کہ خدا کی طرف سے اُن پر الہام ہوئے ہون۔ مثلاً حضرت موسیٰ کی وفات اور بعد وفات کے واقعات کا ذکر ہی توریت مین مذکور ہے توریت کی پانچوین کتاب استثنا کے باب ۳۴ آیت ۵ مین لکہا ہے "سو خداوند کا بندہ موسے خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین مین مرگیا اور اس نے اُسے موآب کی ایک وادی مین بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج کے دن تک کوئی اسکی قبر کو نہین جانتا اور موسےٰ اپنے مرنیکے وقت ایک سو بیس

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ
وہ نہین مانین گے خدا نے لگا دی
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى
دلون کو کانون کو بند کر دیا
اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ
اور اُن کی آنکھون پر پردہ ہے اور ان کو عذاب
عَظِيْمٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
بڑا ہوگا۔ اور لوگون مین بعض وہ ہین جو کہتے ہین

حق سے اور کانون کو حق سننے سے بند کر دیا اور انکی آنکھون پر پردہ ہے
پس تینون طریق انسان کی ہدایت کے ہوتے ہین سو خدا نے اُن کی
سرکشی اور لاپرواہی کے سبب سے تینوں کو بند کر دیا اور اسی پر بس نہین بلکہ
چونکہ بڑے معاند اور مفسد ہین قیامت کے روز اُن کو عذاب بہی بڑا
ہی ہوگا۔
اور تیسرا قسم عام لوگون مین سے بعض وہ ہین جو مسلمانون سے سوخ
پیدا کرنے کو کہتے ہین کہ ہم اللہ کو مانتے اور قیامت پر یقین رکہتے ہین
مگر یہ باتین ان کی سب زبانی ہی ہین اوپر سے چاپلوسی کرتے ہین۔

ع

برس کا تہا کہ نہ اُسکی آنکہین دہندلائین اور نہ اُسکی تازگی جاتی رہی سو بنی اسرائیل موسی کے لئے موآب کے میدانون
مین تیس دن تک رویا کئے آگے چلکر دسوین آیت مین لکہا ہے کہ اب تک بنی اسرائیل مین موسے کی مانند کوئی نبی نہین اُٹہا
اور حضرت مسیح کے سولی پر جان دینے کا مذکور انجیل مین بصراحت موجود ہے بلکہ بعد سولی کے واقعات بہی انہین پائے جاتے ہین
اِن سب امور مین غور کرنے سے یہ نتیجہ بآسانی نکل سکتا ہے کہ اِن واقعات کے دیکہنے اور لکہنے والے سوا اِن دونو صاحبون کے
کوئی شخص ہوگا اور اگر عیسائیون کا عقیدہ بہی بغور دیکہین تو وہ بہی اس امر کے قایل نہین کہ تورات انجیل موجودہ کے مصنف

شان نزول (بعض وہ لوگ ہین) حضرت اقدس جب مدینہ مین تشریف لیگئے اور آپ کا جاہ و جلال روز افزون ہونے لگا اور خالص لوگ جوق
درجوق مسلمان ہورہے تہے کہ دنیاداروں کو سوا اسکے کچہہ نہ سوجہی کہ بظاہر مسلمانی اختیار کرین اور باطن مین وہی اپنا خبث چہپاوین
جس قسم کا آدمی ملے اس سے ویسے ہی ہوجاوین یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام پر عمل کرین انکی اس چالبازی سے خام مسلمان دہوکہ
مین آنے لگے اور خاص مذہب اسلام کی ترقی کو بہی اس سے رکاوٹ کا اندیشہ تہا۔ پس اللہ تعالی نے اُن دنیاداروں کے حال سے اپنے
نبی کو مطلع کرنا چاہا اور قران کریم مین انکی خباثت کا متعدد جگہ ذکر فرمایا ۱۲ منہ

حاشیہ نمبر ۳ (ختم اللہ علی قلوبہم) اس مقام مین بعض لوگون کو شبہہ ہوتا ہے کہ جب خود خدا نے ہی ان کافرون کو گمراہ کیا اور ان کے دلون
اور کانون پر مہر کردی اور اُن کی آنکہین بند کردین تو پہر ان کا کیا قصور ایسے لوگون کو عذاب کرنا انصاف سے دور ہے اس مضمون کی ادہیڑ

آمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ

کہ ہم اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہین

بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ

حالانکہ دل سے ایمان انکو نہین خدا کو اور عام مسلمانونکو دہوکہ

اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ

دیتے ہین مگر یاد رکھین کہ اپنی جانون ہی کو فریب کرتے

وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝

ہین لیکن سمجھتے نہین۔

حالانکہ دل سے ایمان اُن کو نہین ایسے بدمعاش مطلب کے یار ہین کہ اگر ہو سکے تو خدا کو بہی فریب دئے جائین چنانچہ یہ کارروائی اُن کی دیکہنے سے دانا صاف جان جائینگے کہ گویا خدا کو دہوکہ دیتے ہین کیونکہ ایمان کا اظہار کرنا اور اندر کفر چہپانا اس لئے ہے کہ خدا اُن کے ظاہری ایمان کو دیکھ کر اُن سے مومنون کا سا معاملہ کرے ہرگز نہین خدا تو عالم الغیب ہے البتہ عام مسلمانون کو جو بے چارے غیب نہین جانتے دہوکہ دیتے ہین اور اپنے جو مطلب نکالنا ہو نکال لیتے ہین مگر یاد رکھین کہ درحقیقت اپنی جانون ہی سے فریب کرتے ہین کیونکہ اسکا وبال آخرکار اُنہی کی جانون پر ہوگا لیکن اپنی نادانی سے

انبیاء ہین بلکہ اُن کے خیال کے مطابق بہی اُن کے بعد کے لوگ ہین اناجیل کے مصنف تو بہی صاحب ہین جن کے نام سے اناجیل مروج ہین۔ ایسا ہی تورات وغیرہ کا لکہنے والا اور واقعات کا جمع کرنے والا بہی کوئی شخص ہوگا۔ ہان اہل اسلام اور عیسائیون کا صرف اس قدر اختلاف ہے کہ عیسائی اسکے قایل ہین کہ جو کچہہ اناجیل وغیرہ مین مذکور ہے بیشک حواریون نے ہی لکہا مگر وہ اُس لکہنے مین معصوم تہے انکی حفاظت خدا کے ذمہ تہی جو واقعات مسیح کے تہے انکو الہام کے ذریعہ معلوم ہوتے تہے وہ لکہتے جاتے تہے یہی تقریر مسٹر عبد اللہ آتہم مسیحی امرتسری نے میرے سامنے کی تہی مثلاً جو کچہہ واقعات حضرت مسیح کو پیش آئے کہین اُنہون نے کلام الہی کا وعظ کہا کہین اپنی معمولی کامون بشری کہانے پینے مین مصروف رہے سب کے سب مصنفون نے اناجیل مین درج کر دی چنانچہ ان کے اختلافات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک واقعہ کو ایک لیتا ہے دوسرا نہین لیتا مثلاً مسیح کا زندہ ہوکر آسمان پر چلا جانا مرقس لیتا ہے متی نہین لیتا

بہت سی آیتین ہین مگر چونکہ یہ پہلی آیت ہے اسلئے ہم اسکے حاشیہ مین کسیقدر بسط سے لکہین گے اور پہر موقع بموقع اسکے حوالہ ہی پر قناعت کر جائین گے مگر پہلے تحقیقی جواب کے یہ بتلانا ضروری ہے کہ اسلام کے قدیمی مہربان عیسائیون نے اس مسئلہ کے متعلق جو زبان درازیان کی ہین بالکل انصاف سے بعید اور فہم کلام سے دور ہین اور ان جنٹلمین عیسائیون کی ایمانداری کا پورا ثبوت ہے کہ اُنہون نے اس معاملہ مین سوکن کے جلانے کو اپنی ناک کی بہی پروا نہ کی قران کریم کی ان آیات پر اعتراض کرتے ہوئے اُنہون نے اپنے ہان کی بہی خبر نہ لی کہ تورات انجیل نے بہی اس مسئلہ کو متعدد مقامات مین بوضاحت لکہا ہے تورات کی دوسری کتاب سفر خروج باب ۴- آیت ۲۱ مین ہے

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا

اُن کے دلون مین بیماری ہے پس خدا نے انکی بیماری زیادہ

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

کردی اور انکو اُن کے کذب کے سبب سے دردناک عذاب ہوگا

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

اور جب کبھی کوئی اُن سے کہے کہ ملک مین فساد نہ کرو

قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ

تو کہتے ہین کہ ہم تو پکے مصلح ہین۔

سمجھتے نہین بہلا وہ اس ضرر کو سوچین بہی کیا اُنکے دلون مین تو بیماری ہے اور
خدا حکیم مطلق کی بتلائی ہوئی دوا قرآن کو استعمال نہین کرتے پس خدا نے بہی
اُنکی بیماری زیادہ کردی یہ نہ جانین کہ اس دوا کے نہ کرنے سے چہوٹ جاینگے
ہرگز نہین بلکہ انکو اُن کے کذب کے سبب سے دردناک عذاب ہوگا
اس لئے کہ دعوے ایمان کا کرکے کفر چہپاتے ہین پہر طرفہ یہ کہ جب کبھی کوئی بطور
نصیحت اِن سے کہے کہ تمہاری اِس دروغگوئی سے ملک مین فساد ہوتا ہے تم
ایسے جہوٹ بولنے سے فساد نہ کرو تو جہٹ اپنی بریت بیان کرنیکو کہتے ہین کہ فسادی
تو تم لوگ ہو ہم تو پکے ریفارمر مصلح ہین کیونکہ ہر ایک سے ملے جلے رہتے ہین اور اصول

تشکیک ۳

متی کا مسیح کے پیچہے ہو لینا متی بیان کرتا ہے مرقس وغیرہ نہین کرتے۔ اِسی طرح اور سینکڑون واقعات ہین جو ایک انجیل مین ہین دوسری مین
نہین اصل یہ ہے کہ ایسے واقعات کا چہوٹ جانا کچہ تعجب بہی نہین بالخصوص جبکہ ثبوت کی بنا صرف سماع پر ہی ہو چنانچہ لوقا
اپنی انجیل کے شروع مین ظاہر کرتا ہے کہ مینے بلکہ سب نے راویون سے سنکر واقعات لکہے ہین پس ثابت ہوگیا کہ توراۃ انجیل
جنکی قرآن کریم نے شہادت دی ہے یہ نہین اُنکو ان کے ساتہ بجز شراکت اسمی کے کوئی شراکت نہین جیسے کوئی شخص خاندان مغلیہ کا
حال لکہکر اُسکا نام گلستان رکہدے تو وہ سعدی کی گلستان نہ ہوگی۔ پس اس انجیل موجودہ کے ثبوت مین آیت قرآنی کا پیش کرنا
اور آیت شریفہ قرآنی کو اپنے دعوے کا مثبت جاننا ہرگز صحیح نہین۔ قران شریف نے کہین یہ نہین بتلایا کہ انجیل متداول مسیح پر نازل ہوئی

تشکیک ۴

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ جب تو مصر مین داخل ہوئے تو دیکہ سب معجزے جو مینے تیرے ہاتہ مین رکہے ہین فرعون کے آگے
دکہلائیو لیکن مین اسکے دل کو سخت کرونگا وہ اُن لوگون کو جانے نہ دیگا۔ ایضاً ۔ ا باب ۲۔ ۴ آیت مین لکہا ہے لیکن خدا نے فرعون کے
دل کو سخت کردیا اُس نے اُن کا جانا نہ چاہا ایضاً ۱۱ باب ۱۰ آیت اور موسیٰ اور ہارون نے یہ سب عجائب فرعون کو دکہائے اور خداوند
نے فرعون کے دل کو سخت کردیا کہ اُس نے اپنے ملک سے بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا اِسی طرح مقامات مفصلہ ذیل مین بہی مسئلہ کا
ذکر ہے بغرض اختصار ہم صرف نام بتلانے پر ہی قناعت کرتے ہین۔
آیت
استثنا ۲ باب ۳۰ آیت ۔ ایضاً ۹ ۲ باب ۴ آیت ۔ یشوع ۱۱ باب ۲۰ آیت ۔ قاضیون ۹ باب ۲۳ آیت ۔ اسلاطین ۲۲ باب

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن
ہوشیار ہو بیشک یہی مفسد ہین مگر
لَّا يَشْعُرُونَ ○ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
سوچتے نہین اور جب کوئی ان سے کہتا ہے
آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ
کہ لوگون کی طرح ایمان لاؤ تو کہتے ہین کیا
كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ
ہم بیوقوفون کیطرح مان جائین ہوشیار رہو

معاش کو عمدہ طرح سے نباہتے ہین مگر یہ سب انکی چالاکیان زبان کی ہین ہوشیار ہوکر بیشک یہی مفسد ہین انکی طلاقت لسانی سے جہنم کے قابل بنتے ہین مگر سوچتے نہین کہ اسکا وبال کہان تک ہمکو اٹھانا ہوگا پھر اتنے ہی جھوٹ پر بس نہین بلکہ جب کوئی بطور مشورہ ان سے کہتا ہے کہ بھائیو! ادھر ادھر کی باتین بنانا اچھا نہین تم ایک طرف ہوکر اور مسلمان لوگونکی طرح خدا و رسول پر ایمان لاؤ تو کہتے ہین کیا ہم بیوقوف ہین جو بیوقوفون کی طرح مان جائین یہ کیا اچھی بات ہے کہ ایک ہی طرف جھک جائین آخر تا بہ نسبت آدمی کو ہر ایک سے ملنا ہے کبھی کبھی مسلمان سے معاملہ ہے کبھی کسی کافر سے مطلب ایک ہی طرف ہوکر دوسرونکو چھوڑ دینا

یا یہ کہ اسکو بھی مانو بلکہ ایمان کے موقع پر أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ اور مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ یعنے ان کتابوں کو جو تجھ سے پہلے اترین اور موسے اور عیسے کو ملین بیان الفاظ مشریفہ سے تعبیر کرنے مین اسیطرف اشارہ ہے جو ہم لکھہ آئے ہین رہی یہ بات کہ عیسائی ان کے مصنفون کو الہامی مانتے ہیں سو پڑے مانین اسیکا ثبوت ہمکو دین کسی دلیل عقلی یا نقلی سے ثابت کرین کہ متی مرقس وغیرہ الہامی تھے اور یہہ کتابین انکی الہام سے ہین وَدُونَهُ خَرْطُ الْقَتَادِ آیت قرآنی کو پیش کرتے ہوئے شرم کرین کہ دعوی کیا ہے اور دلیل کیا۔ دعوے اناجیل موجودہ کے مصنفون کے الہامی ہونیکا ہے اور دلیل سے موسی اور مسیح کا الہام ثابت ہوتا ہے فَأَنَّىٰ لَهُ مِن ذَٰلِكَ ۔ بعض عیسائی سادہ لوح مسلمانون کو دہوکہ دینے کی غرض سے کہا کرتے ہین کہ اگر اناجیل موجودہ اصلی نہین تو اصل

زبور ۵-۱۰ ۲۵ آیت - ایضاً ۸ ۱۴۸-۶ آیت - امثال ۲۶ باب ۴ آیت یسعیاہ ۶ باب ۹ آیت ایضاً ۲۹ باب ۹ آیت متی ۱۲ باب ۱۴ آیت لوقا ۸ باب ۱۰ آیت یوحنا ۶ باب ۴۴ آیت وغیرہ وغیرہ ۔ عیسائیون نے اپنے ان کی خبر تو نہ لی یا لی تو ہوگی مگر اپنی کلیسا مین روح پڑ ہلنے کو ناحق اسلام سے الجھے پس عیسائی تو جب تک ان مقامات مذکورہ کا جواب نہ سوچ لین ہم سے مخاطب نہین ہو سکتے فما ھو جوابہم فھو جوابنا رہا یہ امر کہ ایسی آیات قرآنی کا کیا مطلب ہے اور اس سوال کا حقیقی جواب کیا ہے کہ اس کے جواب دینے سے پہلے ہم چند اصول بتلانا مناسب جانتے ہین کہ جواب مین آسانی ہو

اول - اصول[1] اول سوائے خدا کے دنیا مین کوئی خالق نہین دنیا مین کیا جوہر کیا عرض بغیر خلق الٰہی کے پیدا نہین ہوسکتا ۔

[1] اصول گو لفظاً جمع کا ہے مگر ہندی مین مفرد پر بھی بولا جاتا ہے ۱۲ منہ

هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

یہی بے وقوف ہین لیکن جانتے نہین

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا

اور جب مسلمانون سے ملتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم تو دل

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا

سے مسلمان ہین اور جب اپنے بڑے کافرون سے علیحدگی مین

اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ

جاتے ہین تو کہتے ہین ہم تو تمہارے ساتھ ہین (مسلمانون سے تو) ہم صرف مسخری کرتے ہین

یہ تو اسکی نادانی ہے کہ اسلیئے مخلص مومنون کو بیوقوف بناتے ہین مگر ہوشیار رہو ان بدنام زبان

کی چالاکیون سے دبو نہین در اصل یہی بیوقوف ہین جو قدرے دنیاوی فواید کی لحاظ سے

اپنے مولا کریم کو ناراض کرتے ہین لیکن جانتے نہین سوچتے نہین کہ اسکا انجام کیا ہوگا

ہان اپنی مطلب برآری مین ایسے مضبوط ہین کہ جب مسلمانون سے ملتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم تو

مدت سے مسلمان ہین اور جب اپنے بڑے کافرون سے علیحدگی مین جاتے ہین تو اپنی بیت

کے کئی ذرایع بیان کرتے ہین منجملہ یہہ بھی کہتے ہین کہ ہم تو اصل مین تمہارے ساتھ متفق ہین

مسلمانون سے تو ہم بطور خوش طبعی کے صرف مسخری سی کرتے رہتے ہین یہ نہیں

سمجھتے کہ اگر ہماری مسخری سے مسلمانون کا کچھ حرج بھی ہے تو صرف اسیقدر کہ دنیا کے

لا کر دکھاؤ ہم اس سے مقابلہ کر کے دیکھین جبکہ تمہارا قرآن شریف انکی شہادت دیتا ہے تو انکا وجود بھی بتلاؤ کہ کہان ہے اسکا

جواب یہہ ہے کہ اگر کوئی کسی جنگل مین کسی شخص کو ایک چاندی کا ٹکڑہ دکھا کر کہے کہ یہہ روپیہ انگریزی ہے وہ شخص بوجہ اسکے کہ اس پر

ملکہ وکٹوریہ کی تصویر نہین اس سے انکار کرے تو شخص مدعی کا حق ہے؟ کہ اپنے دعوی کی یہ دلیل بیان کرے کہ اگر یہہ روپیہ نہین تو اصلی

روپیہ لا کر دکھا اور اس سے مقابلہ کر تا کہ معلوم ہو جاے کہ اصلی کون ہے اور نقلی کون اگر نہ ملے تو میرا دعوی ماننا ہوگا ہرگز یہہ کلام مدعی کا

صحیح نہین اسلیئے کہ منکر کے انکار کی وجہ تو یہ تھی کہ چونکہ اس ٹکڑے پر وہ نشان روپیہ بننے کے ہونے چاہئین وہ نہین اسلیئے یہ ٹکڑا روپیہ

نہین ہو سکتا اسی طرح اناجیل موجودہ کی نسبت بھی مسلمانون کا یہ خیال ہے کہ علاوہ انکی موجودہ روانگی کے چونکہ ان مین ایسے واقعات

دوم - یہ کہ خدا کا علم بہت ہی وسیع ہے ہر ایک چیز کو اس نے ایک ہی آن مین جان لیا ہوا ہے خواہ وہ چیز ہزار سال بعد ہی کیون نہ ہو

سوم - خدا کی قدرت سب پر غالب ہے اگر وہ چاہے تو مخلوق سے خلاف طبع کام بھی کرا سکتا ہے

چہارم خدا نے انسان کو ایسی طاقتین دے رکھی ہین کہ اگر انکو استعمال کیا جائے تو ترقی پذیر ہوتی ہین اور اگر مہمل چھوڑی جاتین

تو بیکار بلکہ قریب زوال بھی ہو جاتی ہین۔

پنجم - کسی شخص کی نسبت قیافہ شناسی یا کسی اور وجہ سے پیش گوئی کرنا اسکو مجبور نہین کرتا۔

ششم انسان کو خدا نے کسی قسم کی تمیز اور قدرت ضرور دی رکھی ہے جسکے سبب سے وہ دیگر حیوانات سے ممتاز ہو کر اشرف المخلوقات ہوا۔

اللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ

اللہ اُن کو مسخری کی سزا دیگا اور انکی سرکشی کے

طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ اُولٰٓئِکَ

سبب سے اُن کو کھینچے گا حیران پہر ینگے یہی تو

الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

ہین جنہون نے ہدایت کے عوض گمراہی لیلی ہے

بِالْھُدٰی فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ

پس تجارت ان کی سودمند نہوئی

کسی معاملہ مین دہوکہ کہا جاتین گے لیکن وہ کیا کرینگے جب اللہ تعالی انکو مسخری کی سزا دیگا اور انکی سرکشی کے سبب سے انکو عذاب مین مدت دراز کھینچے گا اپنی سرکشی مین حیران پہر ینگے کوئی چارہ نہیں سوجھیگا کہ کیا کرین نہ تو دنیا کی طرف آنیکی اجازت ہوگی اور نہ کوئی سفارش ہی کریگا اور خود ہی اپنے آپ کو اس قابل پاوینگے کہ عرض معروض کرین اس لئے کہ دنیا مین بڑے جرم کے مرتکب ہوچکے ہین یہی تو ہین جنہون نے ہدایت قرآنی کے عوض گمراہی لے لی ہے پس اس تجارت سے دنیا مین اگرچہ انکو کسیقدر منافع ہوئے لیکن انجام کار تو ضروری ضرر اٹھاوینگے اسلئے کہ واقع مین تجارت انکی سودمند نہ ہوئی

یہی درج ہین جو حضرت موسیٰ اور مسیح کے زمانہ کے قطعًا نہین ہو سکتے اِس لئے ہم انکو انجیل مسیحی نہین مانتے علاوہ اس کے ہوسکتا ہے اور ممکن ہے کہ اصلی انجیل کُلًّا یا جزوًا اسی مین ہو جیسے کہ بعض فقرات جو حضرت مسیح نے بطور وعظ کے فرمائے ہین یہی بتلا رہے ہین مگر چونکہ ایسے فقرات الہامی مجموعہ غیر الہامی مین اگر دہی رنگ اختیار کر لیتے ہین اِسلئے ہم مجموعہ من حیث المجموعہ پر غیر الہامی کا حکم لگاتے ہین پس اناجیل موجودہ کی مثال بالکل یہ ہوگی کہ ایک واعظ قران کریم کی ایک دو آیت پڑہکر گھنٹہ دو گھنٹہ تک وعظ کہے پہر اسی وعظ کو کوئی شخص اول سے آخر تک کسی اخبار یا رسالہ مین چہپوا دے پس جیسا کہ یہ اخبار یا رسالہ الہامی نہین ہوسکتا گو اسمین آیات قرآنی بہی ہون۔ ایسا ہی اناجیل موجودہ الہامی نہین جبتک کہ عیسائی اِس امر کا ثبوت نہ دین کہ ان کے مصنف بہی الہامی تہے۔ ودونہ خرط القتاد

ہفتم۔ کسی بیمار صاحب الفراش کا کسی برے کام مین چلکر شریک ہونا اسکی مدح کا باعث نہین ہوسکتا۔

پس اب ہمکو یہ دیکھنا چاہئے کہ انسان جو قوانین الٰہی بلکہ قوانین شاہی کا بہی مکلف ہوتا ہے اسے ان احکام کے ادا کرنے کی طاقت بہی ہے یا نہین۔ بیشک بموجب اصول ششم کے مگر خانہ زاد نہین کیسکی دی ہوئی ہے اور وہ طاقت بموجب اصول چہارم اِس قابل ہے کہ اگر اُسے کام مین نہ لایا جاوے تو بیشک تنزل پذیر ہوتی ہے بلکہ اگر ایک مدت تک مہمل ہی رہے تو قریب فنا ہی ہو جاتی ہے اس امر کی وضاحت کیلئے ہم چورون اور ڈاکوؤن کا حال تمثیلاً بتلاتے ہین کہ زمانہ ابتدا مین انکو بڑے بڑے کام کرنیکی جرأت نہین ہوتی اِس لئے کہ اُن کے دل مین اُس کام کے عیوب نمایان اور اسکی پاداش کا ڈر ہوتا ہے پہر رفتہ رفتہ وہ ایک حد تک پہنچ کر ایسے ہوجاتے ہین

وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝

اور نہ انکو (سوداگری کا) ڈہب ہے

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي

انکی مثال اوسکی طرح ہے جو

اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ

(جنگل میں) آگ جلائے

فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ

پس جب آگ نے اسکا اردگرد روشن کیا

بہلا کیونکر نفع مند ہوسکتی تہی جبکہ یہ سودا ہی ایسا ہے اور نہ انکو سوداگری کا ڈہب ورنہ ایسے ٹوٹے کی چیز ہرگز نہ خریدتے انکی تمثیل بالکل اس شخص کیطرح ہے جو کسی جنگل مین جہان بہت سخت اندہیرا ہو اُجالا کرنیکو آگ جلائے پس جب اس آگ نے اسکا اردگرد روشن کیا تو اُس شخص نے جانا کہ بس اب مجہو اس آگ کی کچہہ حاجت نہین آگ کو بجہا دیا پہر جب اُٹہہ کر راہ چلنے لگا تو اندہیرے کے سبب تکلیف ہوئی تو اس آگ کی قدر معلوم کی یہی حال ان بنیاد منافقون کا ہے جب پہلے مسلمان ہوئے تو انہون نے سمجہا کہ بس اتنو جو مطلب ہمین مسلمان ہونے سے تہا سو حاصل ہوگیا کہ مسلمانون مین ہمارا اعتبار پیدا ہوگیا اب ہم اسلام کو کیا کرینگے

تحقیق اسکی یہ ہے کہ ہر زمانہ مین دستور ہے کہ بزرگون کے واقعات سب جیسے چاہے کیسے ہی ہون مسلسل قلمبند کیا کرتے ہین گو آن مین اس بزرگ کی معمولی مشاغل کہانا پینا چلنا پہرنا ہی کیون نہ ہو پہر اسی پر ہی بس نہین بلکہ وفات اور بعد وفات کے حالات بہی درج کردیا کرتے ہین چنانچہ شیخ مجدد صاحب سرہندی اور مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہما وغیرہ بزرگان کی سوانح عمریان اسکی شاہد عدل ہین ان وقایع کے جمع کرنے سے مصنفون کی یہ غرض ہوتی ہے کہ جو کچہہ واقعات ان بزرگون کی زندگی کے یا بعد مرنیکے جوان کے متعلق ہون بعض کو بطور مسایل شرعیہ بعض کو بغرض نفت قلب بیان کرین یہ خیال انکو ہرگز نہین ہوتا کہ ان بزرگون کے الہامی واقعات کو ہی لکہین یہی وجہ ہے کہ ایسی تصنیفون مین اُن واقعات کا بہی مذکور ہوتا ہے جو اُن بزرگون

کہ بیکس - مظلوم - یتیم - بیوہ عورتون کا مل بہی اگر ملے تو نہین چہوڑتے وجہ اسکی یہی ہے کہ انہون نے خداداد طاقت سے کام نہین لیا - سو آخرکار رفتہ رفتہ ایسی ہو گئی کہ گویا معدوم ہے مگر دراصل معدوم نہین بلکہ مغلوب ہے اسی مغلوبیت کو اس آیت مین خَتَمَ اللّٰهُ کے ساتہہ تعبیر کیا ہے ان اسمین شک نہین کہ بموجب اصول سوم اگر خدا چاہے تو انکو ہی ہدایت کرسکے اور آن کو انکی بدکار کتو سے جو شل طبعی کے ہو رہی ہین جبرًا روکدے اسی معنی کیطرف وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا - وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا أَشْرَكُوا - وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ - وغیرہ آیات مین اشارہ فرمایا اور اگر انسان اپنی مغلوب طاقت سے کچہہ کام لینا چاہے تو خدا عالم بہی بموجب اصول چہارم اس پر نظر رحمت کرتے ہین وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ بہی بتلا رہا ہے اور اگر توجہ ہی نہ ہو تو مطابق اسی اصول مذکور

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ

ان کا نور باطنی اللہ نے چھین لیا اور ان کو

فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ

اندھیروں میں چھوڑ رکھا ہے کچھ نہیں دیکھتے بہرے ہیں

عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَیِّبٍ

گونگے ہیں اندھے ہیں پس یہ رجوع نہ کرینگے یا مثال انکی مینہ والون

مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ

کی سی ہے جو اوپر سے اترا اسمین اندھیری اور گرج اور بجلی ہے

چلو اب جدہر سے فایدہ ملے ادہر کی راہ لین جھٹ کافرون سے جا ملے مگر یاد رہے کہ جیسی حالت اس آگ والے کی ہوئی تہی کہ کوچ کے وقت اندھیرے مین پریشان تہا اسی طرح ان سے ہوگا اسلئے کہ انکا بہی نور باطنی اللہ تعالی نے چھین لیا ہے اور انکو سخت گمراہی کے اندھیرون مین چھوڑ رکھا ہے دنیا سے کوچ تو بہلا ایک مدت بعد ہوگی ابہی سے انکی یہ حالت ہے کہ کچھ نہین دیکھتے نہین سوچتے کہ کسطرح ہم مولا کریم کو راضی کرین ہان اپنے مطلب کے پکے ہین مگر قرآن سننے سے بہرے ہین دل سے کلمۃ الحق کہنے کو گونگے ہین خدا کی عظمت اور اپنی بے ثباتی کے لائق دیکھنے مین اندھے ہین پس جبکہ انکی حالت ایسی نازک ہے کہ استعداد اور قابلیت بہی ان مین نہین تو یہ اپنے کفر سے بہی رجوع نہ کرینگے انکی اور ایک مثال وضاحت کیلئے ہم بتلاتے ہین خواہ تمثیل مذکور سے انکو سمجھو یا مثال انکی مینہ والون کی سی ہے جو اوپر سے اترا اور اسمین برسنے کے وقت بہت سی اندھیری اور گرج اور بجلی بہی ہے پس وہ مینہ والے گرجن اور بجلی سے ایسے ڈرے

کے الہامی تو کجا اختیاری بہی نہین ہوتے مثلاً سوتے وقت خراٹین مارنا یا بحرکت طبعی گاہے بلندی سے پستی مین گر پڑنا یا موت کے وقت بتقاضائے طبیعت خدا کو ایلی ایلی کہکر پکارنا وغیرہ وغیرہ پس اسیطرح حضرت موسیٰ اور مسیح کے خادمون نے بہی وہ واقعات جو ان صاحبون کے سامنے بلکہ ان سے پہلے اور پچہلے جو ان سے متعلق تہے سب کو یکجا جمع کر دیا یہی وجہ ہے کہ مسیح کے پیدا ہونیکے پہلے کے حالات اور بقول ان کے بعد وفات کے واقعات بہی اپنی تحقیق اور حافظہ اور سماع کے مطابق ایک ایک جگہ جمع کرکے کتابین بنائین جسے فی زمانا اناجیل کہتے ہین آخرکار لوگون نے انہی کو باین لحاظ کہ مسیح کے واقعات بتلا رہی ہین حضرت مسیح کی

کی دن بدن حالت ردی اور ابتر ہوتی جاتی ہے ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ - اور فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ اسی مطلب کو واضح کرتا ہے -

رہا یہ سوال کہ انسان کا قصد کون پیدا کرتا ہے سو اسکا جواب بموجب اصول ششم یہ ہے کہ خدا نے جو انسان کو تمیز دی رکہی ہے اسی تمیز خداداد کو انسان ایک طرف اپنے اختیار سے لگا لیتا ہے اسی کا نام قصد ہے اگر کہا جاوے کہ خدا اسکے بد ارادون کو روکتا کیون نہین تو اسکا جواب بموجب اصول نہم یہ ہے کہ اس صورت مین انسان کسی مدح کا مستحق نہین ہو سکتا بلکہ عصمت بی بی تست از بے چادری کا مصداق

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ

کڑکنیں کی آواز سے موت سے ڈرتے ہوئے اپنی

الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ

انگلیاں کانوں میں دیتے ہیں اور خدا نے سب کافروں

بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ

کو گھیر رکھا ہے بجلی جھپٹ کر ان کی بینائی اچک لے

كُلَّمَاۤ اَضَاۤءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَاۤ

جب کچھ روشنی ہوتی ہے تو اس میں چلدیتے ہیں اور جب اندھیرا

کڑکوں کی دہشت ناک آواز سے موت سے ڈرتے ہوئے اپنی انگلیاں کانوں میں دیتے ہیں اسیطرح ان دنیا داروں طالب کے یاروں کا حال ہے کہ قرآن کریم میں جو پابندی احکام کا ذکر آیا ہے اسکے سننے سے کانوں میں انگلیاں دیکر چلدیتے ہیں تاکہ اس حکم کے سننے سے نفس پر کوئی اثر پیدا نہ ہو کہ پابندی کرنی پڑے اور موجودہ آزادی میں فرق آئے یہ نہیں جانتے کہ یہ بہاگنا انکو کچھ نفع نہ دیگا اسلئے کہ خدا نے سب کافروں کو گھیر رکھا ہے کوئی اسکے قبضہ سے باہر نہیں جا سکتا جیسے کہ مینہ کی بجلی ایسی چمکتی ہے کہ جھپٹ سے ان مینہ والوں کی بینائی اچک لے اسی طرح قرآن کریم کی روشنی بھی ایسی چمکتی ہے کہ انکی آنکھیں جو دنیا داری سے بہری ہوئی ہیں اچک لے مگر توجہ نہیں کرتے جیسے کہ مینہ والوں پر جب کچھ روشنی ہوتی ہے تو اسکو غنیمت جانکر اسمیں چلدیتے ہیں اور جب بوجہ بادلوں کے اندھیرا

انجیل کچھ بیانہ اس خیال سے کہ مسیح کی زندگی میں انپر نازل ہوئی تھی بلکہ انجیل کیرع کی حالات بتلاتی ہیں جیسا کہ سرور عالم سید الانبیا فداہ روحی علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ جنہوں نے ابتدا میں اسی لحاظ سے کہ شاید لوگ میرے واقعات اور میرے کلام اور کلام الہی میں فرق نہ کرسکیں اور یہود و نصاریٰ کیطرح مورد اعتراض نہیں اپنی حدیثیں لکھنی بھی منع فرما دی تہیں لیکن جب لوگوں کو اس امر کی تمیز بخوبی ہوگئی کہ واقعات نبوی اور ہیں کلام الہی اور وحی متلو اور ہے غیر متلو اور تو پہر احادیث نبوی کے لکھنے کی بھی اجازت بخشی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج مسلمانوں کے ہاں علوم حدیث اور ہیں اور علوم قرآن اور نہ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کے ہاں ہوا ہے کہ انجیل میں سب گڈ مڈ ہو رہا ہے

علاوہ اسکے اگر خدا انسان کو بدکاریوں سے جبراً روکدے تو ایمان بالجبر کس کا نام ہے یہی محل نزاع ہے - اگر یہ سوال ہو کہ انسان کے دل میں ایسے خیالات جنکو وہ اپنے اختیار خداداد سے قصد و ارادہ تک پہنچاتا ہے کون ڈالتا ہے انسان کا تو کام نہیں - بسا اوقات ہمیں بلا اختیار بھی ایسی باتیں آجاتی ہیں جن کا ہمیں وہم گمان بھی نہیں ہوتا تو اسکا **جواب یہ ہے** کہ ہر قسم کے خیالات خدا ہی ڈالتا ہے اَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا اسکا ثبوت ہے مگر ایسی حد تک جو اسکے بس میں نہیں انسان پر کوئی عذاب بھی نہیں بلکہ محض فضل خداوندی سے اس حد تک نیک خیال پر اجر بھی ملتا ہے ہاں جب اس سے بڑھکر انسان اس خیال کو قصد تک پہنچاتا ہو تو پہر وہی حال ہوتا ہے جو ہونا چاہئے - **اگر سوال کیا جاوے** کہ اس حدیث کے اور اسکے ہم معنی آیتوں کے کیا معنی ہونگے جن میں

أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

اندھیرا ہوتو ٹھہر جاتے ہین اگر اللہ چاہتا

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ

تو ان کے کان اور آنکھین ہی چھین

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ تو یقیناً ہر ایک کام

قَدِيرٌ ع يَا أَيُّهَا النَّاسُ

کرسکتا ہے اے لوگو

ہوتو ٹھہر جاتے ہیں یہی حال ہے ان کا کہ جب کبھی مسلمانون سے کچھ فائدہ پہنچے یا پہنچنے کی امید ہو یا قران کریم کا کوئی حکم متضمن سہولت اور ملاطفت ہو تو بڑی خوشی سے اظہار اسلام کرتے ہین اور جب کوئی تکلیف کا حکم مثل چندہ و جہاد وغیرہ ہو تو جی چراتے ہین جیسی کہ انکی شرارتون اور فتنہ پردازیون سے انکی باطنی بینائی اور شنوائی مسلوب ہوگئی ہے اگر اللہ چاہتا تو ان کی ظاہری کان اور آنکھین بھی چھین لیتا کیا کچھ اللہ کو روک سکتے تھے اللہ تو یقیناً ہر ایک کام کرسکتا ہے یہ تو کچھ چیز بھی نہین اسی کی دی ہوئی ہیں پس تینون قسم کے لوگون کی تفصیل ختم ہوئی۔ اب ہم تمہین اے لوگو! ایک ضروری امر بتلاتے ہین

ہماری اس تقریر مفصل سے اس شبہ کا بھی جواب ہوسکتا ہے جو عیسائی قرآن کریم کے قصص بنی اسرائیل پر کیا کرتے ہین کہ فلان قصہ جو قران نے بنی اسرائیل کا بیان کیا کتب سابقہ میں نہین خلاف واقعہ جس طرح کہ قران نے بیان کیا ہے اس طرح کتب سابقہ میں نہین وغیرہ وغیرہ اس لئے کہ کتابین سب کی سب مجموعہ بائبل مثل ایک تاریخ کے ہین پس کسی واقع کا انہین نہ ہونا یا کسی قصہ کا ان مین قرآن کریم کے مخالف ہونا قران پر اعتراض نہین لاسکتا کیونکہ بہت سی کتب تواریخ کا یہی حال ہوکہ کوئی کسی واقع کو چھوڑ جاتا ہے کوئی کسی قصہ کو کسیطرح بیان کرتا ہے دوسرا کسی طرح بس جیسا کہ ان مین احتمال اس امر کا ہوتا ہے کہ مورخ کو یہ واقع سرے سے ملا ہی یا ملا تو ہو لیکن ناتمام اسی طرح جامعین بائبل پر یہ احتمال ہوگا کہ انکو وہ واقع جسکو قران کریم نے بیان کیا ہے نہ ملا ہوگا یا ملا مگر ناقص یا غلط۔ ان کے ایسا ہونے سے قران الہامی پر شبہ نہین

جنہین صاف آیا ہے کہ آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ خواہ نخواہ تم ہوجاؤ یا نہ ہوجاؤ جو تمہاری قسمت مین لکھا ہوگا وہ تم سے ہوکر ہی رہیگا۔ اس سے تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان خواہ کتنے ہی انتظام کرے گناہ مقدرہ سے بچ نہیں سکتا۔ تو اسکا جواب بموجب اصول دیم وچہ یہ ہے کہ بیشک ایسا ہی ہوتا ہے مگر ایسا ہونا انسان کو مجبور نہین بناتا بلکہ یہ تو با اختیار بناتا ہے ہان اس سے علم خداوندی کی وسعت اور حقانیت ضرور ثابت ہوتی ہے اسکی **مثال** یہ ہے کہ بادشاہ اپنے نوکر کو حکم کرے کہ کل صبح چھ بجے میرے پاس حاضر ہو جیو اتفاق سے بادشاہ اسوقت اپنی مقام معہود پر نہ تہا نوکر نہ اس خیال سے کہ بادشاہ وہان نہین ہے بلکہ اسکی موجودیت کے علم پر بھی نہ آیا تو کیا وقت مواخذہ نوکر کا یہ عذر ہوسکتا ہے کہ آپ اسوقت جلوس گاہ مین نہ تہے اس لئے مین نہ آیا اگر کہے تو بادشاہ اسکا جواب یون دیگا

اُعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

تم اپنے مولاکی عبادت کرو جس نے تمکو

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اور تم سے پہلے لوگون کو پیدا کیا شاید کہ تم بچ جاؤ

اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

جس نے تمہارے لئے زمین کو مثل فرش کے بنایا

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

اور آسمان کو مثل چھت کے اور تمہارے لئے آسمان سے بارش اُتارا

ذرا دل کے کان لگا کر سنو! اور اسکی تعمیل بھی کرو وہ یہ کہ تم اپنے مولاکی صدق دل سے عبادت کرو اور اسی سے اپنی مرادین مانگو جس نے تمکو اور تم سے پہلے لوگون کو پیدا کیا اس پیدا کرنے کے شکر مین نہ سہی اسی خیال سے کرو شاید کہ تم اُسکے عذاب سے جو گردن کشون پر آنے والا ہے بچ جاؤ بھلا ایسے مالک کی عبادت سے منہ پھیرنا کیسی نادانی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مثل فرش کے بنایا جہان چاہو سو رہو جہان چاہو لیٹ رہو باوجود اسکے اگر کھیتی بھی چاہو تو کر سکو اور آسمان کو مثل چھت کے سجایا اور علاوہ اسکے ہمیشہ تمہارے لئے آسمان سے بارش اُتارتا ہے پھر اُس بارش کے پانی

آسکتا ہے اس بیان کی شہادت یوحنا مولف انجیل بھی دیتے رہے ہے جو اپنی انجیل یوحنا باب ۲۱- آیت ۲۵ مین لکھا ہے :- پر اور بھی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے اور اگر وے جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکھی جاتین تو دنیا مین نہ سما سکتین ۔ پس اگر ایک واقعہ کتب سابقہ مین نہین اور قرآن کریم مین ہے تو اُسکے جھٹلانے کی یہ وجہ نہین ہو سکتی کہ چونکہ ان مین نہین اسلئے غلط ہے کیونکہ کتب سابقہ مین کسی واقعہ کا نہ ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ ان کے مصنف کو یہ واقعہ نہ ملا ہو یا اُسکو حسب مذاق اپنے نہ سمجھا ہو مگر اسکی دلیل ہرگز نہین ہو سکتا کہ یہ واقعہ وقوع پذیر ہی نہ ہوا ہو اسلئے کہ عدم علم سے عدم شئے لازم نہین آتا ۔ ۱۲ منہ

کہ گومین اپنے جلوس گاہ مین تھا لیکن سننے تو خیر حاضر ہی اپنے قصد سے کی ہی پس اسکی سزا انکو ملیگی ۔ اسطرح انسان بھی جو کچھ کرتا ہے اُسکو مقدر مین ہوتا ہے مگر کرتا تو اپنے اختیار سے ہے اس سے **اختیار** ثابت ہوتا ہے نہ **جبر** اسیکے مطابق وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا ارشاد وارد ہے ۔ اگر یہ **سوال** ہو کہ اس آیت مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا کے کیا معنے ہو نگے اس سے تو صاف ثابت ہے کہ بجز ہدایت خداوندی کوئی بھی ہدایت نہین پا سکتا اور جس کو خدا گمراہ کرے اُسکو کوئی بھی ہدایت نہین کر سکتا معلوم ہوا کہ سب کچھ خدا کے ہی قبضۂ قدرت مین ہے تو اسکا **جواب** بموجب اصول اہل

• یہ ہے کہ جو چیز دنیا مین ہوتی ہے خواہ وہ جوہر ہو یا عرض بغیر مشیت اور ارادہ الٰہی کے ہرگز نہین ہو سکتی اور یہ ظاہر ہے کہ ہدایت اور ضلالت بھی دنیا کے اعراض سے ہین تو پس ان کے وجود کی بابت اگر یون ارشاد ہوا کہ بدون ہماری مشیت اور ارادہ کے نہین ہو سکتے

فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ

پھر اس کے ساتھ تمہارے لئے ہر قسم کے میوجات سے رزق نکالا ہے

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

پس تم دیدہ و دانستہ اللہ کیلئے شریک نہ بناؤ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

اور اگر تمہیں اس میں شبہ ہو جو ہمنے اپنے بندہ پر نازل کی،

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ

تو تم بھی اس جیسا ایک ٹکڑا بنا لاؤ اور سوا خدا کے اپنے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

سب مددگاروں کو بلا لو اگر سچے ہو

کے ساتھ تمہارے لئے ہر قسم کے میوجات سے رزق نکالتا ہے پس جبکہ وہ ذات پاک ان سب کاموں میں اکیلا خود مختار ہے تو تم بھی دیدہ و دانستہ اس اللہ کے لئے شریک نہ بناؤ اور ہماری رضا جوئی ہمارے رسول کی معرفت سیکھو اور اگر تمہیں بوجہ غلط فہمی یا سوء ظنی کے اس کتاب کی سچائی میں شبہ ہو جو ہمنے اپنے بندہ محمد رسول اللہ پر بذریعہ وحی نازل کی ہے تو اس غلطی کا دفعیہ یوں ہو سکتا ہے کہ چونکہ تم بھی انہی جیسے آدمی ہو تمہاری انسانیت اور انکی آدمیت میں کوئی فرق نہیں سو تم بھی اس جیسا ایک ٹکڑہ بنا لاؤ اور سوا خدا کے سب اپنے مددگاروں کو بلا لو جو اس امر میں تمہاری مدد کریں اور تمکو اس مقابلہ میں کامیاب کرائیں اگر اس دعوی میں سچے ہو کہ اس رسول نے آپ ہی آپ بغیر الہام الٰہی کے کتاب بنا لی تو ضرور مقابلہ پیا آؤ

جیسی کہ اور چیزیں تو انہیں کیا موقع اعتراض یا اشتباہ ہے پس اس آیت کریمہ کے معنی بالکل روشن اور واضح یوں ہوئے کہ گو تم اپنے ارادہ خداداد سے ہدایت کیطرف متوجہ ہو لیکن جسکی ہدایت کو ہم ہی پیدا کریں اور وجود دیں وہی ہدایت پر آسکتا ہے اسی طرح جو شخص اپنے ارادہ سے گمراہی کیطرف جھکے اور خدا کی طرف سے اسکی گمراہی وجود پذیر بھی ہو جائے تو پھر کوئی نہیں جو اسکو ہدایت دے سکے اس لئے کہ بجز ذات پاک کوئی دوسرا خالق ہی نہیں جو ضلالت موجودہ کو فنا کرکے ہدایت پیدا کرے یہ امر بالکل واضح ہے **رہا یہ سوال** کہ ایسی آیتیں ہی کیوں نازل فرمائیں جنسے کہیں تو گمراہی کو شیطان وغیرہ کی نسبت کیا اور کہیں اپنی طرف جس سے کئی قسم کی غلط گمانیاں پیدا ہو گئیں ایک تو یہ کہ گمراہ کرنے والا خدا کو سمجھ گئے۔ دوم یہ کہ اسمیں شیطان کو بھی خدا جیسا اختیار ثابت ہوا حالانکہ بحیثیت تعلیم اسلامی یہ دونوں

(ایک ٹکڑہ بنا لاؤ) اس آیت میں اللہ جلشانہ قرآن کریم کی صداقت بیان فرماتا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر تم کفار مکہ وغیرہ اس قرآن کو بھی الہامی کتاب نہیں جانتے تو اس جیسی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اگر نہ بنا سکو اور یقین ہے کہ نہیں بنا سکو گے حالانکہ تم بھی اسی رسول محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیطرح آدمی ہو بلکہ اس سے کسیقدر معاملہ فہمی میں زیادہ واقف۔ تو پھر کیا وجہ کہ وہ بنا سکے اور تم نہ بناؤ بیشک اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہیں کوئی طاقت تم سے زائد ہے جو تم میں نہیں وہ وہی ہے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

پس اگر نہ کرو اور نہ کر سکو گے

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا

تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ

آدمی اور پتھر ہون گے اور طیار کی گئی ہو

لِلْكٰفِرِيْنَ

کافرون کے لئے

پس اگر باوجود اس ابھارنے کے نہ کرو اور ہم تو ابھی سے کہے دیتے ہین کہ تم نہ کر سکو گے پس باوجود عاجز آنے کے تو عناد سے باز آؤ اور اس آگ سے بچو جس کا ایندھن مشرک آدمی اور انکے جہوٹے بدون بتانے اور قبرون کے پتھر ہونگے جن سے تمام عمر انکی منتین مانگتے ہی گندی ہوگی وہ بھی ان کے ہمرکاب حاویہ جہنم میں ہون گے اب تم اسکی گرمی کا اندازہ خود ہی کر لو کہ دنیا کی آگ مین جب پتھر ڈالے جائین تو سرد ہو جاتی ہے مگر وہ آگ اس غضب کی ہوگی کہ ایسی چیزین مثل ایندھن کے کام دینگی کیون نہو جبکہ طیار کی گئی ہے کافرون گردن کشون کیلئے تو اسکی اس درجہ حرارت بھی مناسب ہے

خیال غلط معلوم ہون تو اسکا جواب یہ ہے کہ جہان کہین گمراہی کو اپنی طرف نسبت کیا اس سے تو مجوسیون اور مشرکون کی تغلیط منظور ہے جو اس بات کے قایل تہے کہ دنیا مین خیر جسمین ہدایت بھی داخل ہے ایک خدا پیدا کرتا ہے اور شر جو گمراہی کو بھی شامل ہے دوسرا خدا بناتا ہے اسلئے وہ دو خداؤن اہرمن اور یزدان کے قایل تہے چونکہ عقیدہ جیسا کہ سب انبیا کی تعلیم کے خلاف تہا ویسا ہی عقل سلیم کے بھی خلاف اس لئے قرآن کریم نے اس باطل عقیدہ کے رد کرنے کو صاف اور صریح الفاظ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ کی منادی کرادی - ہدایت اور اضلال کے معنے اس سے پہلے ہم بتلا آئے ہین اور جہان کہین شیطان وغیرہ کیطرف نسبت کیا ہے وہ حسب محاورہ سبب کیطرف ہے نہ کہ اصلی فاعل کیطرف جیسے کہ اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ الْبَقْلَ موسم نے انگوری پیدا کی بولا کرتے ہین - اب ہم بتلانا چاہتے ہین کہ قرآن کریم نے اس امر کی تکذیب بھی کی ہے کہ انسان کو بالکل بیکار کاٹھ کی پتلی مثل حجر شجر کے مانا جائے کفار نے یہ سنکر کہ جو کچھ ہوتا ہے خدا کے ارادہ سے ہوتا ہے اپنی پاک دامنی پر اس مشیت پکڑی ولو شاء الله ما اشركنا نحن ولا اٰباؤنا زبان پر لائے مگر چونکہ یہ کج فہمی کی تہی

یہ خلاصہ ہے اس آیت کی تقریر کا ہی یہ بحث کہ مثل سے کیا مراد ہے سو اس کے متعلق بیان کسیقدر بسیط ہے پہلے ہم مفسرین کی رائے دریافت کرتے ہین پھر ان مین جس رائے کو الفاظ قرآنیہ مرجح سمجہین گے ترجیح دین گے مفسرین تو سلفاً و خلفاً اس پر متفق ہین کہ مثل سے مراد مثل فی البلاغت ہے - تفسیر کبیر - ابو سعود - فتح البیان - ابن کثیر - کشاف - معالم - بیضاوی جامع البیان - جلالین - قرطبی سب کے سب متفق ہین کہ مثل یا لیا غت مراد ہے مگر سید نے اس مسئلہ مین بھی سب کا مخالفہ کیا ہے کہتے ہین مثلیت قرآن کی فصاحت

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے ہیں اُن کو

اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

مژدہ سنا کہ ان کے لئے خدا کے ہان باغ ہیں جنکے نیچے نہرین بہ رہی ہیں

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا

جب کبھی انکو کوئی پہل کہانیکو ملیگا تو وہ کہین گے کہ

هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ

یہ تو وہی ہے جو ہمین ابہی ملا تہا اور ان کو ملتا جلتا

مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

ہی ملیگا اور اُن کے لئے بیویان ہرطرح پاک کی ہوئی۔

پس تو اے محمد ایسے سرکشون مفسدون سے منہ پہیر اور جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے ہین انکو مژدہ سنا کہ اُن کے لئے خدا کے ہان باغ ہیں جن کے مکانوں کے نیچے نہرین بہہ رہی ہین وہ اُن باغون مین نعمتون کی ایسی کثرت مین ہون گے کہ کثرت اقسام کی وجہ سے جب کبھی انکو کوئی پہل کھانے کو ملیگا تو وہ بوجہ مغایرت قلیلہ کے کہین گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمین ابہی ملا تہا اسکی وجہ یہ ہوگی کہ انکو ملتا جلتا ہی ملیگا کہ صورتین قریب قریب ہوگی مگر لذت مین مختلف پہر ایسی نعمتون میں یہ بہی نہ ہوگا کہ ان کو تجرد کی تکلیف ہو بلکہ ان کے لئے بیویان بہی ایسی ہی ہونگی جو ہر قسم کی ناپاکی مثل حیض اور بد اخلاقی سے پاک کی ہوئی یہ بہی نہین کہ

نیز ہر ایک کافر فاسق کو ایک قسم کا بہانہ تہا اسلئے رد مین وہ لفظ استعمال کئے جن سے سخت اور نہ ملین كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہہ کر اپنی نافہمی پر نا راضگی ظاہر فرمائی پس اگر قرآن کریم کی تعلیم کا یہی منشا ہوتا کہ انسان اپنے افعال مین اپنے ارادات مین اپنی حرکات مین مثل جمادات کے ہے تو اسکا ایسے بڑے شد و مد سے رد نہ فرماتے بلکہ موقع غنیمت سمجھ کر کہ ہمارے ہمخیال ہوئے جاتے ہین اسکی تائید کرتے رہا یہ سوال کہ خدا نے ایسا کیون نہ کیا کہ سب مخلوق نجات پاتی دنیا مین جس قدر مذہب مختلف ہین یقیناً بعض ان مین سے غلطی پر ہین پہر اُنکی نجات کا بہی تو کوئی ذریعہ ہونا چاہئے تہا آخر وہ بہی تو اُسیکی مخلوق ہین تاکہ خدا نے ہدایت کی راہ سب کو دکھائی اور جیسا کہ ثابت ہوا انسان اپنے ہی ارادہ سے غلطی کرتا ہے مگر کوئی صورت ایسی کیون نہ کی کہ سب کے سب دامی عیش مین رہتے اسکا جواب علاوہ

بلاغت کے لحاظ نہین" گو یہ بہی مانتے ہین کہ یہ قرآن مجید بیشک بہت بڑا فصیح ہے مگر اسکی فصاحت کی بینظیری اُس کے من اللہ ہونے کی دلیل نہین ہوسکتی اس لئے کہ بہت سے کلام دنیا مین بے نظیر ہین مگر وہ من اللہ نہین ہوسکتے اور نہ قرآن مین اسکا کوئی اشارہ ہے کہ مثلیت سے مراد فصاحت ہے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ مثلیت سے مراد ہدایت مین مثلیت ہے سورہ قصص مین فرمایا کہ کانوں

(اُن کے لئے باغ) اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے جنت اور اسکی نعمتون کا ذکر مجملاً فرمایا ہے۔ قرآن کریم مین بہت سی جگہ جنت دوزخ کا مذکور ہے جو بالکل کہلے کہلے لفظون مین بیان ہوا ہے سب کی سب آیتین اس پر متفق ہین کہ قیامت کے روز انسان کو بشرط ایمان جنت یا دوسرے لفظون مین باغ اور نعمتین ملین گی اور یہی مذہب تمام اہل اسلام کا ہے کسی معتبر فرقہ نے اس سے انکار نہین کیا صحابہ سے لیکر آج تک سب کا

وَهُمْ
(بلکہ) وہ ان

فِيهَا
(باغوں) میں

خَالِدُونَ ۝
ہمیشہ رہیں گے۔

کہ ایسی نعمتوں میں چند روزہ ہی رہیں بلکہ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے
یہ نہ سمجھنا کہ ان کافروں سے ہمیں خواہ مخواہ عناد ہی ہے بلکہ انہیں کا قصور ہے
کہ جب کبھی ہم ان کو شرک سے بچانے کے لئے کوئی بات بطور مثال کے
کہتے ہیں جیسے کہ ان مشرکوں کی مثال ہمنے ایک مکڑی سے دی ہے جو
اپنا گھر بنا کر اپنے زعم میں بڑا اپنا گھر ہوتا ہے اور ان کے معبودوں کی قدرت
بتلائی ہے کہ اتنی بھی نہیں کہ سب کے سب ملکر ایک کہی بھی بنا سکیں ایسا
ہی کہیں مچھر کی کہیں کسی کم رتبہ جانور کی مثال دیتے ہیں تو یہ بجائے ہدایت پانیکے
الٹے ہمسے الجھتے ہیں کہ خدا ان حقیر چیزوں کا نام ہی کیوں لیتا ہے

علاوہ اصول سابقہ کے اور دو اصول پر مبنی ہے

(۱) جس چیز کی چند صفات ہوں اسکی ہر صفت کا ظہور ضروری ہے خواہ وہ صفات متضاد ہی کیوں نہ ہوں اپنے اپنے موقع
پر سب کا ظاہر ہونا ضروری ہے جیسا کہ انسان کی صفات قیام قعود (اٹھنا بیٹھنا) بولنا۔ سکوت کرنا۔ چلنا۔ بیٹھنا ہر ایک صفت
باوجود تضاد کے اپنا اپنا اثر دکھا رہی ہے۔

(۲) خداوند عالم جیسا کہ خالق۔ مالک۔ رحیم۔ عادل۔ کامل ہے ویسا ہی اسکا غضب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے کہ اسکی برداشت ممکن نہیں
بلکہ جس قدر صفات کاملہ مخلوق میں پائی جاتی ہیں سب کی سب ذات باری جل مجدہ کی صفات کاملہ کے نمونہ ہیں۔

ہے کہدے کہ توریت اور قرآن سے زیادہ ہدایت کرنے والی کتاب لاؤ میں اس کے پیچھے چلوں گا پس ثابت ہوا کہ قرآن گو کیسا

ہی فصیح ہو مگر جو معارضہ ہے وہ اسکے ہادی ہونے میں ہے ہاں فصاحت بلاغت اسکو زیادہ روشن کرتی ہے صفحہ ۲۲۲ جلد اول۔

پس پہلے ہم ان آیتوں میں قرینہ تلاش کرتے ہیں جنمیں معارضہ چاہا گیا ہے تاکہ سید صاحب کے قول (نہ قرانی ہیں اسکا کوئی اشارہ ہے)

اتفاق پایا جاتا ہے اور قرآن کریم میں اس مضمون کی آیتیں اس قدر ہیں کہ بجائے خود ایک دفتر ہے مگر افسوس کہ سید احمد خان صاحب مرحوم
نے اس میں بھی مسلمانوں کا خلاف کیا ان کا خیال ہے کہ جنت میں ایسی نعمتوں کا ہونا صرف وہمی اور کور مغز ملاؤں اور شہوت پرست زاہدوں کے
خیالی پلاؤ ہیں بلکہ ایک روحانی لذت ہی جسکو کوئی نہیں سمجھتا چنانچہ اپنی تفسیر جلد اول کے صفحہ ۳۸ میں لکھتے ہیں:۔ یہ سمجھنا کہ جنت مثل ایک

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيٓ أَنْ يَضْرِبَ
ہرگز خدا مثال بتلانے سے نہین رکنے کا
مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا
مچھر کی یا اُس سے بڑی جو لوگ
الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ
مومن ہین وہ تو جان جاتے ہین کہ بیشک یہ سچ ہے
مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ
اُن کے رب کی طرف سے

بہلا اِن کے کہنے سے خدا ہدایت کیلئے مثال تبلانی ہی چھوڑ دیگا ہرگز خدا ہدایت کے لئے مثال بتلانے سے نہیں رکنے کا چھوٹی ہو یا بڑی مچھر کی ہو یا اُس سے بڑی اِس لئے کہ مثال تو صرف سامع کے سمجھانے کو ہوتی ہے اِسمین کچھ متکلم کی شان کا لحاظ نہین جو مثال کہ مطلب تبلانے مین مفید ثابت ہو وہی عمدہ ہے چاہے کیسی ہی حقیر اور چھوٹی چیز کی ہو ایسا ہی پر خدا بھی سمجھانے کی غرض سے گاہے بگاہے کوئی مثال دیدیتا ہے پس جو لوگ مومن ہین وے تو جان جاتے ہین کہ بیشک یہ مثال نہایت مناسب اور بالکل سچ ہے اور اُن کے رب کیطرف سے بتلائی ہوئی ہے۔

پس اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خدا کی صفت خلق (پیدا کرنے کی) تو خلقت کے پیدا کرنے سے ظاہر ہوئی لیکن اتنی ہی باقی صفات کا تقاضا پورا نہین ہو سکتا تہا جبتک کہ اُن کے آثار ہی نہ پائے جاوین مگر چونکہ وہ صفات بظاہر کسیقدر متضاد بہی ہین اِس لئے خداوند عالم جل شانہ نے جو برا عالم الغیب ہے اِن صفات کے ظہور کے لئے جیسے کہ صفات مختلف تہین ویسے ہی طریق اظہار بہی مختلف ایجاد کئے ایک طرف شیطان اور شہوات نفسانیہ پیدا کین کہ جو لوگ اُن کے پیچھے چلین وہ مورد غضب بنین لیکن چونکہ بلحاظ انسانی طبائع کے قریب قریب تمام لوگوں کی اسمین پہنس جانا ہی کچھ مشکل نہ تہا اس لئے یہ طریق صفت عدل کے مخالف تہا اس مخالفت کے دور کرنیکو خدا نے انبیا علیہم السلام بہیجے اور قوی ملکوتیہ کو پیدا کیا جن سے انسان اپنے نفع نقصان کو سوچے لیکن سچ کے موافق ارشاد

کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے علاوہ اس آیت سورہ بقر کے سورہ یونس مین ارشاد ہے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - سورہ ہود مین فرمایا أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ سورہ بنی اسرائیل

باغ کے پیدا ہوئی ہے اسمیں سنگ مرمر کے اور موتی کے جڑاؤ محل ہین باغ مین شاداب اور سرسبز درخت ہیں دودھ و شراب کی نہرین بہ رہی ہیں ہر قسم کا میوہ کہانیکو موجود ہے ساقی و ساقین نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے جو ہاری ان کی گہر مین بہتی ہین شراب پلا رہی ہین ایک جنتی ایک حور کے گلے مین ہاتھ ڈالے پڑا ہے ایک نے ران پر سر دہرا ہے ایک چھاتی سے لپٹا رہا ہے

وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ

اور جو لوگ کافر ہین وہ کہتے لگتے ہین

مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ

کہ خدا نے اس مثال سے کیا چاہا اسکے ذریعہ

کَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ

بہتونکو گمراہ کردیتا ہے اور بہت سے لوگون کو راہ نمائی کرتا ہے اور

بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ

سوا فاسقون کے کسیکو گمراہ نہین کرتا جو اللہ کے عہد کو

اور جو لوگ کافر ہین بجائے ہدایت حاصل کرنیکے اولٹے یون کہنے لگتے ہین کہ خدا نے اس مثال بتلانے سے کیا چاہا جو کھیون اور مچھرون سے دنیا ہے ایسا عالیشان ہوکر ان خسیس اشیا کا نام لیتا ہے آخر نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ اس مثال کے ذریعہ خدا بہتون ان جیسون کو اُن کی بیجا نکتہ چینی سے گمراہ کردیتا ہے انکو مطلقًا اسکا فایدہ سمجھہ مین نہین آتا اور بہت سے صاف باطن لوگون کو راہ نمائی (ہی) کردیتا ہے اس مثال کا قصور ہے نہ کسی اور کا بلکہ اُن کی شامت اعمال سے ہے جب ہی تو سوائے ان فاسقون بدکردارون کے کسی دوسرے کو گمراہ نہین کرتا جو اللہ کے عہد کو جو کبھی تکلیفون اور تنگیون کے

انبیاء علیہم السلام سیدھی راہ پر چلنے کو صفت عدل کا اقتضا یہ تھا کہ وعدہ الٰہی کے موافق انعام اکرام کا مستحق ٹھہرے رحم کا اقتضا یہ ہوا کہ جو لوگ بعد قصور اپنے آپ کا نادم کرین اور خدا کے آگے گڑگڑائین باوجود تقصیرات کے کسی ضروری حکم کی تعمیل کرچکے ہون تو ان کو یا تو بغیر کسی مواخذہ کے معافی دی جائے یا بعد کسیقدر مواخذہ کے چھوڑا جائے بلکہ بعض پر جو خدا کے ان کے مورد انعام بھی ہون پس ثابت ہوا کہ یہ تمام سلسلہ ظاہری اور باطنی درحقیقت صفات خداوندی کے آثار ہین اور ایسا ہونا بھی ضروری تھا اس ہماری تقریر سے اس شبہ کا جواب بھی آگیا جو عوام لوگ کیا کرتے ہین کہ خدا نے شیطان کو کیون پیدا کیا انبیا کو کیون بھیجا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ صفات خداوندی باوجود تضاد کے اس طریق سے سب کی سب پوری ہوجاتی ہین نہ جیسا کہ عیسائیون نے غلط فہمی سے خدا کے عدل کو پورا کرنے کو مسیح کا کفارہ تجویز کیا جو بجائے عدل کے سراسر ظلم ہے دیکھو ...

مین فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا۔ اِسمین تو شک نہین کہ یہ آیات تحدی سب کی سب اس پر متفق ہین کہ ہم کفار عرب کے مقابلہ اور اُن کے عاجز کرنیکو نازل ہوئی ہین یہی وجہ ہے کہ صرف مخاطبون کو ہی نہین بلکہ تمام اُن کے اعوان اور انصار کو انہین دعوت دی گئی کہ ملکر مقابلہ پر آؤ اور

لیک نے لب جان بخش (یا ریش رنش) کا بوسہ لیا ہے کوئی کسی کہنے مین کچھ کرتا ہے کوئی کسی کہنے مین کچھ۔ بیہودہ ہے جس پر تعجب آتا ہے اگر بہشت یہی ہے تو بے مبالغہ ہمارے خرابات اس سے ہزار درجہ بہتر ہین۔ یہ ہین سید صاحب کے الفاظ شریفہ جن پر آپ کو اور آپ کے چیلے چانٹونکو بڑا فخر ہے کہ ہم محقق ہین۔ سید صاحب! تحقیق اسکا نام نہین کہ مخالفون کے اعتراضون سے دبکر اپنے مذہب کے مسلمات سے ہی

مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ

مضبوط کرنے کے بعد بہی توڑ ڈالتے

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ

ہین اور جس کے ملانے کا حکم اللہ نے کیا توڑ ڈالتے

اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ

ہین اور ملک مین فساد مچاتے ہین

وقت خدا سے باندہا کرتے ہین کہ اگر تو اس بلا سے ہمکو نجات بخشیگا تو ہم تیرے سب احکام مانینگے مضبوط وعدہ کرنیکے بعد بہی توڑ ڈالتے ہین پہر اُسی کفر شرک دنیا سازی مین مبتلا ہو جاتے ہین علاوہ اسکے ان مین اور ایک خرابی بڑی بہاری ہے کہ صلہ رحمی جسکے ملانیکا اللہ نے حکم کیا توڑ ڈالتے ہین خدا نے تو حکم کیا کہ آپسمین رشتہ دار سلوک کیا کرین یہ لوگ بجائے سلوک کے اُلٹا رشتہ دارون سے ہی عناد رکہتے ہین اور باوجود اسکے ملک مین فساد مچاتے ہین کہ اگر کوئی مخلص عاقل بالغ باختیار خود مسلمان ہوتا ہے تو اُسکو بلا وجہ تنگ کرتے ہین حالانکہ اس تنگ کرنیکا اُن کو کوئی حق نہین جب ہی تو ہم

ساتہہ ہی اسکے پیشنگوئی بہی ہو رہی ہے کہ نہ کر سکو گے پڑے ایک دوسرے کے مددگار بہی ہو کچہہ نہ بن سکیگا اور یہہ امر ظاہر ہے کہ مقابلہ مین ایسی باتون کا ذکر کہ تم سب کے سب ملکر اتفاق بہی کر لو تو بہی ہمارا کچہہ نہ بگاڑ سکو گے وہان ہی مناسب ہوتا ہے کہ جس امر پر اتفاق کرنے سے فریق مقابل کو بہی کچہہ امید کامیابی ہو جیسا کہ ایک بڑی زبردست سلطنت ماتحت ریاستون سے مقابلے کے وقت کہے کہ تم سب کے سب ہی متفق ہو جاؤ تو بہی ہمارا کچہہ بگاڑ نہین سکتے نہ کہ ایسے امر کی نسبت اُن کا اتفاق ذکر کرکے دہمکی دی جاتی ہے کہ جس امر کے حصول کی نسبت اُن کو بعد اتفاق بہی وہم گمان نہ ہو کجا وہ امر کہ آسکے حصول کو ہی برا جانین پس بعد اس تمہید کے ہم دیکہتے ہین کہ کفار عرب کو یہہ جتلانا کہ تم سب کے سب ملکر بہی ایک سورت بنانا چاہو تو نہ بنا سکو گے کیا معنی رکہتا ہے اگر مثلیت سے مراد ہدایت مین مثل ہو جیسا کہ سید صاحب کہتے ہین تو کلام بالکل بے معنی ہے اس لئے کہ اُن کا خیال ہی نہ تہا کہ اگر ہم اتفاق کر لین تو قرآن جیسی ہادی کوئی کتاب بنا لین بلکہ اُن کو تو قرآن کی ہدایت سے سخت نفرت تہی بار بار یہی کہتے تہے کہ اس قرآن کو بدل ڈال کوئی اور کتاب ہمارے پاس لا یہہ تو اچہا نہین ہمارے معبودون کو برا کہتا ہے۔ اسکی تکذیب کی وجہ معقول اُن کے نزدیک

انکار کیا جاوے جیسے کہ ایک بزدل کے مکان مین چور آ گہسے اُس بیچارے سے اتنا تو نہ ہو سکا کہ اسکا مقابلہ کرکے اپنا مال بچائے مجبوراً اپنی ہمت کے موافق یہی مناسب جانا کہ گہر کا سارا اسباب چہوڑ کر بالکل علیحدہ ہو جائین تاکہ ابتلا سے نجات ہو یہی حال سرسید کا ہے کہ مخالف ملحدون کے اعتراضات تو اٹہا نہ سکے انکا تدارک یہی مناسب سمجہا کہ اپنے مسلمات مین ہی تصرف کیا جائے قرآن کریم تو بقول اُنکے

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝
یہی لوگ ٹوٹا پانے والے ہین

کہین کہ یہی لوگ ٹوٹا پانیوالے ہین کسیکا کچھہ نہیں بگاڑتے اپناہی بگاڑ
کرتے ہین کوئی ان سے یہ تو پوچھے کہ بہلا تم اللہ کی توحید سے انکاری کیسے
ہوتے ہو حالانکہ اُسکی طرح طرح کی تیرے ہلیان ہین اپنی حالت اصلی کو
نہین دیکہتے کہ پہلے تم بے جان تھے پھر اُس نے تمہین جان بخشی پہر بعد
اسکے تم کو پرورش بہی کیا اور ایک مدت مقررہ تک زندہ رکھہ کر پہر تم کو
مارہی دیتا ہے پہر مرکر بہی تم ایسے نہ ہوگے کہ خدا سے کہین غائب ہوجاؤ
بلکہ بعد مرنیکے وہ تمہین ایک روز زندہ کریگا بعد اس زندگی کے یہ نہ ہوگا
کہ تم اپنے ہی مرے کرو بلکہ تمہاری ساری لیاقت کہلجا ئیگی اور اسی تمہاری قیمت

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا
بہلا تم اللہ سے انکاری کیسے ہوتے ہو حالانکہ پہلے تم بیجان تھے
فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ
پہر اُس نے تمہین جان بخشی پہر تمکو مارہی دیتا ہے پہر تمہین زندہ کریگا

یہی تہی کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ پس ایسے لوگون کے سامنے جو اس کتاب کی بابت سے
بیزار اور سخت متنفر ہون اور یہی وجہ انکی نفرت کی ہو اور کبہی اسکی ہدایت کو پسند نہ کرین اور کبہی اُس حلیہا کی بنا کی طرف رخ نہ لاوین ایسے
لوگون کو یہ کہنا تم سب کے سب ملکر اس کتاب جیسی کوئی کتاب ہادی انام بنا لاؤ اور ساتھہ ہی یہ پیشگوئی بہی کر دینا کہ ہرگز نہ لاسکوگے بالکل
اُسکے مشابہ ہے کہ جیسے کوئی ہندو بُت پرست یا عیسائی تثلیث پرست کسی مسلمان کو (جو انکی کتابون سے ایسی ہی تعلیم کے سبب
بیزار ہو) یہ کہے کہ اگر تو ہماری کتاب متضمن تعلیم بت پرستی اور تثلیث پرستی کو نہین مانتا تو اس جیسی کوئی ہادی کتاب بنا لا اور ساتھہ
ہی اسکے یہ پیشگوئی بہی کرے کہ تو اور تیرے حامتی ہرگز ایسی نہ بنا سکوگے تو مین نہین سمجہتا کہ کوئی دانا اہل الرائے [illegible]
کی کچھہ وقعت کرے اور اس قائل کی مخالفت کی دلیل کافی جانیگا کیونکہ جو وجہ مسلمانون کو اُس کتاب کی تسلیم سے مانع ہی اسی قسم کی [illegible]
اُس سے مطالبہ کرنا گویا ایک تکلیف بالمحال ہے اسی قاعدہ پر کفار عرب کا جواب پر آمادہ ہونا اور لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ
هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہنا صاف جتلاتا ہے کہ وہ اسکے طرز بیان کی نسبت معارضہ سمجہتے تہے ورنہ یہ نہ کہتے اور

جد امجد کے ساکت ہی جس طرف پہرین اُسے انکار نہین اسی قول پر اپنے بنا کرکے جو چاہا کہدیا اور جہلا سے منوا بہی لیا مگر علما کی تو
یہ شان نہین کہ ایسے مٹی کے کہلونون سے کہیلتے پہرین جبتک دلیل نہ بتلاوین آپ اپنے مذہب کی توضیح یا دلیل ان لفظون مین
فرماتے ہین کہ جنت یا بہشت کی ماہیت جو خدا نے بتلائی ہے وہ تو یہ ہے کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً

لہ حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ صفین میں معاویہ کیطرف سے نیزون پر قران لٹکا کر پکارا گیا تہا کہ ہمارا منصف ہی فوج مرتضوی نے یہ حالت انکی
دیکہکر ہتیار چہوڑدیئے حضرت علی ان کی رفع الوقتی سمجہہ گئے اور فوج کو سمجہایا کہ انہون نے ایک حکمت عملی کی ہے تم ان کا کہنا نہ مانو یہ قران جو لٹکا رہے ہین خاموش ساکت ہے
مین قران بولنے والا یعنی اسکا مترجم اور مطلب بتلانیوالا ہون - جد امجد کے لفظ مین اس قصہ کیطرف اشارہ ہے [illegible]

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ هُوَ
پھر تم اسکی طرف پھیرے جاؤگے بلکہ وہ ذات
الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
پاک وہی ہے جس نے تمہارے لئے دنیا کی سب چیزین
جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ
بنائین پھر آسمان کا قصد کیا تو اُن کو سات عدد
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

کیلئے تم اس مالک الملک کیطرف پھیرے جاؤگے یہ حقوق مالکیت کچھ ایسے نہین کہ خواہ مخواہ جابرانہ تسلط ہو بلکہ وہ ذات پاک وہی ہے جس نے تمہین پیدا کرکے تمہارے لئے دنیا کی سب چیزین بنائین تاکہ تم اُن سے منافع حاصل کرو ورنہ خدا کو بھی کوئی چیز کام آتی ہے؟ چارپائے ہین تو تمہارے لئے نباتات ہین تو تمہارے لئے جمادات ہین تو تمہارے خاطر یہ تمہارے ہی فایدہ کو آسمان کا قصد کیا تو ان کو ضرورت نے سات عدد بنایا کسی پر چاند کسی پر سورج کسی پر کوئی ستارہ کسی پر کوئی اس لئے کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے جو کچھ مناسب مقتضائے علم ہوتا ہے وہی کرتا ہے اُسکے

ساتھ ہی اسکے اس آمادگی اور مستعدی کی وجہ بھی بتلاتا کہ ان هٰذا الا اساطير الاولين بالکل واضح کر رہا ہے کہ مثل سے مراد مثل فی الھدایت نہین ورنہ بھی مستعدی نہ بتلاتے بلکہ بجائے اسکے یہ کہتے کہ ہم تو اس قران کو اور اس کے مثل ہادی بنانے کو بھی کفر جانتے ہین سوکن کے سالے اپنی ناک تھوڑی ہی کٹواتی ہے نیز اس موقع پر کفار عرب کا کہنا کہ قران کا بنانا کیا مشکل ہے یہ تو پہلے لوگون کی داستین ہے قابل غور ہے اسلئے کہ ہدایت کی وجہ سے تو اسکو بالکل نیا سمجھتے تھے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ صاف مظہر ہے کہ قرآن کو باعتبار ہادی ہونیکے ایک نئی چیز جانتے تھے پس ان دو آیتون کے ملانے سے صاف سمجھ مین آتا ہے کہ کفار عرب خود اس معارضہ کو باعتبار ہدایت نہین جانتے تھے بلکہ باعتبار طرز بیان سمجھتے تھے جب ہی تو اس سہولت کی وجہ بتلانے مین حکایات سابقہ کہتے تھے ہان سید نے جس آیت سورہ قصص کا ذکر کیا ہے اور اپنی دلیل بیان کی ہے کہ مثل سے مراد ہادی ہو اُن کی نسبت حیرت افزا ہے سید صاحب نے (حسب دستور قدیم) تغیل نہ فرمایا کہ دعوی کیا ہے اور دلیل کیا - دعوی تثلیث کا اور دلیل اصل کی اور وہ بھی مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ سید صاحب! دعوی تو آپ کا یہ تہا کہ آیات تحدی مین جو معارضہ چاہا گیا ہے وہ ہدایت مین ہے جسکی دلیل آیتہ

بما كانوا يعملون یعنے کوئی نہین جانتا کہ کیا اُن کے لئے آنکھون کی ٹھنڈک (راحت) چھپا رکھی ہے اُسکے بدلہ مین جو وہ کرتے تھے پیغمبر علیہ السلام نے جو حقیقت بہشت بیان فرمائی جیساکہ بخاری مسلم نے ابی ھریرۃ کی سند پر بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ قال الله تعالى اعددت لعبادي الصالحين مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ
اورجب تیرے رب نے فرشتون سے کہا کہ مین
جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً
زمین مین ایک نائب بنانے کو ہون
قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
وہ بولے کیا آپ ایسے شخص کو نائب بناتے ہین جو اسمین فساد کرے
وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ
اور خون بہائے

علم کامل کی شہادت علاوہ دلایل عقلیہ کے اتفاقات بہی تبلا رہے ہین یا
تو کر جب اس پالک الملک تیرے رب نے فرشتون سے کہا کہ مین
زمین مین ایک اپنا نائب بنانیکو ہون جو سب دنیا کی آبادی پر حکمرانی
کرے اور تمام اشیاء اسکی تابعدار ہون یعنی آدم اور اسکی اولاد وہ بولے
کہ سکلے جزا عناصر اربعہ تو آپسمین متضاد ہین ایسی ترکیب کی شے سے
بیجا جوش اور خون خرابے کچہ بعید نہین کیا آپ ایسے شخص کو نائب حکومت
بناتے ہین جو اس زمین مین فساد کرے اور خون بہائے جیسا کہ اسکی اجزا
ترکیبی سے معلوم ہوتا ہے اگر خلیفہ ہی بنانا منظور ہو تو ہم خاکساران خدام

یہ بیان کی جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر قرآن اور تورات دونوں سے مُنہہ پہیر کر (اے کفار مکہ) اپنے آپ کو ہی ہدایت پر جانتے ہو اور ان
دونو کی تعلیم توحید کو غلط جانتے ہو اور ان کو بناوٹی کتابین سمجہتے ہو اور خود دین آلہی کے تابع کہلاتے ہو تو ان دونو سے بڑہکر کوئی ہادی کتاب
اللہ کیطرف سے آئی ہوئی لاکر دکہاؤ اگر وہ واقع مین اللہ کیطرف سے ہوئی تو مین اُسی کے پیچہے ہولونگا اس مضمون کو آیت تحدی سے
کوئی علاقہ نہین یہ تو کفار کو صرف اس بات پر الزام دیا جاتا ہے کہ باوجودیکہ تمہارے پاس کوئی سماوی کتاب ہی نہین پہر بہی اسکے مخالفت
پر جمے ہوئے ہو کہ پناہ خدا جیسا کہ کوئی بڑا واقف اسرار آلہی اپنی کہتا ہو اور کسیکی نہین سُنتا پس اگر تم بہی دین سے ایسے ہی واقف اور
آگاہ ہو تو اس کتاب الہی کو جس کے ذریعہ سے تمہین ایسی آگاہی ہوئی ہے لاکر دکہاؤ تو معلوم ہو جائیگا کہ حق بجانب کس کے ہے۔ اس مضمون

سید صاحب! فرماتے ہین تو من قرة اعین ما اخفی کا بیان ہے یا کچہ اور۔ بیشک یہی ہے اس آیت کا ترجمہ یہ ہو کہ جو ان کیلئے آنکہون
کی ٹہنڈک چہپائی گئی ہے اسکو کوئی نہین جانتا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چہپی ہوئی چیز کوئی ایسی ہے جو دیکہنے سے راحت بخشتی
ہوگی سو وہی ہے جسکو مفسرین نے اس آیت کی تفسیر مین دیدار رب العالمین تبلایا ہے بلکہ اس آیت کی تفسیر خود دوسری آیت ہی کر رہی

(فرشتون سے کہا) یہ پہلا ہی موقع ہے کہ قرآن کریم مین فرشتون کا صریح ذکر آیا ہے چونکہ زمانہ حال کے محققون نے اس مسئلہ مین بہی عجیب
ہی قسم کا اختلاف نہ صرف مسلمانون سے بلکہ جملہ ادیان (یہود و نصاریٰ) سے بہی بلاوجہ پیدا کیا ہے اس لئے اس موقع پر بہی ہم اگر کسیقدر تفصیل سے لکہین
تو ہمارا حق ہے۔ فرشتہ کا لفظ (جسے عربی مین ملک اور ملایک کہتے ہین) اصلی تو نہین معنی مین اطلاق ہوتا ہے جسکو عام مسلمان بلکہ یہود و نصاریٰ سے

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ

اور ہم تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تجھے پاکی سے یاد

لَكَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

کرتے ہیں (خدا نے) کہا یقیناً میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

اور آدم کو سب چیزوں کے نام سکہا دیے

ندیمی اس منصب کیلئے ہر طرح سے مناسب ہیں اسلئے کہ ہم تو علاوہ اخلاص علمی کے تیری خوبیاں بیان کرتے رہتے ہیں اور تجھے پاکی سے یاد کرتے ہیں علاوہ اس کمال عملی کے ہم میں کمال علمی بھی پایا جاتا ہے کہ ہم سب کچھہ جانتے ہیں چونکہ ان کا یہ ضمنی دعوے کہ ہر چیز کو جانتے ہیں بالکل غلط تھا اسلئے خدا نے اسکو کئی طرح سے غلط کیا پہلے تو یہ کہا کہ یقیناً میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے دوم عملی طور سے کہ آدم کو بعد پیدائش سب چیزوں کے نام سکہائے

کو بھی آیات میں بیان کیا ہے سورہ قلم میں فرمایا۔ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ پس اس آیت کو کہ جسمیں اہل کتاب اور وہ بھی من عند اللہ کی طلب ہے ان آیات کی تفسیر بنانا جنہیں مثل کا معارضہ ہے صریح غلط فہمی اور اذا ہیر الکلام بما لا یرضی قائلہ نہیں تو کیا ہے بہلا اگر یہ آیت اُن آیات کی تفسیر ہوتی تو اسمیں من عند اللہ کا لفظ کیوں ہوتا حالانکہ اُن آیات تحدی میں کفار کی بنائی ہوئی کتاب کا مطالبہ ہے اور اس آیت میں (جو بقول آپکے انکی تفسیر ہے) خدا کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کا تقاضا۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا شاید یہی وجہ ہے جو آپنے ترجمہ میں من عند اللہ کو بھی (جس کے معنی اللہ کے پاس ہیں)

دیکھئے تو کس وضاحت سے فرماتے ہیں وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ شکر ہے کہ اس آیت میں بھی علام الغیوب نے مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ کا لفظ چھوڑا ہوا تھا جس سے اہل انصاف ہمارے بیان کی تصدیق بخوبی کر سکتے ہیں۔ پس اب اس آیت کو جو رویت کے متعلق ہے اون آیتوں کی تفسیر یا توضیح بنانا جنہیں ایسی نعماء جنت مذکور ہیں جو نہ صرف دیکھنے سے متعلق ہونگی بلکہ دیکھنے سے ہٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

عرب کے مشرک سمجھا کرتے تھے کہ خدا کی ایک مخلوق ہے جو گناہوں سے پاک اور اللہ کے حکم کی تابعدار اُسکی عبادت میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں کسیکا زمین سے تعلق ہے کسیکا آسمان سے آسمان والے بحکم الٰہی زمین پر آ جاتے ہیں اور زمین والے آسمان پر جا سکتے ہیں اُن کو خدا نے ایسے بنایا ہے کہ ہوا کی طرح مرئی اور مشاہد نہیں ہوتے۔ ہاں جب چاہیں اپنی شکل یا کسی آدمی کی صورت میں دکھائی

(اور آدم کو سب نام سکھائے) اس آیت کے متعلق بھی کہ انہوں نے بہت ہی ہتھیار ڈالے ہیں مگر بعد غور ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب کچھہ انکی نافہمی اور تعصب کے نتائج ہیں قرآن کریم اپنے معانی بتلانے میں بالکل صاف ہے اور بفضلہ تعالیٰ اس کے سمجھنے اور سمجھانے والے ہر زمانہ میں موجود رہے اور ہیں اور ہونگے۔ ہماری ہمسایہ قوم آریہ نے اس آیت کے متعلق بہت سے ورق سیاہ کئے ہیں جن کے دیکھنے سے اس قوم

آریوں کی غلطی

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ
پہران کو فرشتون سے دکہاکر کہاکہ ان اشیا کے نام تم مجہے بتاؤ
صٰدِقِیْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
اگر تم سچے ہو (وہ) بول اٹہے کہ تو پاک ہے
لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ
ہم کچہہ نہین جانتے مگر اسی قدر جو تو ہمکو کہاوے بیشک
اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ قَالَ یٰۤاٰدَمُ
تو ہی بڑے علم اور حکمت والا ہے کہا اے آدم

پہر اُن کو فرشتون سے دکہاکر کہاکہ ان اشیاء کے نام مجہے بتلاؤ اگر تم اپنے دعوی ہمہ دانی مین سچے ہو۔ اس علمی طور سے عاجز آکر بہت[۲۵] بول اٹہے کہ بیشک ہمارا علم ناقص ہے تو سب نقصانون سے پاک ہے ہمارا خیال ہمہ دانی غلط ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ ہم کچہہ بہی نہین جانتے مگر اسی قدر جو تو ہمکو کہادے بیشک ہمین یقین ہے کہ تو ہی بڑے علم اور حکمت والا ہے جو کچہہ تو کرتا ہے انہین کمال درجہ کی حکمت ہوتی ہے اور اس حکمت کو بہی کماحقہ سوا تیرے کوئی نہین جانتا۔ اِس کے بعد اُن کا بقیہ (مع کرنیکو) آدم سے کہاکہ اے آدم تو ان کو ان چیزون کے

اڑادیا کیونکہ آپکے دعوے کو مضر تہا۔ حضرت! قرآن کریم کا کوئی لفظ مضر نہین بلکہ شفاء لما فی الصدور ہے یہ تو سب انکی

بقیہ حاشیہ نمبر ۔ اپنی ہی غلط فہمی ہے۔ پس اصل مطلب ان آیات کا وہی ہے جو ہمنے بدلائل بینہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کی مثل سے مراد فصاحت بلاغت اور طرز بیان مین مثل ہے کہ مقدمات یقینیہ سے نتیجہ نکالنا اور ایسے طرز پر لکانا کہ ہر مرتبہ کا آدمی اس سے مستفیض ہوسکے قیامت مین غور کیجئے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى دعوے ہے اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى دلیل بیان فرماکر نتیجہ پر الملاعنہ مین

بقیہ حاشیہ نمبر ۔ کہین گے جو ایک قسم کی خوشی کا مظہر ہے۔ ہان کہانے پینے سے بیشک تعلق رکہتی ہونگی اور اُن کی نسبت كُلُوْا وَاشْرَبُوْا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ - وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ - وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ وغیرہا ارشاد ہوگا۔) غلط فہمی اور تفسیر الکلام بالا یرضی قائلہ نہین تو کیا ہے۔ رہا سید صاحب کا حدیث نبوی سے استدلال

بقیہ حاشیہ نمبر ۔ دے سکتے ہین۔ وہ انبیاء پر خدا کا پیغام لاتے ہین اگر کوئی قوم سرکشی کرے تو اسکی ہلاکت بہی بحکم الہی انہی کے ہاتہون پر ہوتی ہے یہ خلاصہ ہے اُن معنون کا جن پر اہل ادیان فرشتہ بولتے ہین مگر مشرکین عرب مین ایک اعتقاد یہ بہی تہا کہ وہ ملایکہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۔ اس قوم کی شوخی اور نئے جوشس کا اندازہ ہوتا ہے افسوس کہ اس قوم نے باوجود دعوی توحید کے جسکی وجہ سے یہ لوگ اسلام سے بہت ہی قریب ہوگئے تہے بجائے فہم فراست کے تعصب اور ضدیت سے کام لیا اس آیت کے متعلق اُن کے اعتراضات مع تفصیل

أَنۢبِئۡهُم بِأَسۡمَآئِهِمۡ فَلَمَّآ أَنۢبَأَهُم بِأَسۡمَآئِهِمۡ

تو ان کو ان چیزوں کے نام بتلادو پس جب انکو ان چیزوں کے

قَالَ أَلَمۡ أَقُل لَّكُمۡ إِنِّيٓ أَعۡلَمُ غَيۡبَ

نام بتلا دئیے تو خدا نے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمان

ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَأَعۡلَمُ مَا تُبۡدُونَ

اور زمین کی سب چھپی چیزیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے

وَمَا كُنتُمۡ تَكۡتُمُونَ وَإِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلَٰٓئِكَةِ ٱسۡجُدُواْ

اور چھپاتے ہو وہ بھی جانتا ہوں اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سلام

نام بتلادے پس جب حسب ارشاد خداوندی اُس نے اُن کو اُن چیزوں

کے نام بتلائے اور فرشتوں نے سب ماجرے بچشم خود ملاحظہ کیا اور جان لیا

کہ ہمارا زعم کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں غلط ہے تو خدا نے بھی انکو تنبیہاً خطاب کر کے

کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمان اور زمین کی سب چھپی ہوئی چیزیں جانتا

ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو وہ بھی جانتا ہوں اور ایک واقعہ بھی اسی کے

متعلق جو گویا اس بیان کا تتمہ ہے سنو جس سے ہمارا کمال علمی بخوبی ظاہر

ہو جائیگا سوچو تو سہی جبکہ ہم نے تمام فرشتوں اور اُن کے اتباع کو

معہ اُن کے حکم دیا تھا کہ آدم کو بڑے ادب سے سلام کرو پس سب نے کیا

بقیہ حاشیہ نمبر ۴ اَلَيۡسَ ذَٰلِكَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحۡـِۧيَ ٱلۡمَوۡتَىٰ نے اس دلیل میں جس مرتبہ کا آدمی غور کرتا ہے اپنی طبیعت کے

موافق نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ ایسا باریک مسئلہ انسانی پیدائش اور معاد کا جسمیں بڑے بڑے حکما حیران پریشان ہیں ایسے

سہل اور نرم الفاظ میں بیان کر دیا کہ جس سے بڑھکر ممکن ہی نہیں یہی قرآن کی اعلیٰ درجہ کی بلاغت ہے اور یہی اسکی فلاسفری ہے

ہاں سرسید کا یہ کہنا کہ بہت سے ایسے کلام فصیح ہیں جنکی مثل بنایا نہیں گیا مگر وہ من اللہ نہیں ہو سکتے محض دعوی ہی دعوی

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ پیش کیا ہے سو یہ اگر مطلب برآری اور الزام دہی کی غرض سے نہیں تو ہمیں از حد فزون خوشی ہے کہ سرسید بھی حدیث نبوی کا

نام لیں جس سے کوسوں دور بھاگا کرتے تھے غالباً صفائی نیت سے بخاری مسلم مشکوٰۃ کی تلاش نہیں کی تھی جب ہی تو فہم مطالب میں غلطی

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ بوجہ اُن کے مستور ہونے کے خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے چنانچہ قرآن کریم نے انکی مذمت کے موقع پر فرمایا وَجَعَلُواْ

ٱلۡمَلَٰٓئِكَةَ ٱلَّذِينَ هُمۡ عِبَٰدُ ٱلرَّحۡمَٰنِ إِنَٰثًا - اور اس قول شنیع کے رد میں ارشاد فرمایا أَمۡ خَلَقۡنَا ٱلۡمَلَٰٓئِكَةَ إِنَٰثًا

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ - ذیل ہیں - (۱) خدا نے فرشتوں سے مشورہ کیا جس سے اسکی بیعلمی ثابت ہوتی ہے (۲) باوجودیکہ فرشتوں نے جواب

معقول دیا مگر خدا نے (معاذ اللہ) اپنی ہی بات پر ہٹ کی جسکا نتیجہ آخر وہی ہوا جو فرشتوں نے کہا (۳) خدا نے فرشتوں سے

احاشیہ نمبر ۸ (سلام کرو) اس آیت کے متعلق بھی ہمارے نامہربان پادری آریہ وغیرہ نے انت سیہ ہیں اور طرح طرح سے بے سمجھی کے سوالات

کئے ہیں اور نئی نوعیت کے نشہ میں معلم التوحید قرآن شریف پر اعتراض کئے ہیں کہ وہ بت پرستی اور شرک سکھاتا ہے چنانچہ فرشتوں سے آدم کو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ
پس سب نے کیا مگر شیطان اترایا اور بڑا بن بیٹھا اور
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ
منکر ہو گیا اور ہم نے کہا اے آدم
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا
تو اور تیری بیوی اس باغ میں رہو اور اسمیں کہاؤ جہاں چاہو
حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
کہاتے پہرو مگر اس درخت کے قریب نہ جائیو (نہیں تو)
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

مگر شیطان اس سے اترایا اور اپنے جی مین بڑا بن بیٹھا اور اپنے غرور مین
اس حکم سے صریح منکر ہی ہو گیا۔ جب ہی تو اپنے کئے کی پاداش کو پہنچا کہ
بوجہ حسد بیجا کے ہمیشہ کے لئے ذلیل ہوا اسکے بعد بجائے اسکے کہ اسکی
حسد سے آدم کا کچھ بگڑتا اسی کی عزت افزائی ہوئی گویا وہ ہمارا مہمان ہوا
اور ہمنے کہا کہ اے آدم تو اور تیری بیوی حوا اس باغ جنت میں رہو اور
اسمین سے کہاؤ جہان چاہو کہاتے پہرو مگر اس گیہون کے درخت
سے ایسا پرہیز کرو کہ اس کے قریب بہی نہ جائیو نہیں تو ظالم ٹہرو گے
پس آخر کار شیطان نے انکو اس جنت سے لغزش دیدی اور غلطی

بقیہ حاشیہ نمبر ۴ ہے بڑی شست گواہ ہیت کا سا مدعی کوئی کلام یا متکلم ایسا بتلادین جس نے اہل زبان کے سامنے دعوے کیا ہو جز صرف دعوی بلکہ
وَلَنْ تَفْعَلُوْا کے اعلان سے منکرین کی رسوائی کو دوبالا کر دیا ہو مگر اسی ایک ذات ستودہ صفات آنحضرت نے بلند آوازی سے
پس ہمارا ایمان ہے کہ قرآن بے مثل بلیغ کلام ہے اس جیسا کسی نے بنایا نہ کوئی بنا سکیگا ۝ نظیر اسکی نہین تہی نظر مین گو دیکہا
بہلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحمان ہے ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ کہا تک ہے کہ اسی حدیث کے اخیر مین یہ بہی مرقوم ہے کہ اقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین
مشکوٰۃ باب صفۃ الجنۃ ۱۲ منہ پس اس لفظ سے بہی معلوم ہوا کہ حدیث نبوی اس آیت کی تفسیر ہے جسکو ہم ثابت کر آئے ہین

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ وَهُمْ شٰهِدُوْنَ یہود و نصاری کی کتابین (تورات انجیل) تو اس مضمون سے پر ہین احادیث نبوی مین تو اسکا ذکر صریح
ہے کہ حضرت جبرائیل آنحضرت علیہ السلام کے پاس دحیہ کلبی صحابی کی صورت مین آیا کرتے تہے غرض ان معنی سے کسی مسلمان نہ کسی

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ (معاذ اللہ) دہوکہ کیا کہ ان کے مقابل آدم کو سب نام بتلادئے اور مقابلہ کرایا اگر یہی نام فرشتون کو بتلا دیتا تو وہ بہی بتلا سکتے ہیں
آدم کی اسمین کونسی بزرگی ہے مین کہتا ہون سب آفتون کی جڑ یہی ہے کہ متکلم سے اس کے کلام کے معنی دریافت کرنے سے جی

بقیہ حاشیہ نمبر ۸ سجدہ کر لیا کعبہ کو پجوایا موسی نے اگ کو جا طرفہ یہ کہ شیطان نے بوجہ توحید خدا سکو پہلے ہی تعلیم ہوئی سجدہ نہین کیا تو اسکو لعنتی
گردانا وغیرہ وغیرہ سو باقی آیات کا جواب تو اپنے اپنے موقعہ پر آئیگا بالفعل ہم اس آیت کے متعلق انکی سمجہہ کا پہیر بتلاتے ہیں سہلا

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

پس شیطان نے ان کو لغزش دی اور ان نعمتوں سے

مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

جنمین وہ دونو تہے نکلوا دیا ہمنے کہا تم پستی مین اتر جاؤ تم ایکدوسرے کے

عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ

دشمن ہوگے زمین مین تمہارے لئے ٹہرنیکو جگہ اور زندگی تک گذارہ ہے

کرا کر ان نعمتوں سے جن میں وہ دونو بیوی خاوند رہتے تہے نکلوا دیا جب

اُن سے غلطی ہوئی تو ہمنے ہی کہا تم اِس مکان سے پستی مین اتر جاؤ

اس لئے کہ قطع نظر اس عداوت اور شرارت کے جو شیطان نے

تم سے کی خود تم ہی آیندہ نسلوں کے آپسمین ایکدوسرے کے دشمن

ہوگے زمین مین تمہارے لئے ٹہرنے کو جگہ اور زندگی تک گذارہ بھی

مہیا ہے اِس حکم کے مطابق نیچے تو آگئے لیکن چونکہ اُن سے بہ قصور

بقیہ حاشیہ نمبر ۵۔ کہ وہ اِن اشیاء سے متعلق ہے جو مشاہدہ اور رویت سے راحت بخش ہونگی جیسے دیدار رب العالمین جسکی احادیث نبویہ مین تصریح اور قرآن مین بھی اشارہ ہے نہ اُن اشیاء سے جو کہانے پینے سے لذت دینگی جنکی بابت كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ارشاد ہوا ہے بنیاد صادر ہوگا پس اِس سے بھی سید صاحب کا مدعیٰ ہنوز در بطن قایل ہے اسی مدعی کو سید نے ایک اور روایت ترمذی سے نقل کی ہے مگر چونکہ اسکی تلاش مین بھی اخلاص نیت نہ تہا اسلئے اسکے معنی سمجھنے مین غلطی سے محفوظ نہین رہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۷۔ یہودی نہ عیسائی کو انکار ہے کہ فرشتے خدا کی ایک مخلوق جداگانہ ہین کہ ہم انہین نہین دیکھ سکتے مگر زمانہ حال کے محقق سید احمد خان ان معنے کو تسلیم نہین کرتے بلکہ اس سے سخت انکاری ہین چنانچہ اپنی تفسیر کے جلد اول کے صفحہ ۴۹ مین رقمطراز ہین جن فرشتوں کا قرآن مین ذکر ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہین ہوسکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتوں کے ظہور کو اور اُن قوی کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق مین مختلف قسم کی پیدا کی ہین **ملک یا ملایکہ** کہا ہے جن مین سے ایک شیطان یا ابلیس بھی ہے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۸۔ ہی رائے زنی کیجائے اور آپ ہی آپ اسکی شرح کرکے حاشیہ چڑہایا جائے اِس آیت کو معنی جنکی طرف ہمنے تفسیر مین اشارہ کیا ہے سمجھنے سے ہی سب اعتراضات جو دراصل اپنے ہی دل کے غبارات ہین دور ہو جاتے ہین پہلے یہی غلط کہ خدا نے مشورہ کیا مشورہ نہین کیا تہا بلکہ اِس واقعہ کے متعلق اُن فرشتوں کو ایک سنانا تہا اُس کے اعلان کرنیکو اظہار کیا تہا چنانچہ اسی قصہ کو دوسرے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹۔ آدم کو سجدہ عبودیت کا تہا یا کچہ۔ اور اگر عبودیت کا تہا تو بیشک قرآن شرک کی تعلیم دیتا ہے اور اول درجہ کا مشرک ہے لیکن ایسا نہین بلکہ ایک تعظیمی سجدہ تہا جسکو دوسرے لفظوں مین سلام کہتے ہین اِسلئے کہ اگر یہہ عبادت ہوتا تو شیطان اپنی عذرداری کو جواب دہی مین اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ نہ کہتا بلکہ صاف کہتا کہ جناب الٰہی کیا انصاف ہے

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
پس آدم نے اپنے خدا سے چند باتین سیکھین
فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
پس اللہ نے اُن پر رحم کیا بیشک وہ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝
بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

واقع میں سہوًا ہوا تھا نہ عناداً اِس لئے وہ ہمیشہ اُسکے تدارک مین لگے رہے اور رحمت آلہی بہی اُنکی یہ حالت دیکھ کر موجزن ہوئی پس آخرکار آدم نے اپنے خدا کے الہام سے چند باتین سیکھین جنکا خلاصہ یہ تھا کہ اے خدا ہم سے سہوًا غلطی ہوگئی تو ہی رحم والا مہربان ہے پس اسنے بہی اُسپر رحم کیا اسلئے کہ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے بعد اِس رحم کے حسب دستور آدم نے اپنا مقام حاصل کرنا چاہا اور دخول جنت کی درخواست کی

بقیہ حاشیہ نمبر - اس امر کے ثبوت کے لئے کہ بانی مذہب کا ان چیزون کے بیان کرنے سے صرف اعلی درجہ کی راحت کا بقدر فہم انسانی خیال پیدا کرنا مقصود تہا نہ واقعی اِن چیزون کا دوزخ و بہشت مین موجود ہونا ایک حدیث کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون جو ترمذی نے بریدہ سے روایت کی ہے اُسمین بیان ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہشت مین گھوڑا بہی ہوگا آپ نے فرمایا کہ تو سُرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہوکر جہان چاہیگا اڑتا پہریگا پہر ایک شخص

بقیہ حاشیہ نمبر تعجب ہی کہ سر سید اوروں پر تمسخر اور ہنسی ٹھٹھا اڑایا کرتے ہیں کہ ہمارے مفسرین کو بیدلیل کہنے کی عادت ہے فلان قول رازی کا بیدلیل ہے فلان توجیہ بیضاوی کی بے ثبوت گرا پی کہتی ہوے یہ قاعدہ ہی بھول جاتے ہین کہ دعوے کرلے پر دلیل پیش کرنا ہی کوئی شے ہوتا ہے۔ سید صاحب !! اِسپر کیا دلیل ہے کہ ملایک سے مراد انسان کے قویٰ ہیں۔ حالانکہ انسان کے پیدا ہونے سے پہلے ہی فرشتون کو اعلان کیا جاتا ہے کہ جب ہم آدم کو پیدا کرینگے تو تمنے اُسے سجدہ کرنا۔ اِس آدم سے مراد

بقیہ حاشیہ نمبر دوسری مقام مین یون بیان کیا ہے - اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ یہ مشہور ہے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان پس اس قاعدہ کلیہ سے اِس آیت نے اُسکی پوری تفسیر کردی ہے کہ فرشتون پر اس امر کا ظاہر کرنا اِس غرض سے تہا کہ ایک حکم کی اُن کو اطلاع دی جاے یہی وجہ ہے کہ

بقیہ حاشیہ نمبر - کہ یہین ایک طرف تو شرک سے روکا جاتا ہے اور دوسری طرف اسی شرک کی تعلیم ہوتی ہے کیونکہ وہ تو بڑا ہی شیطان ہو اُسے تو یہ عذر ضرور ہی سوچنا چاہئے تہا جبکہ اُسکے شاگردون کو یہی سوجہتی ہے کہ پناہ بخدا تو پہر اوستاد کو ایسی کیون نہ سوجہے بلکہ اُس نے تو ایک معنی سے یہ سجدہ خود ہی جائز سمجہا کیونکہ وہ اپنے رکنے کی وجہ یہہ تبلارہا ہے کہ مین اس سے اچہا ہون اسلئے

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
ہمنے کہا تم سب اُتر (باغ) سے نیچے اُترو ہر پس اگر میری طرف سے تمکو

مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ
ہدایت پہنچے تو جو لوگ میری ہدایت کے تابع ہونگے سو اُنکو

عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
کچھہ خوف ہوگا نہ وہ غم کہائینگے اور جو لوگ منکر ہونگے اور ہماری بیان جھٹلائینگے

تو ہمنے کہا یہ نہو گا بلکہ مناسب ہے کہ اب تم سب اُس (باغ) سے نیچے ہی اُترو پس ایک ذریعہ تمہارے دخول جنت کیلئے ہم بتائے دیتے ہین وہ یہ کہ اگر میری طرف سے تمکو کوئی پیغام ہدایت پہنچے تو جو لوگ تم میں سے اُس میری ہدایت کے تابع ہونگے سو وے بیشک جنت کے قابل ہونگے نہ اُنکو کچھہ خوف ہوگا نہ وہ غم کہائینگے اور جو لوگ اُس ہدایت سے منکر ہونگے اور علاوہ اس ہدایت کے ہماری توحید کے نشانیان جھٹلاوینگے وہ ہر گز

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ پوچھا کہ حضرت وہاں اونٹ بھی ہوگا آپ نے فرمایا کہ وہان جو کچھہ چاہوگے سب کچھہ ملیگا پس اس جواب سے مقصود یہ نہین ہے کہ در حقیقت بہشت مین گھوڑے اور اونٹ موجود ہونگے بلکہ صرف ان لوگون کے خیال مین اُس اعلیٰ درجہ کی راحت کے خیال کا پیدا کرنا ہی تہا ان کے اور انکی عقل و فہم و طبیعت کے موافق اعلیٰ درجہ کی ہوسکتی ہے واہ رے سجادہ نشین اگرچہ گندہ سید صاحب اب سوفسطائیہ کا زمانہ نہین جو ایک ایک درست بات سے انکاری ہون - بہلا کوئی اہل عقل کہسکتا ہے کہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ آپ تو بنا انسانی ہی کیون نہ لین اور اس قصہ کو ایک فطرتی تمثیل ہی کیون نہ کہین بہرحال یہ تو آپ کو ماننا ہوگا کہ انسان سے نہ مرتبہ ملائکہ کا یا بقول آپکے قوی کا) وجود پہلے تہا تو پھر فرماوین کہ کسی شے کے عوارض کو (جو وجود مین بہرحال اُس سے موخر ہون) مقدم سمجھہ کر ایک مضمون گا گھڑنا دخل نہین تو کیا ہے جیسے آپ ہی نے ۵ مین شاعرانہ جہوٹ بنا رکھے ہین متکلف کا درخواست کرتا کہ اس رسول کیطرف کوئی فرشتہ کیون نہین اُترتا جو اسکے ساتہہ ساتہہ ہوکر لوگون کو ڈرائے

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ کہ اس آیت مین اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کہہ کر مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ نہین کہا جو مشورہ کا دستور ہے جیسا کہ بلقیس بیگم نے جس کا ذکر قرآن کریم مین ہے اپنا خیال ظاہر کرکے مَاذَا تَاْمُرُوْنَ کہا **دوسرے سوال کا جواب** رموز مملکت خویش خسروان دانند چو گدائے گوشہ نشینی تو حافظ مخروش یہی سبب ہے کہ فرشتون نے بہی اس امر کو تسلیم کیا

بقیہ حاشیہ نمبر ۸ اسی سجدہ نہ کرنے کا اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدم کو جو اُس کے خیال مین اُس سے ادنیٰ تہا اُسکو سجدہ کرنیکا حکم ہو تو شیطان کو اس سجدہ کروانے مین کسیطرح کا تامل نہ ہوتا اور نہ تعلیم توحید اُس سے مانع ہوتی پس ان دونو آیتون کے ملانے سے معلوم ہوا کہ یہ سجدہ سجدہ عبادت نہ تہا بلکہ محض ان معنو مین تہا جیسے کسی سردار یا نواب کو ماتحت ایک خاص وقت حاضر ہوکر سلام کیا کرتے ہین پس سوا سردار کی رفعت اور ماتحتون کی وفاداری کا ثبوت تہا جو شیطان کو پسند نہ آیا - ۱۲ منہ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا
وہ آگ کے قابل ہونگے ہمیشہ اُسی مین
خَالِدُونَ ۝ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا
رہین گے اے بنی اسرائیل تم میری نعمتیں
نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
یاد کرو جو میں نے تمہیں دین
وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ
اور میرے وعدہ کو پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورا کرونگا

جنت مین نہ جاینگے بلکہ جہنم کی آگ کے قابل ہونگے نہ صرف چند روزہ بلکہ
ہمیشہ کے لئے اسی مین رہین گے اس امر کو اور لوگ بہولین تو بہولین
مگر افسوس یہ ہے کہ تم اے بنی اسرائیل اہل علم ہوکر بہی بہولو حالانکہ مین نے
تمہین کیسی احسانات بہیجے اور ہر طرح کی نعمتین بہی عطا کین ہمیشہ تم مین
رسول بہی بہیجے زمین کا تمکو حاکم بہی بنایا پس تم میری نعمتین یاد کرو جو مینے
تمہین دین اور میرے وعدہ کو جو اس رسول آخر الزمان کے متعلق خاص کر
تمسے لیا ہے اسے پورا کرو اسکے عوض مین میں بہی تمہارا وعدہ بخشش کا
پورا کرونگا اس ایفاء عہد و ایمان لانے مین تنگی معاش کی فکر نہ کرو رزق

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے جو آپنے سمجھ لیا اچہا اگر یہی مضمون بتلانا ہوتا کہ واقعی جنت مین گہوڑے اور اونٹ بہی ہوں گے
تو کس طرح اور کن لفظون مین بتلانے کوئی عبارت اپنی آپ ہی تجویز کرین جس سے یہ مطلب صاف صاف بلا تاویل سمجھہ مین آوے
پہر دیکہین کہ تفسیر الکلام بما لا یرضی قائلہ کس پر صادق آتا ہے سید صاحب کی اس امر مین کہان تک شکایت کیجاوے
ماشاء اللہ بے دلیل کہنے کے آپ ایسے خوگیر ہین کہ گویا یہ عادت گہٹی مین رکہی گئی ہے اس پر طرہ یہ کہ دوسرون کے کان

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ بالکل بے معنی ہے اسلئے کہ قوائے انسانیہ کا (جو بقول آپکے ملایکہ ہین) ظاہر ہوکر کسی کو ڈرانا کیا معنے وہ تو ایسے سنود مین کہ انکا
بذات خود ظاہر اور مشاہد ہونا ہی مشکل بلکہ محال ہے نا آپ کا ابو عبیدہ کے شعر

+ لَسْتَ لِإِنْسِيٍّ وَلَكِنْ لِمَلَاكٍ + تَنَزَّلَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ يَصُوبُ +

سے استدلال کرکے اس امر کا ثبوت دینا کہ عرب قدیم اور آنحضرت کے زمانہ کے مشرک قوی پر ملک کا لفظ بولا کرتے تہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ اور إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ کہہ کر قصور فہم کا اعتراف کیا تیسرے سوال کا جواب یہی تفسیرون اوا کر دیا ہے لیکن
یہ کہ فرشتون نے علاوہ اپنی پاکی اور بزرگی جتلانے کے دعوی ہمہ دانی بہی کیا تہا یعنی نسبح بحمدك ونقدس لك کے علاوہ
ونعلم الاشياء کلها بہی کہا تہا اس لئے کہ صرف بزرگی اور زہد تو علم کو مستلزم نہین جبتک کہ ثبوت علمی ہو قرینہ اس نسبت
کا یہ ہے کہ فرشتون کے دعوی تقدیس اور زہد پر جناب باری کیطرف سے أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

ترجمہ۔ تو (اے ممدوح) آدمی نہیں بلکہ فرشتہ ہے آسمان کو بارش لاتا ہے۔ اس شعر سے سید صاحب نے استدلال کیا ہے کہ عرب لوگ قوی پر ملک بولا کرتے تہے کیونکہ بارش لانیوالے قوی ہوتے ہین۔ منہ

وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ○ وَآمِنُوا بِمَا

پس مجھ ہی سے ڈرو اور میری اتاری ہوئی (کتاب)

أَنزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا

کو مانو جو تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق کرتی ہے

تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ

اور سب سے پہلے منکر نہ ہو جاؤ اور

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا

میری آیتون کے بدلے میں ذلیل مال نہ لیلو

دینے والا تو مین ہون پس مجھ ہی سے ڈرو جو تمہاری تنگی اور ثروت کا مالک ہون - پس مجھے ہی متولی امور جانو اور میری اتاری ہوئی کتاب کو مانو جو تمہاری ساتھ والی کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور اسکی اصل کو مانتی ہے اور اگر تمنے انکار کیا اور تم کو دیکھ کر اور لوگون نے بھی یہی وتیرہ اختیار کیا تو ان سبکا گناہ تمہاری جان پر ہوگا - پس مناسب ہے کہ مان لو اور سب سے پہلے منکر نہ ہو جاؤ اور اس وعدہ کو پھیر چھاڑ کر اپنے دام افتادون سے میری آیتون کے بدلے میں دنیا کا ذلیل مال نہ لیلو آخر کتنا کچھ لوگے سب کا سب بمقابلہ ان نعمتون کے جو نیک بندون کو آخرت مین ملنے والی ہین دنیا کا

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ کترتے ہیں ایسے چالاک ہین کہ اپنی نظیر آپ ہی کہین انکا نام کوڈ منتر ملا رکھا ہے کہین شہوت پرست کے لقب سے عزت بخشتے ہین کہین یہودیون اور عیسائیون کے مقلد بتلاتے ہین سچ ہے اور بالکل سچ ہے ۵ بلا سے کوئی ادا انکی بدنما ہو جاوے ؛ کسیطرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا ؛؛ بھلا سید صاحب ! بھلا آپ جو اتنے ہاتھ پاؤن جنت کی تاویل کرنے مین مارتے ہین براہ مہربانی پہلے یہ تو بتلا دین کہ ایسی جنت کا ہونا جسے اہل اسلام عموماً مانتے ہین جسکا مختصر فوٹو یہہ ہے کہ ایک باغ (بلا تشبیہ)

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ بہت ہی تعجب انگیز ہے جناب من کیا یہہ نہین ہو سکتا کہ قایل کا مذہب ہی یہی ہو کہ مینہ برسانے پر فرشتے مقرر ہین اور ممدوح کو ان فرشتون سے تشبیہ دینا ہو جیسا کہ عرب کے شعرا کا عموماً دستور ہے چنانچہ ایک شاعر نے اپنے محبوب کو چاند سے تشبیہ دیکر کہا ہے

لَا تَعْجَبُوا مِنْ بِلَا غِلَالَتِهِ   قَدْ زُرَّ أَزْرَارُهُ عَلَى الْقَمَرِ

اس قسم کی تشبیہین تو کوئی عرب کا ہی خاصہ نہین آپنے اردو کا شعر بھی سنا ہوگا ۵

وہ نہ آوین شب وعدہ تو تعجب کیا ہے   رات کو کس نے کبھی خورشید درخشان دیکھا

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ ارشاد ہے اگر فرشتون کیطرف سے دعوے علم نہ ہو تو یہہ بالکل اسکے مشابہ ہوتا ہے جو کسی مولوی صاحب نے کسی دہقانی کو سمجھایا کہ تہبند ٹخنون سے اونچا رکھ وہ بولا کہ تیرے باپ نے دعوت کی تھی تو نمک زیادہ نہین ڈالدیا تھا مولوی صاحب نے پوچھا اس قصہ کو میرے وعظ سے کیا تعلق - دہقانی بولا تعلق ہو یا نہ ہو بات سے بات نکل آتی ہے سو اگر فرشتون نے دعوی علم نہ کیا ہوتا تو بجای لا علم لنا

وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ○ وَلَا تَلْبِسُوا
فقط مجھسے ہی ڈرو　اور　سچ　کو
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ
جھوٹ سے نہ ملاؤ　اور نہ جان بوجھکر حق کو
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
چھپاؤ　اور نماز پڑھو
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ
اور زکوۃ دیا کرو　اور رکوع والوں سے رکوع کرو

سارا مال بہی تہوڑا اور ذلیل ہے میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ حق کے اخفا کرنے میں کسی سے مت ڈرو فقط مجھہ سے ہی ڈرو جو میں تمہاری غدا اور رہائی پر قادر ہوں جہوٹی تاویلیں کرکے سچ کو جہوٹ سے نہ ملاؤ اور نہ جان بوجھہ کر دنیاوی منافع کے لئے حق کو چھپاؤ بلکہ سیدہے سادہے مسلمان ہوکر نماز پڑہو اور مسلمانوں کیطرح مال کی زکوۃ بہی دیا کرو اور سب دینی کاموں کو چستی سے ادا کیا کرو بالخصوص نماز میں تو ایسے چالاک ہو جاؤ کہ پانچوں وقت پڑہو اور رکوع والوں سے رکوع کرو اور با جماعت ادا کرو تاکہ تمہارے دین کا اظہار پورے طور سے ہو بجائے اسکے تم اپنے نابلد

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ مثل شالا مار لاہور کے ہو جس میں ہر قسم کے میوجات ہوں اس میں نیک صلحا لوگ ہیں اور ان کی عافیت کو وہاں پر حوریں پاکیزہ رنگی صفت میں قاصرات الطرف ہی ہوں کسی دلیل عقلی یا نقلی سے محال ہے؟ اگر محال ہے تو براہ نوازش وکرم گستری بیان کردی ہوتی اگر آجتک نہیں کی تو کردیجئے۔ اجی حضرت جس خدانے یہ نعمتیں ہمکو دنیا میں بلا کسی نیک کام کے عنایت کی ہیں وہ کسی نیک کام کے عوض آخرت میں جیسے روز انصاف آپ بہی مانتے ہیں اور واقعی ہے کیا نہیں دیسکتا

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ دیکھئے یہاں پر شاعر نے ایسا مبالغہ کیا ہے کہ محبوب کو ہو بہو سورج ہی بنا دیا۔ پہر آپ کا اس آیت قرآنی قالوا لولا انزل علیہ ملك ولو انزلنا ملكا لقضي الامر ثم لا ينظرون - ولو جعلناه ملكا لجعلناه رجلا وللبسنا عليهم ما يلبسون کو نفی وجود ملائکہ بالمعنے المتعارف میں پیش کرنا پہلے سے بہی زیادہ تعجب انگیز ہے خوش قسمتی ہے جو دیس آپکے مخالف

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ - کہنے کے یہ نہ کہئے کہ صاحب! اس سوال کو یہاں علاقہ ہمارا دعوے نہ ہے اور سوال ہم سے علم کا چہ خوش بہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ پس یہ ارشاد اَنْۢبِـُٔوْنِيْ اور اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ جبہی درست اور مناسب ہو سکتا ہے کہ فرشتوں نے کوئی دعوی علمیت بہی کیا ہو جس کے جواب میں انکی غلط فہمی رفع کرنیکو یہ ضروری ہوا کہ حضرت آدم کو سب نام سکہائے جائیں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ بہت سے ایسے بہی ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے جبہی تو اس الزام کے بعد سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا پکار اٹہے اور اپنے نقصان علم کے مقر ہوئے اب بتلا دیجئے کہ درست گواہ کا سا معاملہ ہوا یا نہیں؟ اور فہم قرآن سے بے نصیبی کے آثار ہیں یا کچھہ اور رہا شیطانی جہگڑا سو اسکا جواب ختم اللہ کے حاشیہ میں ہم لکہہ چکے ہیں مندکرہ منہ

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
کیا لوگوں کو بھلی باتیں بتلاتے ہو اور اپنے
اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ اَفَلَا
آپ کو باوجود کتاب پڑھنے کے بھلاتے ہو کیا تم ہوش
تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ
نہیں کرتے - صبر اور نماز سے
وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ
مدد لو ان بیشک یہ بہت بھاری ہے مگر عاجزی کرنیوالوں کو نہیں

ہو رہے ہو کیا لوگوں کو بھلی باتیں بتلاتے ہو کہ جون کے ممبروں پر چڑھ کر
لوگوں کو اپنے خیال کے مطابق اچھے کام بتلاتے ہو اور اپنے آپ کو
باوجود کتاب پڑھنے کے بھلاتے ہو کیا تم ہوش نہیں کرتے ہم پھر کر تمہیں
کہتے ہیں کہ لوگوں سے مت ڈرو اسلئے کہ یہ شرک خفی ہے بلکہ اگر تم کو کوئی
تکلیف آوے تو تم اُسکے دفع کرنے میں صبر اور نماز نافلہ سے مدد لو اسلئے
کہ تکلیف میں صبر کے ساتھ جب آدمی مستقل ہو کر خدا سے دعا کرتا ہے تو بہتر
ہی تکلیف رفع ہو جاتی ہے ان اسباب ظاہری سے منہ پھیر کر
یہ مدد چاہنا اور صبر کرنا بیشک بہت بھاری ہے مگر اللہ سے عاجزی کرنیوالوں کو نہیں

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ یا دنیا میں دینے سے اُسپر کوئی اعتراض اور اُس کی قدوسیت کے خلاف نہ ہوا مگر آخرت میں بھی نعمتیں مرحمت فرمائے تو وہ
ذات ستودہ صفات محل اعتراض ہو دنیا میں تو تجرد ملائے عظیم معلوم ہوا اور اگر ناہل ہو تو خدا کا لاکھ لاکھ شکریہ کریں مگر آخرت
میں ان نعمتوں کا ملنا بجائے احسان کے اُس منعم حقیقی کی ذات ستودہ صفات کی شان کے خلاف سمجھیں واہ رہی
ایسی سمجھ ؎ گر ہمیں مکتب ست و ایں ملا - کار طفلان تمام خواہد شد - اگر یہ ارشاد ہے کہ دلیل عقلی سے تو محال نہیں مگر
چونکہ دلیل نقلی قرانی سے اُسکا ثبوت نہیں جیسا کہ آپنے وجود ملایکہ کی نسبت عذر کیا ہے تو بسم اللہ لیجے ایک نہیں بیسوں میں
کیا سینکڑوں آیتیں اس مضمون کی چاہیں تو ہم سناتے ہیں سورۃ الرحمن کی ہی چند آیتیں سُنئے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ
جَنَّتٰنِ الآیۃ سورۃ واقعہ میں بھی مختصر سا جملہ اسی کے قریب قریب ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً الآیۃ فرماتے اس سے بھی

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ کی ہوتی ہے آپ سے شاید یاد ہی نہ ہو آپ آپ سے اپنی سمجھ کر پیش کر دیتے ہیں بھلا اگر ملک کا اطلاق قوائے ملکوتیہ پر ہوتا تو آیت کے
کیا معنی ہوں گے یعنی اس رسول پر قوی کیوں نہیں اتاری گئیں - جسکا جواب ملتا ہے کہ اگر ہم قوائے ملکوتیہ اس رسول کو بناتے تو
ضرور اس رسول کو (یا اُن قوے کو) بشر بناتے پھر بھی تم پر وہی شبہ ہوتا جو ہو رہا ہے - سبحان اللہ اس قران دانی اور فہم
معانی کے کیا کہنے ؟ حضرت ! اول تو کفار کو کیسے خبر تھی کہ اس رسول کے قوی نہیں جن کے نزول کی اُنہوں نے درخواست
کی درخواست سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی شے مرئی اور مشاہدہ کی تھی جو بالکل دیکھنے سے تعلق رکھتی ہو قوی کا مرئی ہونا

ربع ۵

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا

جو اس بات کا پختہ خیال رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مولا سے ضرور

رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

(بدلہ) پاویں گے اور اُسی کی طرف جاویں گے

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

اے بنی اسرائیل میرے احسان یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

جو میں نے تم پر کئے

وہ ہمیشہ ہر کام کی علت العلل خدا ہی کو جانتے ہیں اگر وہ ظاہری اسباب کیطرف بھی رخ کرتے ہیں تو اُن کا انجام بھی خدا کے ہی سپرد کرتے ہیں اس لئے کہ یہ لوگ ایسے ہی پاکیزہ خیال ہیں جو اس بات کا پختہ خیال رکھتے ہیں کہ وہ اس تکلیف کے عوض میں اپنے مولا سے نیک بدلا ضرور پاویں گے اور وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ مر کر بھی وہ اُسی کیطرف جاویں گے افسوس اے بنی اسرائیل کی قوم تم ایسے نہ ہوئے حالانکہ میں نے تم پر ہر طرح سے احسان بھی کئے اور کچھ نہیں کر سکتے ہو تو میرے احسان ہی یاد کرو جو میں نے تم پر کئے دنیا میں عزت دی کہ تمام

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ کوئی صریح دلالت ہوگی معلوم نہیں کہ باوجود اس قطعیت اور عدم مانع دلیل عقلی کے ایچ پیچ کرنے سے جواب کر رہے ہیں کیا فائدہ

ہٹ چھوڑئے اب بسر انصاف آئیے ؎ انکار اب رہیگا میری جان کب تلک ۔ اصل یہ ہے کہ سید صاحب چونکہ حشر اجساد کے قائل نہیں جیسے کہ کفار مکہ اس سے منکر تھے اور بار بار یہی مشکلات پیش کیا کرتے تھے۔ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ اسی لئے سید احمد نعمت جنت میں بھی ہاتھ پاؤں مارتے ہیں کہ روحانی زندگی سے روحانی نعمتیں مطابق ہو جاویں پس اُن آیتوں کی ذیل میں جن میں حشر اجساد کا ذکر آئیگا ہم سید صاحب کی اس بنائے فاسد کی قلعی کھولیں گے اور ثابت کرینگے کہ سرسید کی تاویل بنا ر فاسد علی الفاسد سے کم نہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ کیا معنی پھر جناب باری کی طرف سے یہ جواب ملنا کہ اگر ہم قوائے ملکوتیہ اُس رسول کو بناتے تو ضرور بشر ہی بناتے۔ کیسا مطابق ہوگا سید صاحب! آپ بھولے کیوں پھرتے ہیں اس آیت کی تفسیر تو دوسری آیت سورہ فرقان کی ہی ہے لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا دیکھئے تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو کسی شے مرئی کی خواہش تھی چنانچہ اسی سورہ کی دوسری آیت میں اس سے بھی واضح بیان ہے قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا اس سے تو صاف روز روشن کیطرح معلوم ہوتا ہے کہ واقعی کفار کو کسی چیز قابل دید کی درخواست تھی جبھی تو جناب باری نے اُن کے جواب میں يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ فرمایا اگر شے مرئی کی درخواست

وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝

اور یہ کہ میں نے سب جہان کے لوگوں پر تمکو بزرگی دی

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

اور اوس دن سے ڈرو جسمین کوئی نفس کسیکے کچھ کام نہی آئیگا

شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا

اور اوسکی سفارش بہی قبول نہ ہوگی اور اس

یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝

سے عوض بہی نہ لیا جاویگا اور نہ انکو کسی قسم کی مدد پہنچیگی

ملک کا حاکم بنایا اور دین میں بہی تم کو سب کا پیشوا بنایا خلاصہ یہ کہ مینے سب جہان کے لوگوں پر تمکو بزرگی دی کیا احسان کا شکریہ یہی ہے جو کر رہے ہو اب بہی باز آؤ اور اسدن سے ڈرو جسمیں کوئی نفس کسی کے کچھ کام بہی نہ آیگا نہ اوسکی تکلیف خود اوٹھا سکیگا اور نہ سفارش کر سکیگا اور اگر فرضاً کرے بہی تو اوسکی سفارش بہی قبول نہوگی اور اگر اپنی نیکیاں دیکر بہی دوسرے کو چھڑانا چاہیگا تو اوس سے عوض بہی نہ لیا جائیگا بلکہ جو کچھ دنیا میں اوس نے کیا ہوگا اوسکی پوری جزا نہ پاویگا نہ اوس میں کسیطرح کی تخفیف ہوگی اور نہ کمی اور نہ ان مجرموں کو کسی قسم کی مدد پہنچیگی

بقیہ حاشیہ نمبر ؛ ہوتی تو جواب میں رویت کا ذکر کیا معنے رکھتا ہے پس ثابت ہوا کہ کفار عرب ملک کے لفظ کو کسی شئے مرئی پر بولتے تہے جو فوق ملکوتیہ کی طرح نہیں ہوسکتیں کیونکہ وہ مرئی اور مشاہد نہیں ہین - پہر سید کا کہنا کہ جہاں تک ہمنے تفتیش کی جتنے قدیم عربوں کا لفظ ملک یا ملایکہ کی نسبت ایسا خیال جیسا کہ یہودیوں کا ہی ثابت نہیں ہوا بالکل بے معنی ہے اسلئے کہ [illegible] عدم علم سے عدم شئے کا لازم نہیں آتا ممکن ہے کہ ہو اور آپ کو نہ ملا ہو اور اگر واقع میں قدیم عربنے ملک کا لفظ ان معنی [illegible] استعمال نہ کیا ہو تو کیا حرج ہے جبکہ آنحضرت کے زمانہ میں ثابت ہوتا ہے کہ عرب کے مشرک ملک کے یہی معنی [illegible] اسی کے موافق اونکی درخواست بہی تہی جس کا جواب بہی یہی جتلا رہا ہے کہ جناب باری کو بہی ان معنی سے انکار نہیں تو پہر یہہ عذر تار عنکبوت سی کچہہ نابود قوت بہی رکہتا ہے؟ اسکی مثال شرع میں صلوٰۃ زکوٰۃ ہے ان لفظوں کو قدیم عرب سے آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ انہیں معنی میں اطلاق کرتے تہے جنمیں کہ اب ہو رہے ہیں - دوسری مثال اس کی ہمارے زمانہ میں پریس لیپ وغیرہ ہیں کسی تحریر مین اگر پریس لیمپ کا ذکر ہو تو کوئی شخص اس عذر سے اس کے معنی بدلنے چاہے کہ قدیم ہند میں ان لفظوں کو ان معنی میں نہیں بولتے تہے جن میں بعد انگریزی رواج کے بولے جاتے ہیں - تو کیا اسکی یہ وجہ قابل شنوائی اہل دانش ہوگی ؟ ہرگز نہیں پہر بہلا اگر قدیم عرب ملک کو معنی متعارف پر نہ بولتے ہوں اور آنحضرت علیہ السلام کے عہد رشد ہد میں اسکا رواج ان معنی میں ہوا ہو جس کو آنحضرت بلکہ خود خدا نے مسلم رکہا تو معتبر نہ ہوگا فتفکر -

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ
اور جب ہم نے تم کو فرعون سے چھڑایا جو تم کو برے
سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
برے عذاب پہنچاتے تھے تمہارے لڑکوں کو جان سے مار ڈالتے تھے
نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ
اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑتے تھے اس میں خدا کی طرف سے تمکو بڑی مدد پہنچی اور جب
فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ
تمہارے لئے ہمنے دریا کو پھاڑا اور تمکو بچایا اور فرعونیوں کو تمہارے دیکھتے ہی غرق کر دیا

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہمنے تمکو فرعون اور اس کے لشکر سے چھڑایا تھا جو ہر طرح سے تمکو برے برے عذاب پہنچاتے تھے تمہارے لڑکوں کو جان سے مار ڈالتے اور لڑکیوں کو زندہ اپنی خدمت کرانیکو چھوڑ رکھتے اس واقعہ میں خدا کی طرف سے تم کو بڑی مدد پہنچی کہ ایسے ظالم کے پنجہ سے بچاکر اصل ملک میں تمکو پہنچا دیا اور راہ میں بھی تمپر ہر طرح کے احسان کئے جب تمہارے لئے ہمنے دریا کو پھاڑا اپس تمکو ڈوبنے سے بچایا اور تمہارے دشمن فرعونیوں کو تمہارے دیکھتے ہی اسی میں غرق کر دیا اور اس نجات بدنی کے لئے تمہاری روحانی نجات کے بھی اسباب مہیا کئے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ باقی رہا آپ کا کلام مقصود اور غیر مقصود میں فرق کرنا سو یہ بھی قطع نظر فی الجملہ غلطی کے اس جگہ نہیں چل سکتا اس لئے کہ یہاں پر ملایکہ کا ذکر (حسب تقریر آپ کے) غیر مقصود نہیں بلکہ عین مقصود ہے کیونکہ وجود ملایکہ پر کسی امر کی تعلیق نہیں جو اسکو غیر مقصود کہا جائے بلکہ ایسے امر کی خبر ہے جو قرآن کریم کا مطلب اصلی ہے یعنی ثبوت قیامت اگر فرماویں کہ قرآن کریم میں بہت سی جگہ کفار کے خیالات باطلہ بھی انکو توجہ کہائی گئی ہے تو گذارش ہے کہ یہ تو مشرکین عرب کا بھی عقیدہ نہیں تھا کہ ایک دن ایسا ہوگا کہ اوس میں ہم ملایکہ کو دیکھیں گے اور نتیجہ جزا بھی ہے بلکہ وہ تو اسیو جہ قرآن پر خفا تھے کہ یہ قیامت کیوں بتلاتا ہے ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ اسکا شاہد عدل ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ سید صاحب یہ مانتے ہیں کہ ہماری پاس کسی ایسی مخلوق کی ہونے سے جو کسی قسم کا جسم و صورت بھی نہ رکھتی جو ہمکو نہ دکھائی دیتی ہو انکار کرنیکی کوئی وجہ نہیں صفحہ ۱۴ -

حاشیہ نمبر ۹ (دریا کو پھاڑا) اس آیت میں اللہ سبحانہ بنی اسرائیل کو وہ نعمت یاد دلاتا ہے جو تمام دنیا کی نعمتوں سے بڑھکر تھی یعنی ان کے دشمن فرعون کی ہلاکت اور انکی نجات پھر وہ بھی ایسی طرز سے کہ قدرت خداوندی کے نشانات بینہ ظاہر ہوں وہی پانی جسمیں سے بنی اسرائیل باوجود بے سامانی کے بچ کر صاف نکل گئے اسی میں فرعون مع اپنے جرار لشکر کے باوجود سامان کثیر کے ڈوبا (اس پر ذکر بنی اسرائیل کی خاطر خدا نے دریا پھاڑا تھا جسمیں سے وے بسلامت چلے گئے اور فرعون اوسی میں ڈوبایا گیا) قرآن کریم اور توریت دونو متفق ہیں مگر سر سید احمد خان بہادر نے اسمیں بھی بہادری دکھائی کہ سرے سے منکر ہو بیٹھے کہ قرآن کریم سے یہ ثابت نہیں ہوتا

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

اور جب ہمنے موسی سے چالیس رات کا وعدہ لیا تہا تمنے

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

پیچہے اسکے بچہڑے کو خدا بنالیا تم بڑے ظالم ہو پہر ہمنے تم سے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَاِذْ اٰتَيْنَا

معاف کیا کہ تم شکر گذار بنو اور جب ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

موسی کو کتاب اور معجزے دئے تاکہ تم سیدہے رستہ چلو

جب ہمنے موسی سے چالیس رات کا وعدہ لیا تہا کہ ہم تجہکو چالیس دن بعد توراۃ دینگے وہ تو تمہاری خاطر کوہ طور پر کتاب لینے گیا۔ تم نے پیچہے اسکے بچہڑے کو ہی اپنا خدا بنالیا لگے اسی کی منت منانیں سچ پوچہو تو تم بڑے ظالم ہو کہ ایک بیجان کو مالک تمام جہان کا سمجہ گئے اور نہ جانا کہ یہہ تو ہمارے ہی ہاتہوں کا بنایا ہوا ہے باوجود ایسے قصور کے پہر بہی ہمنے بعد اسکے تمسے معاف کیا کہ تم شکر گذار رہو اور احسان یاد کرو جب ہمنے تمہاری ہی بہلائی کے لئے موسی کو کتاب دی اور اس کے ثبوت کیلئے بڑے بڑے معجزے بہی دئیے تاکہ تم سیدہے راستہ چلو اسی کتاب کی برکت تہی

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ پہر فرشتوں کے ایسا ہونے سے کیوں انکاری ہیں نہ صرف انکاری بلکہ انکی نفی پر جو عجیب دلائل بیان کرتے ہیں تو ان دلایل کا حاصل یہی ہوتا ہے ع دوست ہی دشمن جان ہوگیا اپنا حافظ ہ نیش و اردنے کیا اثر سم پیدا۔ اگر یوں فرماویں کہ میرا انکار تو جب ہی تک ہو کہ قرآن سے فرشتوں کا ثبوت بمعنی متعارف ہو اگر قرآن کی کسی آیت سے ان کا وجود مستقل ثابت ہوجاویگا تو مجہے بہی تسلیم سے انکار نہیں جیساکہ صفحہ ۴۳ سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تقاضا ایمانی ہے تو گذارش ہے کہ آپ اگر دیانتداری سے غور کریں اور قرآن کو اس طور سے پڑہیں جس طور سے عرب کے رہنے والے سیدہے سادے جنکی زبان میں قرآن کا نازل ہوا تہا پڑہتے اور سمجہتے تہے انہیں کے لغت پہ بہروسہ کریں تو مطلب بالکل صاف ہے۔ اور اگر آمنت باللہ کو بہی آمنت کا بلا ابتلا دیں تو خیر۔ دیکہو تو کیسے صریح لفظوں میں فرشتوں کا ثبوت دیا ہے قال عز من قائل جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ سر سید ابتلا دیں اور ہماری معروضہ بالا گذارش کو زیر نظر رکہیں کہ ملایکہ کا رسول ہونا بلکہ پردار ہونا بہی ثابت ہے یا نہیں؟ اگر آپ بے پر کی اڑاہیں تو اختیار ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ کہ حضرت موسی کی خاطر دریا پہٹا تہا بلکہ یہ تو ہمارے علماء نے اپنی عادت قدیمہ کے موافق یہودیوں سے ایسی روایتیں لیکر قرآن کی تفسیر میں جڑی ہیں حالانکہ نہ کوی دریا پہٹا اور نہ کوئی خلاف عادت معجزہ ظہور میں آیا تہا بلکہ اس دریا کی سمندر کی طرح عادت ہی تہی کہ مد جزر چڑہتا اترتا اتفاق تہا اسمیں ہوا کرتا تہا پس رات کو جب موسی بنی اسرائیل کے سمیت وہاں سے گذرے تہے اسوقت خشک تہا

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم نے بچھڑے کے

ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا

بنانے کی وجہ سے اپنے پر ظلم کیا　پس تم اپنے

اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

خالق کیطرف جھک جاؤ اور آپس میں ایکدوسری کو قتل کرو یہ تمہارے

عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

مالک کے نزدیک بہتر ہے پھر تم پر رحم کیا وہ توبہ قبول کرنیوالا نہایت مہربان ہے

کہ تمنے بعض موقع پر اپنی جان بھی دیدی — جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تمنے بچھڑے کے بنانیکی وجہ سے اپنے پر ظلم کیا اسکا علاج سوائے توبہ کے نہیں — پس تم اپنے خالق کیطرف دل سے جھک جاؤ اور آپسمیں ایکدوسری کو قتل کرو جو بچھڑا پوجنے میں شریک نہیں ہوئے وہ شریک ہونیوالوں کو ماریں۔ یہ کشت و خون گو بظاہر تم کو برا معلوم ہوتا ہے لیکن تمہاری مالک کے ہاں یہی بہتر ہے پس تمہارے بھلے کی ہی وجہ تھی کہ اس مولا نے بھی تمپر رحم کیا اور بتلا دیا کہ وہ تو بڑا ہی رحم کرنیوالا نہایت مہربان ہے باوجود اتنی مہربانیوں کے بھی باز نہ آئے اور ہمارے رسول موسیٰ کے ساتھ گستاخی

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ اور جب ... دن کہ جنسے کہا تو اتفاقاً جو لگ گیا بقایا اول صفحہ ۹۹ چونکہ اصل وجہ انکار سید صاحب کی اس واقع سے یہ ہے کہ یہ واقعہ خرق عادت ہے اسلئے ہم سب باتوں سے پہلے خرق عادت کے امکان یا محال ہونیکی گفتگو کرتے ہیں تا کہ سید صاحب کی بنا فاسد علی الفاسد خوب واضح ہوجائے خرق یا خلاف عادت یا نیچر اسکو کہتے ہیں جو قوانین مروجہ کے خلاف ہو جیسے کہ پانی کا نیچے کیطرف کو جانا ایک قانون مروج ہے اگر پانی اوپر کیطرف کو جائے یا باوجود نیچے جگہ ہونیکے ٹھہر جائے تو خلاف عادت کہا جاویگا یا مثلاً آگ کا کام جلانا ہے اگر بلا مانع ظاہری نہ جلائے تو خرق عادت ہوگا بحث اسمیں ہے کہ ایسے امور ممکن بھی ہیں یا نہیں یعنی عقلاً یہ بات ہوسکتی ہے کہ پانی اوپر کو یا آگ نہ جلائے اہل اسلام بلکہ کل اہل ادیان (یہود و نصاریٰ وغیرہ) بلکہ جمہور حکما اسپر متفق ہیں کہ بیشک ممکن ہے اگر خدا چاہے تو کر سکتا ہے کوئی امر محال نہیں ہے اس لئے کہ عناصر سب کے سب جس قدر اپنی طبیعت سے عمل کرتے ہیں باجازت خداوندی کرتے ہیں اور سب کے لئے علت العلل وہی ذات باری ہے گو اس نے آگ کو تاثیر جلانیکی دی ہے مگر اس جلانے میں وہ آگ خود مختار نہیں بلکہ محتاج اجازت ہے اسکی وضاحت کیلئے ادویہ کا حال دیکھئے دیکھ ایک دوا جسکی خاصیت میں افلاطون اور ارسطو جیسے بھی دفتروں کے دفتر بھر گئے ہوں وقت اجل بنا الشا اثر دکھانی ہے تو کیا اسکی تاثیر سلب ہوجاتی ہے کیا وہ دوا دافعی رہ نہیں ہوتی؟ بیشک ہوتی ہے مگر ایک زبردست بالا حاکم کی اجازت نہیں مشہور ہے کہ جالینوس طبیب کے پاس دستوں کا نہایت ہی مجرب نسخہ تھا اتفاقاً وہ بھی اسی مرض میں.

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى

اور جب تم نے کہا تہا اے موسی ہم تجہے ہرگز نہین مانینگے

نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ

جبتک کہ خدا کو سامنے نہ دیکہہ لیں پس بجلی نے تمہارے دیکہتے ہی

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ

تمکو پکڑ لیا پہر ہم نے بعد تمہاری موت کے

بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

تمکو زندہ کیا تاکہ تم شکر کرو

اور بے ادبی سے ہی پیش آتے رہے چنانچہ وہ واقع بہی تمہین یاد ہے کہ جب تمنے کہا تہا کہ ای موسی ہم تجہے ہرگز نہیں مانین گے جبتک خدا کو سامنے اپنی آنکہوں سے نہ دیکہہ لیں۔ پس تمہاری اس گستاخی کا بدلہ تمکو یہ ملاکہ اسیوقت بجلی نے تمہارے دیکہتے ہی تمکو پکڑ لیا اور ہلاک کر ڈالا۔ پہر موسی نے دعا کی کہ اے اللہ میری قوم کے لوگ مجہہ کو ملامت کریں گے تو ان کو اپنی مہربانی سے زندہ کردے پہر ہمنے بعد تمہاری موت کے تمکو زندہ کیا تاکہ تم اس نعمت کی شکر کرو اگر اسی موت سے مرے رہتے تو بسبب گناہ سابق کے سخت عذاب میں مبتلا ہرتے اب جو تمکو زندہ کیا تو اس سے توبہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ مبتلا ہوا لوگوں نے اسے کہا آپ اپنا نسخہ کیوں تجویز نہیں کرتے اس نے تہوڑی سی دوا منگا ایک پانی کے بہرے ہوئے مٹکے میں ڈالدی۔ تہوڑی دیر ٹہرنے کے بعد مٹکا تڑوا دیا وہ پانی مثل ایک تختہ کے ہوگیا ہوا تہا بولا کہ دوا کی تاثیر یہہ ہے جو تم دیکہتے ہو لیکن اجازت نہ ہو تو کیا ہو سچ ہے اور بالکل سچ ہے

نہ چپ ورنت سے گر ہووے تیری نظر ویاری نہ تیرا عرش ہے تا فرش اگر فیض ہو جاری

تو کہے کیونکہ خدایا یہ خدائی تجہے ساری تو خداوند یمینی تو خداوند یساری

تو خداوند زمینی تو خداوند سمائی

بہلا اگر ایسا نہو بلکہ ہر عنصر اپنی طبیعت میں خود مختار ہوکر اثر پہنچائے اور اس تاثیر کرنے میں ایسا مختار ہو کہ کسی کی نہ سنے تو تعطیل صانع پہر کیا شے ہے جس پر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اگر اسوقت خدا (معاذ اللہ) مر بہی جائے تو بہی دنیا کا کوئی حرج متصور نہین (تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا) اس امر کو سرسید بہی تہذیب الاخلاق بابت صفر سنہ ۱۳۱۲ھ میں مانتے ہیں کہ سب کائنات کی علۃ العلل ذات باری ہے ورنہ تعطیل صانع لازم آتی ہے۔ پس جبکہ تمام عناصر اپنے افعال طبعیہ مین خود مختار نہین بلکہ کسی دوسرے قوی مؤثر کے محتاج ہیں تو کیا ممکن نہیں کہ وہ مؤثر (ذات باری) انکی تاثیرات کو سلب کرے یا کچہہ مدت کیلئے روک دے حالانکہ ہم بالبداہت دیکہتے ہین کہ عناصر کی حرکت طبعی پر کوئی مانع اگر آجاتا ہے تو ان کو فعل انفعال سے روک دیتا ہے مثلاً اگر ایک

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا

اور بادلوں کا سایہ تم پر کیا اور من سلویٰ تم پر اُتارا اور اجازت دی کہ کھاؤ ہماری نعمتیں جو ہم نے تم کو دیں اور پھر اُنہوں نے کوئی ظلم نہ کیا ہاں اپنا ہی نقصان کرتے تھے اور جب ہم نے کہا

کی گنجایش تم کو ملی پس اس نعمت کا شکر تم پر واجب ہوا اگر تم ایسے کہاں تھے کہ شکر گذار بنتے اگر ایسے ہی ہوتے تو اس نعمت کا شکریہ کرتے

جب تمہیں جنگل بیابان میں باوجود سخت تپش کے بادلوں کا سایہ تم پر کیا اور من سلویٰ بھی تم پر اُتارا اور عام اجازت بھی دی کہ کھاؤ ہماری نعمتیں جو ہم نے تم کو دیں آخر کار اس نعمت کی بھی ناشکری ہی تم سے ہوئی جسکا زوال بھی اُنہیں ناشکروں پر پڑا جسے اُنہوں نے بھگتا اور پھر اس ناشکری کی وجہ سے اُنہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا ہاں اپنا ہی نقصان کرتے تھے اور بھی سنو جب ہم نے کہا کہ اس

بقیہ حاشیہ نمبر ۹۔ ایک مٹی کے ڈھیلے کو جسکی حرکت طبعی نیچے کی طرف کو ہے جب ہم اپنے ہاتھ میں لے رکھیں تو زمین پر گرنے سے رک جاتا ہے پس جبکہ بیرونی موانع کا یہ حال ہے تو اندرونی کا جو آسکے لیئے علت العلل ہے کیا کچھ اثر نہ ہوگا پس ثابت ہوا کہ دنیا کے معمولی قانون مروج کے خلاف بھی ہونا کوئی محال امر نہیں اسی کا نام معجزہ ہے کہ ایک امر خلاف قانون مروجہ مگر ممکن بالذات کا وقوع بلا اسباب مدعی نبوت سے وقوع پذیر ہو۔ ایسے امر ممکن بالذات کی اگر کوئی **مخبر صادق** خبر دے تو اُس کے تسلیم کرنے میں چون چرا کرنا فضول ہے۔ پس بعد اس تمہید کے ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ یہہ معجزہ **عبور موسیٰ** کا جو ایک امر ممکن ہے وقوع بھی ہوا ہے یا نہیں اور اسکے واقع ہونے کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے یا نہیں اور توریت میں بھی جو اُس زمانہ کے واقعات کی مخبر ہے جس کو سید صاحب بھی غیر محرف مانتے ہیں اس امر کا ثبوت ہے یا نہیں۔ پہلی آیت سورہ بقرہ میں ہے جس کے یہ الفاظ شریفہ ہیں وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اِس آیت کی روانگی ہی جتلا رہی ہے کہ بنی اسرائیل پر کسی بڑے احسان کا جتلانا منظور ہے جب ہی تو فرماویں کہ ہمنے تمہارے لیئے دریا کو پھاڑا اور تمہیں بچایا اور تمہارے دشمن کو تمہارے دیکھتے دیکھتے غرق کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقع کچھ ایسے طور سے ہوا ہوگا جسے احسان بھی کہہ سکیں۔ افسوس کہ سید صاحب اس روانگی سے غافل ہو کر کہتے ہیں کہ اس آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے دریا کے جدا ہو جانے یا پھٹ جانے کو خلاف قانون قدرت قرار دیا

ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ
کہ اس بستی مین چلے جاؤ پہر اسمین جہان چاہو تم کہلا کہاتے
شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
پہرو اور دروازہ مین جہکتے ہوئے داخل ہو
وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ
اور کہتے جاؤ کہ ہماری معافی ہو ہم خطائیں تمہاری بخشدین گے
وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا
اور نیکوکارون پر مزید عنایت ہی کرینگے پہر ظالمون نے بجائے اسکے جو انکو حکم ہوا تہا اور ہی بات

بستی بیت المقدس میں چلے جاؤ۔ پہر اسمین سے جہاں چاہو کہلم کہلا
کہاتے پہرو ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ تکبر نہ کرو اور شہر کے دروازہ میں
بعاجزی جہکتے ہوئے داخل ہو اور یہہ بہی کہتے جاؤ کہ ہماری گناہ کی معافی
ہو پہر ہم خطائیں تمہاری بخشیں گے نہ صرف معاف ہی کرینگے بلکہ جو لوگ توبہ پر ہی مرنے
تک رہیں گے اور اعمال نیک کرینگے ان نیکوکارون پر مزید عنایت بہی
کرینگے پہر بہی ہمارا حکم انہون نے نہ مانا بلکہ ظالمون نے بجائے اس کے جو
انکو حکم ہوا تہا کچہہ اور ہی بول بنا لیا ہی گیت گانے لگے بجائے حطہ
(معافی) کے حنطہ (گیہون) کہنے لگے پس اس نافرمانی کا بدلہ ہی ان کو

بقیہ حاشیہ نمبر۹ جا سکے صفحہ ۶۲ حالانکہ یہ بات صریح لفظوں میں ہے کہ تمہارے لئے ہم نے دریا کو پہاڑا اور تمہیں نجات دی اور غرق کیا تمہارے دشمن
فرعون کو تمہیں غرق لیا اور اس کے سباق سے احسان جتلانا مفہوم ہے مگر اس بلا وجہ انکار کا کیا علاج بہلا صاحب یہ لفظ
نہ ہی جس سے خلاف قانون قدرت پہٹنا معلوم ہو لیکن اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس فعل سے نجات بنی اسرائیل کی کاٹ
اور فرعون کی ہلاکت تہی پس اس سے ہی آپکے جوار بہاٹ کو کسی قدر صدمہ پہنچے گا کیونکہ جوار بہاٹ کی نسبت جو ہمیشہ
ہوتا تہا ایسا فرمانا کہ ہمنے تمہارے لئے کیا اور اس کے سبب تمہاری نجات علت غائی تہی بالکل بےمعنے ہے اور بنی اسرائیل پر
کوئی احسان نہیں۔ دوسری آیت سورہ **شعرا** میں ہے اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ اس آیت میں صاف ارشاد ہے کہ حضرت موسی سے کہا کہ تو اپنی لکڑی
دریا پر مار پس وہ دہکے مارنے سے ایسا پہٹ گیا کہ اسکی ہر ایک جانب مثل ایک بڑے پہاڑ کی ہوگئی باوجودیکہ یہ آیت نہایت ہی اپنے
معنے (دریا کے پہٹنے) میں صاف تہی مگر سید صاحب نے انکو بہی ہیرپہیر کر پہیرنا چاہا چنانچہ فرماتے ہین کہ اس آیت میں ضرب
کے معنی زدن کے نہیں بلکہ رفتن کے ہین اور البحر پر فی محذوف ہے پس مطلب یہہ ہے کہ خدا نے حضرت موسی کو کہا کہ اپنی
لاٹہی کے سہارے سے سمندر مین چل دہ پہٹا ہوا یا کہلا ہوا ہے یعنی پایاب ہو رہا ہے صفحہ ۸۸ جلد اول۔
یہ توجیہہ سید صاحب کی دیکہہ کر مجہے ایک حکایت زمانہ طالب علمی کی یاد آئی جس سے یہ ثابت ہوگا کہ ایسے حذف محذوف نکالنا

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ
پس اُن ظالموں پر ہمنے اُنکے فسق کے سبب
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذِ
سے آسمان سے عذاب اوتارا اور جب
اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا
موسیٰ نے اپنی قوم کیلئے پانی مانگا پس ہم نے حکم دیا
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ
کہ پتھر کو اپنی لکڑی مار تو بہہ نکلے اوس سے
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ
بارہ چشمے ہر ایک شخص نے اپنا گھاٹ پہچان لیا ہمنے حکم دیا

یہ ملا کہ اُن ظالموں پر ہمنے خاص کر اون کی فساد اور فسق و فجور کے سبب سے آسمان سے عذاب اُتارا جس سے وے سارے کے سارے ہلاک ہوگئے ہمنے تو ہر طرح سے اُن پر بندہ نوازی کی تھی مگر اُنکی طبیعتیں ہمیشہ فتنہ پردازی میں لگی رہیں اور سنو! جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم بنی اسرائیل کیلئے ہمسے پانی مانگا پس ہمنے حکم دیا کہ پتھر کو اپنی لکڑی [۱۰] مار جب اُس نے ماری تو بہہ نکلے اُس سے بارہ چشمے اتنے ہی اُسکی قوم کے مختلف قبائل تھے لہذا ہر ایک شخص نے یہ جانکر کہ ہماری جماعتوں کے برابر اِن چشموں کا شمار ہے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا ہمنے یہی حکم دیا

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ بالکل اُسکے مشابہ ہے کہ ملا آن باشد کہ چُپ نشود جن دنوں میں فیض عام کانپور میں پڑھتا تھا ایک طالبعلم سے جو میرے ساتھ صدرا وغیرہ میں شریک تھے بہولے سے پوچھ بیٹھا کہ اللہ تعالیٰ جد ربنا کے کیا معنی ہیں وہ بولے کہ ہمارے دادا ہمارے رب کا بیٹا عرض کیا کہ باپ ہی نہیں تو دادا کہاں فرمانے لگے کہ جد کے معنی ہیں بہت بلندی پر یعنی معلوم اور یہ دلیل اُنکی ہے کہ باپ ہی نہیں آخر کار میں ہی خاموش ہوگیا مگر وہ بولتے گئے اسی طرح سید صاحب کی عادت شریفہ ہے کہ کسی ہی صریح عبارت دکھاؤ مگر خواہ مخواہ اُسے اندھوں کی کہیر بنا دینگے۔ بہلا صاحب! کسی شعر عرب کا بھی حوالہ دیا ؟ یا کسی مستند شخص کے قول سے استشہاد بھی کیا اگر فرما دیں کہ حروف جارہ کا حذف جائز ہے تو گذارش ہے کہ مطلق نہیں ورنہ فرما دیں صلے فی المسجد سے "فی" کو حذف کرکے صلی المسجد کہنا بھی جائز ہے ؟ در حالیکہ جارہ کو محذوف کر دینا اور پھر اُس سے وہی معنے سمجھنا درست ہیں ؟ اصل یہ ہے کہ آپ چونکہ ہمیشہ سے بدلیل کہنے کے عادی ہیں اسلئے ایسی باتیں آپسے کچھ بعید نہیں منتی

۱۰ حاشیہ نمبر ۱۰ (پتھر کو اپنی لکڑی مار) اِس آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ کے ایک معجزے کا بیان فرماتا ہے مطلب اِس آیت کا تو صرف اتنا ہی ہے کہ حضرت موسیٰ کے پانی مانگنے پر ہمنے اُن کو پتھر پر لکڑی مارنیکا حکم دیا جب اُس نے پتھر کو لکڑی سے مارا تو اُسمیں سے بارہ چشمے حسب تعداد قبایل بنی اسرائیل جاری ہوگئے یہ واقعہ بعینہ توریت میں بھی اسیطرح مذکور ہے توریت کی دوسری کتاب سفر خروج ۱۷ باب اول آیت میں یوں ہے تب ساری بنی اسرائیل کی جماعت نے اپنے سفروں میں خدا کے فرمان کے مطابق

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا
کھاؤ پئو اللہ کے دئیے ہوئے سے اور
تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِذْ
زمین میں فساد کرتے ہوئے نہ پھرو۔ اور جب
قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ
تمنے موسے سے کہا کہ ہم تو ہرگز ایک ہی کہانے پر صبر
وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا
نہین کرینگے پس ہمارے لئے اپنے رب سے دعا مانگ کہ ہمارے لئے وہ
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا
چیزین پیدا کرے جو زمین سے نکلتی ہین یعنی ساگ اور کگڑی اور گیہون اور مسور اور پیاز

کہ کھاؤ پیو اللہ کے دئیے ہوئے میں سے اور زمین میں فساد کرتے ہوئے
نہ پھرو پھر اس نعمت کا بھی تمسے شکر نہ ہوا بلکہ اُلٹا کفران نعمت کیا پھر اسی
پر ہی بس نہیں اور سنو جب ہمنے تم پر میدان بیابان میں من سلویٰ
آسمان سے اُتارا اور آرام سے تم کچھ مدت کہاتے رہے آخر کار بجائے شکر کے
تمنے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ہم تو ہرگز ایک ہی قسم من سلوی کے کہانے پر
صبر نہین کرینگے پس ہمارے لئے اپنے رب سے دعا مانگ کہ ہمارے لئے وہ
چیزیں پیدا کرے جو زمین سے نکلتی ہیں یعنی ساگ اور ککڑی اور گیہون
اور مسور اور پیاز وغیرہ تاکہ ہم اپنی ترکاریان چٹ پٹی بناکر کہایا کرین آگے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ چاہیں کہ جا مین تسل مشہور ہے جہاں سو دفعہ ایک پر سو دان ایک دلیل آپکی کلا دلیل ہی قابل ذکر ہے جہان فرمایا کہ "فی" کے حذف
ہونیکا قرینہ یہ ہے کہ اسی قصہ کو سورہ طہ مین فاضرب لھم طریقا فی البحر یبسا فرمایا پس ایک جگہ لفظ فی مذکور ہے
تو یہی قرینہ باقی مقامات میں اُس کے محذوف ہونیکا ہے پھر کہا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے "پس بزد
برای ایشان در راہ خشک" یعنی شاہ صاحب نے ضرب کے معنی زدن کے نہیں لئے رفتن کے لئے ہین جلد اول صفحہ ۹۸—
مین کہتا ہوں اس دلیل سے سرسید کا مطلب ثابت نہیں ہوتا اسلئے کہ یہ کوئی قاعدہ نہین کہ ایک جگہ اگر حرف جر مذکور ہو تو دوسری
جگہ بھی اُسی کو قرینہ بناکر محذوف مانا جائے یہ جب ہی ہے کہ طرز بیان اور مطلب ایک ہو ورنہ اگر مطلب بدلجائے تو کلام ہرگز
نہین) مثلاً ایک جگہ دعا لہ ہے اور دوسری جگہ دعا علیہ ہو تو یہاں فی کا مذکور ہونا پہلے میں اثر نہ کریگا اسی طرح ان
اضرب بعصاک البحر میں رستہ بنانیکا بیان ہے اور فاضرب لھم طریقا فی البحر میں اس راہ چلنے کا حکم ہے چنانچہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ سین کے بیابان سے کوچ کیا اور رفیدیم میں ڈیرا کیا۔ وہان لوگون کے پینے کو پانی نتھا سو لوگ موسی سے جھگڑنے لگے اور
کہا ہمکو پانی دے کہ پیوین موسیٰ نے اُنہیں کہا تم مجھسے کیون جھگڑتے ہو اور خداوند کا کیون امتحان کرتے ہو اور سدی لوگ وہان
پانی کے پیاسے تھے سو لوگ موسے پر جھنجھلائے اور کہا کہ تو مصر سے کیون ہمین نکال لایا کہ ہمیں اور ہمارے لڑکون اور ہمارے
مواشی کو پیاس سے ہلاک کرے موسے نے خداوند سے فریاد کرکے کہا کہ میں ان لوگون سے کیا کرون وے سب تو ابھی مجھے سنگسار

قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي

موسیٰ نے کہا اچھی چیز کے بدلہ مین ادنی چیز لیناچاہتے ہو

هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ

کسی شہر مین جا بسو جس جو مانگتے ہو تم کو ملیگا

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا

اور اون پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور اونہون نے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

خدا کا غضب اپنے پر لیا یہ اسلئے کہ ہمیشہ اللہ کی نشانیان جہٹلاتے رہے

جواب میں موسیٰ نے کہا تعجب ہے تمہارے حال پر کیا اچھی چیز من سلوی کے بدلہ میں ادنے چیز مسور وغیرہ لینا چاہتے ہو اگر تمہارا یہی شوق ہے تو کسی شہر مین جا بسو پس جو مانگتے ہو وہ تمکو ملیگا جبکہ اونہون نے خود ہی ان اشیاء کی درخواست کی پس اسی کے مناسب انکی گت ہوئی اور ادن پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی جیسی کہ عموماً دہقانون پر ہوتی ہے نصرف مفلسی اور تنگدستی بلکہ بعد اسکے یہی انہون نے خدا کا غضب اپنے پر لیا یہ اسلئے کہ ہمیشہ اللہ کی نشانیان جہٹلاتے رہے یہان تک اسمین دلیر ہوئے کہ احکام شرعیہ کی عموماً گستاخی کرنے اور اللہ کے نبیوں کو جو ٹری

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ شاہ صاحب کا ترجمہ ہی اسکا محاکم بناتا ہوں جس سے یہی ثابت ہو جائیگا کہ آپنے جو ترجمہ نقل کیا ہے وہ غلط ہے پس بسازید ائے ایشان راہ خشک در دریا دیکھو حمایل مطبع الصاری دہلی اور ایک نسخے میں تو بالکل ہی آپکے دعوی کی تردید ہے کہ شاہ صاحب نے ضرب کے معنی رفتن کے کئے ہیں "بزن برائے ایشان" دیکھو حمایل مطبوعہ ہاشمی میرٹھ - ہان ہم انصاف سے کہتے ہین کہ ایسا منقولہ ترجمہ بھی ایک قرآن مطبوعہ فاروقی دہلی میں ہے لیکن دو نسخے ایسے مخالف ہیں اس مخالفت کا فیصلہ اگر کثرت نسخ کے اعتبار سے آپ منظور کرین تو ہمین مفید ہے ورنہ اذا تعارضا تساقطا تو نتیجہ لازمی ہے پس آپ کا دونو آیتوں کے مانید ضرب کے معنی دونو جگہ چلنے کے لینا اور "فی" کو محذوف ماننا ہرگز صحیح نہیں - دونو آیتیں اپنا اپنا مطلب ادا کرنے میں بالکل واضح ہیں "ان اضرب" والی آیت کے صاف معنی یہ ہیں کہ دریا کو اپنی لکڑی سے مار تاکہ وہ راہ بن جائے اور فاضرب لهم طریقا کے معنی "بنا ان کے لئے دریا مین خشک راستہ" ہیں پس کچھ ضرور نہیں کہ ضرب کے معنی دونو جگہ چلنے کے لئے جاوین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۰ کرنے کو تیار ہین خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ لوگون کے آگے جا اور بنی اسرائیل کے بزرگون کو اپنے ساتھ لے اور اپنا عصا جو تو دریا پہ مارتا تھا اپنے ہاتھ مین لے اور جا دیکھ کہ میں وہان حورب کی چٹان پر تیرے آگے کھڑا ہونگا تو اس چٹان کو مار تو اس سے پانی نکلے گا تاکہ لوگ پیویں چنانچہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگون کے سامنے یہی کیا اور اس نے اسلئے کہ بنی اسرائیل نے وہان جہگڑا کیا تہا اور اسلئے کہ اونہون نے خداوند کو امتحان کیا تہا اور کہا تہا کہ خداوند ہمارے بیچ مین ہے کہ نہین اس

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
اور اللہ کے نبیوں کو
بِغَيْرِ الْحَقِّ ط
ناحق قتل کرتے تھے
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
یہ اس وجہ سے تھا کہ وہ پہلے ہی سے نافرمانی
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○
اور سرکشی کیا کرتے تھے

ہماری نشانی خدا کی ہوتے ہیں ناحق ظلم سے قتل کرتے تھے چنانچہ یحییٰ اور زکریا وغیرہ کو ناحق انہوں نے قتل کیا - قاعدہ ہے کہ ابتدا میں انسان چھوٹے چھوٹے گناہ دلیری سے کرتا ہے آخر نوبت یہ ہوتی ہے کہ بڑوں سے بھی پرہیز نہیں کر سکتا چنانچہ یہ قتل قتال نبیوں کا جو بنی اسرائیل نے کیا اس وجہ سے تھا کہ وہ پہلے ہی سے نافرمانی و سرکشی کیا کرتے تھے آخر نوبت باین جا رسید کہ انہوں نے اپنے دنیاوی منافع کے لئے اللہ کے رسولوں کو قتل کر ڈالا اے بنی اسرائیل جو کچھ تمنے اور تمہارے بزرگوں نے پہلے کیا سو کیا اب بھی اگر تم باز آجاؤ گے تو ہم تمہیں معاف کر دینگے کیونکہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ یا ایک جگہ لینے سے دوسری جگہ بیٹے نمبر ہو جائیں ہر ایک آپ اپنے اپنے معنی بتلانے میں جداگانہ ہیں پھر آپنے جو فانفلق کی توجیہ میں تحریر یا تحریف ۔ زبان ہے انصاف سے کہیں وہ اس قابل ہے کہ عالم کی زبان سے نکلے چونکہ آپ کی اس موقع کی ساری دُرفشانی اہل علم کے ملاحظہ کے قابل ہے اسلئے میں اسے من وعن نقل کرتا ہوں

قولہ انفلق ماضی کا صیغہ ہے اور عربی زبان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ماضی جزا میں واقع ہوتی ہے تو اسکی دو حالتیں ہوتی ہیں اگر ماضی اپنے معنی پر نہیں رہتی بلکہ شرط کی معلول ہوتی ہے تو اسوقت اس پر "ف" نہیں لاتے اور جبکہ وہ اپنے معنوں پر باقی رہتی ہے اور جزا کی معلول نہیں ہوتی تب اسپر "ف" لاتے ہیں جیسے کہ اس مثال میں ان اکرمتنی فاکرمتک اس یعنے اگر تعظیم کریگا تو میری تو میں تیری تعظیم کر چکا ہوں اس مثال میں جزا (یعنے گذشتہ کل میں تعظیم کا کرنا) شرط کا معلول نہیں ہے کیونکہ وہ اس سے پہلے ہی ہو چکی تھی اسی طرح اس آیت میں سمندر کا پھٹ جانا یا میں کا کھل جانا ضرب کا معلول نہیں

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ جسکا نام مسہ اور مریبہ تھا یعنی امتحان کی جگہ) تو یہ واقعہ ہی سیدھے سادھے الفاظ سے قرآن کریم میں مذکور ہے اور تورات میں بکمال تفصیل ذکر ہے مگر سید کو ہی پرانی حرکت انہوں نے اس پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہا اور یہ درفشانی کی - حجر کے معنی پہاڑ لئے ہیں اور ضرب کے معنی رفتن کے پس صاف معنی یہ ہوئے کہ اپنی لاٹھی کے سہارے سے پہاڑ پر چل اس پہاڑ کے پرے ایک مقام ہے وہاں بارہ چشمے پانی کے جاری تھے جسکی نسبت خدا نے فرمایا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا یعنی اس سے

ع

یہ طرح منقول منہ بھی غالبا
کی تمام تشریحات

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا
جو لوگ ظاہری طور پر ایمان لائے ہین یا جو لوگ یہودی
وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ
ہین یا عیسائی یا بے دین جو کوئی ان مین سے خدا کو
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا
دل سے مانے اور قیامت کے دن کا یقین کرے اور عمل اچھے کرے
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
پس اُن کی مزدوری اُن کے مالک کے پاس ہے

ہین اس بات کا خیال نہین کہ کوئی کون تہا بلکہ ہمارے ان تو ایمان
اور اخلاص معتبر ہے اِس لئے ہم عام اعلان دیتے ہیں کہ جو لوگ سرسری
اور ظاہری طور پر خدا اور رسول کو مانتے ہین یا جو لوگ یہودی ہیں جو سچے رسول
سے سخت بیجا عداوت رکھتے ہیں یا عیسائی یا وہ ہرتے بے دین جو ایسے
عقل کے اندہے ہیں کہ اپنا خالق ہی کسیکو نہین جانتے کوئی ہو جو
کوئی اِن میں سے خدا کے حکموں کو دل سے مانے اور قیامت کے دن
کا یقین کرے اور عمل بہی شریعت محمدیہ کے مطابق اچہے کرے پس اُن
لوگوں کی مزدوری بڑی ہی محفوظ اُن کے مالک خداوند عالم کے پاس ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ سید صاحب! کہاں ہین کیا کہتے ہیں شاید آپنے بہی سنا ہوگا کہ ایک دفعہ بادشاہ دہلی مدرسہ عربی کا امتحان لینے گئے ایک
طالب علم سے پوچہا کہ الحمد لله مین واو کیسا ہے وہ بولا کہ واو عطف کا بادشاہ نے بوجہ اسکے کہ اتنا تو جانتا ہے کہ عطف
کا واو ہوتا ہے اسکو بہی انعام دیا کہان شرط و جزا کا مسئلہ اور کہان یہ صورت اور آپکی کہان مثال تہی ۔ ص
نے کیونکر کہ یہ سب کا ز لٹا ۔ ہم لٹے بات الٹی یار آشنا ۔ سبحان اللہ واو عطف کا سے ہی کہین کیون نہ ہو بقول شیعہ اہل بیت معصوم تہے
مگر آج تو آپنے انکی خوب ہی تغلیط کی اول تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے کہ ماضی اپنے معنوں میں رہکر جزا واقع ہو سکتی ہے بلکہ وہ دلیل
بر جزا ہوتی ہے جزا نہین آپ کوئی مثال ایسی نہ بتلا سکین گے جسمین ماضی اپنے معنون میں رہکر جزا واقع ہوئی پس آپکا
مثال میں ان اکرمتنی فاکرمتک امس پیش کرنا ہی غلط ٹہرا اسلئے کہ اس مثال مین بہی فاکرمتک
امس جزا نہین بلکہ دلیل بر جزا ہے جیسا کہ متنبی کے اس شعر مین ان تغل الانام وانت منہم فان المسک بعض دم الغزال

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ پہوٹ نکلے ہین بارہ چشمے جابجا اِلٰی صفحہ ۱۱۱ ۔ کاش کہ اسی پہاڑ سے ہی کہہ دیا ہوتا کہ منہ کی ضمیر مجرور ادسی حجر کیطرف پہر جاتی
ہے میں تو شک نہین کہ جو کچہہ مضمون سید صاحب تراشتے ہین موجودہ الفاظ سے وہ معنی کسیطرح مفہوم نہین ہوتے رہا حذف حروف
جارہ کا سو جبتک موجودہ عبارت معنی بتلانے مین بے غبار ہے اور وہ معنی فی نفسہ صحیح اور ممکن اور منقولات کے مطابق
ہین تب تک کسی قسم کا حذف بلا ضرورت جایز نہین اور اگر ایسے بلا ضرورت حروف جارہ کا حذف مانین تو فرمائیے

✱ اِس جگہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی نے سید احمد خان صاحب کی عبارت مین غور نہیں فرمایا جو عبارت انہوں نے کا نپور کے اس مسئلہ کے جواب مین نقل کی ہے سید صاحب
گویا اسی کا ترجمہ کیا تہا جسے انہوں نے اجنبی جانا حالانکہ ایسا نہین ۔ انصاف یہ ہے کہ مخالف کی بات کو رد کرنے سے پہلے ہر پہلو دیکہنا بہی ضروری ہے ۔ ۱۲ منہ

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

اور نہ اون کو خوف ہے اور نہ وہ غمناک ہون گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اور جب ہمنے تمپر پہاڑ کو بلند کرکے وعدہ لیا اور

الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ

(تاکید بہی کی) کہ جو تم کو ہمنے دیا اُسے مضبوط پکڑو

اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور جو اُسمین ہے اسے یاد کرو شاید تم عذاب سے چہوٹ جاؤ۔

نہ اُن کو زندگی میں اوس کے ضایع ہونیکا خوف ہے اور نہ وہ بعد مرنے کے ہی اوس کے ضایع ہونے سے غمناک ہوں گے اس لئے کہ وہ ضایع ہی نہ ہوگی مگر تم ایسے کہان جو چپکے سے مان لو تمہاری تو ابتدا سے انکار اور غرور کی عادت ہے اور سنو کہ جب ہمنے تمپر پہاڑ کو بلند کرکے وعدہ لیا کہ تورات پر عمل کرنا اور حضرت موسیٰ کی زبانی تاکید بہی کی کہ جو کچھ ہمنے دیا اُسے مضبوط پکڑو اور جو اوسمیں ہے اُسے دل سے یاد کرو اور اس امر کی امید رکھو کہ شاید تم عذاب سے چھوٹ جاؤ مگر تم ایسے کہان تہے کہ سیدہے رہتے۔ پہر بہی اپنے عہد و پیمان سے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ یا آیت کریمہ ان یسرق فقد سرق اخ لہ ہان اُن معنون سے صحیح ہوسکتی ہے جو ہمنے حاشیہ مین لکہے ہین مگر اُن کو یہان علاقہ ہی نہین۔ سید صاحب اس طرح کے ہاتہہ پاؤں مارنے سے بجز اس کے کہ اہل علم مین ہنسی ہو کچہ فائدہ نہین۔ عالمون سے غلطی ہی ممکن ہے مگر عالم کا فرض ہے کہ کہتے ہوئے اپنی تقریر کو مخالفانہ نظر سے دیکہے ورنہ محبت تو ایسی بلا ہے کہ کانے بیٹے کو بہی سنوا نکہا دکہاتی ہے ہان ایک توجیہ آپکی عبارت کی ہوسکتی ہے شاید کہ آپنے اپنے جی مین وہی رکہی ہو جو (بقول آپکے محسن کے) خدا کو بہی نہ سوجہی ہو۔ کہ تقدیر کلام یون ہے ان اضرب بعصاك البحران ضربت فحوت فانفلق فكان كل فرق كالطود العظيم یعنی (بقول آپکے) ہمنے موسیٰ سے کہا کہ دریا مین اپنی لکڑی کے سہارے چل اگر چلیگا تو بچ جائیگا اسلئے کہ وہ دریا کہلا ہوا اور پایاب ہے پس اس صورت مین فانفلق اگرچہ جزا نہین مگر دلیل بر جزا جسے مجازا جزا کہین ہوسکتا ہے سو اگر یہی آپکی مراد ہے تو شاباش میرے نام ہے جس نے آپکے مدعا کو جو در بطن شاعر کا مصداق

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ کہ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ اگر کوئی حرف جار کو حذف سمجھ کر تقدیر کلام فليصم فيه بتلائے جس سے سارے مہینے رمضان کے روزون کی فرضیت غیر ضروری ہو بلکہ چند روزے رکہنے سے مکلف عہدہ برآ ہوسکے تو ایسے شخص کے جواب مین غالبًا آپ بہی یہی کہین گے کہ ایسے موقع پر جہان کلام میں حذف ماننے سے موجودہ عبارت سے معنی ہی دگرگون ہوجاوین حذف جایز نہیں اسلئے کہ حذف عبارت مثل مردار کے ہے جبتک حلال (موجودہ عبارت) سے کام چل سکے تبتک حرام

ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ
تم پھر گئے پس اگر خدا کا فضل

اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ
اور اوسکی رحمت نصیب نہ ہوتی تو بیشک تم ٹوٹا پاتے

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا
اور یقیناً تم اُن لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے

مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ
ہفتہ کے حکم میں کجروی کی پس انکو حکم دیا کہ تم بھٹکارے ہوئے

تم پھر گئے جس کے سبب سے دروغناب ہونے پس اگر خدا کا فضل اور
اوسکی رحمت نصیب نہ ہوتی تو بیشک تم ٹوٹا پاتے کہ دین و دنیا میں سخت
تم کو ذلت پہنچتی کیا تم کو نہیں اسمیں نشانات ہیں کہ جو لوگ ہمارے حکموں
سے روگردانی کرتے ہیں انکو کیسی ذلت اور خواری پہنچتی ہے حالانکہ

یقیناً تم اُن شریر لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے ہفتہ
کے حکم میں کجروی کی جو انکو حکم تہا اُسکے خلاف اختیار کیا کہ ہفتہ کے
روز انکو مچھلیاں پکڑنے کی ممانعت تہی مگر وہ باز نہ آئے کسی حیلہ
حوالہ سے پکڑتے ہی رہے پس ہمنے انکو حکم دیا کہ تم بھٹکارے ہوئے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ سے ظاہر کیا - مگر اس پر بھی گذارش ہے اول تو یہہ بتلادین کہ اگر اتنی بڑی عبارت کا حذف جایز رکہا جائے اور ہر جگہ اسی
ٹوٹے ہوئے ہتیار کو پیش کیا جائے تو کوئی مسلہ بہی قرآن کریم کا ثابت ہو سکتا ہے ہر ایک جگہ یہی قاعدہ جاری ہوگا کہ یہہ
حذف وہ حذف ہو حتے کہ مطلب ہی حذف ہو - دوم یہ سیاق کلام کے بہی مخالف ہے کیونکہ سیاق سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
یہ کلام بطور نتیجہ کے ہمکو سنایا جاتا ہے اسی لئے آگے کے جملوں کو اسیپر عطف کرتے گئے ہیں چنانچہ فرماتے ہین فَكَانَ
كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ثُمَّ أَغْرَقْنَا
الْآخَرِينَ اور سب سے اخیر کیا ہی مختصر نتیجہ نکالا ہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ یعنی موسیٰ
اور اس کے ساتہیوں کے بچانے اور فرعون کے غرق کرنے میں بڑی نشانی ہے کہ خدا کی قدرت کاملہ اور نصرت فی الامور
کا پورا ثبوت ملتا ہے لیکن بہت سے لوگ (مثل سید صاحب کے) اسے نہیں مانتے جبکہ یہ کلام بطور نتیجہ کے ہمیں سنایا جاتا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر (از صدف) کیطرف خیال کرنا گویا بلا ضرورت مُردار خوری ہے سو ہماری طرف سے بہی یہی جواب ہا ادب یا اسکے ہم معنی بالالزام معنی گذارش
ہوگا اصل یہ ہے کہ سید صاحب کو ایسے مواقع میں ہمیشہ وہی سپر نیچرل (خلاف قانون قدرت) کی مشکل درپیش آتی ہے
جس کا جواب مفصل ہم **اذ فرقنا** کے حاشیہ میں عرض کر آئے ہیں اگر قبول افتد زہے عز و شرف - علاوہ اسکے
گذارش خاص یہہ ہے کہ اتنا تو سر سید بہی مانتے ہیں کہ عناصر میں کون و فساد بہی ہونا نہ صرف ممکن بلکہ مشاہد ہے یعنی ہوا سے پانی

كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهَا
بندر ہو جاؤ پس کیا ہمنے اس
نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً
کو ہیبت اوسکے سامنے والون کیلئے اور اس سے پچھلون کیلئے
لِّلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ
اور نصیحت بنایا ڈرنیوالون کے حق مین — اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کہا
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ط
کہ اللہ تعالیٰ تمکو یہ حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو

بندر ہو جاؤ پس کیا ہمنے اس قصہ کو ہیبت الہی کا موجب اُس کے سامنے دیکھنے والوں کے لئے اور اس سے پچھلوں کے لئے - اور موجب نصیحت بنایا خدا سے ڈرنے والوں کے حق میں - اس انکار او سرکشی کی عادت تم میں نئی نہیں بلکہ یہ بدخوئی تم مین ابتدا سے ہی چلی آتی ہے - اور سنو جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے جب اونہوں نے ایک بیگناہ آدمی کو قتل کر ڈالا تہا اور آپس میں ایک دوسرے پر بہتان لگائے جیسا کہ آگے آتا ہے تو اُنکے فیصلہ کیلئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں تمکو یہ حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو تمہارے بزرگوں نے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ تو فانفلق سے لیکر اخیر تک حضرت موسیٰ کو خطاب نہیں اور کسیطرح نہین ہو سکتا - تیسری آیت سورہ طٰہٰ کی ہے اوحینا الی موسے ان اسر بعبادی فاضرب لھم طریقا فی البحر یبسا یعنی موسیٰ کو ہمنے پیغام بہیجا کہ تو ہمارے بندون کو رات سے ہی لے چل پہر اون کے لئے دریا مین رستہ خشک بنا یہ آیت بھی جتلا رہی ہے کہ اوس دریا سے عبور کرنے میں حضرت موسیٰ کے فعل کو ہی دخل ہے ورنہ حضرت موسیٰ کو کیوں حکم ہوتا کہ تو اُن کے لئے خشک رستہ بنا غضب یہ کہ اس واضح آیت کو سید صاحب اپنے دعوے " ان اضرب بعصاک البحر" میں حذف "فی" کا قرینہ بتاتے ہین جس کا جواب ہم پہلے دے آئے ہین - پس بعد اللتیا واللتی ہم اس دعوے پر کہ حضرت موسیٰ کا عبور خرق عادت تہا جو قرآن کے صحیح الفاظ سے ثابت ہوتا ہے توراۃ سے بہی جسے سید صاحب غیر محرف لفظی مانتے ہیں شہادت پیش کرتے ہین تاکہ سید صاحب کو حسب عادت قدیمہ کوئی عذر نہ رہے کہ کتب سابقہ میں اسکا ذکر نہیں اسلئے قابل تاویل ہے - توراۃ کی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ اور پانی سے ہوا وغیرہ نتہار ہتا ہے پس ممکن ہے کہ اوس پتہر مین بہی جس سے بنی اسرائیل کیلئے پانی نکلا تہا کچھ اس قسم کے مسامات وقیفہ ہوں جن میں ہوا کی درآمد برآمد ہوتی ہو اور اُس کے اندر پہنچ کر بسبب برودت کے پانی ہو کر بہہ جاتی - لیجئے صاحب آپ کا نیچرل بہی بحال رہا اور آیت کے معنی بہی آپکی آفت سماوی سے محفوظ رہے - رہا یہ شبہ کہ اہین **زدن** کو کیا دخل تہا جسکے مارنیکا حضرت موسیٰ کو حکم ہوا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم معجزے کی تعریف میں کہہ آئے ہیں کہ بغیر اسباب کے

قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا

بولے کہ تو ہم سے مسخری کرتا ہے؟

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ

کہا پناہ خدا کی اس سے کہ ہوں

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا

جاہل بنوں بولے کہ

اسکی حکمت تو نہ سمجھی آیت کا اعتراض کو سنے اور حضرت موسیٰ سے

گستاخی سنتے بولے کہ اے موسیٰ تو ہم سے مسخری کرتا ہے ہم تو ایک

خون کا مقدمہ تیرے پاس لاتے ہیں اور تو ہمکو گائے کا قصہ سناتا

ہے سوال از آسمان جواب از ریسمان کا معاملہ نہیں تو کیا ہے موسیٰ نے

نہایت تہذیب سے اسکے جواب میں کہا کہ ٹھٹھہ مسخری تو بازاری لوگوں

اور جاہلوں کا کام ہے پناہ خدا کی اس سے کہ میں جاہل بنوں میں

تو خدا کا رسول ہوں اوس کے احکام سناتا ہوں - موسیٰ کا یہہ جواب

سنکر ذرہ سرد پڑے مگر بیہودہ سوالات کی عادت نہ گئی آخر بولے کہ

بقیہ حاشیہ نمبر ٩ - دوسری کتاب سفر خروج ١٤ باب ١٩ آیت سے اخیر تک مذکور ہے اور خدا کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے آگے

چلا جاتا تہا پہر اور اون کی پشت پر آرہا اور بدلی کا وہ ستون اُن کے سامنے سے گیا اور اُنکی پشت پر جا ٹہرا اور مصریوں

اسرائیلی لشکر کے بیچ میں آیا اور وہ ایک اندہیری بدلی ہوگئی پر رات کو روشن ہوتی سو تمام رات ایک لشکر دوسرے کے نزدیک

نہ آیا پہر موسیٰ نے دریا پر ہاتہہ بڑھایا اور خداوند نے بسبب بڑی پوربی اندہی کے تمام رات میں دریا کو چلایا اور دریا کو

سکہایا اور پانی کو دو حصہ کیا اور بنی اسرائیل دریا کے بیچ میں سے سوکہی زمین پر ہو کے گذر گئے **اور پانی کی اونکے**

داہنے اور بائیں دیوار تہی اور مصریوں نے پیچہا کیا اور اون کا پیچہا کئے ہوئے دے اور فرعون کے سب

گہوڑے اور اوسکی گاڑیاں اور اوس کے سوار دریا کے بیچوں بیچ تک آئے اور یوں ہوا کہ خداوند نے پچھلے پہر اوس آگ

اور بدلی کے ستون میں سے مصریوں کے لشکر پر نظر کی اور مصریوں کی فوج کو گہبرا دیا اور اونکی گاڑیوں کے پہیون کو

بقیہ حاشیہ نمبر ١ محض قدرت خداوندی سے ہوتا ہے گو کہ یہ ضروری ہے کہ اوس کے اسباب بہی کچھ ہوں مگر چونکہ وہ اون اسباب سے کہ جو

عام طور پر بطور عادت اور نیچرل کے اوس کے لئے سمجھے جایا کرتے ہین خالی ہوتا ہے اِس لئے اوسکو بلا اسباب ہی کہا کرتے ہین

پس اسی طرح ضرب موسے کو بہی گو حسب عادت اوسمیں دخل نہین لیکن ممکن ہے کہ اُن اسباب خفیہ سے جن سے یہ بہی ایک

خفی سبب ہے خلاف عادت خدا نے اِس امر کا ظہور فرمایا ہو - **اخیر مین** ہم سرسید کی کمال تحقیق کا ذکر کئے بغیر

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ قَالَ اِنَّهٗ
اپنے خدا سے دعا کر کہ ہمیں صاف بتلا دے کہ وہ گائی کیسی ہے
يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ
موسی نے کہا وہ خدا فرماتا ہے کہ وہ گائی نہ بوڑھی ہے نہ بہت چھوٹی بلکہ درمیانی عمر کی
فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا

بہتر ہم اکا حکم مانتے ہیں لیکن اپنے خدا سے دعا کر کہ ہمیں صاف
بتلا دے کہ وہ گائے کیسی ہے اور اسکی عمر کیا ہے موسی نے کہا وہ خدا
فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہے نہ بہت چھوٹی بلکہ درمیانی عمر
کی ہے پس اب سوال مت کرو جو کچھ تمکو حکم الہی ہوتا ہے وہی کرو مگر
وہ اپنی عادت کو نہ بھولے کہنے لگے ایک دفعہ اور خدا سے دعا کر ہمیں

کی ہے پس جو کچھ تمکو حکم ہوتا ہو وہی کرو وہ کہنے لگے خدا سے دعا کر ہمیں بتلا دے
بتلا دے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہے موسی نے کہا خدا فرماتا
مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۤءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا
کہ وہ گائے زرد رنگ ہے ایسا عمدہ ہے رنگ اوسکا کہ دیکھنے والوں کو
کہ اسکا رنگ کیسا ہے موسی نے کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ ہے ایسا عمدہ رنگ کہ خوش کرتا ہے دیکھنے والوں کو
نہایت بھلی لگتی ہے۔ اتنا سن سنا کر بھی باز نہ آئے اور بولے کہ ایک

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ نکال ڈالا ایسا کہ مشکل سے چلتی تھیں چنانچہ مصریوں نے کہا کہ آؤ اسرائیلیوں کے منہ پر سے بھاگ جائیں کیونکہ خداوند
اون کے لئے مصریوں سے جنگ کرتا ہے اور خداوند نے موسی سے کہا کہ اپنا ہاتھ دریا پر بڑھا تاکہ پانی مصریوں اور اونکی
گاڑیوں پر اور اون کے سواروں پر پھر آوے اور موسی نے اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا اور دریا صبح ہوتے اپنی قوت اصلی پر
لوٹا اور مصری اوس کے آگے بھاگے اور خداوند نے مصریوں کو دریا میں ہلاک کیا اور پانی پھرا اور گاڑیوں اور سواروں
اور فرعون کے سب لشکر کو جو اون کے پیچھے دریا کے بیچ آئے تھے چھپا لیا اور ایک بھی اون میں سے باقی نہ چھوٹا۔ پر
بنی اسرائیل خشک زمین پر دریا کے بیچ میں چلے گئے اور پانی کی اون کے دہنے بائیں دیوار تھی خداوند
نے اوس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے یوں بچایا اور اسرائیلیوں نے مصریوں کی لاشیں دریا کے کنارے
پر دیکھیں اور اسرائیلیوں نے بڑی قدرت جو خداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دیکھی اور لوگ خداوند سے ڈرے اور خداوند

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۰ بھی نہیں رہ سکتے کہ اونہوں نے اس موقع پر **توراۃ** کے اصل مقام مناسب کا نام تک نہیں لیا
اور جو لیا بھی تو ایسے ایک بے لگاؤ مقام کا کہ جس سے آیت کو کچھ بھی تعلق نہ تھا مگر چونکہ اوس میں بارہ چشموں کا
مذکور تھا اس لئے غنیمت جان کر فوراً ذکر کر دیا گو وہ واقع ایلیم کا ہے اور یہ رفیدیم کا پیچ ہے ؎
کالے گورے پہ کچھ نہیں موقوف ؛ دل کے لگنے کا ڈھنگ اور ہی ہے

منہ

اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ

اپنے رب سے دعا کر کہ بتلادے ہمکو وہ گائے کیسی ہے کیونکہ گائیں

تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُونَ

ہم پر مشتبہ ہو رہی ہیں انشاء اللہ ہم ضرور پا جائینگے

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ

موسی نے کہا خدا فرماتا ہے وہ گائے کام کرنیوالی نہیں جو زمین کو پھاڑتی

الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ

ہو نہ کھیت کو پانی پلاتی ہے ... تندرست

دفعہ پھر اپنے رب سے دعا کر کہ بتلادے ہمکو وہ گائے کیسی ہے دودھ دینے والی ہے یا کام کرنے والی جیسی کہ بعض گائیں ہل جوتتے ہیں کام دیتی ہیں کیونکہ اس قسم کی گائیں ہمارے ہاں بہت ہیں اسلئے مختلف قسم کی گائیں ہمپر مشتبہ ہو رہی ہیں پورے طور سے معلوم نہیں ہوا کہ کونسی گائے اللہ منظور ہے ہماری غرض اس سے تحقیق حق ہے انشاء اللہ آپ بتلا دینگے تو ہم ضرور ہی پا جاوینگے موسی نے کہا اللہ فرماتا ہے وہ گائے کام کرنے والی نہیں جو ہل چلا کر زمین کو پھاڑتی ہو نہ کسی کھیت کو پانی پلاتی ہے بلکہ وہ بے عیب تندرست

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ جادو سے بہت سے موسی پر ایمان لائے" پس ثابت ہوا کہ اس واقعہ (عصاء موسی کے خرق عادت ہونے) کے بیان میں قرآن کریم سے توراۃ نے نہ صرف اجمالی اتفاق کیا ہے بلکہ اس سے بھی اسکی کیفیت مفصل بیان کی ہے۔ ہم نہیں معلوم سید کو باوجود توراۃ کو غیر محرف ماننے کے کونسا امر مانع ہے کہ ان دونوں کتابوں (قرآن اور توراۃ) کے ظاہری اور صریح الفاظ سے مخالفت کر رہے ہیں۔ ہاں ہیں ہاں اور دو انکو بایشہ ایک تو وہی پرانی فقیر کی لکیر یعنے سپر نیچرل (خلاف قانون قدرت) نہیں ہو سکتا جسکا مفصل جواب گذر چکا۔ دوسرا امر ایک نقلی امر ہے جسکو آپ بطلیموس سے نقل کرتے ہیں۔

قولہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے عبور کیا تھا بحر احمر ایسا گہرا سمندر نہ تھا جیسا کہ اب ہے گو اس زمانہ کا صحیح جغرافیہ ہمکو نہ ملے مگر بہت پرانا جغرافیہ جو بطلیموس نے بنایا تھا مع اس کے نقشجات کے جو بطلیموس کے جغرافیہ کے مطابق بنائے گئے ہیں خوش قسمتی سے ہمارے پاس موجود ہے اور اوسمیں بحر احمر کا بھی نقشہ ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بطلیموس کے زمانہ تک بحر احمر میں تیس ۳۰ چھوٹے بڑے جزیرے موجود تھے اور یہہ صاف دلیل اس بات کی ہے کہ اوس زمانہ میں بحر احمر ایسا گہرا سمندر نہ تھا جیسا کہ اب ہے یا جیسا کہ ہمارے علماء اسلام بارہ سو برس سے اسکو دیکھتے آئے ہیں بحر احمر کی اس حالت پر خیال کرنے سے بالکل یقین ہو جاتا ہے کہ وہ مقام جہاں سے بنی اسرائیل اترے بلاشبہ جوار بہاٹ کے سبب سے رات کو پایاب اور دن کو عمیق ہو جاتا ہوگا الی ان قال مورخین کے قول کے بموجب بنی اسرائیل سن عیسوی

لَّاشِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ

کوئی داغ بھی اوسمین نہین بولے اب تو نے ٹہیک بات

بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا

بتلائی پس اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور امید نہ تہی کہ

يَفْعَلُونَ ﴿۷۱﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا

کرین - اور جب ایک نفس کو مار کر

فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿۷۲﴾

تمنے اوس مین تنازع کیا اور جس امر کو تم چہپاتے تہے

کوئی داغ بھی اوسمیں نہیں یہ سب فضول جہگڑے کرکے بولے کہ صاحب اب آپ نے ٹہیک بات بتلائی پس خدا خدا کرکے اونہون نے اوس گائے کو ذبح کیا اون کے جہگڑے سننے والوں کو تعجب ہوتا تہا اور امید نہ تہی کہ کرین - اس آخر الزمان رسول سے بہی تمہارا انکار کوئی تعجب کی بات نہیں تم تو موسیٰ سے بہی دربردہ کبہی منکر ہوجایا کرتے تہے یاد تو کرو جب ایک نفس کو مار کر تمنے اسمیں تنازع کیا کوئی کہے اوس نے مارا کوئی کہے اس نے - تمہارا گمان تہا کہ خدا موسیٰ کو خبر نہ کریگا مگر اللہ ایسے امور پر اپنے رسولوں کو ضرور مطلع کیا کرتا ہے اور جس امر کو تم چھپاتے تہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ سے دو ہزار پانسو نبرہ برس قبل بحر احمر کی شاخ سے اترے تہے اور بطلیموس جس نے جغرافیہ لکہا ہے جسکو کلاڈیس ثانی کہتے ہین سنہ عیسوی کی دوسری صدی میں تہا پس بنی اسرائیل کے عبور کرنیکے دو ہزار سات سو برس تک وہ جزیرے موجود تہے بطلیموس یونانی تہا مگر مصر مین رہتا تہا اور اس لئے بحر احمر کا حال جو اوس نے لکہا ہو زیادہ اعتبار کے لائق ہے جلد اول صفحہ ۔ مگر سید صاحب واللہ انصاف تو کرین کہ یہ تہیار ٹوٹا پہوٹا آپکا کہان تک کام دے سکتا ہے آپ کی اس دلیل کو دیکہہ کر مجہے **محدثین رضی اللہ عنہم** کی دور اندیشی کی تصدیق ہوئی کہ اخیر عمر کے محدث کی روایت قابل حجت نہیں یا تو آپ جانتے ہین کہ مقابل مین اقوال آپکے کوڑ مغز ملایان مساجد ہین کہ اون کو کچہہ بہی سمجہہ نہین کہاں میرے کلام میں غور کرینگے اور کہاں حسن قبح سے واقف ہونگے یا یہ خیال سمایا ہے کہ آخر احمقوں سے ملک خالی نہیں بلکہ قریبًا دو تہائی ایسے ہی ہیں بالخصوص مذہبی باتوں سے تو بالکل ناواقف بہلا یہ تو فرماوین اگر تاریخی واقعات پر پچہلے لوگ آپکی کمالات اور قومی خدمات کو معلوم کرنا چاہیں گے تو منشی سراج الدین احمد اڈیٹر سرمور گزٹ کی تحریر (جو آپ کے حالات دیکہنے والے ہین اون کے نزدیک زیادہ معتبر ہوگی یا اون مورخوں کی جو تین ہزار برس بعد قریب قیامت ہوں گے؟ حاشا وکلا - یہی وجہ ہے کہ سلطان محمود غزنوی رضی اللہ عنہ وارضاہ کے حالات دریافت کرنیکو تاریخ یمینی سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے جو واقعات کو بچشم خود دیکہتا یا دیکہنے والوں سے سنتا رہا - پس جب یہ ہمیشہ قاعدہ صحیح اور ہونا چاہئے کیونکہ لیس الخبر کالمعاینۃ تو پہر تمام تواریخ

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ
اللہ نے اوس کو ظاہر کرنا تھا پس ہمنے حکم دیا
بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ
کہ اوس گائے میں سے ایک ٹکڑا اس سے لگاؤ
يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ
خدا اسی طرح مردون کو زندہ کرے گا
اٰيٰتِهٖ
اور تم کو اپنی نشانیان دکھاتا ہی

اللہ نے اوسکو ظاہر کرنا تھا چونکہ اکثر قانون قدرت ہی کہ اسباب سے کام ہوتے ہیں پس اسنے حکم دیا کہ اس گائے مذبوح میں سے ایک ٹکڑا اس مردے سے لگاؤ اونہوں نے اوسی طرح حسب الحکم لگایا وہ مردہ زندہ ہوگیا مگر افسوس کہ تمنے ایسے نشان قدرت دیکھکر بھی ایسی بدعالیاں اختیار کیں کہ گویا وہ چیز الٰہی بھول گئے اور جان لیا کہ مرکر خدا کے سامنے ہی نہیں جانا بلکہ زندہ ہی نہ ہوں گے سو یاد رکھو بیشک خدا اسیطرح بلا اسباب موثرہ مردوں کو زندہ کرے گا جس طرح کہ یہ تمہارا مردہ بلا اسباب موثرہ زندہ ہوکر کے دکھلا دیا اور بجائے زندہ کرنے کی تم کو اپنی

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ سے وہ تاریخ جو حضرت موسیٰ کے دیکھنے والوں نے لکھی ہوئی ہو یعنی توراۃ کیونکر متہم ہو سکتی ہے آپ تو ضرور ہی مانیں گے کیونکہ جناب والا اوسکی نسبت تحریف لفظی کے قائل نہیں ہیں پس **انصاف** سے او سید صاحب واللہ بتلاوین اور سچ بتلاوین اپنے نانا کے لحاظ سے ہی بتلادین کہ توراۃ کی عبارت مذکورہ بالا کیا بتلا رہی ہے ... ہمارے سید کی تحقیقات پر کہ اس متبع اولیا نے توراۃ کا نام تک نہیں دیا تو یا کسی مسجد کے ملا صاحب بن گئے کہ توراۃ انجیل پڑھنا پڑھانا بلکہ دیکھنا ہی حرام سمجھا اور مطلب کے لئے توراۃ کو پیش نظر رکھکر آیات قرآنی میں بھی تاویل یا تحریف کر دیا کرتے ہیں کیون نہ ہو

وَاِذَا تَكُوْنُ كَرِيْهَةٌ اُدْعٰى لَهَا ۞ وَاِذَا يُحَاسُ الْحَيْسُ يُدْعٰى جُنْدَبُ

اے صاحب ہم اس کو بھی تسلیم کئے لیتے ہیں کہ بطلیموس نے بھی ٹھیک لکھا مگر اس سے یہ کیونکر ثابت ہو کہ بنی اسرائیل کیلئے دریا نہیں پھٹا تھا اول تو اسمین دریا کے چار پھاٹ ہونیکا کوئی ذکر نہیں اور میں کہتا ہوں اگر صریح لفظوں میں ہی بطلیموس لکھ جاتا کہ میرے دیکھتے ہوئے اوس دریا میں چار پھاٹ ہزار تو بھی ہمیں مضر نہ تھا اس لئے کہ تناقض کے لئے وحدت زمان بھی **ایساغوجی** نے شرط لگائی ہے یہ نہیں کہ ایک شخص خبر دے کہ زید صبح کیوقت مسجد میں تھا اور دوسرا بتلاوے کہ شام کو بازار میں تھا تو ان دونوں میں کسی قسم کا تناقض یا تدافع ہو۔ پس ممکن ہے کہ بطلیموس کے زمانہ میں جو قریبًا تین ہزار برس بعد میں ہوا بحر احمر میں چار پھاٹ بقواعد علم جوالجی ہوگیا ہو بلکہ میں کہتا ہوں کہ کسی تاریخ سے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ

تاکہ تم سمجھ جاؤ　　پہر تمہارے دل سخت ہوگئے

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً

پس وہ مثل پتہروں کی ہین بلکہ اُنسے بہی زیادہ سخت اور بعض پتہر ایسے ہی ہین

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا

کہ اون مین سے نہرین جاری ہوتی ہین اور بعض ایسے ہین کہ وہ

لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

پہٹ جاتے ہین پس اون مین سے تہوڑا تہوڑا پانی نکل آتا ہی اور بعض ایسے ہین جو

نشانیان دکہاتا ہے تاکہ تم سمجہہ جاؤ مگر تم ایسے کہان تہے کہ اتنی بڑی نشانی دیکہہ کر بہی ہمیشہ کے لئے مان لیتے بعد اس کے پہر تمہارے دل سخت ہوگئے پس وہ سختی مین مثل پتہر کے ہین بلکہ اون سے بہی زیادہ سخت اس لئے کہ پتہرون کی سختی تو طبعی ہے اور بعض پتہر ایسے ہی ہین کہ اون مین سے نہرین جاری ہوتی ہین اور بعض ایسے ہین کہ وہ کسیقدر پہٹ جاتے ہین پس بسبب پہٹنے کے اون مین سے تہوڑا تہوڑا پانی نکل آتا ہے اور بعض پتہر ایسے ہین جو اللہ کے خوف سے گر جاتے ہین مگر تم ایسے ہو کہ ان پتہرون سے بہی سخت دل اور

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ - بفرض محال اگر یہ بہی ثابت ہو کہ زمانہ عبور بنی اسرائیل مین بہی بحر احمر مین جوار بہاٹا تہا تو بہی ہماری دعوی کو مضر نہین ممکن ہے کہ ہو مگر جب بنی اسرائیل گذرے ہون تو خاص اون کی خاطر خدا نے بہتے ہوئے دریا کو بند کر دیا ہو چنانچہ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ اور فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ بتلا رہا ہے اور تورات کی عبارت مذکورہ اوسکی شرح کیفیت بتلا رہی ہے - مین حیران ہون کہ سید صاحب کس بنا پر قرآن کریم کو الہامی کتاب مان کر ایسی تاویلات رکیکہ اور اعذار باردہ کیا کرتے ہین اس پر بہی طرہ یہ کہ علما کو لقب خشک ملا - کور مغز - شہوت پرست آپنے تجویز کر رکہے ہین سچ ہے ؎

خوب کئے لاکہون ستم اس پیار مین بہی آپنے ہمپر　　خدا ناخواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

رہا آپ کا یہ اعتراض کہ اگر یہہ واقع خلاف قانون قدرت واقع ہوا تہا تو خدا تعالی سمندر کے پانی کو ہی ایسا سخت کر دیتا کہ مثال زمین کے اوسپر سے چلے جاتے جلد اول صفحہ ۱۷۱ اسکا جواب آپ نے خود ہی صفحہ ۱۹۴ مین دیکر اس تکلیف سے ہمین سبکدوش فرمایا جزاک اللہ خیر الجزا - جہان پر آپنے سمت قبلہ کے اختیار کرنے اور دوسری جانب کو چہوڑنیکی ترجیح بلا مرجح کے سوال کو اوٹہایا ہے کیونکہ یہ شبہ بطور ایک شبہ عامۃ الورود کے ہوگا جسے تمام عقلا لغو اور بیہودہ سمجہتے ہین کیونکہ اگر بالفرض دو مساوی چیزون مین سے ایک کے ترک اور ایک کے اختیار کرنیکی کوئی وجہ نہ ہو تو جو شبہ اسپر وارد ہوتا ہے وہی اوسوقت بہی وارد ہوگا جبکہ مختار کو ترک اور متروک کو اختیار کیا جاوے جلد اول صفحہ ۱۹۴ - پس اسیطرح کی یہان صورت ہے

ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ

پھر بدلتے ہیں بعد سمجھنے کے اور

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا

جان بوجھ کر اور جب کبھی

الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا

مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے

وَإِذَا

اور جب ایک

سن کر اپنے مطلب کیطرف پھیر لیتے ہیں یہ نہیں کہ غلط فہمی سے
کرتے ہیں بلکہ بعد سمجھنے کے دیدہ ودانستہ اور عیاں
جو کچھہ کرتے ہیں دفعی برات یہ تو انکی علمی کارروائی سے متعلق تہا
ہی سنو پہر ایک کام میں اپنا مطلب مدنظر رکہتے ہیں اور جب کبھی
مسلمانوں سے ملتے ہیں تو بوجہ اپنی دنیا داری کے اُن سے بگاڑنا
نہیں چاہتے بلکہ بطور دہوکہ دہی اور مطلب براری کے کہتے ہیں کہ
ہمنے تمہاری کتاب کو مدت سے مانا ہوا ہے کہ سچی ہے اور واقعی اس نبی
کی بابت پہلے ہی سے حضرت موسی نے خبر دی ہوئی ہے اور جب ایک

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ نہیں آسکتا جو حضرت موسی کے ہمراہ تہے پس اس صورت میں یہ شکل پیش آئیگی کہ تحریف کرنا خواہ لفظی ہو یا معنوی
اس میں شک نہیں کہ علماء کا کام ہے اور کلام کا شکر عمل کرنا جہلا کا کام حالانکہ اس آیت میں فرمایا کہ سنتے ہیں اور تحریف
کرتے ہیں جو ایک طرح سے متضادین کا جمع کرنا ظاہر مناسب ہون نہیں پڑہتے ہیں اور تحریف کرتے ہیں سو اس اعتراض
کی طرف ہمنے تفسیر میں اشارہ کیا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اس فعل شنیع کے بیان کرنے میں انکی ایک قسم کی اور شناعت
بیان ہو رہی ہے کہ یہ لوگ کتاب اللہ کو خود بشوق پڑہتے نہیں ہان اگر کوئی مقابل میں لا کر پیش کرے اور اس کے متعلق
کچھہ سوال کرے تو سن کر اسکی تحریف کر دیتے ہیں **راقم** کہتا ہے کہ ایسے افعال شنیعہ اور اطوار قبیحہ مسلمانوں میں بہی
عام طور پر مروج ہو گئے ہیں کتاب اللہ قرآن کریم جہوڑ کر نبذوا کتاب الله وراء ظهورهم کے مصداق بن رہے ہیں جہوٹی
روایات اور قصص واہیات کے بیان کا موقع اب ہمارے ممبر ہیں قرآن کریم جو عین وعظ تہا اور وعظ کے لئے ہی آیا تہا
اور اسے ہی حضور اقدس **فداہ روحی** ہمیشہ اپنے خطبوں میں پڑہکر لوگوں کو وعظ نصیحت کرتے تہے اسی کی یہ حالت
ہے کہ خطبوں میں بہی اوسکو جگہ نہیں ملتی وہ جگہ بہی مروج خطب مصنفہ نے کہ جن میں بعض نظم اور بعض نثر میں اپنے لئے مخصوص
کر لی ہے نہ بسبب ذالک اگر کوئی آیت منہ سے نکل جائے تو اور بات ہے واحسرتا اور روز ہم کیا جواب دینگے جب ہم پر اس مضمون
کی نالش ہو جاویگی **وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا** ۱۲ منہ

فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا
اور افسوس ہی اُن پر اُنکی کمائی سے اور کہتے ہین کہ ہمکو عذاب
النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ
نار ہونیکا ہی نہین ان چند روزہ ہوگا تو کہدی کہ تمنی ری اللہ
عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى
اقرار ہی لیا ہی تو بیشک اللہ اپنے عہد کے خلاف نہین کریگا کہ
اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً
کی نسبت ایسی بیہودہ باتین کہتی ہو جو خود ہی نہین جانتی ہان جو شخص گناہ کری اور
وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ
اسکی بداعمالیان اسکو گھیر لین تو ایسے لوگ
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَالَّذِينَ آمَنُوا
آگ مین جاوینگے وہ ہمیشہ اوسمین رہینگے اور جو لوگ ایمان
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا
لاوین اور اچھے کام کرین تو وہ لوگ جنت مین جاوینگے وہ ہمیشہ اوسی
خَالِدُونَ ع وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ
مین رہین گے اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اس امر کا عہد لیا
لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي
کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور قریبیون
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا
اور یتیمون اور مسکینون سی احسان کرنا اور سب لوگون سی اچھی طرح بولنا

اور افسوس ہے اُن پر اُن کی کمائی سے منجملہ اُنکی دروغگوئی کے یہ ہے
کہ اپنے تئین محبوب الٰہی ہونیکے مدعی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمکو عذاب
نار ہونیکا ہی نہیں ہاں ہمارے بڑون کی بدکرداری کی وجہ سے ہو بھی
تو چند روزہ ہوگا نہایت سی نہایت چالیس روز تک اس لئے کہ ہمارے
بزرگون نے چالیس روز تک ہی بچھڑے کی عبادت کی تھی - ای رسول تو
اُن سے کہہ دے کہ تم نے کوئی اللہ سے اس امر کا اقرار بھی لیا ہے کہ
جو چاہو سو کیا کرو میں تمہین کبھی بھی مواخذہ نہ کرون گا اگر کوئی عہد لیا
ہے تو بیشک قابل اعتماد ہے اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے عہد کئے ہوئے کے
خلاف نہین کریگا مگر واقعی یہ ہے کہ اس امر کا اقرار ہی کوئی نہین بلکہ اللہ
کی نسبت ایسی بیہودہ باتین کہتے ہو جو خود ہی نہین جانتے ہان سنو
حق یہ ہے کہ جو شخص گناہ کرے اور اس درجہ اُسکی بداعمالیان پہنچین کہ اُنکے
ایمان کو بھی گھیر لین یعنی ہر قسم کے کفر و شرک وغیرہ مین مبتلا ہو تو ایسے لوگ
بیشک آگ مین جاوینگے نہ صرف چند روزہ بلکہ وہ ہمیشہ اوسمین رہینگے
اور جو لوگ خدا پر ایمان لاوین اور موافق مرضی کے اُسکی کے اچھے کام
کرین ایسے لوگ بیشک جنت میں جاوینگے نہ صرف جاوینگے بلکہ وہ
ہمیشہ اوسی مین رہین گے تعجب کہ یہ وکس منہ سے کہتے ہین کہ ہمکو عذاب
نہ ہوگا جو چاہین ہم سے کئے جاوین کیا اُنکو یاد نہین کہ جب ہم نے بنی اسرائیل
سے اس امر کا عہد لیا تھا کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں
باپ اور قریبیون اور یتیموں اور مسکینون سے احسان کرنا اور علاوہ اس کے
سب لوگون سے اچھی طرح بولنا نہ صرف دنیا سازوں کی طرح کہ کہین کچھہ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ
اور نماز پڑہیو اور زکوۃ دیا کرو پہر تم سب
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ
پہر گئے مگر بہت تہوڑے تم مین اور تم پہر جانے والے ہو اور جب ہم نے
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ
تم سے یہ عہد لیا تہا کہ آپس مین خون ریزی نہ کرنا
وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
اور اپنے بہائی بندون کو اون کے وطن سے نہ نکالنا
ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝
پہر تم نے اقرار کیا اور تم شاہد ہو
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ
پہر تم اے لوگو اپنے بہائی بندون کو قتل کرتے ہو
وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ
اور ایک جماعت کو اون کے گہرون سے
مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ
نکال دیتے ہو اون کی تکلیف
عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ
پہنچانے کو اون کے دشمنون کی گناہ اور ظلم مین مدد
وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ
کرتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہوکر آوین تو بدلہ دیکر اونکو چہڑا لیتے ہو

اور کرین کچھ بلکہ خود ہی عمل کرو اور نماز پڑہو اور زکوۃ مال کی دیا کرو اس لیے
کہ ان دونون رکنون سے بدنی اور مالی دونو عبادتین پوری ہو جاتی ہین
مگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آئے پہر بعد اس عہد و پیمان کے کے ہی تم سب اس سے
پہر گئے مگر بہت تہوڑے سے تم مین سے ثابت قدم رہے یہ کیونکر ہو
سکتا ہے کہ تہوڑے سے ہی روز تم کو عذاب ہو حال آنکہ اب ہی تم اپنے
حکمون سے منہ پہیرے جاتے ہو نہ صرف یہی تو ہے کہ تم نے توڑا اگلی
اس کے پہلے بہی وہ بہی توڑے - اور سنو اب جب تم سے یہ عہد لیا تہا کہ آپس مین
خون ریزی نہ کرنا اور اپنے بہائی بندون کو اون کے وطن سے نہ نکالنا
پہر تم نے اقرار بہی کیا اور اب تک تم اس امر کے شاہد ہو کہ تمہارا وہ عہد ہوا وہ
صرف زبانی جمع خرچ تہا پہر تم نے خلاف بنی اسرائیل کے لوگو سب حکمون
کا خلاف کیا چنانچہ پہلے ہی حکم کو تم نے اس طرح سے ملیا کہ اپنے
بہائی بندون کو قتل کرتے ہو اور دوسرے حکم کا خلاف یہ کیا کہ اپنے
ہی میں سے ایک جماعت کو ضعیف جان کر بجائے جگہ دینے کے انکے
گہرون سے ہی نکال دیتے ہو پہر اسی پر ہی بس نہیں بلکہ وہ بہی جہان
تک ہو سکتا ہے کر گذرتے ہو اور انکی تکلیف پہنچانے کو اون کے دشمنون
کی گناہ اور ظلم مین بہی مدد کرتے ہو یہ نہیں سمجہتے ہو کہ یہ بہائی ہے آخر
بہائی بند تو ہمارے ہی ہین جیسا کہ اسوقت سمجہتے ہو جب اون پر کوئی
دشمن ہمارا غالب آتا ہے اور ذلیل کرتا ہے اسوقت تو ایسے مہربان
بنتے ہو کہ اگر وہ تمہارے پاس دشمن کے ہاتہہ قیدی ہو کر آوین تو بدلہ ہی
دیکر اون کو چہڑا لیتے ہو اور یہ نہین جانتے کہ ان مظلومون کا نکالنا ہی

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ
اوران کا نکالنا بھی تم پر حرام ہے کیا آدھی
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ
کتاب کو مانتے ہو اور کچھہ حصہ سے انکار کرتے ہو
فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ
پس جو کوئی تم مین سے یہ وتیرہ اختیار کرے
مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
اوسکو دنیا مین خواری اور ذلت کے سوا کچھہ بھی نصیب ہوگا
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ
اور قیامت کے روز سخت عذاب مین پہنچائے
الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
جائینگے اور خدا تمہارے کامون سے بیخبر
تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
نہین ہی تو ہین جنہون نے دنیا کو آخرت
اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا
کے عوض مین لیا پس نہ
يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ
توان سے عذاب خفیف ہوگا اور نہ اون کو مدد پہنچے گی
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا
اور موسی کو ہمنے کتاب دی اور اوس سے پیچھے کئی رسول بھیجے ہمنے عیسی ابن مریم کو معجزے دئے اور اوس کو

ع

تو تمپر حرام ہی اوسکا خلاف کیون ہمیشہ کرتے ہو کیا آدھی کتاب کے حکموں کو ہی مانتے ہو اور کچھہ حصہ سے انکار کرتے ہو۔ پس جو کوئی تم مین سے یہ وتیرہ اختیار کرے اوسکو دنیا مین خواری اور ذلت کے سوا کچھہ بھی نصیب نہ ہوگا اور اسی پر بس نہین بلکہ قیامت کے روز جو واقعی یوم الجزا ہے سخت عذاب مین پہنچائے جاوینگے اس لئے کہ یہ بات بڑی مجرمانہ حرکت ہے اور خدا تمہارے کامون سے کسیطرح بے خبر نہین ہی ایسے شریرون کی سزا اس قدر کچھہ زاید اور حد سے متجاوز نہیں انکا جرم ہی تو اعلے درجہ کا ہے یہی تو ہین جنہون نے دنیا کو آخرت کے عوض مین لیا محض دنیاوی فواید کے لحاظ سے اپنی آخرت کا خیال نہین کیا پس اونکے جرم کے مناسب یہی سزا ہے کہ نہ توان سے عذاب خفیف ہوگا اور نہ اون کو کسی سے مدد پہنچے گی۔ بہلا اور قصہ بہی سن لو! جس کے سننے کے بعد تم جان جاؤگے کہ واقعی یہ لوگ اسی سزا کے لایق اور مستوجب ہین ابتداسے ہمنے ان پر طرح طرح کے احسان کئے فرعون کی جوتیون سے نکالکران کو حاکم بنایا اور انہی کے ہدایت کے لئے موسی علیہ السلام کو ہم نے کتاب بہی دی مگر چونکہ طبیعت ہی ان کے شرارت اور کجروی تہی اسلئے حضرت موسی کی زندگی ہی میں ہی اوس سے اولجہتے تہے بعد اوسکے تو زیادہ ہی بگڑنیکا موقع تہا اس لئے موسی کے بعد ہمنے اوسکے خلیفہ بنائے اور اوس سے پیچھے کئی رسول بھی بہیجے مگر اونہون نے ایسے ظلم اور ستم اٹھائے کہ کسی کو قتل کیا و کسی کو نکال دیا۔ سب سے اخیر ہمنے عیسی ابن مریم کو روشن معجزے دئے اور اوس کو

بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

ہم نے روح القدس سے قوت دی تو جب کبھی تمہارے پاس کوئی

بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ

رسول ہی حکم لایا جسے نہیں چاہتے تھے تمہارے دل تو تم نے تکبر کیا

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ

کیا ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک کو قتل ہی کیا

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ

اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل محفوظ ہیں

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا

بلکہ انکے کفر کی وجہ سے خدا نے ان پر لعنت کی ہے پس یہ لوگ

مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ

نہیں مانیں گے اور جب اللہ کی طرف سے انکے پاس ایک

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا

کتاب آئی جس کو پہچان چکے ہیں جو ان کے ساتھ والی کو

مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مانتی ہے تو اس سے انکاری ہو گئے حالانکہ اس سے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ

پہلے کفار پر فتحیابی چاہا کرتے تھے

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

پس لعنت اللہ ہو ان کافروں پر

جبرئیل کے ذریعہ سے قوت بھی دی کہ اکثر اوقات مسیح کے ہمرکاب رہتے تھے لیکن اور اور لوگوں نے کبھی کسی نبی کی کماحقہ تعظیم نہیں کی بلکہ ہمیشہ معاندانہ طور پر پیش آئے کوئی ان سے پوچھے کہ جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسے حکم لایا ہے جنہیں تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو کیا تم نے اون کے ماننے سے واقعی انکار اور تکبر کیا تھا ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک کو قتل ہی کیا اس کے جواب میں بڑی دلیری سے انکار کرتے ہیں اور اپنے زعم باطل کے مطابق اسکی وجہ وہ بتلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمنے اس لئے اونکو نہیں مانا تھا کہ ہمارے دل محفوظ ہیں اونکی جھوٹی باتیں وہاں تک رسائی نہ کر سکتی تھیں دیکھو تو کیا عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق ہیں یہ عذر انکا بالکل غلط ہے یہ ہرگز نہیں کہ جھوٹی باتیں اونکو سناتے تھے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انکے کفر اور بے ایمانی کی وجہ سے خدا نے انپر لعنت کی ہے پس اسکا نتیجہ یہ ہے کہ اب یہ لوگ خدا کے حکموں کو نہیں مانیں گے انکی بے ایمانی اور طمع دنیاوی کا ثبوت چاہتا ہوں تو اور سنو! جب اللہ کیطرف سے ان کے پاس ایک کتاب بذریعہ محمد رسول اللہ پہنچی جس کی سچائی کو خوب ہی پہچان چکے ہیں جو ذاتی سچائی کے علاوہ انکے ساتھ والی کتاب کی اصلیت کو مانتی ہے تو بوجہ بعض دنیاوی اغراض کے اوس سے انکاری ہو گئے حالانکہ اس سے پہلے اسی کے وسیلہ سے اپنے مخالف کفار پر فتحیابی چاہا کرتے تھے کیا اس سے بھی زیادہ دنیا داری کا ثبوت ہو گا پس اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ لعنت اللہ ہو ان جیسے کافروں پر جو دنیا کے عوض

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ
بُری ہے وہ چیز جس کے عوض مین اپنی
يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ
جانون کو دے چکے ہین کہ اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب
يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
نہین مانتے محض حسد سے اس بات کے کہ اللہ اپنا فضل اپنے
عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ
بندون مین سے کسی پر اتارے پس غضب پر غضب خدا کا انہون
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○
نے لیا اور کافرون کو ذلیل کرنے والا عذاب ہے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ
اور جب کوئی ان سے کہے کہ اللہ کی اوتاری ہوئی
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ
(کتاب قرآن) کو مان لو تو کہتے ہین ہم تو اوسی کو مانین گے
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ
جو ہماری طرف اتری اور جو اسکے سوا ہے سب سے
بِمَا وَرَآءَهٗ ۤ وَهُوَ الْحَقُّ
انکار ہی کرینگے حالانکہ وہ بالکل حق ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ
اون کی ساتھ والی کتاب کو سچ ماننا ہے

بیں وین کو بیچ رہے ہین اگر غور کرین تو بُری ہے وہ چیز جس کے عوض
مین اپنی جانون کو دے چکے ہین اور عذاب الٰہی کے مستحق ہو گئے
وہ بدکاری کہ جس کے سبب سے اپنے آپ کو مورد عذاب بنا چکے ہین یہ ہے
کہ اللہ کی اوتاری ہوئی (کتاب) قرآن نہیں مانتے نہ بوجہ غلط
فہمی کے بلکہ محض حسد سے اس بات کے کہ اللہ اپنا فضل اپنے بندون
میں سے کسی پر اتارے پس اسی وجہ سے غضب پر غضب خدا کا انہون
نے لیا اور دنیا کے عذاب کے علاوہ ان کافرون کو [illegible]
کرنیوالا عذاب ہے، عوام دنیا دار تو جو چاہین سو [illegible]
کسی طرح سے کم نہیں جو چاہتے ہین سو کہدیتے ہین [illegible]
کہے کہ اللہ کی اوتاری ہوئی (کتاب) قرآن کو مان لو تمہاری نجات
ہو جائیگی تو اس کے جواب مین کیسی بیڈھب بات کہتے ہین کہ ہم تو
صاحب! اُسی کتاب کو مانین گے جو ہماری طرف اُتری ہوئی ہے
یعنی تورات گویا اوسی کتاب پر حصر ہے کہ اوسی کو مانین اور جو اوسکے
سوا ہے سب سے انکار ہی کرینگے حالانکہ ہر امر کی تکذیب کے لئے
دو باتین ہوا کرتی ہیں یا تو وہ امر فی نفسہ پایۂ صداقت سے گرا ہو یا وہ کسی
عقیدۂ سابقہ مسلمہ کے خلاف ہو سو قرآن مین ان دونو موانع مین سے ایک
بہی نہین اپنے ثبوت مین وہ بالکل حق ہے دوسری وجہ بہی اوس مین نہیں
کہ اون کے کسی عقیدے کے خلاف ہو بلکہ اون کی ساتھ والی کتاب
کو سچ ماناتا ہے پہر کیا وجہ ہے کہ اوس سے انکاری ہوئے جاتے ہین
اور بار بار یہی منہ پر لاوین کہ ہم تو اپنی ہی کتاب کو مانین گے بھلا ان کا یہ

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ
تو کہہ کہ اگر تم ماننے والے ہو تو پہلے
اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ
اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے
مُؤْمِنِينَ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ
اور تمہارے پاس
مُوسٰى بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
موسیٰ صاف دلیلیں لایا پس تمنے
الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَنْتُمْ
اوس کے پیچھے بچھڑے کو (خدا) بنا لیا
ظَالِمُونَ ○ وَإِذْ أَخَذْنَا
اور تم ظالم ہو اور جب ہمنے تم سے
مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
کوہ طور تمپر کھڑا کر کے وعدہ
الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ
لیا اور کہا کہ خوب قوت سے پکڑو جو ہمنے
بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا قَالُوا
تمکو دیا ہے اور سنو بولے

عذر بھی نہ رہے بابن غرض کہ ہر را بد باید رسانید تو اسے محمد ان سے کہہ
کہ اگر تم توراۃ کے ہی ماننے والے ہو اور ہمیشہ سے اوسے مانتے چلے آئے
ہو تو پھر اللہ کے نبیوں کو پہلے کیوں قتل کرتے تھے کیا توراۃ میں نبی کا
قتل جائز ہے ؟ پس اسی ہی افعال شنیعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیشہ
سے دنیا کے طالب ہو نہ تم کو توراۃ سے غرض نہ حضرت موسیٰ سے مطلب
پس تمہارا قرآن شریف سے انکار کرنا اور اوس انکار کی وجہ یہ بتلانا کہ ہم
توراۃ کو ہی مانتے ہیں اس لئے قرآن کے ماننے کی ہمیں حاجت نہیں
لکن تمہارے پہلے بہت سے نبی توراۃ ہی کی تکمیل کو آئے تمنے اون کو بھی
قتل کر دیا اگر یہ وجہ تمہاری موجہ ہوتی تو اون کو کیوں مارتے اصل وجہ یہ ہے
کہ تم ہمیشہ سے اپنی خواہشوں کے تابع رہے اور دین کی آڑ میں بدنی
کے کام کئے گئے چنانچہ اسی کی ایک نظیر اور بھی سنو ! جب تمہارے پاس
حضرت موسیٰ اپنی نبوت کی صاف صاف دلیلیں یعنی معجزے لایا اور تمنے
اوسے تسلیم بھی کیا اور اوس نے تمکو انہی معجزات کے ذریعہ فرعون سے نجات
دلائی جنگل میں تمہیں چھوڑ کر حسب ارشاد خداوندی کوہ طور پر تمہاری ہی ہدایت
کیلئے کتاب لینے گیا پس جھٹ تمنے اوس کے پیچھے بچھڑے کو (خدا) بنا لیا اور
اوسکی پوجا شروع کر دی یہہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے تمہاری عادت
ہی کجروی ہے اور نیز تم ظالم ہو - اور بھی کئی دفعہ تم نے ایسی ہی کجروی کی
سنو تو ! جب ہمنے تم سے بار بار سمجھانے کے بعد کوہ طور تمپر کھڑا کر کے وعدہ
عمل کرنیکا لیا اور کہا کہ خوب مضبوط قوت سے اوسکو پکڑو جو ہمنے تمکو دیا ہے لو
جو کچھ ہم کہیں دل لگا کر سنو ! تو تمہارے باپ دادا بولے کہ صاحب ہم نے

سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۚ وَأُشْرِبُوا
ہمنے سن تو لیا اور ہم کرنے کے نہین اور اون کے
فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ
دلوں مین بسبب کفر اون کے کے بچہڑے کی محبت رچ گئی ہی تو
بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
کہدے بری راہ بتلاتا ہے ایمان تمہارا اگر
مُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ
ایماندار ہو تو کہدے کہ اگر سب لوگون سے
الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ
علیحدہ تمہارے ہی لئے اللہ کے ہان نجات
دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
اخروی ہے تو پس موت مانگو
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَنْ
اگر سچے ہو اور
يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
اپنے کئے ہوئے کی وجہ سے ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کرینگے

سن تو لیا اور جی مین ٹہان چکے کہ ہم کرنے کے نہین اسکی وجہ یہ تہی کہ ایک تو طبیعت کی اون مین آزادی اور دوسرے یہ کہ اُن کے دلون مین بسبب کفر اونکے کے بچہڑے کی محبت رچ گئی ہوئی تہی تو کہدے اگر یہی ایمانداری ہے تو بری راہ بتلاتا ہے ایمان تمہارا اب بہی اگر ایسے ہی ایماندار ہو تو براہ مہربانی اسے چہوڑ دو اگر باوجود صریح الزام کے دعوی نجات ہی کئے جاوین اور یہی کہے جاوین کہ قیامت کے دن ہم ہی نجات پاوینگے تو تو ایسے بیحیاؤن کو جو کسی دلیل کیطرف توجہ نہ کرین اور نہ اپنی ہٹ سے باز آوین تو کہدے کہ اگر سب لوگون سے علیحدہ تمہارے ہی لئے اللہ کے ہان نجات اخروی ہے اور کسی کو اوس مین شرکت نہین تو ان کے تحصیل ہونے مین صرف موت کی دیری ہے مرتے ہی سرگباسی ہو جاوگے تو پس اللہ سے اپنے لئے موت مانگو کہ مرتے ہی عیش حقیقی مین جا لسو اس تکالیف دنیاوی مین کیون پہنس رہے ہو اگر اپنے دعوی مین سچے ہو تو ضرور ایسا ہی کرو اگر آرزو موت کی نہ کرین تو ثابت ہو جائیگا کہ اون کو مذہب سے کوئی لگاؤ نہین صرف خواہش نفسانی کے پیچہے چلتے ہین اور ہم ابہی سے کہہ دیتے ہین کہ اپنے کئے ہوئے بد اعمال کی وجہ سے جنکی سزا کا بہگتنا اونکو بہی یقینی ہے ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کرینگے باوجود اس بداعمالی اور جسارت کے دعوی نجات کیسا بڑا ظلم ہے پہر کیون

شان نزول (تو کہدے) یہودی کہا کرتے تہے کہ ہم خدا کے پیارے بندے ہین اور بزرگون کی اولاد ہین ہمین عذاب اخروی ہرگز نہ ہوگا اگر ہم مین سے کسی کو بداعمالی کی وجہ سے ہوا بہی تو صرف چند روزہ ہوگا پہر ہم ہمیشہ کو نجات پاوینگے اور کوئی سوا ہمارے نجات نہ پاویگا اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی مگر اونہوں نے موت کی خواہش نہین کی ابن عباس آنحضرت سے روایت کرتے ہین کہ اگر یہ لوگ موت چاہتے تو اوسیوقت اپنے ہی تہوک نگلنے سے مرجاتے اور کوئی یہودی دنیا بہر مین زندہ نہ رہتا۔ معالم

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهُمۡ
اور خدا ظالموں کو جانتا ہے تو سب لوگوں سے
اَحۡرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ
زیادہ زندگی کا خواہشمند انہیں کو پائیگا حتے کہ
الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمۡ
مشرکوں سے بھی زیادہ ہر ایک ان میں سے
لَوۡ يُعَمَّرُ اَلۡفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ
یہی چاہتا ہے کہ ہزار برس کی عمر ملے حالانکہ عمر کی
بِمُزَحۡزِحِهٖ مِنَ الۡعَذَابِ اَنۡ يُّعَمَّرَ
زیادتی کچھ اون کو عذاب سے دور نہیں کر سکے گی
وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ قُلۡ مَنۡ كَانَ
اللہ اون کے اعمال دیکھتا ہے تو کہدے جو کوئی

نہ اون کو سزا ملے حالانکہ ان کے ظلم پر ظلم بڑھتے جاتے ہیں اور
ظالموں کو خوب جانتا ہے کوئی اوس سے چھپا نہیں ۔ یہ بھلا موت
مانگیں گے ؟ یہ تو ایسے حریص ہیں کہ اگر تمام جہان بھی تلاش کرو تو
سب لوگوں سے زیادہ زندگی کا خواہشمند انہیں لوگوں کو پائیگا
حتے کہ مشرکوں سے بھی زیادہ انکی خواہش کا اندازہ اس سے کر لو کہ ہر ایک
ان میں سے یہی چاہتا ہے کہ ہزار برس کی عمر ملے حالانکہ عمر کی زیادتی
کچھ اونکو عذاب سے دور نہیں کر سکیگی اس لئے کہ اللہ تو اون کے اعمال
دیکھتا ہے جس قدر عمر دراز ہو گی اسی قدر گناہ کرینگے سبکی سزا اوٹھاوینگے
یہ بھی کوئی دینداروں کی بات ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم تو قرآن کو اس لئے
نہیں مانتے کہ اسکا لانے والا جبرئیل فرشتہ ہے اور وہ ہمارا
ابتدا سے دشمن ہے کیونکہ وہ ہمیشہ طرح طرح کے عذاب لایا
ہمپر کبھی خیر نہیں کی اے محمد تو کہدے باور کرو جو کوئی جبرئیل کا

شان نزول (جو کوئی جبرئیل) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ آپکے پاس کون فرشتہ قرآن لاتا ہے آپ نے فرمایا جبرئیل وہ بولا جبرئیل تو ہمارا قدیم سے دشمن ہے اوسکی ہماری تو کبھی بنی ہی نہیں ہمیشہ ہم پر عذاب لاتا رہا اگر میکائیل ہوتا تو ہم مان لیتے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

حاشیہ نمبر ۱ (جو کوئی جبرئیل کا) اس آیت میں اللہ تعالی جبرائیل کا ذکر فرماتا ہے اور اوسکی دشمنی جداگانہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے یہ مسئلہ (کہ جبرئیل ایک فرشتہ ہے جو انبیا پر خدا کا کلام لایا کرتا ہے) تمام اہل کتاب (یہود نصاری اہل اسلام) میں متفق علیہ ہے قرآن کریم نے اسکا کئی جگہ ذکر صریح کیا ہے اور احادیث نبوی تو بھری پڑی ہیں مگر باین ہمہ سید احمد خان صاحب نے حسب عادت قدیمہ باوجود دعوی اسلام کے اس سے بھی انکار کیا ہے چنانچہ اپنی تفسیر کی جلد اول میں فرماتے ہیں کہ جبرئیل

ایک ملکہ فطرتی کا نام ہے جو انبیاء میں ابتداء فطرت سے ہوتا ہے وہی ملکہ اسکو بلاتا ہے وہی اوس نبی میں ہوتے خیالات

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ

جبرئیل سے دشمن ہوگا (وہ سخت ٹوٹا پائیگا) اسلئے

عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا

کہ یہ اوسی نے تیرے دل پر اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے سچا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

بتلاتا ہے اپنے سامنے والی کتاب کو اور ہدایت ہے اور خوشخبری

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ہے ماننے والون کو

دشمن ہوگا وہ سخت ٹوٹا پائیگا اسلئے کہ وہ تو محض مامور ہے جو لیہ اوسی حکم ہوتا ہے وہی کرتا ہے یہ قرآن شریف بہی اوسی نے تیرے دل پر (اے محمد) اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے اگر اس مین کوئی ان یہودیون کی بہ الی مذکور تو اوسکا قصور نہین سو یہ وجہ تکذیب کی بیان کرنا ہی عبث ہے بلکہ اصل حقیقت کی جیساکہ ہم پہلے بتلا چکے ہین دو ہی امر ہوا کرتے ہین یا تو کلام فی نفسہ کسی دلیل سے ثابت نہ ہو یا ثابت ہو مگر کسی عقیدہ سابقہ صحیحہ کے خلاف ہو سو پہلے یہ قرآن سچا بتلاتا ہے اپنے سامنے والی کتاب یعنی توراۃ کو اور فی نفسہ کامل اور سچی ہدایت ہے اور بڑی خوشخبری ہے اوس کے ماننے والوں کو اب بتلاؤ کہ موسیٰ سے عداوت آمر سے عداوت ہے یا نہین بھلا کوئی شخص کسی سپاہی سے جو حاکم کا حکم لیکر اوس کے پاس آتا ہے عداوت رکھے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ پیدا کرتا ہے یا پیدا کرنیکا باعث ہوتا ہے جیساکہ ایک لوہار کو اپنے فن آہنگری مین نئے نئے قسم کے خیالات سوجھتے ہین یا جیساکہ (معاذاللہ) ایک دیوانہ کو نئے نئے جوش از خود اٹھتے ہین حالانکہ اوس کے پاس کوئی نہین ہوتا مگر وہ کسیکو اپنے پاس کھڑا سمجھ کر باتین کیا کرتا ہے۔ اسیطرح (بقول سید صاحب) نبی اپنی نبوت کو سمجھتا ہے اسکے پاس بہی سوائے اوس ملکہ نبوت کے کوئی جبرئیل نہین آتا مگر وہ اوس ملکہ کے ذریعہ سے سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کھڑا مجھسے باتین کر رہا ہے حالانکہ دراصل کوئی بہی اوس سے باتین نہین کرتا بلکہ اوسکے دل سے فوارہ کیطرح وحی اوٹھتی ہے اور اوسی پر گرتی ہے جس کو وہ خود ہی الہام کہتا ہے **خلاصہ صفحہ ۲۹**

ناظرین! یہ ہی سید کی کمال تحقیق جس پر فخر کرتے ہوئے علماء اسلام کو کور مغز ملا شہوت پرست زاہد وغیرہ وغیرہ القاب بخشا کرتے ہین اسی تحقیق پر اون کے چیلے چانٹے آپ کو **فخر اسلام** کا لقب دیا کرتے ہین سچ ہے

وزیرے چنین شہریارے چنان   جہان چون نگیرد قرار اے جہان

نہین معلوم سید صاحب کو بے پر کے اڑانے کی کیون عادت ہے بیدلیل بات اور بے ثبوت دعوی کرنیکے خوگر کیون ہو رہے ہین

أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم
کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عہد باندھا تو ایک فریق نے او
بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ
پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا بلکہ بہت سے انہیں سے آتے ہیں جب انکے پاس
رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ
اللہ کے ہان سے ایک رسول آیا جو ان کے ساتھ والی کتاب کی تصدیق کرتا ہے
فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ
ایک جماعت نے کتاب پانے والوں میں سے کتاب اللہ کو اپنی
ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ
پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا گویا کہ کچھ بھی نہیں جانتے اور پیچھے ہو لیے ہیں ان باتوں کے

ہیں کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی بڑے راستباز اور دیانتدار ہیں حالانکہ جب
کبھی انہوں نے ہم سے کوئی عہد باندھا کہ اب سے ضرور تابعدار رہیں گے
تو ایک فریق نے تو اوسے ایسا بھلایا کہ گویا پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا اور پھر
یہی بس نہیں بلکہ بہت سے انہیں سے مانتے ہی نہیں اور انکی بے ایمانی
کا ثبوت سنو کہ جب ان کے پاس اللہ کے ہان سے ایک رسول (محمد صلعم)
آیا جسکی رسالت کو بقرائن شہادت کتاب خوب ہی پہچان چکے ہیں جو ان کی
ساتھ والی کتاب کی توحید میں تصدیق کرتا ہے تو با این ہمہ ایک جماعت نے کتاب
پانیوالوں میں سے اوس رسول کا انکار کردیا اور کتاب اللہ تورات کو بھی
اپنی پیٹھ پیچھے پھینکدیا اور ایسے ہو گئے کہ گویا کچھ بھی نہیں جانتے
اور پیچھے ہو لیے ہیں ان واہیات باتوں کے جو بد معاش شیاطین[۱۳]

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۳ آپ نے اس امر کی تصریح بھی کر دی ہوئی ہے **قولہ** جیسے اخلاق انسانی کی تعلیم و تربیت کا ملکہ بمقتضائے اوسکی فطرت کے خدا
عنایت ہوتا ہے وہ پیغمبر کہلاتا ہے صفحہ ۴۸ - پھر آگے چلکر فرمایا ہے کہ جس طرح اور قویٰ انسانی بمناسبت اوس کے اعضا کے
قوی ہوتے جاتے ہیں اوسی طرح یہ ملکہ بھی قوی ہوتا جاتا ہے اور جب اپنی قوت پر پہنچ جاتا ہے تو اوس سے وہ ظہور میں آتا
ہے جس کو عرف عام میں بعثت سے تعبیر کرتے ہیں صفحہ ۴۹ - بتلاوین ذات کا تقدم و اثبات یا ماہیت سے ہوا یا نہیں
تا فہم فانہ دقیق نہیں تو آپ شعر مرا بمدرسہ کہ برد کا مصداق بنا دین اور مولویانہ فضول جھگڑا بتا وینگے اس لئے ہم بھی اس سے

حاشیہ نمبر ۱۴ (شیاطین) اس آیت کی نسبت مفسرین نے عجیب عجیب قصہ بھری ہیں کچھ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسبت اور
کچھ ہاروت ماروت کے متعلق کسی نے تو ہاروت اروت کو فرشتہ بنایا اور بنی آدم بنا کر زمین پر اوتارا اور کسی عورت سے زنا کرنا
اور خمر اسے پینا بت کو سجدہ کرنا پھر خدا کی طرف سے اونکو دنیا وی اور آخروی عذاب میں مخیر کرنا اور اون کا لوگوں کو جادو سکھانا وغیرہ
وغیرہ بتلایا ہے مگر **امام رازی** جیسے محققوں نے ان سب قصوں کو خرافات اور اباطیل سے شمار کیا ہے جو ترجمہ ہمنے اختیار کیا ہو
وہ سے جو **قرطبی** نے پسند کیا ہے جیسا کہ ابن کثیر اور **فتح البیان** وغیرہ میں مذکور ہے مولانا نواب **صدیق حسن خان** صاحب

عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ

سلیمان کے زمانہ میں پڑہتے تہے اور سلیمان نے

سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

کبہی کفر نہین کیا ہان شیاطین

كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

یعنے ہاروت ماروت نے کفر کیا

السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

اور لوگون کو جادو سکہاتے تہے اور نہ اوتارا گیا

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ

تہا دو فرشتون پر بابل مین

کے زمانہ میں پڑہتے اور رواج دیتے تہے جنہین کئی باتین کفر کی ہی تہین لیکن حق یہ ہے کہ سلیمان کے زمانہ مین ایسے واقعات ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ بہی اسمین شریک تہا حاشا وکلا سلیمان نے کبہی کفر نہیں کیا ہان ان بدمعاش شیاطین یعنی ہاروت ماروت نے کفر کیا اور کفر کی باتین عوام میں پہیلاتے تہے اور لوگون کو جادو کے کلمات واہیہ سکہاتے تہے اور طرح طرح سے عوام کو درغلاتے یہ بہی مشہور کرتے کہ یہ کلمات جادوگری کے آسمانی علم جبرئیل میکائیل دونو فرشتون پر شہر بابل مین آیا تہا حالانکہ نہ اوتارا گیا تہا اون دو فرشتون پر بابل میں اور نہ کوی آسمانی علم تہا بلکہ محض اون ہاروت ماروت کی چالبازی تہی اس سے غرض انکی صرف لوگون کو جہلانا تہا جبہی تو اونکی یہ عادت تہی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ ادراک کرتے ہیں ولیکن یہ بات کہ دل پر اوتارنیوالی یا دل مین ڈالنے والی وہی چیز ہوتی ہے جو خود انسان کی فطرت مین ہو نہ کوئی دوسری جو فطرت سے خارج ہو اور خود اوسکی خلقت سے جس کے دل پر ڈالی گئی ہے جداگانہ ہو جس سے آپنے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسی ملکہ نبوت کا جو خدا نے انبیا میں پیدا کیا ہے جبرئیل نام ہے ہرگز قابل پذیرائی نہین اسلئے کہ دل مین ڈالنا یا دل پر کسی چیز کا اوتارنا یہ محاورہ ہے اس کے ذہن نشین کرنے سے پہلا اور کسی کی شہادت اس بارہ مین تو آپ کا ہمکو یاد نہین گئے آپ ہی کے لخت جگر آنریبل سید محمود صاحب د جو بفحوائے ابن الفقیہ نصف الفقیہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۳ مرحوم مغفور نے بہی پسند کیا ہے کہ ہاروت ماروت شیاطین سے بدل ہے جس کو دوسرے لفظون مین یون کہنا چاہئے کہ شیاطین سے یہی دو شخص ہاروت ماروت مراد ہین پس مطلب آیت کا بالکل واضح ہے کہ یہود کی اس امر مین شکایت ہو رہی ہے کہ خدا کی کتاب کو چہوڑ کر نامعقول واہیات باتون کے پیچہے لگ گئے اور پہر طرفہ یہ کہ ان واہیات عقائد اور اباطیل کو بزرگون کی طرف نسبت کرتے ہین کہ سلیمان نے یہ باتین سکہائی ہین اور اس پر خدا کے دو فرشتے جبرائیل میکائیل لائے تہے سو اون کی اس آیت مین تکذیب کیجاتی ہے کہ یہ باتین اونکی خرافات سے ہین نہ سلیمان نے اون کو سکہائی ہین نہ کسی نبی یا ولی نے

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى
اور کسی کو جادو نہ بتلاتے جبتک
يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم بلا ہیں ہیں پس تو کافر مت ہو
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا
پس سیکھتے اون سے وہ
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ
کلمات جن کی وجہ سے خاوند
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ
بیوی میں جدائی ڈالتے

کہ زبانی جمع خرچ بہت کچھہ کرتے اور کیا جادو نہ مباحث صفات یہ کہہ لیتے
میان ہم بڑے بدکردار بلا ہین چنانچہ ہوسکتے ہین تو ہم سے دنیا کی
باتین سیکھنے سے کافر مت ہو ... کہنے سے اون کو ... زیادہ
زیادہ رسوخ پیدا ہوتا اور عوام مین مشہور ہو جاتا کہ یہ صاحب بڑے
منکسر المزاج ہین جیسا کہ فی زماننا وظائف پیرون کا کام ہے پس لوگون کو
اون کے اس کہنے سے نفرت نہ ہوتی بلکہ سیکھتے اون سے وہ کلمات
جن کی وجہ سے خاوند بیوی مین جدائی ڈالتے اور اسکے عوض مین بیویون
سے کچھہ کماتے اور خدا کا غضب اپنی پر لیتے یہ مت سمجہو کہ اون کے منتر
کی خوبی تہی یا قلم مین کوئی تاثیر تہی کہ جسکو چاہین نقصان او مضرت پہنچا دیا
بلکہ اون کے کلمات بہی مثل ادویہ کے تہے جب ہی تو کسیکو سوا اذن خدا کے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ گویا کہ آپ ہی ہین) کا کلام پیش کرتا ہون جو غالباً آپ کے ملاحظہ سے گزر کر تہذیب الاخلاق نمبر ۲ بابت ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ
صفحہ ۲۳ کالم دوم مین چہپا ہے جو میرے اس دعوی کی کامل شہادت ہے **قولہ** مین سلطان کے پاس جاتا ہون۔ تہوڑی دیر
مین ابہی اسکے حضور سے آتا ہون اور اوسکے **دل میں ایسی باتین ڈال آیا ہون** جو غرناطہ کے بادشاہ کو زیبا
ہین" فرماوین اور سچ بتلادین کہ اس کا قایل کون تہا؟ کیا کوئی اہل زبان اسکے معنی یہ سمجہیگا کہ اس کلام کا قایل بادشاہ
کے قوی ہین دور کیون جائیگا اپنے لخت جگر سے ہی ذرہ دریافت فرمالین کہ اونہون نے کیا سمجہہ کر اس کو لکہا تہا
یا اپنی کانشنس (طبیعت) سے بانصاف استفسار کرین کہ آپنے اس کلام سے بہی یہی معنے سمجہے تہے جو اس آیت سے بتلاتے ہین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۳ بتلائی ہین بلکہ اوس زمانہ کے بدمعاش جن کے سرگروہ ہاروت ماروت تہے لوگون کو ایسی باتین سکہاتے تہے۔ **راقم** کہتا ہے
یہی حال آجکل کے مسلمانون کا ہے عقاید مین ان کے وہ خرابیان ہین کہ پناہ خدا کوئی کہتا ہے کہ پیر صاحب نے بارہ برس کے
بعد ڈوبے ہوئے بیڑے کو مریدون کی خاطر نکالا۔ کوئی کہتا ہے پیر صاحب نے ایک مرید کے زندہ کرنے کو کئی ہزار روحین
عزرائیل سے چہڑا دین کوئی کہتا ہے مجلس مولود مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تشریف لاتے ہین غرض عجب عجیب

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
اور کسیکو سوائے اذن خدا کے ضرر نہ دے سکتے تھے اور
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ
سیکھتے تھے وہ چیز جو اونکو ضرر دے اور
وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ
نفع نہ دے حالانکہ یقیناً جان چکے ہین
مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ
کہ جو شخص اوس کو لیگا قیامت مین اوسکے لئے حصہ نہین
وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا
بُرا ہے وہ (اور) جسکے بدلہ مین اپنی جانون کو فروخت
يَعْلَمُوْنَ ۝
کرچکے ہین اگر جانتے ہون

اور وہ کسیکو سوائے اذن خدا کے ضرر نہ دے سکتے تھے چونکہ عادت خداوندی جاری ہے کہ فعل انسانی پر اسکے مناسب اثر پیدا کردیتا ہے اگر کوئی سم دریائی پیتا ہے تو وہ سمندر کا نمک ہے زہر کہاتا ہے تو اوسکی جان ہی ضایع ہوجاتی ہے اسیطرح اون کے جادو کا حال تہا کہ وہ اونکے حق مین مثل زہر کے مضر تہا لیکن وہ بہت خوشی سے اوسکا استعمال کرتے اور خداوند اپنی عادت جاریہ کے موافق اوسپر اثر بہی ویسے ہی مرتب کردیتا ہے مگر لوگ اس بہید کو نہ سمجہتے اور وہی چیز سیکہتے جو اونکو ہر طرحسے جسمانی اور روحانی ضرر دے اور کسیطرح کا نفع نہ بخشے تعجب ہے کہ یہ لوگ بہی اون کے پیچہے ہو گئے ہین حالانکہ یقیناً جان چکے ہین کہ جو شخص اس جادو کی واہیات باتونکو لیگا قیامت میں اوس کیلئے بہلائی سے حصہ نہین باوجود اس جاننے کے ایسے بیہوش ہوئے ہین کہ اپنی جانون تک بہی اسکے عوض مین دیکر عذاب کے مستحق ٹہہرے ہین یاد رکہیں بہت ہی برا ہے وہ عذاب جسکے بدلہ مین اپنی جانون کو عذاب مین پہنسا چکے ہین اگر جانتے ہون گو جانتے ہین پر جانتے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - حاشا وکلا ہرگز نہین سید صاحب یہی عرب کا محاورہ ہے اور اسمین تو کسی زبان کی کچہہ خصوصیت ہی نہین سب زبانون مین بار بار یہی محاورہ بولا جاتا ہے مین یقین سے کہتا ہون کہ سب اہل زبان اسمین مجہسے اتفاق رائے کرینگے پس آپکا جبرئیل کا آیت سے ثابت نہ ہوا کہ وہ انسانی قوی ہین ہان یہ ثابت ہوا کہ جبرئیل بہی کوئی شخص ہے جو قرآن شریف آنحضرت فداہ روحی کے ذہن نشین کرتا تہا پہر یہ دلیل آپکی ہوئی یا آپکے مخالف کی سچ ہے سہ دوست ہی دشمن جان ہوگیا اپنا تہا سو نقش اوسنے کیا اثر سم پیدا پہر آپ کا فرمانا کہ یہی مطلب قرآن (کریم) کی بہت سی آیتون سے پایا جاتا ہے جیسا کہ سورہ قیامت مین فرمایا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ اقسم کے خرافات اپنے ذہنون مین ڈال رکہے ہین بعینہ وہی عقاید باطلہ جنکی تغلیط کیلئے خدا نے ہزارہا انبیاء بہیجے تہے ان سے مسلمانون نے اختیار کرلئے ہین انہین کے طفیل سے ہمارے قدیمی مہربان نادان پنڈت سی آریہ وغیرہ کو یہ جرات ہوئی کہ عام طور پر کہنے لگے ہین کہ اسلام مین بہی شرک ہے گو اون کا یہ حملہ اسلام پر داناؤن کے نزدیک انصاف کا خون کرنا ہے مگر اس بات کو

ع ۱۲

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ
اور اگر یہ مانتے اور پرہیزگاری کرتے تو
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
اللہ کے ہاں کا بدلہ سب سے اچھا ہے اگر جانتے ہوں
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا
اے مسلمانو تم راعنا مت کہا کرو
وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ
اور اُنظرنا کہا کرو اور سنو اور کافروں کو
عَذَابٌ اَلِيْمٌ
نہایت دردناک عذاب ہوگا

عمل نہیں تو گویا جانتے ہی نہیں اور اگر یہ خدا کے حکموں کو مانتے اور پرہیزگاری کرتے تو بڑی عزت پاتے کیونکہ اللہ کے ہاں کا بدلہ سب سے اچھا ہے اگر جانتے ہوں تو اب بھی مان جائیں الغرض کہ بجا ماننے کے انہوں نے ایک عادت قبیحہ اختیار کر رکھی ہے کہ گول مول بولتے ہیں جس سے معنی مطلب کچھ سمجھو اور انکے جی میں کچھ ہو چنانچہ تمہاری مجلس میں جب آتے ہیں تو ہمارے رسول کو دبی زبان راعنا کہہ کر گالی دیتے ہیں جسکا مطلب تم لوگ اپنے خیال میں یہی سمجھتے ہو کہ آنحضرت سے التجا کرتے ہیں کہ ہماری طرف التفات فرمائیے مگر وہ یہودی اس سے اپنے جی میں کچھ اور ہی خیال کر کے کہتے ہیں انہیں کو دیکھ کر تم بھی ایسا بولنے لگ گئے ہو اس لئے ہم اعلان بتاتے ہیں کہ اے مسلمانو تم راعنا مت کہا کرو گو تمہاری مراد نہیں جو ان کمبختوں کی ہے پھر بھی کیا ضرورت ہے کہ ایسے کلمات بولو جن سے انکی بیہودہ گوئی کا رواج ہو اس لئے مناسب ہے کہ یہ چھوڑ دو اور انظرنا کہا کرو جو اسکے ہم معنی ہے بہتر تو یہ ہے کہ جب تم رسول کی خدمت میں آؤ تو کچھ بھی نہ کہو بلکہ خاموش رہو اور سنو اس لئے کہ بولتے بولتے انسان کو زیادہ گوئی کی عادت ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے کبھی نہ کبھی گستاخی کر بیٹھتا ہے جسکے سبب سے کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور کافروں کو تو نہایت دردناک عذاب ہوگا-

شانِ نزول (ولا تقولوا راعنا) یہودی حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بھرے ہوئے غصہ سے جو شوکت اسلام کی وجہ سے ان کے دلوں میں جوش زن تھا آنجناب کو صریح لفظوں میں تو کچھ نہ کہہ سکتے پر کمینوں کی طرح ایک لفظ ایسا بولتے کہ جس سے عام مسلمان صاف معنی سمجھیں اور وہ اپنے دلی جوش کے مطابق کچھ اور ہی مراد لیں چنانچہ انہوں نے راعنا کو اس مطلب کے لئے تجویز کیا جسکے معنی یہ تھے آپ ہماری طرف التفات فرمائیے اور اگر اسکو ذرا لمبا کر کے راعینا کہیں تو اسی کے معنی "خادم اور کمینے ہمارے" ہو جاتے ہیں وہ اسی طرز سے کہتے پس مسلمانوں کو اس کلمہ کہنے سے منع کیا گیا اور بجائے اسکے انظرنا جو اسی کی مثل دیکھنے کے معنی میں تھا مقرر ہوا تا کہ ان کی بھی عادت چھوٹ جاوے - منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ کہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یعنی ہمارے ذمہ ہی وحی کو تیرے دل میں اکٹھا کرنے اور اسکے پڑھنے کا فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ پھر جب ہم اسکو پڑھ چکیں تو اس پڑھنے کی پیروی کر ثم ان علینا بیانہ پھر ہمارا ذمہ ہے اسکا مطلب بتانا الخ ان آیتوں

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ تو سمجھنے والے بہت ہی کم ہیں سو اُڑ گئے دانا جہان سے بےشعور سے رہ گئے - یہ تو عقاید کا حال ہے اعمال کا تو پوچھنا ہی نہیں تمام عمر بھر دنیاوی کاموں لگا کر علوم مروجہ جن سے صرف چند روزہ دنیاوی گذارہ مقصود ہو سکیں گے بلا سے کبھی آٹھویں روز بھی

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کے کافر اور

وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ

مشرک ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کی

مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ

طرف سے کچھ بھلائی نکلے اور اللہ جسکو چاہے اپنی رحمت سے خاص

يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ

کرلیتا ہے اور اللہ بڑی بزرگی کا مالک ہے - ہم جو نشان مٹا دینگے

بھلا یہ کیونکر چاہیں کہ تمہاری تو دن بدن شوکت ہو اور یہ اہل کتاب
کے کافر اور مکہ کے مشرک ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کیطرف
سے کچھ بھلائی نکلے اور یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہے کہ تم روز افزون
ترقی پر چڑھ جاتے انکو بجز دشنام دہی کے کچھ نہیں سوجھتا پس گالیان
بکتے ہیں مگر یاد رکھیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑینگے اس لئے کہ اللہ جسکو چاہے اپنی
رحمت سے خاص کرلیتا ہے کسیکا اوسپر اجارہ ہے نہ زور کیونکہ اللہ بڑی
بزرگی کا مالک ہے ہمیشہ اپنے بندوں پر مناسب حال کرم بخشی کرتا ہے
یہ انکی غلطی ہے کہ اسلام کی اشاعت کو اپنے مضر جانتے ہیں ہم تو جو نشان

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۳ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا اور پیغمبر میں کوئی واسطہ نہیں خود خدا ہی پیغمبر کے دل میں وحی جمع کرتا ہے وہی پڑھاتا ہے وہی مطلب بتاتا ہے اور یہ سب کام اوسی فطری قوت نبوی کے ہیں جو خدا نے مثل دیگر قوی انسانی کے انبیاء میں بمقتضائے انکی فطرت کے پیدا کی ہے اور وہی قوت ناموس اکبر ہے اور وہی قوت جبرئیل ہے تفسیر جلد اول صفحہ ۳۰ - عجب ہی رنگ دکھا رہا ہے سید صاحب! واسطہ کی نفی تو جب ہوگی کہ اوس فطری قوت کا ہی انکار کیا جاوے جسے آپ تسلیم کرتے ہیں اوس کے لئے ہوئے واسطہ کی نفی کرنا آپ جیسے داناؤن کی شان سے بعید ہے شاید کہ آپ فطری قوت نبوی میں اور جناب باری میں اتحاد محض کے قائل ہوں **وهو كما ترى** سید صاحب للہ انصاف تو کریں کہ آپ نے کس قدر اس آیت میں تصرفات

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ قرآن کریم کی دو آیتین پڑھ لین یہ سب مہربانیاں ہمارے مہربان سید احمد خان صاحب بہادر بالقابہ کی ہیں جنکی کوشش اور ہمدردی قومی سے قوم کی قوم ہوئی مگر اسلام سے خالی ہائی ایجوکیشن (اعلی تعلیم) کا شور تو چہار دانگ عالم میں مچایا مگر طریق تحصیل سے غافل رہا ہے کبھی سید صاحب نے اپنے عملی طریق سے اس امر کا ثبوت ہی دیا ہو کہ مسلمانوں کو فہم قرآن بھی ضروریات سے ہے الی اللہ المشتکی الیہ المآب والرجعی - افسوس ہمنے بدقسمتی سے یہ سب کچھ دیکھنا تھا - منہ

حاشیہ نمبر ۱۴ (ہم جو نشان) اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے عجیب ہی حجتیں کی ہیں کوئی تو کہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی بعض آیتیں منسوخ ہیں بعض کہتے ہیں اس آیت سے آیت قرآنی مراد نہیں بلکہ توریت انجیل کی آیت یہاں مراد ہے جس سے ثابت ہوا

اَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا

اوس سے بہتر لادینگے اور جس کو بہلا دینگے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کیا تو نہیں جانتا کہ تحقیق خدا سب کچھ کر سکتا

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کیا تو نہیں جانتا کہ تمام آسمان اور زمین کا

وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

[illegible] ہے اور نہ کوئی سوا خدا کے تمہارا

اوس سے بہتر اوسکی جگہ لادینگے اور جس کو بے شوکت کرکے لوگوں سے بہلا دینگے اوس جیسا اور قایم کرینگے مثلاً شرک کی بیخکنی کرینگے توحید پہیلا دینگے اور دین موسوی اور یہودیت کو لوگوں سے نسیاً منسیا کرینگے اوس جیسا دین الٰہی اسلام اس کے قایم مقام کرینگے تاکہ لوگ جس طرح ابتدا مین دین موسوی کے ذریعہ سے نجات یاب ہوئے تہے اسلام کے ذریعہ سے بہی ہون مرادہ نہین یہ معنی ہون ایساہی ہوگا انکی رضا اور علم زمانہ کو اسمین دخل نہیں اور نہ مخلوق کی روک ٹوک خدا کے کاموں میں فرق آسکتا ہے کیا تجہے معلوم نہین کہ خدا جو چاہے سب کچہ کرسکتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ تمام آسمان اور زمین کی سلطنت اوسی کی ملک اور قبضہ مین ہے تمام آسمانی اور زمینی اشیاء کا مربی ہے اور نہ کوئی سوا خدا کے تمہارا

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ کئے اول تو آپنے قرءنا مین نسبت حقیقی سمجہی پہر اسے بہول کر سب کو فعل فطری بنایا وهل هذا الا تهافت قبیح ونزاع فضیح اگر آپ اسکی یہ توجیہ فرماوین کہ قرءنا حقیقۃً قوت فطری کا فعل ہے لیکن مجازاً اوسی جناب باری سے نسبت کر سکتے ہین اسلئے ہم کہتے ہین کہ خود خدا ہی پیغمبر کے دل مین وحی جمع کرتا ہے اور پڑہاتا ہے اور مطلب بتاتا ہے اور یہ سب کام اوسی فطری قوت کے ہین تو آپکا اور ہمارا چندان اختلاف نہ رہیگا اس لئے کہ ہم بہی یہی کہتے ہین کہ اس آیت مین نسبت مجازی ہے جیسی کہ یجادلنا فی قوم لوط مین ہے یعنی حقیقت مین تو قرأت فعل جبرئیل کا ہے مگر مجازاً جناب باری نے اپنی طرف منسوب کرکے فاذا قرءنٰه فرمایا ہے یہانتک کہ آپ دلایل خارجیہ سے اس امر کا ثبوت نہ دین کہ جبرئیل کا وجود مستقل یا یون کہئے کہ المعنی المتباین نہین ہوسکتا اور اوس سے مراد قوی فطری ہین جو مثل دیگر قوی کے انبیاء مین ہوا کرتے ہین تبتک آپکی یہ توجیہ بیت العنکبوت سے بہی ضعیف سمجہی جاویگی ودونه خرط القتاد- اسی طرح سورہ والنجم کی آیت ولقد راٰه نزلة اخرٰی کی نسبت آپکا فرمانا کہ یہ مثالی اگر انہین ظاہری آنکہون سے تہا تو وہ عکس خود اپنی دل کی تجلیات ربانی کا تہا

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ کہ توریت انجیل کو منسوخ کرکے ہمنے قران تمہارے لئے اوتارا ہے کوئی صاحب کہین کہ نہ توریت کا نسخ ثابت ہوتا ہے نہ انجیل کا بلکہ یہ تو بطور شرط کے ہے کہ اگر ہم کرین تو بیشک ایسا کرینگے سرسید بہی تو مفسرین پر بہت کچہ لیپا پوتی اور جوش دکہلاکر

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَمْ تُرِيْدُوْنَ
کوئی والی اور نہ کوئی مددگار ہے بلکہ یہ چاہتے ہو
اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى
کہ اپنے رسول سے ایسا سوال کرو جیسا پوچھے گئے تھے موسیٰ
مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
پہلے اور جو شخص کفر کو ایمان سے بدلے
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝
تو وہ سیدھی راہ سے بھول گیا

کوئی والی اور نہ کوئی مددگار ہے جو اوسکی پکڑ سے تمکو بچائے تعجب کہ ابھی مولا پر دست کی بیع نہیں ہوتے بلکہ یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے جو اس مولا کی معرفت تمہاری ہدایت کیلئے بھیجا ہے ایسے سوال کیے جیسے تم ... کہو یا ... کرو جیسے کہ پہلے حضرت موسیٰ سے یہودیوں کو کافر ... دیکھکر بنی اسرائیل جھٹ بول اٹھے تھے آ موسیٰ ہمارے لیئے بھی کوئی خدا بنا دے ... مانگتے ہیں اور یہ کہ ہم تو نہیں ... اور یہ ہم دستور ہے کہ جو شخص کفر ایمان سے بدلے یعنی موحد ہو کر مشرک بنے تو تو یوں ہوا کہ وہ سیدھی راہ بھول گیا کیا یہ ... نہیں کہ ... کی چال چلے گئے حالانکہ ...

شان نزول مشرکوں کا ایک درخت تھا جسکا نام ذات انواط تھا اسکی پوجا کرتے تھے اونکو دیکھکر بعض سادہ لوح مسلمانوں نے بھی آنحضرت سے سوال کیا کہ ہمارے لیئے بھی ایک ذات انواط مقرر کیجیئے اون کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ک

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ — جو بمقتضائے فطرت انسانی و فطرت نبوت دکھائی دیتا تھا اور در اصل یہی ملکہ نبوت کے جسکو جبرئیل کہا اور کچھ نہ تھا ہرگز قابل التفات نہیں جبتک کہ آپ اسکا ثبوت نہ دیں کہ جبرئیل کا وجود مستقل جیسا کہ قرآن کریم کے ظاہری الفاظ سے ثابت ہوتا ہے اور تمام اہل ادیان (یہود و نصاریٰ مسلمان اوسکو تسلیم کرتے ہیں) نہیں ہو سکتا سنا تھا کہ اہل علم قدیما و حدیثا اس سے پرہیز کرتے تھے کہ کوئی بات ایسی منہ سے نکالیں جسکی دلیل نہ ہو مگر آپ نے اس شنید کی خوب ہی تکذیب کی سچ ہے نزاد ہیں دیو سف راشنیدہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ بلا سے کبھی آپنے کوئی دلیل مثبت مدعا بیان کی ہو جسکا جواب دینا مقابل پر ضروری ہو بجز اسکے کہ دعویٰ کی دلیل دعویٰ ہاں اسمیں شک نہیں کہ ٹھرے جوتے میں پیر ڈھا پاؤں بہت آسانی سے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ — اپنی کہتے ہوئے اونہیں یہ بھی ہوش نہیں رہی وہ بھی اس آیت میں آیت سے تورات کی آیت مراد لیتے ہیں قولہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس مقام میں آیت کے لفظ سے قران کی آیت مراد نہیں ہے بلکہ موسوی شریعت کے احکام جو شرع محمدی میں تبدیل ہو گئے یا جن احکام شریعت موسوی کو یہودیوں نے بھلا دیا تھا وہ مراد ہیں ہمارے اکثر مفسرین نے نہایت کج بحثی سے اس آیت میں جو لفظ آیت ہے اوس کو قرآن مجید کی آیتوں پر محمول کیا صفحہ ۱۹ میرے نزدیک اس

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم
اکثر اہل کتاب یہی چاہتے ہیں کہ بعد مسلمان ہونے
مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ
کے بھی تمکو کافر بنا دیں محض اپنے حسد کی
أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ
وجہ سے چاہتے ہیں بعد ظاہر ہونے حق بات کی ۔
فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ
پس چھوڑ دو اور خیال نہ لاؤ حتی کہ اللہ کا امر پہنچے
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
اللہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے اور نماز (ہمیشہ) پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور زکوۃ بھی دیتے رہو

انکی ذاتی خباثت اور بددیانتی کے تمہارے حق میں بھی خیر نہیں چاہتے بلکہ
اکثر اہل کتاب یہی چاہتے ہین کہ بعد مسلمان ہونیکے بھی تمکو کافر بنا دین یہ بھی نہین
کہ کچھ نیکنیتی سے بلکہ محض اپنے حسد کیوجہ سے چاہتے ہیں کیونکہ یہ کارروائی
اون کی بعد ظاہر ہونے حق بات کی ہے پس ایسے لوگون کا علاج تو یہ ہے
کہ بالکل ہی انہین چھوڑ دو اور انکا خیال بھی نہ لاؤ حتے کہ اللہ کا امر یعنی اسکی
مدد تمکو پہنچے اور تمہارا ہی بول بالا ہو یہ تمہارے حاسد حسد سے مرتے رہین
ہان خدا سے ہر وقت بہلائی کے امید رکھو اس لئے کہ
اللہ ہر کام پر قدرت رکہتا ہے ایسے کام تو اوس کے ہان کچھ مشکل
ہونے نہین ہین - پس اوسی پر بہروسہ کرو اور نماز ہمیشہ پڑھتے رہو

شان نزول - جنگ احد مین جب مسلمانون کو قدرے تکلیف پہنچی جسکی تفصیل آگے آتی ہے تو یہودیون نے حذیفہ اور عمار سے کہا کہ
اگر تمہارا دین سچا ہوتا تو تمہین تکلیف کیون پہنچتی پس آؤ ہمارے دین مین داخل ہو جاؤ اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲م

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ - گھس جاتا ہے جن لوگون کو خواہ آپ کی حسن عقیدت سے خواہ اپنی خام طبیعت سے ایسی ٹلیات کی سننے کی عادت ہو رہی ہوگی اونکو
تو شاید بھلی معلوم ہون وَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا لیکن اہل علم تو ایسی بے ثبوت باتون کو ٹلیات سے زیادہ وقعت
نہین دے سکتے ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۳ - اس آیت کا مطلب بالکل سیدھا اور صاف ہے مگر علماء نے اپنے علم کے زور سے اور سید صاحب نے اپنی بہادری کے
تان سے اس طرف رخ نہین کیا سرسید نے اتنا تو کیا سیاق آیت مین غور کیا لیکن پھر بھی کہتے ہوئے کہین کے کہین جا پڑے
پہلے اس آیت سے اللہ تعالی نے مسلمانون کو خبر دی ہے کہ یہ دو گروہ اہل کتاب اور مشرکین عرب تم سے اس قدر عداوت قلبی
رکھتے ہین کہ اپنی بہلائی تو کیا پہنچا دینگے آنکو یہ بھی منظور نہین کہ خدا کی طرف سے بھی کوئی چیز تم کو پہنچے وجہ اسکی یہ ہے کہ تمہاری
ترقی مین اپنا تنزل سمجھتے ہین تمہاری توحید خالص کی اشاعت سے ان کے عقاید باطلہ اور خیالات واہیہ دبتے ہین اور یہود کو تو

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ

اور (یہی) جو کچھہ بہتری کے کام اپنے لیئے آگے بہیجوگے

عِندَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

ضرور اونکو اسکے ہان سے پاؤگے اسد تمہارے کام دیکھہ رہا ہے

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا

اور کہتے ہین جنت مین وہی جاۓگا جو یہودی ہو

أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

یا عیسائی تو کہہ دے کہ اپنی دلیل لاؤ

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اگر سچے ہو

اور (یہی) جو کچھہ بہتری کے کام اپنے لیئے آگے بہیجوگے ضرور اونکو اسد کے ہان سے پاؤگے ہرگز وہ ضایع نہ ہونگے نہ کسی بُہتی کی وجہسے نہ کسی سپاہی کے سبب سے اس لئے کہ اسد تمہارے کامون کو خود دیکھہ رہا ہے تعجب ہے ان یہود و نصاری کے حال پر کہ تمہارے حسد میں باوجود آپسکی عداوت شدید کے ایک ہو رہے ہین طرح طرح کے منصوبے باندہتے ہین اور کہتے ہین کہ جنت مین وہی جاۓگا جو یہودی ہو یا عیسائی مگر مسلمان نہ ہو یہ سب خواہشین انکی اپنے نفس کی ہین کوئی اسپر دلیل اُن کے پاس نہین بہلا انسے کو تو کہہ تو دے کہ بہلا اپنی دلیل تو لاؤ اگر اس دعوے مین سچے ہو اس لئے کہ بلا دلیل تو کسی کی بہی سُنی نہین جاتی ورنہ ہر ایک اپنی جگہ اپنا ہی گیت گا رہا ہے ہم بتلاۓ دیتے ہین کہ کوئی ان کے پاس اس دعوی پر دلیل نہین اور نہ

بقیہ حاشیہ نمبر ١٣ + بالخصوص وجہ عداوت یہ ہے کہ آجتک مذہبی طور پر انکی حکومت رہی ہے انکو ہرگز منظور نہین کہ اسلام کے سبب سے اونکی حکومت مین خلل ہو اس لئے خدانے اس آیت مین ان دو گروہون کو جواب دئے ہین پہلا جواب تو مختصر الفاظ مین ادا کیا کہ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ یعنی ہمین کسیکو سوال کرنیکا حق نہین کہ خدانے یہ کیون کیا وہ کیون کیا - خدا اپنی مشیت سے کام کرتا ہے نہ کسی کے کہنے سُننے سے دوسرے جملے مین دو گروہون کو بطور سمجہانے کے ارشاد ہے کہ مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنی اے کتاب والو اور عرب کے مشرکو ! تم اس بات سے کیون ناراض ہو کہ توحید کی اشاعت سے تمہارے دین مین خرابی آرہی ہے ہم تو جو نشان تمہارے دین کا مٹادینگے اوس سے تمکو اچہی توحید سکہاوینگے اور جو باتین یعنی فروعات مذہبی تمسے بہلا دینگے اوسی کی مثل دیگر فروعات تمہارے لئے دین محمدی مین لاوینگے پس میری تقریر کے موافق اس آیت مین لف و نشر بہی مرتب رہتا ہے اور دو گروہون کا رد بہی بخوبی ہو سکتا ہے اور سیاق سباق بہی بدلتا نہین چونکہ اس قسم کا تغیر باوجود کثرت مخالفین کے بڑا بہاری تغیر تہا اس لئے اس مقام پر تاکید سے أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ فرمایا

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

ہان جو کوئی اپنے آپ کو اللہ کی تابع کرے اور وہ نیک ہو

فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

تو انکی مزدوری انکے لئے انکے پاس ہے نہ انکو خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

اور نہ غم کہائینگے اور یہود کہین کہ

لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ

عیسائیون کا کچھ ٹہیک نہین اور عیسائی

النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ

کہین یہودیون کا ٹہیک نہین

وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

حالانکہ یہ (دونو) کتاب پڑہتے ہین ایسا ہی بے علم بھی انہیں کی

لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

طرح بولتے ہین پس اللہ ہی ان کے جہگڑون

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

مین قیامت کے دن فیصلہ کریگا۔

ع ۱۳

نہ یہ دعوے فی نفسہ صحیح ہے ہان جنت کے حقدار ہم بتلاتے ہین جو کوئی اپنا آپ کو اللہ کی تابع کرے اور وہ ہین تابعداری مین غلط فہمی مین نہ پہنسا ہو بلکہ راہ راست پر سیدہا ہو تو ایسے ہی اشخاص کی نجات ہوگی اور ان کی مزدوری اور اخلاص مندی کا بدلہ انکے مولا کے پاس ہے جسکا کسیطرح سے نہ انکو خوف ہوگا اور نہ غم کہائینگے۔ پس چونکہ یہود و نصاری بالکل اپنی خواہشون کے غلام ہو رہے ہین جس طرف انکی خواہش لیجاسے اوسی طرف چلتے ہین تو پہر کیونکر ان کو پہنچتا ہے کہ یہ دعوے کرین کہ کوئی سوا ان کے نجات کا مستحق ہی نہین ادہر تو تمہارے مقابلہ مین یہ کہتے ہین کہ خواہ یہودی ہو یا عیسائی مگر مسلمان نہ ہو ادہر انکا یہ حال ہے کہ یہود کہین کہ عیسائیون کا کچھ ٹہیک نہین اور عیسائی کہین یہودیون کا ٹہیک نہین حالانکہ اپنے زعم مین یہ دونو فریق اللہ کی کتاب یعنی تورات پڑہتے ہین یہ تو پڑہے لکہے ہی ایسا ہی بے علم عرب کے مشرک بہی انہین کیطرح بولتے ہین کہ ہم ہی نجات کے حقدار ہین سوائے ہمارے کوئی بہی نجات نہ پاویگا جبتک کہ بت پرستی نہ کرے ہرگز مکتی نہ ملیگی پس تو انکے خیالات واہیہ نہ سن اللہ ہی ان کے جہگڑون مین قیامت کے دن فیصلہ کریگا بہلا اور اختلاف تو ہوا سو ہوا اللہ کے ذکر مین کسی کو اختلاف ہی پہر کس منہ سے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۴۱ اور بڑے زور سے ثابت کیا کہ ایسے تغیرات خدا کے نزدیک کچھ ہی نہین۔ پہ اس تقریر سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مین نسخ اصطلاحی کا قایل نہین۔ نہین اتنا تو مین بہی قایل ہون کہ خدا کسی حکمت سے چندروزہ ایک حکم صادر فرمائے اور بعد چند روز کے اوسکو اوٹہادے تو کوئی مشکل امر نہین اسکو بعینہ سیقول کے حاشیہ مین طبیب کے نسخجات کی تبدیلی سے تشبیہ دی ہے ہان اس آیت کے متعلق خاص طور سے بحث ہے بہت نسخ اصطلاحی کے قایل ہی یہ مانتے ہین کہ اس آیت سے نسخ اصطلاحی ثابت نہین ہوتا بلکہ یہ تو ایک جملہ شرطیہ کیطور پر ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم منہ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ

اور کون بڑا ظالم ہے اُن لوگون سے جو اللہ کی مسجدون مین اللہ

يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ

کا نام ذکر کرنے سے روکین اور اونکی خرابی مین کوشش کرین یہ

مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ

ان لوگون کو قدرت نہ ہوگی کہ انمین داخل ہون مگر ڈرتے ہوئے

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

دنیا مین انہین کو ذلت ہوگی اور قیامت مین بھی انہین کو

عَذَابٌ عَظِيمٌ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

بڑا عذاب ہوگا اور اللہ ہی کا مشرق مغرب ہے

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ

پس جدہر کو منہ پہیروگے وہین خدا کی توجہ پاؤگے بیشک اللہ بڑی وسعت والا

عَلِيمٌ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ

علم والا ہے اور کہتے ہین کہ خدا نے اولاد بنائی ہے وہ پاک ہے

یہ مشرک دینداری کا دعوے کرتے ہین حالانکہ مسلمانون کو اللہ کے ذکر سے بھی روکتے ہین اور کون بڑا ظالم ہے اُن لوگون سے جو اللہ کی مسجدون مین اللہ کے نام کا ذکر کرنے سے روکین اور اون کی خرابی مین کوشش کرین اس لئے کہ جب ذکر والون کو ہی روکدیا تو پہر اون مین کون آئیگا خیر چندے وہ زور دکہالین تہوڑے ہی دنون بعد ان لوگون کو قدرت نہ ہوگی کہ اون مساجد مین داخل ہون مگر دل مین ڈرتے ہوئے نہ صرف یہی بلکہ دنیا مین انہین کو ذلت اور رسوائی نصیب ہوگی اور قیامت مین بھی انہین کو بڑا عذاب ہوگا اگر تم کو اے مسلمانو یہ کفار مکہ روکتے ہین اور کعبہ مین نماز نہین پڑہنے دیتے تو کوئی حرج نہین نماز ہر جگہ ہوسکتی ہے اس لئے کہ اللہ ہی کا تو سارا ملک مشرق مغرب ہے پس جدہر کو منہ پہیروگے وہین خدا کی توجہ اپنے حال پر پاؤگے بیشک اللہ تو بڑی ہی وسعت والا ہے اسکے ملک کی وسعت کسی دنیا کے جغرافیہ مین محدود نہین ہوسکتی پہر یہی نہین کہ کسی کے حال سے بے خبر ہو جو بتلانیکی حاجت پڑے بلکہ بڑے ہی وسیع علم والا ہے اس نے تو ہر ایک چیز کو ایک آن مین جان رکہا ہوا ہے کوئی چیز اوسکے علم سے باہر نہین جا سکتی تم چاہے جنگل بیابان مین پڑھو خواہ دریا ریگستان مین وہ سبکو جانتا ہے تمہارے دلی اخلاص کے مطابق تمکو بدلہ دیگا ان بے ایمانون کے کہنے سننے سے تم ملول نہ ہوئے ہوئے یہ تو خدا پر بھی بہتان لگانے سے نہین رکتے دیکہو تو کیا کہتے ہین کہ خدا نے بھی مثل ہمارے اپنے لئے اولاد بنائی ہے کوئی کہتا ہے فرشتے خدا کی بیٹیان ہین کوئی کہتا ہے کہ مسیح اور عزیز خدا کے بیٹے ہین حالانکہ وہ انکی بیہودہ گوئی سے پاک ہے

شان نزول چند صحابہ نے جنگل مین بسبب اندہیرے کے خلاف جہت کعبہ نماز پڑہی اور نیز نوافل سواری پر بھی پڑھا کرتے تھے تو اس مسئلہ کے بتلانے کو کہ اگر غلطی سے کعبہ کیطرف نہ ہو سکو یا نوافل سواری پر پڑھ لو تو جائز ہین یہہ آیت نازل ہوئی ۔۔ م

بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

بلکہ سب آسمان و زمین والے اوسی کے غلام ہیں سبکے سب وہی اوسکے آگے گردن جہکا دینے

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا

آسمان اور زمین کو بلا نمونہ اوسی نے بنایا ہے اور جسوقت کوئی چیز

فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وَقَالَ

چاہتا ہی تو صرف اتنا ہی کہتا ہو کہ ہو جا پس ہو جاتی ہو اور بےعلم کہتے

الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ

ہیں خدا ہی کیوں نہیں ہمسے باتیں کرتا یا کوئی نشانی

اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ہمارے پاس آدے ان سے پہلے لوگون نے بہی

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ

ایسا ہی کہا تہا ان کے اون کے دل ایکسے ہو رہے ہین

بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّاۤ

بیشک ہم بہت سی نشانیاں یقین والون کیلئے بیان کر چکے ہین ہمنے تجکو

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا

سچی ہدایت کیساتھ خوشخبری دینے اور ڈرانیوالا کرکے بہیجا ہے

وَّ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۝

اور تجہسے دوزخ والون کے حال سے سوال نہ ہوگا

کوئی اوسکا بیٹا بیٹی نہین بلکہ سب آسمان اور زمین والے اوسی کے غلام ہین یہ بہی نہین کہ کوئی غلام سرکشی کر سکے اور حکم تہری سے کسیطرح انکار کرے بلکہ سب کے سب اوسی کے آگے گردن جہکانے والے ہین بہلا کیوں نہ ہو وہ پاکذات ایسی قدرت والا ہے کہ آسمان اور زمین کو جو اپنی ہیئت اور مضبوطی مین اپنی نظیر نہین رکھتی بلا نمونہ اوسی نے بنایا ہے اور کمال یہ کہ جسوقت کوئی چیز چاہتا ہے تو صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ چیز مطلوب فورًا تیار ہو جاتی ہو اور بہلا تم ان کی باتون سے ملال نہ پیدا ہونے ہو جو اتنا بہی نہین سمجہتے کہ ہم منہ سے کیا کہہ رہے ہین آیا وہ امر ہو بہی سکتا ہے یا ہماری ہی ندامت کا باعث ہے سنو تو یہ بےعلم نادان عرب کے مشرک اپنی بیوقوفی کیوجہ سے کہتے ہین کہ بہلا صاحب یہ رسول جو خدا کی طرف سے آکر ہمین سمجہاتے ہین خدا ہی کیوں نہین ہمسے سامنے ہو کر باتین کرتا تا کہ ہم جلدی سے مان بہی لین یا کوئی ایسی نشانی ہمارے پاس آوے جس سے ہم جان جاوین کہ بیشک یہ سچا رسول خدا کی طرف سے ہے اصل مین یہ صرف اون کے بہانے ہین ان سے پہلے لوگون نے بہی ایسا کہا تہا کہ خدا ہمکو سامنے لا کر دکہا جب ہم مانین گے بغور دیکہا جائے تو بالکل ان کے اون کے دل ایکسے ہو رہے ہین ایک ہی بیماری مین مبتلا ہین سو جو علاج اونکا ہوتا تہا ان کا بہی وہی ہوگا بہلا یہ بہی کوئی بات ہو کہ ہر ایک شخص منی کے موافق نشانیاں مانگتا پہرتا ہے اصل نشانی نبوت کی تو قائل کی صفائی ہو کہ اوسکی حالت دیکہو کہ وہ کیسا ہی آیا وہ دنیا ساز مکار ہو جنونی ہو یا کیا ہے بیشک یہی نشانی مفید ہو۔ ایسی ہم بہت سی نشانیاں یقین والونکیلئے بیان کر چکے ہین جنکو ان باتونکی تمیز ہے کہ نبوت کی بنا کن امور پر ہوا کرتی ہو سو بعد تلاش وہ بجہہ

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى

اور ہرگز تجہسے خوش نہونگے نہ یہود نہ نصاریٰ

حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

یہان تک کہ تو ہی اون کے مذہب کا پیرو بنے تو کہہ

هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ

کہ ہدایت تو اصل وہی ہے جو اللہ کی ہے اور اگر تو

بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ

بعد پہنچنے علم کے انکی خواہش کے پیچہے چلا تو

مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ الَّذِيْنَ

تیرا کوئی اللہ کے ہاتھ سے حمایتی نہ ہوگا نہ مددگار جنکو

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ

ہم نے کتاب دی ہے وہ اوسکو پڑہتے ہین جیسا پڑہنا چاہیے

اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

یہی لوگ اوسکو مانتے ہین اور جو لوگ اوس سے انکاری ہین وہی

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

ٹوٹا پاوینگے اے بنی اسرائیل یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

میرے احسان جو مینے تمپر کئے اور تمام جہان کے

الْعٰلَمِيْنَ ۝

لوگون پر تمکو عزت دی

خاص کر اہلکتاب جو تجہسے آپ کو اہل علم جانتے ہین انکا تو یہ حال ہے کہ وہ ہرگز تجہسے خوش نہوں گے نہ یہودی نہ نصاریٰ یہان تک کہ تو ہی اون کے غلط مذہب کا پیرو بنے پس تو اون سے کہدے کہ ہدایت تو اصل وہی ہے جو اللہ کے ہان سے ہو نہ کہ تمہاری ترہات کہ خدا نے اولاد بنائی اور اپنے بیٹے کو کفارہ کیا وغیرہ ذالک من الخرافات ایسے ہی لوگون کی چال سے ہوشیار رہو اور اگر تو بھی فرضاً بعد پہنچنے علم یقینی کے انکی خواہش کے پیچہے چلا تو پس تیری بھی خیر نہین سخت بلا مین مبتلا ہوگا پھر نہ تو تیرا کوئی اللہ کے ہاتھ سے حمایتی ہوگا کہ اوس سے چہڑا دے اور نہ کوئی مددگار جو اوسکی پکڑ سے چہڑا لے تجہے ان کے انکار سے کیون ملال ہوتا ہے تیری تابع تو ایسے لوگ بھی ہین جن کو ہمنے کتاب (قران) دی ہے وہ اوس کو پڑہتے ہین جیسا کہ پڑہنا چاہیے یہی لوگ اوسکو مانتے ہین اور جو لوگ اوس سے انکاری ہین قیامت مین وہی ٹوٹا پاوین گے کیا ایسے عنادی بھی اس قابل ہین کہ تو اونکو خوش کرنیکی فکر کرے ہرگز نہیں خاص کر یہودی تو ایسی نرمی اور مداہنت سے زیادہ بگڑتے ہین جیسے قدردان پر نادان کے سب کو بھلائے بیٹہے ہین اے بنی اسرائیل کے لوگو! یاد کرو میرے احسان جو مینے تمپر کئے کہ فرعون جیسے موذی سے تمکو چہڑایا اور تمام جہان کے لوگون پر تم کو عزت دی کہ تم مین نبی اور رسول بہیجے پہر کیا میری شکر گذاری یہی کرتے ہو کہ میرے سچے رسول کو نہین مانتے ہو بلکہ بجائی ماننے کے سب دشمنی سے پیش آتے ہو آخر ایک روز تو میرے سامنے آؤ گے اب بھی اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو میرے رسول پر ایمان لاؤ۔

ع ۱۴

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

اور اوس دن سے بچو جسمین اکوئی کسی کے کچھ کام

شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا

نہ آئیگا اور نہ اوس کا بدلہ لیا جائیگا اور نہ اوس کو کسی کی

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِذِ

سفارش ہی کام دیگی اور نہ ان کو مدد پہنچیگی۔ اور جب

ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ

ابراہیم کو اوسکے خدا نے چند باتون کا حکم دیا پس اوسنے

فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

ان سب کو پورا کیا (خدا نے) کہا مین تجھکو سب لوگون کا

اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ

امام بناؤن گا وہ بولا اور میری اولاد مین سے بھی کسیکو نصیب)

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِذْ

(خدا نے) کہا ظالمون کو میرا وعدہ نہین پہنچیگا۔ اور جب

جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا

ہمنے کعبہ کو لوگون کا مرجع اور بڑے امن کی جگہ بنایا

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ

اور (حکم دیا) کہ ابراہیم کی جگہ پر نماز پڑھو۔

اور اوس دن کے عذاب سے بچ جاؤ جس مین کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ اوس سے بدلا لیا جاویگا اور نہ اوس کو کسی کی سفارش ہی کچھ کام دیگی اور نہ ان مجرمون کو کسی زبردست کیطرف سے مدد پہنچے گی کہ ہماری پکڑ سے اون کو رہائی دلا سکے ملکہ سب کے سب اپنے ہی حال مین حیران سرگردان ہونگے تعجب ہے کہ تمنے اپنے بڑون کی اقتدا بھی چھوڑ دی اور ابراہیم (علیہ السلام) کی حالت کو بھی بھول گئے جب کہ اوس ابراہیم کو اوس کے خدا نے چند باتون کا حکم دیا پس اوس نیک بندہ نے اون سب کو پورا کیا پھر اوسکے انعام مین خدا نے اوس سے کہا مین تجھکو سب لوگون کا امام اور پیشوا بناؤنگا وہی لوگ نجات پاوینگے جو تیرے پیچھے چلین گے وہ اپنے نیک ارادے بولا یا اللہ مجھے بنا اور میری اولاد مین سے بھی کسیکو نصیب کیونکہ اولاد کی لیاقت گویا آنکھون کی ٹھنڈک ہے۔ خدا نے کہا بیشک تیری اولاد بھی یہ مرتبہ بعض لوگون کو ملیگا مگر چونکہ پانچون اُنگلیان بھی یکسان نہین ہوتی اون مین بعض بدکردار بھی ہونگے جو آپس مین ظلم و ستم کرینگے پس ایسے ظالمون کو میرا یہ وعدہ نہین پہنچے گا ایسے خلاص اور اطاعت کی سبب ہمنے ابراہیم کی ہر ایک نیک کام کو قبول کیا تمہین یاد نہین ہے کہ جب ہمنے ابراہیم کے بنائے ہوے کعبہ کو لوگون کا مرجع اور بڑے امن کی جگہ بنایا اور عام طور پر حکم دیا کہ ابراہیم کی جگہ نماز پڑھو اور اوسکی دعا کا کسیقدر ظہور تو اوسی کی زندگی مین ہی ہمنے کر دیا

شانِ نزول - حضرت عمرؓ نے آنحضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ مقام ابراہیم مین نماز پڑھا کرین اونکی درخواست پر یہ آیت نازل ہوئی - م

مترجم کہتا ہے اس آیت سے بلحاظ اس قصہ کے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کمال بزرگی ثابت ہوتی ہے مگر دیکھنے کو چشم بصیرت چاہیے - منہ

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
اور ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو حکم بھیجا
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ
کہ میرا (عبادت) خانہ طواف اور اعتکاف کرنیوالون اور
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
رکوع سجود کرنیوالون کیلئے صاف ستھرا رکھو اور جب ابراہیم نے دعا کی
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ
کہ اے میرے مولا اس شہر کو بڑے آرام کی جگہ بنا اور اس کے
اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ
رہنے والون کو جو خدا کو مانین اور قیامت کے دن
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ
پر یقین لادین میوے نصیب کر خدا نے کہا (ایماندار دونگا) اور انکو
قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ
بہی کسیقدر نفع مند کردونگا پہر ادنکو آگ کو عذاب مین پہینکونگا
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ
جو بہت ہی بری جگہ ہے اور جب ابراہیم اور اسمعیل
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ
کعبہ کی بنیاد اوٹھا رہے تھے تو کہتے تھے
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
اے ہمارے مولا تو ہم سے (اسکو) قبول کر تو ہی سنتا ہے

کہ ہمنے ابراہیم اور اوس کے بڑے بیٹے اسمعیل کو حکم بھیجا کہ میرا عبادت خانہ
طواف اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع سجود کرنیوالوں کے لئے
شرک کی آلودگی سے صاف ستھرا رکھو اس پر بھی اوس بندہ کامل نے
پورا عمل کیا اسکی اخلاص مندی کا ایک واقعہ اور بہی سنو!
جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے میرے مولا! اپنی مہربانی سے اس
شہر مکہ کو بڑے آرام کی جگہ بنا جس طرح اسکے اردگرد لوٹ کہسوٹ ہوتی
ہے اس مین نہ ہو اور ابراہیم نے اپنے دل مین یہ سمجہا کہ مثل سابق اکی دفعہ بہی
میری درخواست فی الجملہ واپس نہ ہوجائے اس کے بعد سوچ بچار کے ڈرتے ڈرتے
یہ کہا کہ اس کے رہنے والون کو جو پختہ طور سے خدا کو مانین اور قیامت کے
دن پر یقین لادین محض اپنی مہربانی سے عمدہ عمدہ میوے نصیب کر
مگر چونکہ یہ درخواست ابراہیم کی کچہہ ایسے مطلب کی نہین تہی جو کسی قوم نیک
یا بد سے مخصوص ہوجائے کہ دنیا کا رزق تو عام طور پر ایسا ہے کہ بہتیرے
مومن حیران ہین اور بہتیرے فاسق فاجر مزے مین گذارتے ہین اسلئے
خدا نے کہا ہان بیشک ایماندارون کو دونگا اور ان کے سوا کافرون کو
بہی دنیا مین کسیقدر نفع مند کردونگا پہر اسکے بعد انکو آگ کے عذاب
مین پہینکونگا جو بہت ہی بری جگہ ہے یہ سنکر ابراہیم بہت خوش ہوا
اور اپنے کام مین مشغول رہا بالکل کسیطرح سے اسکے دل مین کوئی ایسی
بات نہ آتی تہی جو اخلاص سے خالی ہو اور سنو! جب ابراہیم اور اوسکا
بیٹا اسمعیل کعبہ کی بنیاد بحکم ربانی اٹھا رہے تہے تو اوس وقت بہی یہی کہتے تہے
کہ اے ہمارے مولا تو ہمسے اس کار خیر کو قبول کر اسلئے کہ تو ہماری باتین سنتا ہے

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

اور جانتا ہے   اے مولا ہمارے ہم کو اپنا فرمانبردار

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ

بندہ بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا

وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ

تابعدار کیجو   اور تو ہمکو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہم پر

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا

رحم فرما تو ہی بڑا رحم کرنیوالا مہربان   اے ہمارے مولا تو

وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

ان میں انہیں میں سے ایک رسول پیدا کیجو جو انکو تیری آیتیں

اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

پڑھکر سنا وے اور کتاب (آسمانی) اور نیک اخلاق

وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

انکو سکھا دے اور انکو پاک صاف کرے بیشک تو غالب اور بڑی حکمت والا ہے

اور ہمارے دل کی آرزو یہین جانتا ہے پہر اسی پر ہی بس نہیں بلکہ اپنی ترقی درجات کیلئے ہمیشہ دست بدعا رہے کہ اے مولا ہمارے ہم کو اپنا فرمانبردار بندہ بنا نہ صرف ہمکو ہی بلکہ ہمکو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو ضرور ہی اپنا تابعدار کیجو اور اے ہمارے مولا چونکہ ہم تیرے عاجز بندے ناقص العقل تیری رضا   خودبخود دریافت نہیں کر سکتے جب تک کہ تو ہی اپنی مرضی پر مطلع نہ کرے اسلئے ہم عرض پرداز ہین کہ تو ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتلا اور اگر اوس بتلائے ہوئے مین کسیطرح کا ہم سے قصور واقع ہو تو تو ہمپر رحم فرما اس لئے کہ تو ہی ہے بڑا رحم کرنیوالا مہربان - یہ دونو باپ بیٹا نیک کامون پر کچھ ایسے حریص تہے کہ علاوہ مذکورہ بالا دعا کے آیندہ کو بھی اپنی اولاد کے لئے درخواست کرتے رہے کہ اے ہمارے مولا! چونکہ بغیر کسی ہادی کے انسان کا ہدایت یاب ہونا مشکل امر ہے اس لئے گذارش ہے کہ تو اون لوگون میں اونہین مین سے ایک رسول بھی پیدا کیجو جو انکو تیری آیتین پڑہکر سنادے اور تیری کتاب آسمانی کے احکام اور نیک اخلاق انکو سکہا دے اور اپنی صحبت موثرہ مین اونکو اخلاق ردیہ مثل شرک کفر حسد بغض کینہ کبر وغیرہ سے پاک صاف کرے تو تو ایسے بہت سے کام کر سکتا ہے بیشک تو ہر کام پر غالب ہے جو چاہے سو کرتا ہے اور ساتھ ہی اسکے بڑی حکمت والا بھی ہے جس کسی کو اس خدمت کے لائق سمجھے گا مامور کریگا بتلاؤ تو ایسے بھلو

حاشیہ نمبر ۱۵ (ایک رسول پیدا کیجو) اس آیت مین خدا نے سید الانبیاء محمد مصطفےٰ علیہ وعلی آلہ التحیہ کی نبوت کیطرف اشارہ فرمایا ہے اس بات کا ثبوت کہ آپ حضرت ابراہیم کی اولاد سے ہین محتاج دلیل نہین کل دنیا کے لوگ یہود و نصاری اہل اسلام اسپر متفق ہین کہ آپ بلکہ آپ کا تمام خاندان قریش بلکہ قریب قریب کل عرب حضرت اسمعیل کی اولاد ہین اور اسمعیل ابراہیم علیہما السلام کے بڑے بیٹے جن کے حق مین تورات سے بہی اتنی شہادت ملتی ہے   اور ہاجرہ ابرام کے لئے بیٹا جنی اور ابرام نے اپنے بیٹے کا نام جو ہاجرہ جنی

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ

اور ابراہیم کی راہ سے سوائے احمقون کے کون

سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي

پہرے گا حالانکہ ہمنے　اوس کو دنیا مین پسند

الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ

کیا ہے　اور قیامت مین بہی نیک بندون مین ہوگا

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ

جب خدا نے اوس سے کہا کہ میری تابعداری کیجیو وہ بولا مین اللہ

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَا

رب العالمین کا ابتدا سے تابعدار ہون　اور ابراہیم

اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى

اور یعقوب نے اپنے بیٹون سے وصیت کی کہ اے میرے بیٹو!

لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

خدا نے تمہارے لئے یہی دین پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک اسی پر رہو

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ

بلکہ اس امر کے تو تم بہی گواہ ہو کہ یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے

اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا

بیٹون سے کہا تہا کہ میرے بعد کس کی عبادت کروگے اونہوں نے کہا

آدمی ابراہیم کی راہ سے سوا احمقون کے کون پہرے گا حالانکہ ہمنے اوسکو تمام لوگون سے دنیا مین پسند کیا ہے اور قیامت مین بہی نیک بندون کی جماعت مین ہوگا اگر اوسکی بزرگی مین شک ہو تو یاد کرو جب خدا نے اوس سے کہا کہ میری تابعداری کیجیو وہ فوراً بولا کہ مین دست بستہ ناظر اللہ رب العالمین کا ابتدا سے تابعدار ہون بعد اس کے پہر ہمیشہ تک ایسا ہی اخلاص مند رہا۔ اور ابراہیم نے اور اوسی کے تابع صحبت اوس کے پوتے یعقوب نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے یہی توحید کا دین پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک اسی پر رہو بلکہ اس امر کے تو تم بہی گواہ ہو کہ یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹون سے بطور نصیحت اور آزمایش کہا تہا کہ میرے بعد کس کی عبادت کروگے جس سے اوسکی غرض یہ تہی کہ اون کے منہ سے نکلوا لون کہ صرف خدا ہی کی عبادت کرینگے چنانچہ اونہون نے بہی اوس کے منشا کے مطابق ہی کہا

شان نزول (ومن یرغب) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اپنے دو بھتیجون کو کہا کہ تم بہی مسلمان ہو جاؤ ایک تو اون مین سے ہوگیا دوسرے نے انکار کیا ان کے حق مین آیت نازل ہوئی ۱۲ م

شان نزول (ام کنتم شہداء) یہودیون نے کہا کہ حضرت یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹون کو یہودیت پر قائم رہنے کی وصیت کی ہوئی ہے آپ ہمکو یہودیت سے کیون ہٹاتے ہین اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ م

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۵۔ اسمٰعیل کہا اور جب ابرام کے لئے ہاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہوا تب ابرام چہیاسی برس کا تہا پیدایش ۱۶ باب ۱۸ آیت اسی کتاب کی دوسری جگہ لکہا ہے کہ اسمٰعیل کے حق مین (اے ابراہیم) مینے تیری سنی دیکہہ مین اسے برکت دونگا اور بڑے

نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ
کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کرینگے جو تیرا اور تیرے باپ دادا
وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحۡنُ
ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا خدا ہے اور ہم اوسی کے
لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۞ تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا
فرمان بردار ہین یہ ایک جماعت تہی جو گذر گئی اونکی
مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ ۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ
کمائی اون کو اور تمہاری کمائی تمکو تمہین اون کے کئے
عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۞ وَقَالُوۡا كُوۡنُوۡا هُوۡدًا
سے سوال نہ ہوگا۔ اور کہتے ہیں کہ یہودی
اَوۡ نَصٰرٰى تَهۡتَدُوۡا ۗ قُلۡ بَلۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهٖمَ
یا عیسائی ہو جاؤ ہدایت یاب ہو جاؤگے تو کہدے بلکہ ابراہیم
حَنِيۡفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۞
یک رُخہ کی راہ ہمنے پکڑ رکہی ہے اور وہ مشرک نہ تہا۔

کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کرینگے جو تیرا اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحق کا خدا ہے اور ہم تو اب بہی اوسی کے فرمان بردار ہین یہ ایک جماعت کیسی بابرکت تہی جو پشت بہشت مین گذر گئی صرف زبانی جمع خرچ کرنیوالون کا ان سے کیا علاقہ ان کی کمائی اون کو ہوگی تمہاری کمائی تم کو تمہین اون کے کئے سے سوال نہ ہوگا نہ اونکو تمہارے کئے کی پوچہہ تم اونسے علیحدہ وہ تم سے جدا تعجب ہے کہ باوجود زبانی جمع خرچ کے یہ لوگ اپنے کو ہی ہدایت پر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ہماری طرح یہودی یا عیسائی ہو جاؤ اس سے ہدایت یاب ہو جاؤگے گویا ان کے نزدیک سوائے یہودیت کے کوئی طریق راست نہین تو کہدے کہ تمہاری زٹلیات تو ہم ہرگز سنینگے اور نہ اون پر عمل کرینگے بلکہ ہم حضرت ابراہیم یکرخہ کے پیچہے چلین گے اوسی کی راہ ہمنے پکڑ رکہی ہے جو تمام نفسانی خواہشون سے پاک وصاف ہو کر خدا کا بندہ ہو گیا تہا اور وہ مشرک نہ تہا جیسے کہ تم ہو پس ہم تمہارے پیچہے چلکر مشرک بننا نہین چاہتے اِس تمہارے کہنے سے اگر لوگون مین یہ مشہور کرین کہ مسلمان توراۃ انجیل کو خدا کا کلام نہین مانتے تو

شانِ نزول (وَقَالُوا كُوْنُوْا) یہود مدینہ اور نصاری نجران در نو مسلمانون سے آکر جہگڑنے لگے اور ہر ایک اپنے مذہب کی طرف بلاتا تہا اُن کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۵۱۔ برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا۔ ۱۷ باب ۲۰ آیت پس عبارت مذکورہ بالا توراۃ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اسمٰعیل ابراہیم کے نہ صرف بیٹے بلکہ موعود بالبرکت تہے گو یہ واقع بناء کعبہ تو توراۃ مین بصرح مذکور نہین اور اوس کے مذکور نہ ہونیکی وجہ شاید وہی ہو جسکا مفصل ذکر ہم عیسائیون کی پہلی غلطی کے ذیل مین کر آئے ہین لیکن اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم کو اپنے بیٹے اسمٰعیل کے لئے بہت کچہہ خیال تہا جس کے جواب مین ارشاد

قُولُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ

تم کہو کہ ہم خدا کو اور اوس کتاب کو مانتے ہیں

اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ

جو ہماری طرف اتری اور کو جو ابراہیم اسمٰعیل اور اسحٰق

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی

اور اوسکی اولاد کی طرف اتاری گئی اور جو کچھ موسے اور عیسیٰ

وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ

اور نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا (تسلیم کرتے ہیں) اور ہم (اللہ کے)

بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ فَاِنْ

نبیون میں تفریق نہیں کرتے اور ہم اوسکے تابعدار ہیں پس اگر

اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِ اھْتَدَوْا

وہ تمہاری (مانی ہوئی کتاب) کو مان لیں تو ہدایت

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ

پا گئے اور اگر اعراض کریں تو وے سخت ضدی ہیں

تو تم با آواز بلند کہدو کہ یہ الزام ہم پر غلط ہے سب سے پہلے ہم خدا واحد کو مانتے ہیں اور اوس کتاب کو مانتے ہیں جو ہماری طرف اتری اور اوسکو بھی مانتے ہیں جو حضرت ابراہیم اور اوسکے بڑے بیٹے اسمٰعیل اور چھوٹے بیٹے اسحٰق اور اوسکے پوتے یعقوب اسرائیل اور اوسکی اولاد علیہم السلام کیطرف خدا کے یہاں سے اتاری گئی اور خاص کر اوس کلام کو مانتے ہیں جو کچھ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کو خدا کے یہاں سے ملا [illegible] اور جو کچھ سب نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہم سب کو تسلیم کرتے ہیں اور بدل و جان قبول کرتے ہیں بڑی بات ہم میں یہ ہے کہ اللہ کے نبیوں میں تفریق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں اور بعض سے انکاری ہوں جیسے تم حضرت مسیح اور سید الانبیا محمد (علیہما السلام) سے منکر ہو اور ہم میں بفضلہ تعالیٰ یہ عیب بھی نہیں کہ ہم تمہاری طرح مطلب کے وقت خدا کے حکموں پر غیروں کو ترجیح دیں بلکہ ہم تو صرف اوسی کے تابعدار ہیں پس بعد اس اظہار صحیح کے اگر وہ تمہاری مانی ہوئی کتاب یعنی قرآن شریف کو مان لیں تو جان لو کہ ہدایت پر آگئے اور اگر حسب دستور قدیم اعراض کریں تو معلوم کر لو کہ وے سخت ضدی ہیں۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۵ – باری پہنچا کہ میں نے تیری سُنی - خاندان نبوت اور سلسلہ رسالت بلکہ عام اہل اللہ کے حالات دیکھنے سے بھی اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہ ایسے موقعہ پر دنیاوی برکت اور ظاہری کثرت تعداد سے خوش نہیں ہوا کرتے جبتک کہ اونکی اولاد میں اون کا ہم مرتبہ یا اون سے بڑھکر کوئی پیدا نہ ہو پس ان وجوہ کے لحاظ سے الفاظ قرآن اور توراۃ دونو متفق ہوں گے کہ اسمٰعیل کی اولاد سے کوئی نبی ہونا چاہئے جس سے اون کی اولاد کو بابرکت کہا جاوے پس وہ نبی وہی ہے جو سید ولد آدم ولا فخر کا مصداق ہے بیشک مسیح سے بڑھ ہونے پہلوئے آمنہ سے ہویدا ؛؛ دعائے خلیل اور نوید مسیحا - ۱۲ منہ

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
پس خدا تجہکو اون سے بچائیگا وہ سنتا (اور) جانتا ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً
(کہدو) کہ اللہ کا رنگ ہمنے اختیار کیا ہے بتلاؤ تو اللہ سے کسکا رنگ اچہا ہے

وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللّٰهِ
اور ہم اوسی کی عبادت کرتے ہین تو کہدے کیا تم ہمسے اوسکے فضل کے بارے مین

وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
جہگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا تمہارا مالک ہے اور ہمارے اعمال ہمکو اور

أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ۝ أَمْ
تمہارے اعمال تمکو اور ہم اسی کے خلاص مند ہین کیا بلکہ

تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ
یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ
اور یعقوب اور اوسکی اولاد یہودی اور عیسائی تہے۔

گر وے تجہہ سے (اے محمد) کچہہ اذیت کا قصد کرین تو بس خدا تجہہ کو اون کی شرارت سے بچائیگا اس لئے کہ وہ تیرے مخالف ان کی سرگوشیین اور باہم مشورے سنتا ہے اور اون کے دلی عنادون کو بہی جانتا ہے انکا یہہ ایک وادے ہے کہ اپنے مذہب مین لاتے ہوئے رنگ کے چہینٹے ڈالتے ہین اور اوسکو الٰہی رنگ کہتے ہین اور عوام لوگون کو اس دہوکے سے کہ اوس پچہ رنگ سے اپنے کو رنگو دام مین لاتے ہین سو تم ان کے جواب مین کہہ دو کہ تمہارا رنگ تو پہیکا بلکہ سرے سے دہوکے کی ٹٹی ہے اصل اللہ کا رنگ ہمنے اختیار کیا ہے یعنی اوسکے خالص بندے بنے ہین بہلا بتلاؤ تو اللہ سے کسکا رنگ اچہا ہے تمہاری طرح ہم زبانی جمع خرچ نہین رکہتے بلکہ ہم تو دل و جان سے اللہ کے حکمون کو مانتے ہین اور ہم اوسی کی عبادت کرتے ہین اب بہی اگر یہ اہل کتاب باز نہ آئین اور تیری نبوت کو اس وجہ سے جہٹلاوین کہ تو بنی اسمعیل سے ہے اور اون کا خیال ہے کہ نبوت خاصہ بنی اسرائیل کا ہے تو تو ان سے کہدے کیا تم ہمسے خدا کے فضل اور بخشش کے بارے مین جہگڑتے ہو کیا نبوت اپنا ہی حق جانتے ہو اور ہم کو اس سے علیحدہ ہی رکھنا چاہتے ہو بہلا تم مین کونسی ترجیح ہے حالانکہ بندگی مین ہم تم سب برابر ہین اور وہ ہمارا اور تمہارا سب کا مالک ہے اور اعمال مین بہی ہمکو کسی قسم کی رعایت نہین کہ اون کی کمائی تمکو ملجائے بلکہ ہمارے اعمال ہمکو اور تمہارے تمکو جو کوئی کرے وہ بہرے ہان اگر غور کیا جائے تو قابل ترجیح بات ہم مین ہے کیونکہ ہم اوسکے سب احکام کو مانتے ہین اور ہم دل سے اسی کے خلاص مند ہین نہ کہ تمہاری طرح کہ مطلب کے یار مطلب ہوا تو خدا کو پکارا جب حاصل ہوا تو پہر کون - یہ بہی ان سے پوچھو کہ کیا ملکہ بجائے چہوڑنے ان واہیات خیالات کے یہ کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم اور اسکے دونو بیٹے اور پوتا اسمعیل اور اسحق اور یعقوب علیہم السلام اور اوسکی سب اولاد تمہاری طرح یہودی یا عیسائی تہے

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ وَمَنْ اَظْلَمُ

تو کہدے بہلا تم خوب جانتے ہو یا خدا اور کون ظالم

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَمَا

ہے اوس سے جو اپنے پاس کی اللہ کی شہادت کو چہپائے اور خدا

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ تِلْكَ

تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں یہ ایک

اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ

جماعت تہی جو گذر گئی اونکی کمائی اونکو ہے اور تمہاری

مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا

تمکو اور نہ تم اون کے کئے سے پوچہے

يَعْمَلُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ

جاؤ گے۔ بیوقوف لوگ جہٹ سے کہیں گے

مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

کس چیز نے ان کو ان کے قبلہ سے پہیر دیا جس پر

كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

پہلے تہے تو کہدیجو مشرق مغرب خدا ہی کا ہے

تو اے محمدؐ ان سے کہدے بہلا کیونکر تم تمہاری باتیں کہ وہ ایسے تہے حالانکہ ہم کو خدا نے پختہ طور سے بتلایا ہے کہ ان بزرگوں کی یہ روش نہی جو تم نے نکالی ہے کیا تم خوب جانتے ہو یا خدا خوب جانتا ہے جی میں تو یہ ہی جانتے ہیں کہ یہ حضرات ان عیب سے نہ تہے مگر لوگوں کی شرم سے چہپاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ ہی ایک قسم کی شہادت ہے اور کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو اپنے پاس اللہ کی بتائی ہوئی شہادت کو چہپائے۔ یقیناً جانو کہ خدا تمکو اس کتمان پر مواخذہ کریگا اس لئے کہ خدا تمہارے کاموں سے بیخبر نہیں۔ اصل پوچہو تو تم یہود و نصاری کو ان بزرگوں سے کیا مطلب یہ ایک جماعت پسندیدہ تہی جو اپنے اپنے وقت میں گذر گئی اونکی کمائی اونکو ہے اور تمہاری تمکو اور نہ تم اون کے کئے سے پوچہے جاؤ گے اور نہ وہ تمہارے کردار سے تم اون سے اجنبی وہ تم سے بیگانے پہر بار بار صرف اون کا نام لینے سے کیا فایدہ جبتک کہ انکی تابعداری نہو۔ چونکہ تم لوگ بہی ان حضرت ابراہیم کے تابع ہو اس لئے مناسب کہ اوہی کے قبلہ کیطرف نماز پڑہو مگر اسکی مصلحت و حکمت نہ سمجہنے والے بیوقوف لوگ جہٹ سے کہیں گے کہ کس چیز نے ان مسلمانوں کو ان کے پہلے قبلہ بیت المقدس سے پہیر دیا جس پر پہلے سے تہے تو انکے جواب میں کہدیجو کہ کیا ہم بیت المقدس کی عبادت کرتے تہے کہ اب اسمیں فرق آگیا ہرگز نہیں بلکہ خدا کی کرتے ہیں اور مشرق مغرب جنوب شمال تو سب خدا ہی کا ہے

شان نزول (سیقول السفہاء) جب آنحضرت مدینہ میں تشریف لیگئے تو آپ بیت المقدس کیطرف جو انبیاء کا قبلہ تہا قریباً سولہ مہینے نماز پڑہتے رہے مگر دلی شوق غالب تہا کہ میں اپنے باپ سید الموحدین ابراہیم (علیہ السلام) کے کعبہ کیطرف نماز پڑہوں چونکہ اس خواہش کے پورا ہونے پر مخالفین (یہود و نصاری بلکہ تمام عرب اور چہپے دشمن ان کے بہائی منافقوں نے شور مچانا تہا اس لئے حکم آنے سے پہلے ہی اون کے حال سے اطلاع دی گئی اور کسیقدر اجمالی اور تفصیلی جوابات کے بعد تحویل قبلہ کا حکم صادر فرمایا تاکہ تعمیل میں آسانی ہو ۱۲ منہ

يَهْدِي مَنْ يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

جسکو چاہتا ہے سیدہی راہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

اسی طرح ہمنے تمکو میانہ روش بنایا تاکہ تم

لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ

لوگون پر حکمران ہو

وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ط

اور رسول تمپر حاکم بنے۔

ہر ایک طرف سجدہ ہو سکتا ہے ہان تعین جہت اوسکے حکم سے ہے جس طرف کا حکم دیگا اوسی طرف کو جہک جاوینگے یہ بیشک ہے کہ کسی جانب کی تعیین جب ہی ہوتی ہے کہ اوسمین کوئی مصلحت اور دوسری جانب سے ترجیح پائی جائے لیکن ایسے مصلحت آمیز امور ہر ایک کی سمجھہ مین نہین آیا کرتے خدا ہی جس کو چاہتا ہے سیدہی راہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے جیسا کہ ہم کو اوسی نے اس کعبہ کیطرف نماز پڑہنے کا حکم دیا ایسا تہہ ہی اس کے یہ بہی سمجہایا کہ ابراہیمی یادگار کا قایم رکہنا مناسب ہے جس نے خدا کی مرضی کے حاصل کرنے کیلئے تمام لوگون کی ناگوار سختیون کو بہی برداشت کیا تا کہ لوگ اس امر کو جانکر کہ خدا اپنے بندون کے اخلاص کے موافق قدر افزائی کیا کرتا ہے اخلاص مندی کا سبق حاصل کرین جیسا کہ ہمنے تمکو کعبہ ابراہیمی کی راہ نمائی کی ہے اسی طرح ہمنے تم کو ایک اور نعمت بہی عطا کی ہے وہ یہ ہے کہ تم کو میانہ روش بنایا ہے دنیاوی اور مذہبی امور مین افراط تفریط سے بالکل صاف اور ظلم اور بیجا قومی حمایت سے مبری سچ پوچہو تو یہ خصائل ترقی قومی اور بہبودی ملکی کیلئے ہی ضروری ہین اسیوجہ سے تمکو ایسا بنایا تاکہ تم اور لوگون پر حکمران ہو اور رسول جو ایسی صفات کا نتائج کامل اور اکمل ہے تمپر حاکم بنے یہ لوگ ایسے بیہودہ بکواس مین ہی رہ جاینگے اور تم اوسکے دیکھتے دیکھتے ہی ترقی کر جاؤگے جو تمہاری تجائی کی دلیل ہوگی۔ ہان ظاہر بین نادانون کا سوال کہ کبھی کسیطرف نماز پڑہتے ہین اور کبھی کسیطرف سو اسمین بہی

حاشیہ نمبر ۱۶۱ — اس آیت کے معنی تمہہ ربلکہ کل مفسرین نے یہ کئے ہین تاکہ تم لوگون پر گواہ بنو اور رسول تمپر گواہ بنے پہر اسمین اختلاف ہوا ہے کہ یہ شہادت دنیا کے متعلق ہے یا آخرت کے تفسیر کبیر مین پہلے لوگون کی تقریر دلیل مین لکہا ہے کہ یہ شہادت دو حال سے

فهذه الشهادة اما ان تكون في الآخرة او في الدنيا لاجائز ان تكون في الآخرة لان الله تعالى جعلهم عدولا في الدنيا لاجل ان يكونوا شهداء وذلك يقتضي ان يكونوا

خالی نہین) یا تو آخرت مین ہوگی یا دنیا مین (لیکن) آخرت مین تو اسکا ہونا نہین ہو سکتا کیونکہ خدا نے انکو دنیا مین عدول اس لئے بنایا تاکہ وہ گواہ بنین اس سے ثابت ہوتا ہو کہ وہ دنیا مین ہین اور یہ جو ہمنے کہا ہو کہ خدا نے انکو دنیا مین عدول کیا اسکی دلیل یہ ہے کہ خدا نے وكذلك جعلنكم فرمایا ہے اور یہ خبر

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا

اور نہیے اوس قبلہ کو جسکی طرف تو ہے اِس

إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ

لیئے تجویز کیا تہا کہ رسول کے تابعین کو نا فرمانون

عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى

سے ممتاز کرین اور بیشک نہین کہ یہ انقلاب کعبہ بہت

الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ

مگر ایسے لوگون پر دشوار نہین جنکو خدا نے راہ نمائی کی ہو اور خدا تمہارا

إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ

ایمان ضایع نہین کرنیکا اسلئے کہ خدا بڑا مہربان رحم کرنیوالا ہے

کئی مصلحتین اور حکمتین ہوتی ہین جو تمہاری ترقی کے لئے ایک زینہ ہین - یاد رکہو کہ تیرا اصلی قبلہ تو یہی کعبہ ہی تہا جسپر اعتراض کرتے ہین مگر درمیان مین جنتے اوس قبلہ بیت المقدس کو جسکی طرف تو بالفعل متوجہ ہے اسلئے تجویز کیا تہا کہ رسول کے مخلص تابعین کو نا فرمانون اور دورنگی چال والون سے ممتاز کرین جو سنتے ہی مان جاویگا وہ اخلاص مند ثابت ہوگا اور جو اینچ پینچ کریگا اوسکی گردن کشی ثابت ہوگی پس تو یہ ہے کہ ایسے لوگون کی تمیز بہی بہت ضروری ہے اس لئے کہ جبتک کسی قوم کے سب لوگ یکجان ہوکر اپنے مقاصد مین ساعی نہون ترقی مسدود ہوتی ہے ہان اسمین شک نہین کہ یہ انقلاب کعبہ بہت ہی دشوار ہے مگر ایسے لوگون پر دشوار نہین جن کو خدا نے راہ نمائی کی ہو اور وہ جانتے ہون کہ رسول کے احکام ہر حال مین قابل تسلیم ہوتے ہین

شاباش تم ایماندارون پر جو اپنے ایمان کی حفاظت دل وجان سے کرتے ہو خدا بہی تمہارا ایمان اور اعمال صالحہ ضایع نہین کریگا اسلئے کہ خدا سب لوگون کے حال پر عموماً اور ایسے مسلمانون کے حال پر خصوصاً بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے -

شان نزول (وما کان الله) تحویل قبلہ سے پہلے جو مسلمان بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے ہوئے فوت ہوگئے تہے اونکی بابت اونکے احباب نے حضور مقدس سے سوال کیا کہ اونکی نمازین مقبول ہوئین یا نہین اونکی جواب مین یہ آیت نازل ہوئی کہ ضایع نہ ہونگی ۱۲ جلالین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ - شہداء فی الدنیا انما قلنا انہ تعالی جعلہم عدولا فی الدنیا لانہ تعالی قال وکذلک جعلناکم امۃ وہذا الخبر عن الماضی فلا اقل من حصولہ فی الحال وانما قلنا ان ذلک یقتضی صیرورتہم شہودا فی الدنیا لانہ تعالی قال وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا

واقعہ گذشتہ سے دی گئی ہے پس کم سے کم اس کا حصول زمانہ حال مین ہونا چاہئے اور یہ جو ہمنے کہا کہ اس سے اونکا دنیا مین گواہ ہونا لازم آتا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ ہمنے تمکو امت متوسط بنایا . . . .

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ
تیرے منہ کا آسمان کیطرف پہرنا ہم دیکھ رہے ہیں
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ
پس تجہہ کو اوسی کعبہ کیطرف پہیر دینگے جو تو پسند کرتا ہے
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
پس اپنا منہ عزت والی مسجد کیطرف پہیر کر۔
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
اور جہان کہین تم ہو اپنا رُخ اوسی کیطرف

تو پہر کیا رحم اور مہربانی اسیکا نام ہے کہ کئے ہوئے کام (نماز روزہ) ہی بلا وجہ ضایع کردے چونکہ تیرا دلی اسی ہی جی چاہتا ہے کہ کعبہ ابراہیمی کیطرف ہی (جو سب سے اول عبادت خانہ ہے) نماز پڑہے چنانچہ تیرے منہ کا آسمان کیطرف بانتظار وحی پہرنا ہم دیکہہ رہے ہین نیز تعیین جہت سے کوئی یہ غرض نہین کہ اُس جہت کی عبادت کرائی جائے بلکہ عبادت تو ہماری ہی تعیین قبلہ تو صرف ایک عارضی امر ہے پس تجہہ کو ہم اوسی کعبہ کیطرف پہیر دینگے جسے تو پسند کرتا ہے لیجے پس اب سے آیندہ کو اپنا منہ عزت والی مسجد یعنی کعبہ ابراہیمی کیطرف پہیرا کر اور عام مسلمانوں کو بہی اعلان دیدو کہ جہان کہین تم ہو نماز کیوقت اپنا رُخ اُسی کیطرف

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ ۔ شہداء علی الناس ترتب کونہم شہداء علی صبرورتہم وسطا ترتیب الجزاء علی الشرط فاذا حصل وصف کونہم وسطا فی الدنیا وجب ان یحصل وصف کونہم شہداء فی الدنیا (تفسیر کبیر ج ۲)

تاکہ تم لوگون پر اور رسول تم پر گواہ ہو اس کلام کو ایسا مرتب کیا جیسے شرط جزا ہوکرتی ہے۔ پس جب اون کا وسط ہونا دنیا میں حاصل ہے تو گواہ بہی دنیا میں ہونا واجب اور ضروری ہوگا۔ انتہیٰ

رہا یہ سوال کہ دنیا مین ان کی گواہی کا کیا مطلب سو اسکا جواب ان لوگون کے نزدیک جو اِس شہادت کو دُنیا کے متعلق مانتے ہین یہ ہے کہ اس شہادت سے مراد اجماع ہے چنا تفسیر کبیر مین اس سے آگے چلکر کہا ہے کہ پس ثابت ہوا کہ آیت اجماع کے حجت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ بعض لوگ بلکہ اکثر کہتے ہین کہ یہ شہادت

فثبت ان الاٰیۃ تدل علی ان الاجماع حجۃ ص ۲ جلد ۲

حاشیہ نمبر ۱۷ (اپنا منہ عزت والی مسجد کیطرف پہیر کر) اس آیت کے متعلق بہی نافہم مخالفون نے کئی طرح سے دانت پیسے ہین سب سے بڑا اعتراض تو یہ ہے کہ اسلام نے بت پرستی کو رواج دیا جو سچے مذہب کے شایان شان نہین کس طرح دیا؟ اِس طرح کہ کعبہ جو پتہرون کا بنا ہوا مثل ایک بت کے ہے اسکی عبادت کا حکم کیا اور ایسا کیا کہ بغیر اوس طرف رخ کرنیکے نماز ہی قبول نہین ہوتی۔ دوسرا اعتراض نسخ احکام کے متعلق ہے کہ پہلے حکم کو اوٹہانا اُس کے ناتجربہ اور لاعلمی پر مبنی ہوتا ہے اِسلئے جایز نہیں کہ احکام خداوندی مین سے کوئی حکم کسی زمانہ مین صادر ہوکر پہر اُٹہا یا جاوے جیسا کہ یہان پر پہلے کعبہ سے دوسرے کعبہ کیطرف مُنہ پہیرنیکا حکم ہوا کیونکہ خدا تو علام الغیوب ہے

اعتراض اول بت پرستی کا غلط

تَسۡطِرُوۡنَ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ
کیا کرو اور جو لوگ کتاب والے ہیں خوب
لَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ وَمَا اللّٰهُ
جانتے ہیں کہ یہ (حکم) واقعی اون کے اور تمہارے رب کیطرف سے ہے
بِغَافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ ۝ وَلَئِنۡ اَتَیۡتَ
اور خدا ان کے کاموں سے بے خبر نہیں اور اگر تو ان کے
الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوۡا
ہر طرح کے نشان بھی لاوے گا تو جب بھی تیرے
قِبۡلَتَكَ وَمَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَهُمۡ
قبلہ کیطرف نماز نہ پڑہیں گے اور نہ تو اونکے قبلہ کو مانیگا

کیا کرو اس امر کا خطرہ نہ کرو کہ جہال اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تم کو طعن مطعون و تنبیہ کے اگر دین تو کچھ پرواہ نہیں اس لئے کہ جو لوگ کتاب کے پڑھنے والے ہیں خوب جانتے ہیں کہ یہ حکم واقعی اون کے (اور تمہارے رب) مالک کیطرف سے ہے کیونکہ وے شہادت توراۃ و نبیوں نیز اون کے فراست سے خوب سمجھتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچا نبی اور حضرت موسیٰ کی مانند رسول مستقل ہے پس جو کچھ وہ حکم کریگا ممکن نہیں کہ غلط اور باطل ہو گو وہ بوجہ دنیا سازی مانتے نہیں سو یاد رکھیں کہ خدا ان کے کاموں سے بیخبر نہیں ضد اور تعصب میں یہانتک بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ہر طرح کے نشان بھی لاویگا تو جب بھی تیرے قبلہ ابراہیمی کیطرف نماز نہ پڑہیں گے اور نہ کسیطرح تو اونکے قبلہ کو مانیگا اونکی بمخالفت تیری خصائیت میں خلل انداز نہیں ہو سکتی چاہیے وہ آپکا تو فیصلہ کرین اسلئے کہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ قیامت میں ہو گی کہ جب انبیا کی امتیں تبلیغ رسل سے انکار کرینگی تو اس وقت امت محمدیہ انبیا کیطرف سے شہادت دیگی کہ بیشک اونہوں نے اپنی اپنی امت کو پہنچا دیا اور جناب رسالت آب اپنی امت کا تزکیہ کرینگے کہ میری امت کے لوگ سچے گواہ ہیں اس مضمون کی ایک حدیث بھی صحیح مسلم میں آئی ہے جو ان معنوں کو تقویت دیتی ہے گرچونکہ پہلے لوگوں کی دلیل بھی قوی ہے اسلئے امام رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر میں دونو کو جمع کر دیا ہے اور کہا ہے کہ حاصل اس بحث کا یہ ہے کہ اللہ کا یہ فرمانا

فالحاصل ان قوله تعالى فتكونوا شهداء على الناس اشارة ان قولهم عند الاجماع حجة من حيث
کہ تم گواہ ہو گے اشارہ اس بات کا ہے کہ اونکی بات اجماع کے وقت دلیل ہو گی اس لحاظ سے کہ اجماع کے وقت لوگوں کو حق بتائینگے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ یہ خلاصہ ہے اون دفتروں کا جو ہمارے قدیمی مہربان عیسائی جنٹلمین اور ہمسایہ قوم آریہ وغیرہ نے بھرے ہیں پہلے سوال کا جواب دو طرح سے ہے اجمالی اور تفصیلی

اجمالی تو دو ٹوک بات ہے کہ شرک اور بت پرستی اوسے کہتے ہیں کہ غیر خدا کی عبادت کیجاوے یا کسی حکم اوس کو وہ معاملہ کیجاوے

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو نہیں مانتے اور تو باوجود جان لینے کے

أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

ان کی خواہش پر چلا تو بیشک تو بھی

إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ

اوسوقت بے انصاف ثابت ہوگا جن لوگوں کو ہم نے

الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ

کتاب دی ہے وہ اوس رسول کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو

وقف لازم

قبلہ کو نہیں مانتے یہود نصاریٰ سے مخالف اور نصاریٰ یہود سے حالانکہ دونو گروہ توارت کو مانتے ہین پہر تجہہ سے ہی اُلجہنے کی کیا وجہ کوئی دلیل اون کے پاس ہے؟ کہ اونہی کے قبلہ کیطرف نماز پڑہی جاوی۔ ان نفسانی خواہش تو بیشک ہے آور یاد رکہہ کہ اگر تو بفرض محال باوجود جان لینے اون کی اندرونی حالت کے انکی خواہش پر چلا تو بیشک تو بہی اوسوقت بے انصاف ثابت ہوگا اصل مین یہ ضد صرف تہلا اور نہم ملاؤن مین زیادہ ہے ورنہ جن لوگون کو ہم نے کتاب توارت کی سمجہہ دی ہے وہ تو اوس رسول کو ایسا سچا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو جبہی تو ماننے میں بہی دیر نہیں کرتے —

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ اور حجتہم عند الاجماع بین للناس الحق ویوکد ذالک قولہ تعالی ویکون الرسول علیکم شہیدا یعنی موحدا ومبینا ثم لا یمتنع مع ذالک ان یکونوا شہداء فی الاخرۃ فیجری الواقع منہم فی الدنیا مجری التحمل لانہم اذا ثبتوا الحق عرفوا عندہ من القائل والراد ثم یشہدون بذالک یوم القیامۃ کما ان الشاہد علی العقود یعرف ما الذی تم وما الذی لم یتم ثم یشہد بذالک عند الحاکم ۱۲ ص

اور اسی کی تائید کرتا ہے خدا کا فرمانا کہ رسول تمپر گواہ ہوگا یعنے ادا کرنے والا اور بیان کرنیوالا یہ ہوکر بہی کہ اجماع حجت ہے اور اس دلیل سے دنیاوی شہادت معلوم ہوتی ہے ممکن ہے کہ قیامت میں بہی اونکی شہادت ہو پس دنیا کی شہادت اون کے حق مین گویا کہ دریافت واقع ہے اسلئے کہ جب اونہوں نے دنیاوی شہادت سے ایک امر کو ثابت کیا تو گویا اوسوقت وہ ماننے اور نہ ماننے والون کو جان لین گے پہر اس بات کی قیامت مین شہادت دینگے جیسا کہ گواہ وقت بیع عقد تام اور غیر تام کو جانتا ہے پہر اس امر کی حاکم کے پاس شہادت ادا کرتا ہے انتہی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - جو خدا کے ساتھہ ہر شے چاہئیں مثلاً امید بہلائی یا دفع ضرر مگر چونکہ کعبہ کی نسبت اسلام نے کوئی حکم ایسا نہین دیا بلکہ صاف اور صریح لفظون مین فلیعبدوا رب ہذا البیت فرمایا تو اب اسلام کی نسبت یہ گمان کرنا کہ کعبہ پرستی اور بت پرستی سکہاتا ہے سراسر انصاف کا خون کرنا ہے۔ تفصیلی جواب سے پہلے مسلمانون کی نماز کا مطلب بیان کرنا بہی کسیقدر مفید ہوگا تاکہ ثابت ہو جاوے کہ اسلامی نماز جس پر تمام اہل اسلام فخر کیا کرتے ہین کہان تک شرک اور کعبہ پرستی سے بہری ہوئی یا خالی ہے پہلے مین اوس نوٹس (اذان)

لہ کعبہ کے خدا کی عبادت کریں ۱۲ منہ

وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ
اور ایک فرقہ ان میں سے دیدہ دانستہ حق بات
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ
چھپاتے ہیں حق وہی ہے جو تیرے رب کیطرف سے ہے
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَلِكُلٍّ
پس تو کسیطرح کا شک نہ کیجو اور ہر ایک
وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
کیلئے ایک جانب ہے جدھر کیطرف (اپنا رخ) پھیرتا ہے پس تم نیکیوں میں
أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ
جہاں کہیں تم ہوگے اللہ تم سبکو (اکٹھا) لے آویگا بیشک
اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمِنْ حَيْثُ
خدا سب کام کر سکتا ہے اور جہاں سے

اور ایک فرقہ یعنی علماء ان کا ان میں سے بیشک دیدہ دانستہ حق بات چھپاتے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ کسیطرح حق ظاہر نہ ہونے پاوے مگر تو سن رکھ کہ حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہے پس تو ان کی باتوں سے کسیطرح کا شک نہ کیجو ان کی مخالفت سے کیا ہوتا ہے بڑے مخالفت کرین خدانے اس دین کو ضرور ہی پھیلانا ہے اور ہم ابھی سے بتلائے دیتے ہیں کہ ہر ایک فرقہ کیلئے ایک جانب کعبہ کی مقرر ہے وہ فرقہ اس جہت کیطرف اپنا رخ ضرور پھیریگا جنوب شمال مشرق مغرب تمام اطراف کے لوگ اپنی اپنی طرف کو نماز پڑھینگے جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت تمام جہان میں ہوگی ان آیتوں میں شک نہیں کیا کرتے مگر بیشمار تکلیف پہنچیگی سو کچھ حرج نہیں تکلیف میں بہت بڑا اجر ہے پس تم اس سے منہ نہ موڑو بلکہ ایسی نیکیوں کے کرنے میں جلدی کرو اور یہ ہمت لاؤ کہ مشرق مغرب کے لوگ اس کعبہ میں کیونکر آوینگے اور کیونکر اکٹھے ہوینگے اسلئے کہ جہاں کہیں تم ہوگے اللہ تم سب کو ایک جگہ لے آویگا بیشک اسے کام کر سکتا ہے یہ کام خدا کے ہیں کیا اوس کی

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ میں کہتا ہوں یہ طریق جمع بین الشہادتین جو فاضل امام نے بیان کیا ہو اسمین ایک طرح کا شبہ ہے کیونکہ امام صاحب نے دیا دی مہد کو بمنزلہ تحمل شہادت کے قرار دیا ہے حالانکہ اس شہادت کو اس شہادت سے مباینت ہے اسلئے کہ اولیہ اس امر کے کہ اس سے اجماع کی حجیت ثابت

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۰ کا مضمون سناتا ہوں جو نماز پنجگانہ کی حاضری کے لئے تجویز ہوا ہے کھڑا (مسجد) کے دروازہ یا کسی کونے میں چڑھا ہی (موذن) کھڑا ہو کر بلند آواز سے کہتا ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے (چار دفعہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہیں (دو دفعہ)

حاشیہ نمبر ۱ (رخ ضرور پھیریگا) اس آیت کے معنے بتلانے میں بھی مفسرین کا قدرے اختلاف ہوا ہے بعض کہتے ہیں ہر ایک کے لئے ایک جہت ہے جو وہ اپنا منہ اوس طرف پھیرتا ہے مثلاً یہودی ایک طرف عیسائی ایک طرف مشرکین عرب ایک طرف حالانکہ بہتر وہی جہت ہے جو خدا کے حکم سے ہو پس تم کعبہ کیطرف منہ کرو جو منشاء ایزدی کے موافق ہونیکی وجہ سے ہر طرح سے افضل اور فائق ہے

ع ۱۷

ؔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ

خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

نکلے تو اوسی مسجد عزت والی کی طرف منہ اپنا

الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَمَا اللّٰهُ

پہیر کہ وہی سچا حکم تیرے مالک کیطرف سے ہے اور خدا

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

تمہارے کاموں سے غافل نہین اور جہان سے تو نکلے

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پس اوسی مسجد عزت والی کیطرف اپنا منہ پہیر لو

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

اور تم جہان کہین ہوؤ اوسی طرف منہ اپنا پہیرو

تعمیل ارشاد مین مصروف ہو اور مدینہ سے باہر جہان سے نکلے اور نماز پڑہنے
لگے تو اوسی مسجد عزت والی یعنے کعبہ شریف کیطرف منہ اپنا پہیرا یسلئے
کہ وہی سچا حکم تیرے مالک کیطرف سے ہے اور جان لو کہ خدا تمہارے
کاموں سے غافل نہین اس تکلیف کا بدلہ تم کو ضرور دیگا اور اسی لئے
ہم بار بار بتلاتے ہین کہ جہان سے تو نکلے پس اوسی مسجد عزت
والی کی طرف نماز مین اپنا منہ پہیر لو اور تم بہی مسلمانو! جہان

کہین ہوؤ
نماز پڑہتے ہوئے
اوسیطرف منہ
اپنا پہیرو

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ ہوتی ہے یہ کہنا باقی ہے کہ اجماع مثبت فروعات شرعیہ کا ہوتا ہے اور شہادت اخروی جیسی کہ حدیث مذکور سے ثابت ہو
امم سابقہ کے مقابلہ پر دی جنکو فروعات شریعت محمدیہ سے کوئی علاقہ نہین پس جبکہ حسب منشاء امام علام جمع بین الشہادتین ہی ضروری
ہے اور یہ مہر حال بہتر اولی اور انسب ہے کہ اس آیت سے دونوں شہادتین مراد ہون تو کوئی وجہ نہین کہ شہادت کے معنی گواہی دادن کیکر
کلام صحیح ہو سکے اس لئے بیضاوی شہادت کے معنی حکمرانی کے لئے ہین پس یہ معنی نہ تو حدیث کے خلاف ہے اور نہ امام کے منشا (جمع بین الشہادتین)
کے مخالف ان شہادت کے مصداق متنوع ہونگے یعنی دنیا مین حکمرانی اور نوع کی ہوگی اور قیامت مین اور قسم کی جیسا کہ عموم مجاز یا عموم مشترک

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ ابن این امر کا شاہد ہون کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہین (جنکو سوا پیغام پہنچانے کے خدائی مین کسیطرح کا حق
نہین) اے سب سننے والو! آؤ نماز پڑہنے کو (دو دفعہ) آؤ عذاب سے رہائی پانے کو (دو دفعہ) اللہ سب سے بڑا ہے (دو دفعہ)

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۸ بعض کہین ھو کی ضمیر خدا کی طرف پہرتی ہے پس اس توجیہ پر آیت کے معنے دو طرح سے ہونگے ایک تو یہ کہ ہر ایک کیلئے جہان والون سے
ایک طرف ہے کہ خدا نے ان کو اوس طرف پہیرا ہے مثلاً یہود کو ایک طرف اور نصاری کو ایک طرف دوسرے معنی یہ ہین کہ
کہ ہر ایک کے لئے تم مسلمانون سے ایک جہت کعبہ ہے کہ وہ خدا تم کو اوس طرف پہیریگا ان معانی کا مفصل ذکر تفسیر کبیر مین مرقوم ہے

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ
تاکہ لوگون کا جھگڑا تم سے نہ رہے مگر جو اون مین سے
ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي
بیجا ہین سو اون سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو
وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
اور تاکہ مین اپنی نعمت تم پر پوری کر دون اور تاکہ تم راہ پہ پہنچو
كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُوا
جیسا کہ بھیجا ہم نے تمہارے پاس رسول تمہاری جنس کا بھیجا ہے جو ہماری
عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ
آیتین تم پر پڑھتا ہے اور تمکو پاک کرتا ہی اور تمکو کتاب
وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ
اور تہذیب سکھاتا ہی اور وہ باتین تمکو سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے

تاکہ لوگون کا جھگڑا تم سے نہ رہے کہ وعدہ ملت ابراہیمی کا کرین اور
کعبہ ابراہیمی کو چھوڑتے ہین۔ ہان جو ان مین سے بالکل ہی کج رو ہین
سو اون سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو تاکہ تم ترقی کرو اور تاکہ
مین اپنی نعمت تم پر پوری کرون اور تاکہ تم خدا کی راہ پہ پہنچو
یہ نعمت یعنی کامیابی بھی کوئی کم چیز نہین بلکہ ویسی ہی ہے جیسا کہ ہمنے
تمہارے پاس ایک رسول تمہاری جنس کا بھیجا ہے جو
ہماری آیتین تم پر پڑھتا ہے اور کدورت باطنی مثل شرک
کفر کینہ نفاق وغیرہ سے تم کو پاک کرتا ہے اور تم کو کتاب آسمانی
اور تہذیب روحانی سکھاتا ہے اور علاوہ اس کے ضروری
ضروری وہ باتین بھی تمکو سکھاتا ہے جو پہلے اس سے
تم نہین جانتے تھے بڑی بھاری اخلاقی بات جو تم ہماری رسول سے
سیکھتے ہو طریقہ ذکر ہے اس لئے کہ بہت سے لوگ اس بات

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ ا (علی تقدیر جوازہ) کی صورت مین ہوا کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ شہادت کے معنی حکمرانی کے ہین سو اس کا جواب یہ ہے
کہ بیضاوی نے اِن کنتم فی ریب کی تفسیر مین لکھا ہے کہ شہید حاکم کو بھی اس لئے کہتے ہین کہ وہ مجالس مین واسطے تصفیہ
مقدمات کے آیا جایا کرتا ہے اور اگر آیت مین غور کیا جاوے تو یہی معنی مناسب ہین اسلئے کہ تحویل قبلہ کا وقت ایک نہایت اضطراب
اور بیقراری کا مسلمانون کے حق مین تھا جسمین انکو ہر طرف سے کئی [illegible] پیش آتے تھے ایسی موقعہ پر نہایت ضروری تھا کہ انکی

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ ا۔ سوائے اوس کے کوئی بھی معبود برحق نہین۔ یہ مضمون اوس نوٹس کا جو بانی اسلام نے اودھی ہٹ حاضری دربار
رب العالمین (یا یون کہئے کہ کعبہ کے پوجنے) کیلئے تجویز کیا ہے سچ ہے سالیکہ نکوست از بہارش پیداست۔ نوٹس کے

بقیہ حاشیہ نمبر ۸ ا۔ من شاء فلیرجع الیہ لیکن جو معنی مینے اختیار کئے ہین اون [illegible] بہت کڑائی کئے گئے ہوئے تو میری نظر سے نہین گذرے
لیکن انہی وجوہ مذکورہ سے مستنبط ہو سکتے ہین مینے کل کا مضاف الیہ مخاطب یعنی مسلمان لئے ہین اور ھو کی ضمیر کل کیطرف ہی

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ
پس تم میری یاد کرو مین بہی تمہین یاد کرونگا
وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ع
اور میرا شکریہ کرو اور ناشکری مت کیجو
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا
اے مسلمانو تم صبر اور
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ
نماز سے مدد چاہا کرو

ہولا کرتے ہین پس تم اسی طریقہ معلومہ سے میری یاد کیا کرو مین بہی اوسکی عوض مین تمہین انعام خاص سے یاد کرونگا اور اس ہدایت کا احسان مانکر میرا شکریہ کرو اور ناشکری مت کیجو کہ اس طریقہ محمدیہ کو چہوڑکر نئی نئی راہین نکالو جس طریق سے ہمارے پیغمبر نے تمکو تعلیم نہین کی اوس طور سے ذکر کرنے لگو کیونکہ معلم کے طریق کو چہوڑنا بڑی بہاری ناشکری ہے اسمین شک نہین کہ ذکر شکر بہی ایک مشکل کام ہے مگر اس کے لئے ایک آسان طریق ہم بتلاتے ہین پس اے مسلمانو اتم صبر اور نماز سے مدد چاہا کرو یعنی تکلیفون کے وقت صبر کے خوگیر ہوجاؤ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ گہبراہٹ کسیقدر دفع کرنیکو کوئی خبر اونکو سنائی جاتی جس سے ان کے لئے اس گہبراہٹ کا بہت جلد تبادلہ ہوتا چنانچہ ابتدا بیان آیات میں ہی ابتداء ہوا ہے کہ صحابہ کی تسکین ہر طرح سے مقصود تہی کہین تو اونکو طمع دی جاتی ہے کہین انکو کفار کے شبہے سے بچنے کی تاکید ہوتی ہے اور بار بار اس امر کی تاکید ہے کہ ضرور تمہارا کام پہنچنہ ہو جاوے اور کسیکی مت سنو مین بہی چاہتا ہون کہ تم پر اپنی نعمتین پوری کرون وغیرہ وغیرہ پس شہدا کے معنے علما لینا اور اوسکو ایک قسم کی دلجوئی بلکہ پیشگوئی قرار دینا سیاق سباق سے نہایت مناسب بلکہ انسب ہے ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ اس الفاظ بیننے حاشیہ مین نقل کردیئے ہین تاکہ ہر مخالف کو یہ موقع ملے کہ مسجد مین جاکر (خدا کرے کہ سب جاوین) اپنے کان سے سنکر ہماری تصدیق کا اندازہ کرے اب مین اوس نماز کا مضمون سناتا ہون جس کے لئے (شرک آلودہ) اعلان جاری ہوا تہا کھڑے ہوتے ہی دونو ہاتہہ (اس خیال کہ مین اسوقت دنیا اور ماسوا اللہ سے علیحدہ ہوں) اٹہاکر کہتا ہے کہ **خدا سب سے بڑا ہے** یہ کہکر نوکرون اور غلامون کیطرح دونو ہاتہہ باندہکر اقرار کرتا ہے اے خدا تو سب عیوب سے پاک ہے مین تیری تعریف کرتا ہون بڑی برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے ذات تیری اور سوا تیرے کوئی بہی معبود نہین۔ شیطان مردود سے پناہ مین ہوکر اللہ کے نام سے شروع کرتا ہون

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۸ پہیری ہے جو نا درست ہے یہ سب اسلئے کیا کہ ان معنی مین ایک قسم کی پیشگوئی ترقی اسلام کے متعلق معلوم ہوتی ہے جو ایسی گہبراہٹ کے زمانہ مین مناسب بلکہ انسب ہے جیسی سیہزم الجمع ویولون الدبر اور جنگ خندق مین آنیوالی گہبراہٹ کیوقت ایک روشنی

غور سے دیکھو ۱۲ منہ

اللہ اکبر سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ
بیشک خدا
مَعَ الصّٰبِرِينَ ○
صابرون کیساتھ ہے
وَلَا تَقُولُوا
اور اون لوگون کو جو

اور ہر وقت کا خیال رکہو اور جب کبہی تکلیف آن پہونچے تو نوافل پڑہکر دعا کرو ان دونو کے استعمال اور ہمراومت سے تم بچے ذکر شاکر بنجاؤگے اسلئے کہ ان دونو کاموں پر بہت سے آثار باطنی فیضان ہوتے ہین بڑی بات تو یہ کہ بیشک خدا کی مدد ہر وقت صابرون کے ساتھ ہے تمہارے صبر کے نشانون مین سے یہہ بہی ہے کہ تم اپنے بہائی بندون کے مرنے پر واویلا نہ کیا کرو اور نہ تم ایسا کہو ان لوگون کو جو

شان نزول جنگ بدر مین چودہ مسلمان شہید ہوئے تھے اون کے وارث حسب طبیعت انسانی [illegible] کہتے تھے اوران کا ذکر کرتے ہوئے کہ فلان شخص مرگیا فلان قتل ہوا اونکو ملال ہوتا تہا ادہر کفار بہی [illegible] یہہ لوگ ناحق ایک شخص محمد کے پیچہے ہوکر جان دیتے ہین اسلئے مسلمانونکو شہدا مردہ کہنے سے جو [illegible] منع کیا گیا [illegible]

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷—اور اس بات کا صریح لفظون مین اقرار کرتا ہون کہ سب [illegible] [illegible]
بڑا بخشنے والا نہایت مہربان انصاف کے دن کا حاکم (اس کے بعد مخاطب ہوکر اپنی آرزو کا اظہار [illegible])
اے ہمارے مولا ہم تیری ہی بندگی کرتے ہین اور تجہ ہی سے اپنے اڑے کامون مین مدد چاہتے ہین تو ہی ہمکو سیدہی راہ پر چلا
اون لوگون کی راہ پر پہنچا جنپر تو نے بڑے بڑے انعام اکرام کئے اور نہ اون کی جنپر غصہ ہوا اور نہ گمراہون کی—اس کے بعد کوئی سورت
قرآنی بغرض ربط مخلوق بخالق پڑہکر الله اکبر (خدا سب سے بڑا ہے) کہکر رکوع مین جاتا ہے اور اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ میرا [illegible]
مربی خدا بڑی بزرگی والا ہے (کم سے کم تین دفعہ) پہر سر اوٹہاتے ہوئے خدا کی عام قدرت کا اقرار کرتا ہے یعنی خدا
سنتا ہے اونکی پکار کو جو اوسکی تعریف کرتے ہین پہر ساتھ ہی اس کے یہہ بہی اظہار ہے کہ اے ہمارے مولا تو ہی سب تعریفون کا
مالک ہے۔ پہر الله اکبر (خدا سب سے بڑا ہے) کہتا ہوا سجدہ مین جاتا ہے وہان تو خوب ہی بن آتی ہے من مانی دعائین
جی مین آئی عرضین کرتا ہے سبحان ربی الاعلی (پاک رب میرا سب سے بلند) کم سے کم تین دفعہ) کہکر الله اکبر کہتا ہوا سر اوٹہاتا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۸—دیکہکر صحابہ کو تسلی فرمائی کہ مجہے روم شام کا ملک کہا یا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ یہ ملک میری امت کو ملیگا چنانچہ یہ
پیشگوئی معہ ان دونو قرآنی پیشگوئیون کے خدا کے فضل سے پوری ہوگئین فالحمد لله علی ذالک ۱۲ منہ

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين اياك نعبد واياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين
سبحان ربی العظیم ۔ سمع الله لمن حمده ۔ ربنا لك الحمد

لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ
اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں مردے مت کہا کرو
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝
بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ
اور آیندہ تمہیں کسیقدر خوف اور
الْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ
بھوک اور مال و جان اور پہلو کے نقصانات سے

اسکی راہ میں لڑتے ہوئے قتل ہوتے ہیں مردے مت کہا کرو اس لئے کہ جب آپس میں تم بول چال کرتے ہوئے کہتے ہو کہ فلان مرگیا فلان قتل ہوا تو اس کہنے سے تمہیں ایک قسم کا بے اختیاری قلق ہوتا ہے پس ایسا کہنا ہی چھوڑ دو بلکہ یہ سمجھو کہ وہ زندہ ہین اور اگر غور کیا جائے تو زندہ ہی ہین اس لئے کہ جو زندگی کا حاصل ہے اون کو بطریق احسن حاصل ہے ہر طرح کے عیش و آرام میں ہیں لیکن تم اوسکی کیفیت نہین جانتے کہ کس قسم کا ہے کیونکہ تمہاری نظر سے غائب ہین سچ پوچھو تو صبر ایک عجیب ہی وصف جامع کمالات ہے اسلئے ہم تمکو صبر کی ہدایت کرتے ہین

اور اینده تمہین کسیقدر دشمنوں کے خوف اور بھوک یعنی تنگی معاش اور مال و جان اور پہلون کے نقصانات سے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - پھر دوسرا سجدہ بھی اسی کیفیت سے کرتا ہے یہان پہنچکر ایک رکعت ختم ہوئی اسی کیفیت کی دو تین چار بسیا وقت ہو پڑہتا ہے سب کے اخیر بیٹھکر اپنے مالک کی تعریف کے کلمات (جو حاشیہ مین درج ہین)* کہہ کر اوس اپنے پیر و مرشد سچے رسول کے حق مین نیک دعا کرکے اور اپنے حق مین بھی کچھ کہہ سنکر نماز سے فارغ ہوتا ہے - پس یہ ہے وہ نماز اور وہ عبادت جس کو ایک ناخواندہ (مگر خواندون کے معلّم) جنگلی ملک کے رہنے والے (فداہ روحی) نے با الہام الٰہی تجویز کیا ہے کیا اسمین کوئی کلمہ بھی ایسا ہے کہ جسمین کعبہ کی مدح یا تعظیم ہو - پھر اس نماز کو بھی ہمارے نافہم مخالف شرک اور بت پرستی کہین گے تو اس کے جواب مین ہم بھی سنین گے ؎

بس تنگ کر ناصح ناداں مجھے اتنا ۔۔۔ یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

بعد اس کے ہم

اپنے مخالفین سے

پوچھتے ہین کہ اگر اسلام کو کعبہ پرستی منظور ہوتی اور شرک اور بت پرستی کا رواج مدنظر ہوتا تو کیا وجہ ہے کہ ساری نماز مین کہین کعبہ کا ذکر تک بھی نہین نہ اوسکو خطاب ہے نہ اوس سے استمداد - نہ اسکا ذکر نہ اس کا نام - پھر کعبہ پرستی تھی تو کہاں تھی

* اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ

تجربہ کا رہنا دینگے اور تو ایسے صبر والون کو بشت

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ

کی سنا جو مصیبت کیوقت کہتے ہی ہین کہ ہم تو اللہ

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ

کی ملک ہین اور بلاشک ہم اوسی کے حضور میں جانیوالے ہین

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ

انہیں لوگون پر اپنے رب کی شاباشی ہی

تجربہ کار رہنا دین گے جو ایسے وقت مین کامیاب ہون گی اونہین کے حق مین اپنے رسول کو ہدایت کرتے ہین کہ تو ایسے صبر والون کو پہلے ہی سنا جو مصیبت کے وقت بجائے بیہودہ شور و غل کرنے کی بجوش دل کہتے ہین کہ ہم تو اللہ ہی کی ملک ہین جس طرح چاہے ہم مین تصرف کرے ہمیں کوئی عذر نہیں اور ہو ہی کیسے جبکہ بلاشک ہم اوسی کی حضور جانے کو ہین تو جیسا کچھ ہو گا وہان کھل جائیگا پس تو یہ ہے کہ انہین لوگون پر اپنے رب کی شاباش ہی

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ اسمیں نہین جانتا کہ کوئی منصف مزاج ہماری تقریر معروضہ بالا مین غور کر کے اسلام پر کعبہ پرستی کا الزام لگا سکے۔ رہا یہ سوال کہ نماز مین تو بیشک شرک کی بو نہیں مگر اسکی کیا وجہ ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے کعبہ کیطرف رخ کرنیکا حکم آیا ہے انسان کو اس امر مین مختار کیون نہین کیا گیا کہ جس طرف منہ کر کے چاہتا اپنے مالک کی عبادت کرتا سو اسکا جواب بعد ایک تمہید کے ہم دینگے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ قاعدہ ہے کہ ایک امر مقصود اصلی کے ساتھ کوئی مقصود تبعی بھی ہوا کرتا ہے مثلاً علم کا پڑھنا مقصود اصلی ہے تو حروف ابجد کا سیکھنا غیر اصلی لازم ہے گو بعد حصول علم حروف ابجد کا خیال تک بھی نہین رہتا اسیطرح دفع دشمن کے لئے تلوار بندوق کا اوٹھانا ہی لازم ہو جاتا ہے حالانکہ صرف ان کی طرف نظر کرنیسے بجز تحمل توجہ کے کوئی فایدہ نہین مگر بایں لحاظ کہ یہ بوجہ ایک ضروری کام (دفع دشمن) کے لئے ذریعہ ہے بہت عمدہ اور حسن ہو جاتا ہے اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو امر کسی دوسرے امر کا ذریعہ ہوا کرتا ہے اوسکا حسن قبح اصل ذی ذریعہ کے لحاظ سے ہوتا ہے یہی تلوار کا اوٹھانا جو بلحاظ اس امر کے کہ یہ تلوار دفع دشمن کیلئے ایک ذریعہ ہی حسن اور عمدہ ہے اور اس لحاظ سے کہ کسی بیگناہ مظلوم پر چلائی جائے تو قبیح ہوتا ہے ہان اس امر کی پہچان بعض دفعہ مشکل ہو جاتی ہے کہ مقصود اصلی کیا ہے اور تبعی کیا سو اسکے لئے عام قاعدہ یہ ہے کہ ان دونو میں سے جو امر ایسا ہو کہ اوس کے حصول کے بعد دوسرے کے لئے تردد کرنا باقی رہے اور مقصود سے فارغ البالی نہ ہو تو وہ مقصود اصلی نہین اور جس کے حصول کے بعد دوسرے کی تلاش نہ رہے تو وہ امر مقصود اصلی ہو گا۔ مثلاً دوا کا کھانا اور

رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

اور رحمت اور یہی لوگ سیدھی راہ

الْمُهْتَدُونَ ۞ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

پر چلنے والے ہین صفا اور مروہ بیشک

مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

خدا کی نشانیون مین ہیں جو کوئی حج

أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن

یا عمرہ کرنیکو آوے وہ ان دونو ن پہاڑیون کے

يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا

گرد ہی پہر لے تو اوسپر کوئی گناہ نہین اور جو کوئی ثواب کمائیگا

رحمت ہوگی اور یہی لوگ سیدھی دانائی کی راہ پر چلنے والے ہین کیونکہ یہ کمال دانائی ہے کہ ماتحت اپنے افسر سے لگاڑتے نہین اگرچہ اسکی طرف سے کیسی ہی تکلیف مین پہنچین سب کو بڑی خوشی سے بہاست بالخصوص ایسا افسر جو تمام اختیارات کا مالک رکہتا ہو دیکہو ہم تمہین اس صبر کے متعلق ایک حکایت سناتی ہین کہ جب حضرت اسمعیل کی والدہ ہاجرہ نے جو وقت ابراہیم علیہ السلام اوسکو بحکم خداوندی جنگل مین چہوڑ گئے تو اوس نے صبر و شکر سے کام لیا اور جب آدمی پیاس کی سخت تکلیف پہنچی تو وہ بچاری پانی کی تلاش مین ان دونو پہاڑیون پر جو شہر مکہ کے قریب ہین جنکا نام صفا مروہ ہے دوڑنے لگی کہ کہین سے پانی ملے اوس وقت کی اوس صابرہ کی یہ دوڑ ہمین ایسی بہلی معلوم ہوئی کہ علاوہ اُن احسانات کے جو اوسوقت اوس پر اور اوس کے بچے پر کئے ہمنے عام طور پر اس صابرہ کا صبر جتلانے اور اوس پر اپنی خوشی کا اظہار کرنے کو اعلان کر دیا کہ صفا و مروہ دونو پہاڑیان دنیا میں خدا کی قبولیت کے نشانات ہین پس جو شخص دیکہنا چاہے کہ خدا صبر پر بہی کچہہ بدلہ دیتا ہے وہ صفا مروہ کو دیکہ لے یہان آکے اوسکو اسمعیل اور اوسکی والدہ کا قصہ معلوم ہو جائیگا کہ ہم نے کہانتک اوسکو صلہ دیا کہ عموماً اوسکی نسل سے تمام عرب کو آباد کیا پہر اسی پر بس نہین کی بلکہ اوسکی پانی کی تلاش والی چال ان دو پہاڑیون میں ہمین یہانتک بہلی معلوم ہوئی کہ ہمنے عام طور پر لوگون کو حکم دیا کہ جو کوئی حج یا عمرہ کرنیکو آوے وہ ان دونو پہاڑیون کے گرد ہی پہر لے تو اوسپر کوئی گناہ نہین بلکہ ثواب ہے اور جو کوئی ایسے ثواب ہی کمائیگا تو ضرور خدا اوسکو بدلہ

شان نزول مدینہ کے لوگون کے زمانہ کفر مین صفا مروہ پر دو بُت رکہے تہے اور انکا طواف کیا کرتے جب اسلام لائے تو اونہون نے ان بتون کے طواف کو تو برا سمجہا ہی تہا یہانتک ان سے نفرت ہوئی کہ صفا مروہ (جنپر وہ بت رکہے تہے) کے درمیان سعی کرنا بہی اونہون نے حرام جانا اونکو حقیقت آیت نازل ہوئی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - اور کہڑنا ایک ایسا امر ہے کہ اسی کے حصول پر قناعت نہین کیجا سکتی جبتک کہ بیمار کو بہی شفا نہوئے ہان اگر بغیر دوا نوشی کے مرض سے عافیت ہو جائے تو دوا کا مطلق ہی خیال نہین ہوتا ہا۔ ہی اس تقریر سے یہ امر بہی بخوبی واضح ہو گیا کہ مقصود اصلی کسی حال مین متروک اور مفروغ عنہ نہین ہو سکتا۔ پس اب ہمین پہلے یہ دیکہنا ہے کہ تعیین جہت کو اسلام نے کوئی مقصود اصلی قرار دیا ہو یا تہی

فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ
تو اسد بڑا قدردان جاننے والا ہے جو لوگ
يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ
ہمارے اوتارے ہوئے کھلے کھلے احکام
وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ
اور ہدایت چھپاتے ہین بعد اس کے
لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ
جو ہمنے اسکو کتاب مین لوگون کیلئے بیان کر دیا تو ایسے لوگونکو
اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ
خدا لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنیوالے لعنت کرتے ہین

دیگا اس لئے کہ اسد تو بڑا قدردان اور اونکو جاننے والا ہے باوجود اس کے بعض لوگ خبیث النفس ایسے بھی ہین کہ ہمارے احکام متعلقہ سیدوغیرہ عوام سے چھپاتے ہین صاف طور پر بیان نہین کرتے سو یاد رکھو کہ جو لوگ ہمارے اتارے ہوئے کھلے کھلے احکام اور ہدایت لوگون سے چھپاتے ہین بعد اس کے کہ ہمنے اوس کو کتاب مین لوگون کے لئے بیان بھی کر دیا تو ایسے ہی لوگون کو خدا لعنت کرتا ہے اور تمام دنیا کے لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ بعض مواقع مین اس حکم کا ساقط ہوجانا صاف دلیل ہے کہ یہ کوئی امر اصلی نہین مثلاً جنگ کی حالت مین شدت خوف جدہر کو رخ ہو نماز پڑہتے جانا خواہ کعبہ کیطرف پیٹھ بھی ہو اس امر کو ثابت کر رہا ہے کہ کعبہ کیطرف توجہ کرنا مقصود اصلی نہین بلکہ صرف اس امر کیلئے کہ مسلمانون مین جیسا کہ معنوی اتحاد ہے صوری موافقت بھی حاصل ہو یہی وجہ ہے کہ جماعت سے نماز پڑہنے کی تاکید کیگئی ہے جو اختیار دینے کی صورت مین متصور نہ تہا کیونکہ جب ہر ایک کو اختیار ملتا او اس بات کا سبب ہوتا کہ دوسرے کے منہ کیطرف منہ کرے یا پیٹھ ایک مشرق کو رخ کرے تو دوسرا مغرب کو تیسرا جنوب کو جو تہا شمال کو تو یہ فائدہ جو یک جہتی سے حاصل ہوتا ہے حاصل نہ ہوتا پس یہی وجہ اسکے تبعی مقصود ہونے کی ہے یہ تقریر بالخصوص اسوقت بخوبی سمجھ مین آسکتی ہے کہ نماز کے معانی اور مطالب کو ذہن نشین کر کر یہ دیکھا جائے کہ اومین تو کسی جہت یا کعبہ قبلہ کا نام تک بھی نہین پس اگر یہ مقصود اصلی ہوتا تو اصل عبادت کے طریق اور اوس کے الفاظ مین اسکا ذکر ہوتا کیونکہ بغیر مقصود کسی کام کا کرنا کون نہین جانتا کہ علاوہ لغو ہونے کے تضیع اوقات اور بیہودہ پن ہے ۔

پس **اے ہماری ہمسایہ قوم آریو!** اور یہود وغیرہ اسلام اور عقل سلیم کے مخالفو! ہماری اس

* فان خفتم فرجالا او رکبانا ۔ البقرہ

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَبَیَّنُوۡا

ہان جنہون نے توبہ کی اور عمل اچھے کئے اور (پہلی غلطیان)

فَاُولٰٓئِکَ اَتُوۡبُ عَلَیۡہِمۡ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ

بیان کردین تو اون لوگون پر رحم کرتا ہون اور مین بڑاہی رحم والا

الرَّحِیۡمُ ۝ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا

مہربان ہون ہان جو لوگ منکر ہوئے اور

وَہُمۡ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ لَعۡنَۃُ

حالت کفر ہی مین مرے تو اون پر اللہ اور فرشتون

اللّٰہِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ۝

اور سب بندون کیطرف سے لعنت ہے

ہان جنہون نے اس گناہ سے توبہ کی اور آیندہ کو عمل اچھے کئے اور اپنی پہلی غلطیان بیان بھی کردین تو اُن لوگون پر مین بھی رحم کرتا ہون اور مین ہمیشہ سے بڑاہی رحم والا مہربان ہون جو کوئی مجھ سے ڈرکر ذرا بھی جھکے تو مین اوسکو فورًا اپنی رحمت سے لے لیتا ہون ہان جو لوگ شریر اور متکبر ہین کہ میری کتاب اور رسولون سے منکر ہوئے اور تمام عمر بھی اس سے باز نہ آئے بلکہ اسی حالت کفر مین ہی مرے تو ان پر

اللہ اور اللہ کے فرشتون اور سب

نیک بندون کیطرف

سے لعنت ہے

بقیہ حاشیہ نمبرے ا۔ تقریر مین غور کرو اور نتیجہ سے ہمیں آگاہی دو اگر کچھ شبہ ہو تو تمام قرآن مین تلاش کرکے کوئی آیت اس مضمون کی نکالو جس سے ثابت ہو کہ نماز مین کعبہ کی پرستش ہے فی آیت ایک ایک روپیہ انعام ہمسے لو نہ ملنے پر ہم آپ سے صرف ایک چیز چاہتے ہین جو نہایت آسان ہے آسان اور ارزان سے ارزان گو کہ آپ لوگون کے حق مین مشکل ہے مشکل اور گران سے گران ہے وہ وہی ہے جسکا پیارا نام **انصاف** ہے جو انسان کو ہر ایک جگہ عزت دلاتا ہے اور اعزاز سے یاد کرتا ہے رہا یہ سوال کہ کعبہ کی جہت کیون مقرر ہوئی کوئی اور طرف کیون نہ ہوگئی مانا کہ نماز مین شرک نہین اور نہ تعیین جہت شرک ہے لیکن اتنا تو ہے کہ اور اطراف بھی اسکے مساوی ہین آخر اسمین کیا ترجیح ہے جو اسکو اختیار کیا گیا کیا ترجیح بلا مرجح محال نہین؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جہت مین سب سے بڑھکر ایک ایسی ترجیح پائی جاتی ہے جو ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہے یعنی یہ کعبہ ایک بڑے نامور سید الموحدین اُس نیک بندے کا بنایا ہوا ہے جس نے خدا کی محبت اور توحید کی اختیار کرنیکی وجہ سے اپنے بیگانے سے وہ تکالیف دیکھی تہین کہ جن کا نمونہ آجکل تمام دنیا مین نہ مل سکے پس ایسے شخص کی یادگار قایم رکھنے کی غرض سے کعبہ مقرر کیا گیا تاکہ اور لوگون کو بھی اخلاص مندی اور توحید کا اس سے سبق حاصل ہو اسی حکمت سے حضور اقدس (فداہ روحی) کا دل تڑپتا تہا کہ مین کعبہ ابراہیمی کیطرف نماز

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ
اُسی مین ہمیشہ رہین گے نہ اُن کے عذاب مین
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝
تخفیف ہوگی اور نہ اُن کو مہلت ہی ملیگی
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اور تمہارا سب کا خدا ایک ہی ہے اوس کے سوا کوئی بھی خدا
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ
نہین وہ بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے آسمان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اور زمین کی پیدایش مین اور

اُسی لعنت کے وبال میں ہمیشہ رہیں گے نہ اُنکی عذاب مین تخفیف ہوگی اور نہ عذر داری کے لئے اُن کو مہلت ہی ملیگی کیونکہ اُن کا جرم بھی بہت بڑا ہے کہ توحید اور خداوندی احکام سے منکر مین اور اورون کو خدا بناتے ہین حالانکہ تمہارا سب کا خدا ایک ہی ہے اوس کے سوا کوئی بھی خدا نہین وہ بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے جسکی انہون نے قدر نہ کی بلکہ بجاے شکرگذاری کے ناشکری کو پسند کیا — تو کیسی نادانی کی بہلا ایسے خدا مالک الملک کا بھی کوئی انکار کرسکتا ہے کہ جس کے وجود کی شہادت چارونطرف سے آتی ہو — آسمان اور زمین کی پیدایش مین اور

ع ۱۹

شانِ نزول — مشرکین عرب نے آنحضرت سے عرض کیا کہ آپ جس خدا کی عبادت کو ہمین بتلاتے ہین اوسکا کچھہ حال تو بیان کیجئے اونکے حق مین آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

شانِ نزول اس سے پہلی آیت سنکر مشرکون نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اسکی کیا دلیل ہے اون کے حق مین آیت نازل ہوئی ۱۲

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ — پڑھون ورنہ اسمین کچھ شک نہین کہ کعبہ بھی مثل اور جہات کے ایک جہت ہے نہ ان کوئی وصف ہو زیبہ ہے ؎

بگفتا من گلے ناچیز بودم — ولیکن مدتے باگل نشستم

رہا اعتراض نسخ احکام کے متعلق سو اس کا جواب یہ ہے کہ نسخ یعنی حکم سابق کا اُٹھا دینا یہ دو طرح پر ہے ایک تو جس طرح سے حکام زمانہ کوئی قانون بعد تدریج بدلتے ہین جسکی پہلی ترتیب کیوقت اون کو علم نہین ہوتا کہ اسمین کوئی خرابی بھی ہوگی جس کے سبب سے اسمین کچھ تغیر آئیگا — دوسرا قسم طبیب کی تبدیلی نسخجات کے طرح ہے کہ رفتہ رفتہ بتدریج طبیعت کو درستی پر لاتا ہے منضج دیکر مسہل تجویز کرتا ہے ان دو قسمون مین سے قسم اول تو بیشک اعلمی حاکم پر دلالت کرتی ہے مگر قسم دوم بجاے لاعلمی کمال علمی بتلاتا ہے اب ہمین یہ دیکھنا ہے کہ اہل اسلام کونسے نسخ کے قایل ہین قسم اول کے حاشا وکلا (ہرگز نہین) اونکی پاک کتاب کی تعلیم ہے

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي
رات دن کی تبدیلی مین اور اُن جہازون مین
فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
جو سمندر مین لوگون کے نفع کو چلتے ہین اور اللہ کے
مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ
آسمان سے اوتارے ہوئے پانی مین جس سے زمین کو
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
بعد خشکی کے تازہ کرتا ہے اور اوسمین ہر قسم کے جانور پہیلاتا ہے
وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ
اور ہواؤن کے پہیرنے مین اور اُن بادلون مین

رات دن کی تبدیلی مین اور اُن جہازوں میں جو سمندر میں لوگوں
کے نفع کو چلتے ہیں اور اللہ کے آسمان سے
اوتارے ہوئے پانی میں جس سے زمین
کو بعد خشکی کے تازہ کرتا ہے۔
اور اوس میں ہر قسم کے جانور
پہیلاتا ہے اور ہوا
کے ادھر اودھر
پہیرنے میں اور
اُن بادلوں
میں

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم اور انہ علیم بذات الصدور ہیں اس صریح تعلیم کے خلاف وہ کیونکر کہہ سکتے ہین اور اگر کہین بہی تو یہ اعتراض اون پر ہوگا نہ کہ اسلام پر قسم دوم کے البتہ جمہور اہل اسلام معترف کتب اصول مین لکہا ہے کہ نسخ صرف ایک مدت کا اظہار ہوتا ہے جو کسی حکم بلا قید مین مراد ہوتی ہین اور اللہ کو معلوم ہے کہ یہ حکم فلان وقت تک رکہونگا مگر ظاہر اوسکو غیر مقید فرما دیتا ہے جس سے لوگ اوسکو دوامی سمجہتے جاتے ہین پس اسیوجہ سے وہ ہمارے خیال مین پہلے حکم کی تبدیلی ہوتی ہے اور خدا کے نزدیک وہ صرف ایک مدت کا اظہار ہوتا ہے۔ پس ایسے نسخ سے نہ تو اللہ کے علم مین کوئی نقصان آتا ہے اور نہ کوئی دوسرا اعتراض ہے کون نہین جانتا کہ ابتدائی اصلاح قوم مین مصلحان کو کیا کیا دقتین پیش آیا کرتی ہین کبہی وہ مشکل سے مشکل کام بہی گذر دیتے ہین اور کروا لیتے ہین اور کبہی آسان سے آسان بہی بوجہ کسی مصلحت اور حکمت کے اون سے نہین ہو سکتے ایک شخص کے خیالات کا اندازہ کرنا اور اوسکی طبیعت مدت سے بگڑی ہوئی کو اصلاح پر لانا ہاتہ مین انگار لینا ہے تو پہر ایک قوم کی قوم کو یکدم پلٹا دلا دینا

> النسخ ہو بیان لمدۃ الحکم المطلق الذی کان معلوما عند اللہ الا انہ اطلق فصار ظاہرہ البقاء فی حق البشر فکان تبدیلا فی حقنا بیانا محضا فی حق صاحب الشرع نور الانوار صفحہ ۲۰

بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
جو آسمان اور زمین کے درمیان گھیرے ہوئے ہیں بیشک
یَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ
عقلوالوں کیلئے بہت نشانیاں ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ
اور خدا بناتے ہیں اون سے ایسی محبت کرتے جیسی خدا سے
اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ
چاہئے اور جو مومن ہیں وہ دل لگاؤ سب سے زیادہ اللہ کے
وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ
اور اگر ظالم اپنے عذاب کی گھڑی کو دیکھیں

جو آسمان اور زمین کے درمیان گھیرے ہوئے ہیں بیشک عقل والوں کے لئے ہیں بہت سی نشانیاں ہیں جو ان اشیاء کے بھید بھیرے اس نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ واقعی ان کا بنانیوالا واحد لاشریک ہے اور وہی لائق عبادت ہے مگر باوجود ایسے نشانوں کے بھی بعض لوگ بڑے احمق ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو خدا بناتے ہیں یہ نہیں کہ اون کو اپنا خالق سمجھتے ہوں یا رزاق جانتے ہوں نہیں طرفہ تو یہی ہے کہ رزق کا مالک ایک ہی خدا کو جانیں باوجود اس کے اون بناوٹی خداؤں سے ایسی محبت اور دل لگاؤ کریں جیسی خدا سے چاہئے یہ بھی تو ایک قسم کا شرک ہے کہ خدا کی سی محبت اوروں سے کیجائے یہی وجہ ہے کہ جو مومن ہیں وہ دل لگاؤ اور قلبی خلوص سب سے زیادہ اللہ کے ساتھ کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی کمال دور اندیشی سے جانتے ہیں کہ ہمارا جس قدر تعلق خدا کے ساتھ ہے اوتنا کسی سے نہیں ہماری عزت - ہماری ذلت - ہماری عزت - ہماری امارت سب اوسی کے قبضہ میں ہے بخلاف پہلے لوگوں کے جو اوروں میں کچھ طاقت کارروائی کی سمجھتے ہیں اس بیوقوفی کا انجام آخرت میں تو دیکھ ہی لیں گے اگر ابھی سے ظالم اپنے اس باطل عقیدے کی سزا اور عذاب کی گھڑی کو دیکھیں

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ - کیا کیا دقتیں نہ پیش آتی ہوں گی - سچ ہے اور بالکل سچ ہے ؎

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار ۔۔۔ بہتے دریا کا پھیرلانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا ۔۔۔ بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

ہمارے خیال میں ایسے مصلح اور ریفارمر کی کسی پالیسی (حکمت عملی) یا دوسرے لفظوں میں نسخ پر کوئی اعتراض کرنا گویا ثابت کرنا ہے کہ اصول ریفارمری سے ناواقف ہیں سچ ہے ؎ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست پس اسلامی نسخ جسقدر کہ ہے اس قسم کا ہے ہاں اسمیں شک نہیں کہ بعض مفسرین نسخ بتلانے میں جلدی ہی کر جاتے ہیں سو جس نے آیات منسوخہ کی صحیح تعداد اور اون کے متعلق محققانہ بحث دیکھنی ہو وہ رسالہ فوز الکبیر مصنفہ حجۃ الاسلام فخر المتقدمین امام المتاخرین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کا مطالعہ کرے تمام تلاش میں شاید ایک دو آیتیں ہی بمشکل منسوخ ملینگی واللہ اعلم وعلمہ اتم ۱۲ منہ

ایک حدیث میں جو امام مسلم نے نقل کی ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نے تمکو کئی کامونکے کرنے سے منع کیا تھا جیسے قبرستان کی زیارت سے منع فرمایا بعد مصلحت اجازت دیدی اور ایسے ہی قربانیوں کے گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے سے منع کیا پھر اجازت دیدی ایسا ہی شراب کے برتنوں میں پانی پینا منع کیا تھا بعد میں اون کے استعمال کی اجازت بخشی اس حدیث کو ہمارے بیان کی تصدیق میں غور کرو یہ بھی نسخ ہے مگر کمال دور اندیشی کی طرف ۱۲ منہ

الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ
(تو جان جاوینگے) تو انائی سب اللہ ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ کا
اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَرَّأَ
عذاب بہت سخت ہے جس وقت پیشوا
الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
اپنے پیرو کاروں سے بیزار ہو جاوینگے اور
وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
عذاب دیکھیں گے اور آپس کے علاقے سب
الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
ٹوٹ جاوینگے اور پیرو کار بول اوٹھینگے
لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ
کہ اگر ہم ایک مرتبہ پھر جاویں تو ضرور ہی ہم
كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ
بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہوں جیسے کہ یہ ہمسے ہوئے ایسا ہی اللہ
اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ
اعمال انکو دکھاوے گا کہ افسوس کریں
وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اور آگ سے کبھی نہ نکل سکینگے اے لوگو!
كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا
کہاؤ دنیا کی حلال پاک چیزیں

ع

تو جان جاوینگے کہ بیشک ہم غلطی میں ہیں کہ اوروں میں بھی توانائی سمجھتے ہیں اب معلوم ہوا کہ توانائی سب اللہ ہی کو ہے اور سواے اسکے کسیکو نہیں اگر ہوتی تو وہ ہمکو اس مصیبت سے ضرور ہی بچا لیتے ایسی ہی مشکل وقت میں قدر معلوم ہو گی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ واقعی اللہ کا عذاب سخت ہے ابھی تو یہ احمق اپنے شرک کی بلا میں پہنسے ہوئے کچھہ نہیں سمجھتے لطف تو جب ہوگا کہ جس وقت ان کے جہوٹے پیشوا اپنے پیرو کاروں سے بیزار ہو جاوینگے اور سامنے سے عذاب دیکھیں گے اور آپس کے علاقے ان کے سب ٹوٹ جاوینگے اور پیرو کار مریدتنگ آکر بول اٹھینگے کہ اگر ہم دنیا میں ایک مرتبہ پھر جاویں تو ضرور ہی ہم بھی ان دغا بازوں سے ایسے ہی بیزار ہوں جیسے کہ یہ ہمسے ہوئے اور کبھی بھی تو انکی نہ سنیں چاہے کتنا ہی زور لگاویں مگر اوس وقت کا افسوس کیا مفید ہوگا۔ ایسا ہی کئی دفعہ اللہ اون کے اعمال قبیحہ اونکو دکھاوے گا کہ اپنی بدکرداری پر حسرت اور افسوس کریں اور ہمیشہ ہی اون کو جہنم میں رکھیگا جس کی آگ سے کبھی بھی نہ نکل سکینگے بعض لوگ اپنی غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ سے محبت جبھی ہوتی ہے کہ تمام کاروبار دنیاوی اور لذیذ اشیا کو ترک کریں ورنہ نہیں سو ایسے لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کو ہم عام طور پر اعلان دیتے ہیں کہ اے لوگو! کھاؤ اور پیو دنیا کی حلال اور پاک چیزیں ایسی جائز لذت اوٹھانے میں کوئی حرج اور ممانعت نہیں حرج تو اس میں ہے کہ اوس کھانے میں مغرور رہو سو تم ایسا مت کرو

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ
اور شیطان کے پیچھے مت جاؤ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ اِنَّمَا
وہ تمہارا دشمن صریح ہے وہ بجز
يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ
بد اخلاقی اور بے حیائی کے کوئی بھی راہ تمکو نہین بتلاتا
تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
اور یہ سکھاتا ہی کہ تم اسد کی نسبت ایسی کہو جسکو تم بھی نہیں جانتے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ
اور جب ادن سے کوئی کہنے لگے کہ اسد
اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ
کی اوتاری ہوئی (کتاب) کی پیروی کرو تو کہدیتے ہین کہ ہم
اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
تو اوسی راہ پر چلین گے جس پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ہی
شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ وَمَثَلُ
اوکے باپ دادا اون کے ایسے ہون کہ نہ سمجھین اور نہ راہ پر ہون اور کافرون
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ
کو ہدایت کیطرف بلانیوالے کی مثال اس شخص کیطرح جو
بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ۭ
کسی ایسے جانور کو بلاتا ہے جو سوا چلانے اور آواز کے کچھ بھی نہین سنتا

اور شیطان کے پیچھے مت جاؤ کیونکہ وہ ضرور تمہارا دشمن صریح
ہے کبھی تم سے بہتری سے پیش نہ آئیگا بلکہ ہمیشہ تمہاری برائی
کی ہی تدبیرین سوچیگا اور سوچتا ہے کیونکہ وہ بجز بداخلاقی
اور بے حیائی کے کوئی بھی تم کو راہ نہین بتلاتا ہمیشہ بری بری باتین
سکہاتا ہے سب سے بڑی یہ سکہاتا ہے کہ تم اسد کی نسبت ایسی بیہودہ
کہو جسے تم خود ہی یقیناً نہین جانتے چنانچہ تم سے اسد کا ساجہی
اور شریک کہلواتا ہے اور اوسکی اولاد کی تلقین کرتا ہے کہ مسیح خدا
کا بیٹا ہے حالانکہ تم بھی یقینی طور سے نہین کہہ سکتے کہ
اسد کا کوئی ساجہی یا اولاد ہے اسکی بڑی بہاری چالبازی یہ ہے
اور جس کسی کو بہکاتا ہے یہی کہہ کر بہکاتا ہے کہ تمہارے باپ دادا
ایسا ہی کرتے آئے ہین پس تمہین بھی اسی راہ چلنا چاہیئے کیا تم
اون سے زیادہ دانا ہو کیا وہ بیوقوف ہی تھے پس لوگ اسی پر جم جاتے
ہین اور جب اون سے کوئی شخص بطور نصیحت کہنے لگے کہ اسد کی
اوتاری ہوئی کتاب کی پیروی کرو تو فوراً کہہ دیتے ہین کہ ہم تو اوسی راہ
پر چلین گے جس پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیسی نادانی کا جواب
ہے کیا باپ دادون کے پیچھے ہی چلین گے گو باپ دادا انکے ایسے احمق
ہون کہ کسی کے سمجھانے سے بھی نہ سمجھین اور نہ خود ہی راہ پر ہون سچ تو یہ ہے
کہ جب کسیکے دل مین باپ دادا کے اتباع کا خیال بیٹھ جائے تو پھر کوئی ہدایت اثر
نہین کرتی بلکہ ایسے کافرون کو ہدایت اور راہ راست کیطرف بلانیوالے کی مثال اس
شخص کیطرح ہے جو کسی ایسے جانور کو بلاتا ہی جو سوا چلانے اور آواز کے کچھ نہین سنتا

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
بہرے گونگے اندھے ہیں پس یہ نہیں سمجھتے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ
اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا
حلال چیزون سے خوب کہاؤ اور اللہ کا شکر کرو

لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○
اگر تم اوسی کے بندے ہو

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ
ہان میتہ اور خون اور جو

وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ
اللہ کے سوا غیر کے نام سے پکاری ہو بیشک تمپر حرام ہے

یہی حال اِن احمقون کا ہے جو کوئی اِن کو ہدایت کیطرف بلائی اوسکی آواز تو صرف سُنتے ہین مگر مطلب کیطرف جی نہین لگاتے کہ کیا کہہ رہا ہے حق ہے یا باطل کیونکہ یہ لوگ اپنی خیالی پلاؤ مین حق سُننے سے گویا بہرے ہین سچ بولنے سے گونگے اور اپنی کجروی دیکھنے مین اندھے ہین پس یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ حق نہین سمجھتے ہان بات یہ تہی کہ یہ خیال کرنا کہ اللہ کی محبت عمدہ اور لذت دار چیزون سے روکتی ہے بالکل غلط ہے اِس لئے ہم دوبارہ اعلان دیتے ہین کہ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی حلال چیزون سے خوب کھاؤ اور جی مین یہ سمجھکر کہ خدا ہی نے دی ہین اللہ کا شکر کرو اگر تم اوسی کے کامل بندے بننا چاہتے ہو تو یہی مناسب ہے کیا تمنے شیخ سعدی کا قول بلی نہین سُنا کہ درویش صفت باش کلاہ تتری دار" ہان میتہ یعنی خود مردہ چیز اور ذبح کیوقت کا خون اور جو اللہ کے سوا غیر کے نام سے پکاری ہو کہ فلان[†] پیر کی نیاز یا فلان دیبی کا بکرا بیشک تمپر حرام ہے۔

حاشیہ نمبر ۱۹ (فلان پیر کی نیاز) زمانہ حال مین یہ اختلاف ہے کہ غیر خدا کے نام کی اشیا جو بغرض تقرب[+] مقرر کیجاتی ہین جب ان کو بسم اللہ سے ذبح کیا جاوے تو حلال ہین یا حرام بعض لوگ اسکو حلال جانتے ہین مگر محققین کے نزدیک حرام ہین حضرت حجۃ الہند شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے اِسی کو پسند کیا ہے اور مولانا عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی دہلوی بہی اسی کو ترجیح دیتے ہین اِس لئے کہ ایسی اشیاء کی حرمت کچھ ایسی عارضی نہین ہوتی جیسی کہ بغیر اجازت چیز مین ہوتی ہے جو بعد اجازت حلال ہوجاتی ہے بلکہ اِنکی حرمت کا سبب شرک ہے جو ابتدا سے ہی اوس مین اثر کر گیا ہے سر سید نے اِس مسئلہ

+ تقرب غیر اللہ اوسکو کہتے ہین کہ سوا خدا کے کسی کے نام کا بکرا یا کوئی اور چیز اس نیت سے دیجائے کہ یہ صاحب میرے مطلب کو حاصل کرادین ایسا کو ذبح کرنا ۱۲ منہ

† سنا ہے کہ سید احمد خان صاحب بہی میری طرح اصل مین کشمیری ہین کشمیر مین ایسی نیازون کا بہت چرچا ہے ۱۲ منہ

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ

ہاں جو کوئی مجبور ہو نہ باغی ہوکر اور نہ حد سے گذر کر

فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کہا نیوالا ہو تو اوسپر کوئی گناہ نہیں خدا بڑی بخشش والا مہربان ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بیشک جو لوگ خدا کی اوتاری ہوئی کتاب مخفی کرتے ہیں

مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا

اور اوس کے عوض میں کسیقدر مال لیتے ہیں

قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ

وہ آگ ہی اپنے پیٹ میں ڈال رہے ہیں

ہاں جو کوئی مجبور ہو نہ بادشاہ سے باغی ہوکر بلکہ مصلح اور تابعدار امن پسند ہو اور نہ حد سے بڑھکر کہانے والا تو اوس شخص پر کوئی اس گناہ کا مواخذہ نہیں بقدر حاجت کہالے گو یہ اشیاء اصل میں حرام ہیں لیکن بوجہ تنگی اوسکی اسکے معافی دی گئی کیونکہ خدا بڑی بخشش والا مہربان ہے۔ ایسے صاف اور صریح احکام سنکر ان کتاب والوں کے پاس کوئی حجت نہیں رہتی تو اور ایک نئی بات نکالتے ہیں کہ اس نبی کے حق میں پہلی کتابوں میں کوئی پیشگوئی نہیں اور اگر یہ نبی برحق ہوتا تو اس کے لیئے کتب سابقہ میں ضرور کوئی خبر ہوتی حالانکہ جانتے ہیں کہ اکثر انبیاء نے یہ خبر دی ہوئی ہے مگر اون کے ظاہر ہونے سے اُن کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے اُن کو چھپاتے ہیں سو یاد رکہیں کہ بیشک جو لوگ خدا کی اوتاری اور بتلائی ہوئی خبریں کتاب سماوی سے مخفی کرتے ہیں اور عوام لوگوں کو جو یہ بات ان سے پوچھتے ہیں تو اور ہی معنی بتلاتے ہیں اور اوس کے عوض میں دنیا کے دون کا کسیقدر مال لیتے ہیں تاکہ مزے سے چند روزہ زندگانی بسر کریں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پلاؤ گوشت کہا رہے ہیں بلکہ وہ سراسر آگ ہی اپنے پیٹ میں ڈال رہے ہیں جسکا بدلہ اون کو آگ ہی ملے گا۔

بقیہ حاشیہ ۱۹۔ اپنے ہموطنوں کی حمایت کی ہو وہ لکہتے ہیں کہ حرام نہیں ہونا چاہیے کیونکہ سوائے خدا کے کسی کے نام کی کوئی چیز مقرر کر دینا شرک نہیں بلکہ اقدام علی الشرک ہے شرک جب ہوگا کہ اوسی کے نام پر ذبح ہی کیجائے اور جب ذبح خدا کے نام پر ہے تو یہ اقدام علی الشرک سبب حرمت نہیں۔ میں کہتا ہوں سید صاحب کا یہ فرمانا کہ تسمیہ غیر اللہ کے نام کا شرک نہیں صحیح نہیں بلکہ یہ بھی شرک ہے اِس لئے کہ شرک تو نیت کے متعلق ہے نہ کہ خاص فعل سے لن ینال اللہ منکم لحومها ولا دماؤها ولکن يناله التقوىٰ منکم اسکا مؤید ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہٗ نے غیر خدا کی نسبت غلامی کو بھی شرک قرار دیا ہے "ازینجا دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعیست از شرک چنانکہ اہل زمان ما غلام فلان وعبد فلان نام مے نہند (حاشیہ ترجمہ قرآن سیپارہ ۹ ربع ثالث)۔ پس آپکا یہ فرمانا کہ بہ نیت اقدام علی الشرک ہی شرک نہیں۔

بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اور نہ قیامت کے
اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ
دن خدا اون سے کلام کریگا اور نہ اونکو معافی
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
دیگا اور انکو سخت عذاب پہنچیگا یہی تو ہین جنہون نے
اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
گمراہی کو ہدایت کے بدلے لیا
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى
اور عذاب کو بخشش کے عوض مین کیسے صابر ہین
النَّارِ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ
آگ پر وجہ یہ ہے کہ اللہ نے سچی کتاب اوتاری ہے اور جو لوگ
بِالْحَقِّ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ
اس مین مخالف ہین بڑی بھاری
شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
بدبختی مین ہین یہ کوئی نیکی جو تم اپنا

ركوع

اور نہ قیامت کے دن خدا اون سے مہربانی سے کلام نہ کریگا اور نہ گناہون سے اون کو معافی دیگا بلکہ بجاے معافی کے مواخذہ ہوگا اور اوس مواخذہ مین انکو سخت عذاب پہنچیگا اس لئے کہ یہی تو ہین جنہون نے گمراہی کو ہدایت کے بدلہ لیا قرآن جیسی پاک کتاب چھوڑکر اپنے اپنے خیالات واہیہ مین پہنسے اور عذاب آلہی کو بخشش کے عوض مین لے چکے ہین پس دیکھئے! کیسے صابر ہین آگ کے عذاب پر اس قدر ان پر سختی کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے تو سچی کتاب قرآن کریم اتاری ہے اور جو لوگ اس مین کج روی سے مخالف ہین ان کا حال ہم پہلے ہی سے بتلا چکے ہین کہ وہ بڑی بھاری بدبختی مین ہین باوجود اس بد دیانتی کے جس کا ذکر تم سن چکے ہو اہل کتاب اس امر پر نازان ہین کہ ہم ہی انبیا کے کعبہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے ہین اس لئے وہ ٹھن رکھین کہ بغیر
اقرار رسالت یہ کوئی
نیکی نہیں جو
تم
اپنا

بقیہ حاشیہ نمبر ١٩ قابل نظر ہے ہان لوگون کا جھگڑا جو ایسی چیزون کو اس نام سے کہتے ہین نام سے رسائی مقصود ہوتی ہے نہ کہ ان بزرگون سے تقرب حلال کرنیکی کوشش کرتے ہین سو یہ نزاع لفظی ہے۔ مگر ہو کہ ان کی تقریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تقرب غیر اللہ اگر ہو تو بیشک حرام ہے مگر صورت مروجہ مین نہیں پایا جاتا اس لئے اب ہماری تلاش یہ ہوگی کہ ایسے موقعہ پر ہم بقرائن دریافت کرین کہ ان لوگون کی غرض کیا ہوتی ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے بھی ایک قرینہ بتلایا ہے وہ یہ ہے کہ ان

وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

منہ مشرق مغرب کی طرف پھیر لے جاؤ

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ہان نیکی والے وہ لوگ ہین جو خدا کو اور قیامت کے دنکو

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى

اور فرشتون کو اور سب کتابون اور نبیون کو مانین اور اپنا

الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

مال باوجود اوسکی خواہش کے قریبیون اور یتیمون

وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

اور مسکینون اور مسافرون اور مانگنے والون کو دیوین

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ

اور نماز کی پابندی رکھتے ہون اور زکوۃ دیتے ہون اور جب کبھی

منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لئے جاؤ ہان نیکی یا کوئی نیک شخص وہ لوگ ہے [illegible] پہلے ہم اگر یا [illegible] ایک سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور قیامت [illegible] ہو [illegible] ان پر ایمان لاتا ہے فرشتون کو اور سب کتابون اور [illegible] سے محمد رسول اللہ کو [illegible] واجب الایمان [illegible] یہ ہو کہ اپنا مال باوجود اسکی خواہش اور ضرورت [illegible] اور یتیمون اور مسکینون اور بے سامان مسافرون اور [illegible] مانگنے والون کو دیوین اور غلامون کی رہائی میں خرچ [illegible] کہ سب جہان کو کھاجاؤ اور منبر روزہ داری کی چلاؤ اور نیکی والون کی تعریف میں یہ بھی ہے کہ وہ نماز کی پابندی [illegible] اپنے مالون اور اپنے مال میں سے زکوۃ بھی دیتے ہون اور معاملہ کے ایسے صاف ہون کہ جب کبھی کسی سے

شان نزول - تحویل قبلہ پر یہودیوں نے اعتراض کئے اور اپنی نیکی بھگاری تو اون کے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۹ - کہ ان لوگون سے کہا جائے کہ تم اس بکرے جتنا گوشت بازار سے لیکر مساکین کو کھلا دو اور پیر صاحب کو ثواب پہنچادو تو ہرگز نہین مانینگے پس معلوم ہوا کہ غرض اونکی صرف غیر اللہ کے نام پر جان دینے کی ہے نہ کچھہ اور سو یہی شرک ہے پس اس موقعہ پر بسم اللہ سے ذبح کرنا کیا مفید ہو سکتا ہے راقم کہتا ہے تم لوگون کا پیر صاحب کے نام سے ہی ذبح کرنا اور اس سے ایصال ثواب مقصود دکھنا میرے سمجھہ مین نہین آتا کیا وجہ ہے کہ حضرت آدم کی نام کی نیاز نہین کرتا کسینے آجتک حضرت موسی کے نام کی چلہ نہین پکائی - کبھی نہین سنا کہ کسی نے بکرا کیا ثواب حضرت ابوبکر اور عمر کو پہنچایا ہو حالانکہ اگر باعتبار بزرگی کے دیکھا جائے تو اس تعظیم مین وہی لوگ زیادہ حق رکھتے ہین جنکی بزرگی دلیل قطعی سے ثابت ہو پس یہ بھی ایک قرینہ اس امر کا ہے کہ ثواب رسانی مقصود نہین علاوہ اسکے ہم نے بذات خود ایسے لوگون کا حال دیکھا ہے جنکو پیرون کے نام پر

بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ
وعدہ کرین تو پورا کرتے ہین اور سختیون اور
فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ
بیماریون مین اور جہاد کے وقت مین صابر رہتے ہین
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ
یہی لوگ سچے ہین اور یہی لوگ (خدا سے)
هُمُ الْمُتَّقُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
ڈرنے والے ہین اے ایمان والو!
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى
مقتولون کا بدلہ لینا تمہین جائز ہے

وعدہ کرین تو پورا کرتے ہین اور سختیون اور بیماریون اور صین جہاد کے وقت مین صابر رہتے ہین یہی لوگ اپنے دعوی مین سچے رہتباز ہین اور یہی لوگ خدا سے ڈرنے والے ہین اور باقی سب غلط- ہان یہ نہین کہ ان لوگون پر اگر کوئی نااہل زیادتی کرے یہانتک کہ انکو یا انکے بہائی بندوں کو جان سے مار دے تو وہ اپنے صبر ہی مین خاموش رہین ایسا صبر تو انکی جان پر وبال ہوجائیگا صبر یہ نہین کہ ظالمون کو دلیر کیا جائے بلکہ ایسے نالایقوں سے بدلہ لینا بہی ضروری ہے اس لئے ہم اعلان دیتے ہین کہ اے ایمان والو مقتولون کا بدلہ لینا تمہین جائز ہے ایسی کسی خاص شخص یا قوم کی تخصیلات بہی نہین کہ اون مین کا قاتل چہوڑا جائے یا اون کے آزاد

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۹- نیازین دینے کی عادت سے بالکل ہی جاتے ہین کہ اس نیاز کی قبولیت پیر صاحب کیطرف سے ہے اور اس قبولیت کے عوض ہین وہ ہماری بلا ضرور ہی دفع کرین گے یا حصول مطلب کراوینگے- ہان بعض جہلا (نام کے فضلا) کا اعتراض بہی قابل ذکر ہے گو کہ ہماری کتاب تفسیر ایسے لغو سوالون کے ذکر کے مناسب نہین مگر اس لئے کہ نام کے فضلاء کے منہ سے نکلے ہوئے کچہ وقعت رکہتے ہین فرماتے ہین کہ اگر پیر صاحب کا بکرا کہنے سے وہ بکرا حرام ہوجاتا ہے تو پہر کوئی چیز بہی حلال نہوگی اسلئے کہ ہر ایک چیز کو ہم کہا کرتے ہین کہ یہ روٹی زید کی ہے اور وہ ہوی عمرو کی پس یہ بہی حرام ہوئین سبحان الله ما اصدق رسول الله فداہ ابی وامی یرفع العلم ویفشو الجہل قبل القیامۃ افسوس ان حضرات نے یہ نہین سمجہا کہ ان صورتون مین تو اضافت تملک ذات یا منافع ہے پیر صاحب کی نسبت مین کونسی اضافت ہے اگر یہی ہے تو مردہ کا تملک کیونکر ہوا اور اگر ہوا تو بلا اجازت اون کے اوس چیز کو کیون کہاتے ہو اصل یہ ہے کہ ان لوگون کے دلون مین بنی اسرائیل کی طرح بچہڑے کی محبت گہر کرگئی ہوئی ہے اس لئے ایسی یاوہ گوئیان ان سے کچہ بعید نہین -
اللهم اهد قومي فانهم لا يعلمون منہ

اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی

آزاد بدلہ آزاد کو اور غلام بدلہ غلام کے اور عورت

بِالْاُنْثٰی فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ

عوض عورت کے پس جس کو دیجئے بہائی سے کچہہ معافی ملے

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ

تو دستور کے موافق لینا واجب ہے اور بخوشی اوسکو پہنچا دو

ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ

یہ تمہارے رب کیطرف سے آسانی ہے اور مہربانی پس جو

اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

اسکے جو کوئی زیادتی کریگا تو اوسکا سخت عذاب ہے

وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ

اور خونی کے قتل کرنے میں تمہاری زندگی ہے اے عقل والو تاکہ تم

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

بچتے رہو

کے غلام کو لیا جائے یا انکی عورت دوسرون کی عورتون سے ہم پلہ ہو سکیں بلکہ آزاد قاتل بدلہ آزاد مقتول کے خواہ کوئی ہو مارا جاویگا اور غلام بدلہ غلام کے چاہے کوئی ہو مارا جاوے اور عورت قاتل عوض عورت مقتول کے خواہ کسی قوم کی ہو ماری جاوے ہان اگر باہمی صلح کی ٹہرے دونون میں قاتل کو اوس کے بہائی مقتول کے وارثون کیطرف سے کچہہ معافی ملے کہ وہ اوس کا مارنا چہوڑ کر کچہہ نقدی پر فیصلہ کرین تو دستور کے موافق اُس وارث کا یہ احسان اور شکریہ سے لینا واجب ہے یہ نہیں کہ اپنی ہی اکڑ خانی میں آجا کہ ہم جان تو دیدین گے پر نسان نہ مانین ایسا مت کرو اور خوشی اوس وارث کا حق اوسکو پہنچاؤ کیا یہ نہیں سمجہتے ہو کہ تمہارا کتنا بڑا جرم تہا جو اوس نے بالکل ہی معاف کر دیا اور تمہین ہی بات جایز رکہا سچ پوچہو تو یہ تمہارے رب کیطرف سے آسانی ہے اور مہربانی ورنہ حق یہی تہا کہ جو کوئی کسی کو قتل کرے وہ ضرور مارا جاوے پس بعد اس فیصلہ کے جو کوئی ان مین سے کسی دوسرے پر زیادتی کریگا یعنی معاف کر کے بدلہ لینے ٹہرائے یا وعدہ ادا کر کے رقم کا کرے اور نہ کرے تو اوس کو سخت عذاب بہگتنا ہوگا ہان اس مین شک نہین کہ خونی کو قتل کرنے مین تمہاری گویا زندگی ہے اے عقل والو حتی الامکان یہی کیا کرو تاکہ تم اس خوف سے کہ اگر قتل کرینگے تو اوس کے بدلہ مین مارے جاوینگے اس فعل شنیع سے بچے رہو چونکہ سنگدستی بہی ایک قسم کی گویا

شانِ نزول عرب بعض قبیلے ایکدوسرے پر فضیلت مانتے تہے یہانتک کہ اگر شریف قبیلے کا ایک آدمی مارا جاتا تو دوسرے کے دو مار کر برابر سمجہتے اگر شریف قبیلے کی عورت کو کوئی رذیل کی عورت مارتی تو اوس عورت کے بدلہ مین اوس قبیلے کے مرد کو مارتے یہانتک ایکدوسرے پر فخر اور علو ہوتا تہا شریف قبیلے رذیلون کی لڑکیاں بلا مہر لیلیتے جب مشرف با سلام ہوئے اور منوزاون کے بعض معاملات نون سے تصفیہ طلب تہے شریف قبیلے نے حسب دستور قدیم خواہش کی اور خدا کو یہ خواہش اونکی ناپسند تہی تو اونکی تصفیہ کرنیکو یہ آیت نازل ہوئی واللہ اعلم بالصواب تفصیل منہ

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ
تمپر فرض کیا گیاہے کہ اگر کوئی تم میں سے
الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ
مال چھوڑتا ہو تو مرتے وقت اپنے
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ
ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں جیسے دستور ہوں
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ فَمَنْ بَدَّلَهُ
وصیت کرجائے پرہیزگاروں پر ضروری ہے پھر جو لوگ اسکو
بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
بعد سننے کے بدلیں گے تو اسکا گناہ انہیں بدلنے
يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
والوں پر ہوگا بیشک اللہ سنتا ہے جانتا

موت ہے خاصکر ایسے شخص کے حق میں جس کے ماں باپ یا اولاد کا ترکہ دوسرے لوگ لیجائیں اور وہ محروم ہی رہیں اس لئے جیسا کہ تمکو قتل قتال سے روکا اسی طرح تمپر فرض کیا گیاہے کہ اگر کوئی تم میں سے مال اسباب پیچھے چھوڑتا ہو تو مرتے وقت اپنے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے لئے دستور شرع کے موافق وصیت کرجائے کہ میرے بعد میرے ماں باپ اور میری لڑکیوں اور بہنوں کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا فلانے کو اتنا کسی پر کسیطرحکا ظلم زیادتی نکرنا بلکہ موافق شریعت کے تقسیم کرنا گو یہ وصیت ہر ایک کے حق میں مفید اور مناسب ہے مگر خاص کر پرہیزگاروں پر تو ضروری ہے ہاں جو لوگ اس وصیت کو بعد سننے کے ہی بدلیں گے تو اس ظلم کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہوگا نہ کہ اور پر بیشک اللہ اور میت کی باتیں سنتا ہے اور ان بدلنے والوں کی حرکات ناشایستہ کو جانتا ہے پھر کیسا ہو سکتا

حاشیہ نمبر ۳ (تمپر فرض کیا) اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا کسیقدر اختلاف ہوا ہے کوئی تو کہتے کہ اس آیت کا حکم پہلے تھا کہ ہر ایک شخص پر مرتے ہوئے اپنے مال کے متعلق وصیت کرنا فرض تھا کہ میری جایداد کو اس طرح تقسیم کرنا اتنا فلان کو دینا اور اتنا فلان کو لیکن جب آیت میراث نازل ہوئی تو انہیں اللہ تعالی نے خود ہی حصے فرمادیے کہ بیٹے کا بیٹی سے دوگنا ہو اور بیوی کا اتنا۔ خاوند کا اتنا اس لئے یہ آیت منسوخ ہوگئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ منسوخ نہیں بلکہ یہ حکم استحبابی ہے اور ان لوگوں کے حق میں ہے جن کا اس آیت میراث میں حصہ مذکور نہیں جیسے باپ بیٹے کی ہوتے ہوئے چچا یا اسکی اولاد۔ پس اگر ایسے لوگوں کے حق میں کچھ وصیت کرے تو جائز ہے اور وصیت کی حد حدیث صحیح میں ثلث مال تک آئی ہے میرے نزدیک بھی قرآن کی دونو آیتوں سے کوئی آیت منسوخ نہیں بلکہ آیت میراث اس آیت کی شرح ہے کیونکہ اس آیت میں خدا نے وصیت کرنیکا حکم فرمایا تھا مگر چونکہ اس وصیت میں کمی زیادتی کرنا انسانی طبایع سے کچھ بعید تھا اس لئے خدائے عالم الغیب نے اس وصیت کی آپ ہی شرح کردی بلکہ

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا
ہان جو کوئی وصیت کنندہ سے کج روی یا گناہ
فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ
معلوم کرکے اصلاح کر دے تو اوسپر گناہ نہین بیشک اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
بڑی بخشش والا نہایت مہربان ہے۔ اے مسلمانو!
اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
تم پر روزہ فرض ہوا جیسا کہ
كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
تمسے پہلے لوگون پر ہوا تہا

ہے کہ اوس میت کو باوجود وصیت کر جانیکے بہی مواخذہ ہو۔ ہان جو
کوئی اوس میت وصیت کنندہ سے کسی وارث کی حق تلفی کے سبب
سے کجروی دریافت کرے یا کسی کو اوسکے حق سے زاید دلانے
یا کسی ناجائز جگہ صرف کرنے کی وجہ سے گناہ معلوم کرکے اوسمین اصلاح
مناسب کر دے اگرچہ موصی کی وصیت مین تغیر ہی آوے تو بہی اوس پر گناہ
نہین بلکہ اسکی کوشش کا اسکو عوض ملیگا بیشک اللہ بڑی بخشش والا
نہایت مہربان ہے مخلصون کی تہوڑی سی محنت بہی ضایع نہیں
کرتا یہ بہی اوسکی مہربانی ہے کہ محض اپنے فضل سے تمہیں ایسے کام بتلاتا ہے
جو تمہیں ہر طرح سے مفید ہوں یہی وجہ ہے کہ اے مسلمانو! تمپر روزہ
فرض ہوا ہے اسمین تمہاری ہی خصوصیت نہین بلکہ تمپر ہوا تو ویسا ہی ہوا جیسا کہ تمسی

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ اوس فعل کو جو اوسکی شرح مین مستعمل تہا خاص اپنی طرف نسبت کیا اور فرمایا يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ۔ "یوصی" کے لفظ کو اس جگہ لانا اور محکم جو عموماً ایسے موانع پر بولا جایا کرتا ہے نہ فرمانا اسی طرف اشارہ ہے
کہ یہ افعال (ایصاء) اوس فعل (وصیت مکتوبہ) کی شرح ہے جو پہلے مجمل تہی۔ پس اب آیت موصوفہ کے معنی یہ ہونگے کہ اپنے
ان وارثون کے حقمین جن کے حصے خدا نے مقرر فرما دئے ہین یہ وصیت کرنا تمپر فرض ہے کہ اپنے اپنے حصے موافق
شریعت کے لین کوئی کسی پر ظلم زیادتی نہ کرے۔ مگر اون ورثاء کے علاوہ اور لوگ بہی بہت سے دور نزدیک کا تعلق
رکہنے والے ہوتے ہین اونکی نسبت وصیت کی کوئی شرح نہیں بلکہ وہ میت کے اختیار مین رکہا مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ مین اسی اختیار کیطرف اشارہ ہے ہان اسکو بہی ایسا کہلا نہین چہوڑا کہ سارا مال کی وصیت کسی کے حقمین کر جاتے

حاشیہ نمبر ۱ (فرض ہوا ہے) اس آیت کے متعلق بہی کسیقدر اختلاف ہوا ہے بعض مفسر کہتے ہین کہ یہ روزے اور ہین اور رمضان
کے روزے اور۔ لیکن جب رمضان فرض ہوا تو یہ منسوخ ہوگئے بعض کہتے ہین کہ یہ روزے وہی ہین جنکی تفسیر خود کلام اللہ
نے ہی کر دی کہ وہ رمضان ہے۔ میرے نزدیک یہی رائے بہت صحیح ہے اس لئے کوئی وجہ نہین کہ ہم آیات قرآنی کو

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ

تاکہ تم بچ جاؤ — چند ہی ایام ہین

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

پہر جو کوئی تم مین سے بیمار ہو یا مسافر

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ

تو اور دنون سے شمار پورا کرے اور جو لوگ

يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ

اوس سے دشواری اوٹہاتے ہین نپر ایک مسکین کو کہانا دینا واجب ہے

اسمین ہماری کوئی غرض نہین بلکہ یہی ہے کہ تاکہ تم شہوات نفسانی اور عذاب الٰہی سے بچ جاؤ۔ گھبراؤ نہین چند ہی ایام ہین پہر اون مین بہی طرح سے آسانی کیگئی ہے۔ کہ جو کوئی تم مین سے رمضان کے دنون مین بیمار ہو جس سے وہ روزہ نہ رکہہ سکے یا مسافر تو وہ بجائے ان دنون کے اور دنون سے شمار پورا کرے اور جو لوگ بوجہ غایت ضعف جسمانی اور پیرانہ سالی کے اُس روزہ سے نہایت دقت اور دشواری اُٹہاتے ہیں اون پر بجائے روزہ کے ایک مسکین کا کہانا دینا واجب ہے

بقیہ حاشیہ نمبر۲ - بلکہ اسکو بہی - غَيْرَ مُضَآرٍّ سے مقید فرمایا ہے جسکی شرح حدیث مین ثلث تک آئی ہے کہ تہائی مال کی وصیت کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جائز رکہا اور غیر مضار کی شرح فرمادی اور وارث کے حق مین لا وصیت لوارث کہکر یوصیکم اللہ کو کتب علیکم الوصیۃ کی شرح ہونیکی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ خلاصہ دونو آیتون کا یہ ہوا کہ جن کے حق مین خدا نے حصے مقرر کردئے ہین اونکی نسبت تو مقرر حصص کیلئے وصیت کرنیکی حاجت نہین بلکہ اونکی یہی وصیت ہے جسکو خدا نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور جن لوگون کے حصص مقرر نہین کئے اونکے حق مین میت کو ثلث مال تک وصیت کرنیکی اجازت حاصل ہے۔ پس سید احمد خان کا فرمانا کہ پس قرآن مجید کی دونو آیتون کے ملانے سے نتیجہ یہ نکلا کہ مرنیوالے نے اگر کوئی وصیت کی ہے تو اوسکا مال اوسکی وصیت کے مطابق تقسیم کیا جائے اور اگر اوس نے کچہہ وصیت نہین کی یا جسقدر کہ وصیت

بقیہ حاشیہ نمبر۱ - خواہ مخواہ توجیہ ہوتے ہوئے بہی منسوخ قرار دین - خیر اختلاف تو تہا ہی اس سے آگے کی آیت یطیقونہ مین اس سے بہی کسیقدر زیادہ بحث ہوتی ہے بعض مفسرین اس کے معنی یہ کرتے ہین کہ جو لوگ روزہ کی طاقت رکہتے ہین وہ اگر نہ رکہین تو اس کے عوض مین ایک مسکین کو کہانا کہلاوین ساتہہ ہی اسکے یہ بہی کہتے ہین کہ یہ حکم دوسری آیت فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ سے منسوخ ہے اس لئے کہ اس آیت مین اللہ تعالی نے روزہ کا حکم قطعی طور پر دیکر دو (بیمار اور مسافر) کو ہی مستثنی کیا ہے پس معلوم ہوا کہ باقی لوگ روزہ ضرور ہی رکہین بعض صاحب نسخ سے بچنے کو اس کے معنی مین لا کو

[illegible]

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَاَنْ

پھر جو کوئی شوق سے نیکی کرے پس وہ اسکے لئے بہتر ہے اور

تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

تمہ بہتر تو یہی ہے کہ روزہ ہی رکھو اگر جانتے ہو

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

ماہ رمضان تو وہ مہینا جس کے فرضیت مین قرآن نازل ہوا

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى

ہے جو سب لوگون کی بیچ ہدایت اور ہدایت کی ہین نشانیان

پھر جو کوئی شوق سے نیکی زیادہ کرے کہ ایک کے بدلہ مین دو کو کھلاوے پس وہ دو کا کھلانا اوس کے لئے بہتر ہے۔ اور سب سے بہتر تو یہی ہے روزہ ہی رکھو گو تکلیف شدید ہی ہو اس لئے کہ روزہ مثل ایک مسہل کے ہے جو بعد سال ہر ایک کو کر لینا چاہئے گو وہ کسی مرتبہ کا ہو اگر دینی رموز جانتے ہو تو ایسا ہی کرو تم جانتے ہو کہ یہ ایام مذکورہ کیا ہیں اور کب مین ماہ رمضان تو وہ مہینا جسکی روزہ رکھنے کی فرضیت کے بارے مین قرآن نازل ہوا ہے جو سب لوگون کیلئے ہدایت اور ہدایت کی ہین نشانیان

بقیہ حاشیہ نمبر ۴ کی ہے اُس سے زیادہ مال چھوڑا ہے تو اوس کے مال کی یا اوسقدر کی جو وصیت سے زیادہ ہو آیت توریث کے مطابق تقسیم ہو جاویگی پس دونو آیتون کا حکم بحال اور قایم ہے ۲۱۵ القرآن یفسر بعضہ بعضًا سے نفلت اور تاویل الکلام بما لا یرضی قائلہ کی صحت پر مبنی ہے۔ امید ہے کہ سید صاحب ہماری معروضہ بالا بیان مین غور فرماوینگے تو اپنی اس رائے کو واپس لینگے اس لئے کہ سید صاحب کو اس بے پر کی اُڑانیکی وجہ ہی پیش آئی ہے کہ کوئی آیت کسی آیت یا حدیث سے منسوخ نہ ہو سو ہمنے نہ کسی آیت کو آیت سے منسوخ ٹھہرایا ہے نہ حدیث سے بلکہ ایک آیت اور حدیث کو دوسری آیت کی تفسیر اور شرح بنایا ہے جو بالکل القرآن یفسر بعضہ بعضًا کے مطابق ہے۔ فافہم ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۱ مفہد سمجھتے ہین یعنی جو لوگ روزہ کی طاقت نہین رکھتے اور بعض کی رای ہے کہ باب افعال کا ہمزہ ہی سلب کیلئے کافی ہے یعنی حذف لا کی حاجت نہین بلکہ یطیقونہ کے ہی معنی عدم طاقت کے ہین غرض انکی رائے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت منسوخ نہین بعض کہین یطیقون کے معنی ہین دشواری سے روزہ رکھنے کے ہین پس یہ آیت منسوخ نہ ہوئی میرے نزدیک یہی رائے اچھی ہے اسلئے کہ دوسری قرأت اس آیت کی یُطَوَّقُوْنَ تشدید سے بھی آئی ہے جسکے معنے وقت اور دشواری کے

حاشیہ نمبر ۲۲- (فرضیت کے بارے مین) اس آیت کی تفسیر مین بھی کسیقدر اختلاف ہوا ہے اکثر صاحب تو اس کے ترجمہ مین حذف مضاف نہین مانتے بلکہ صاف ترجمہ یون کرتے ہین کہ رمضان وہ مہینا ہے جسمین قران نازل ہوا اور اسکی توجیہ یون کرتے ہین

وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ

اور فیصل ہے پس جو شخص تم مین سے اسکو پاوے

فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

اوسکو روزہ رکھنا چاہئے اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہووہ اور دنون سے شمار

مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

پورا کرے خدا تمہارے حق مین آسانی چاہتا ہے

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ

اور تنگی نہین چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور خدا کی بڑائی بیان کرو تاکہ تم

اور حق باطل کا فیصل ہے پس اب تو ضرور ہے کہ جو کوئی تم مین سے اور اس رمضان کے مہینے کو پاوے وہ اوسکو سارا مہینا روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہووہ اور دنون مین جب وہ تندرست ہو جاے یا سفر سے واپس آجاوے تو اسیقدر شمار پورا کردے خدا کو تمہاری تکلیف دینا منظور نہین بلکہ اخلاص منظور ہے یہی وجہ ہے کہ خدا اپنے احکام مین تمہارے حق مین ہمیشہ آسانی چاہتا ہے اور کبہی تنگی نہین چاہتا اور بیمار اور مسافر کو اتمام مافات کا حکم بہی اسی لئے دیا تاکہ حتی المقدور اس مبارک مہینے کی تم گنتی پوری کرسکو اور بعد ختم ہونے رمضان کے بتلائے ہوئے طریق سے عید کے روز خدا کی بڑائی اور تکبیرین بیان کرو اور تاکہ تم گناہون کی معافی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ یعنی پہلی اس معنی سے آیہ مین دونا قرینہ ہین اور دوسری آیت فلیصمہ والی عمدہ طور سے منطبق ہوسکتی ہین رہی یہ بحث کہ کون لوگ ہین جنکو دقت اور دشواری ہوتی ہے بہت سے مزدور تمام روز گرمی مین کام کرتے ہوئے بہی روزہ رکہتے ہین اور بہت سے بابو لوگون کو سرد مکانون مین بیٹہے ہوئے بہی تکلیف محسوس ہوتی ہے سو اسکی تعیین یون ہے کہ جو لوگ ایسے ہون کہ اون کے ہم عمر دوسرے لوگ روزہ رکہ سکتے ہون تو وہ معذور نہ سمجہے جاوینگے اور جو لوگ ایسے ہون کہ اونکی عمر ہی ایسے مرتبہ کو پہنچ چکی ہو جو وہ روزہ رکہنے کی طاقت نہین رکہتے اور نہ آیندہ کو اونہین طاقتور ہونیکی امید ہے جیسے شیخ فانی تو ایسے لوگ بیشک معذور ہین اور ہونے بہی چاہئین سرسید چونکہ اس موقع پر ناتوانون کی

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ رمضان مین لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر سارا قرآن آگیا تہا پہر حسب موقع ایک ایک آیت اور ایک ایک سورت نازل ہوتی رہی بعض صاحب اس کا ترجمہ یون کرین کہ رمضان کی فضیلت مین قرآن نازل ہوا بعض کہین رمضان کی فرضیت مین قرآن نازل ہوا جیسا کہ کہا کرتے ہین کہ زکوۃ مین (القول الثانی) فی تفسیر قولہ انزل فیہ القرآن

۱۲۲ اس مضمون کی ایک حدیث بہی آئی ہے کہ بڈہا ارذل العمر کو روزہ کے بجائے ایک مسکین کو کہانا کہلانا جایز ہے سو ہی عورت حاملہ اور دودہ پلانیوالی سو اگر روزہ رکہنے سے اوسکے حمل کو یا بچہ کو کچہہ نقصان پہنچتا ہے تو وہ بہی بیمار کیطرح معذور ہے بعد فراغت رکہہ سکتی ہے ۱۲ منہ

عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

شکر کرو

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ

جب دوسرے بندے تجھ سے میرا حال دریافت کریں تو

قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا

تو کہدے کہ میں قریب ہوں پکارنیوالے کی پکار جب کبھی مجھ

دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ

پکارے قبول کرتا ہوں پس میری بات مانیں اور میری نسبت یاں

پر شکر کرو اس قسم کی مہربانی اور بخشش دیکھکر جب بعض میری چاہنے والے بندے تجہہ سے میرا حال دریافت کریں کہ اللہ ہمسے دور ہے یا نزدیک ہم کسیطرح سے اوسکو مل سکتے ہیں یا نہیں تو تو میری طرف سے اونکو کہدے کہ میں تم سے ہر حال میں قریب ہوں نہ یہ کہ جس طرح تم ایک دوسری سے قریب ہوتے ہو کہ کان سے کان لگا کر ایکدوسری کی باتیں سنو تو دریافت کرسکو بلکہ میں ہوں تو جہاں ہوں البتہ پکارنے والیکی پکار سنتا ہوں نہ کسی خاص حالت اور وقت میں بلکہ جب کبھی اور جس وقت مجھے پکارے اور مجہہ سے مانگے فوراً حسب الحکمت اوسکو قبول کرتا ہوں پس چاہئیے کہ مجھکو اونچا کیا چاہئے اب اگر لوگ مجہہ سے ملنا چاہیں اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کے خواہشمند ہوں تو میری باتیں مانیں اور میری نسبت ایمان

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۱ - کی تفصیل نہیں کی بلکہ مطلقاً اختیار دیا ہے کہ جن لوگوں کو روزہ رکھنے میں زیادہ سختی اور تکلیف ہوتی ہو اور بمشکل روزہ رکھ سکتے ہیں اونکو اجازت ہو کہ روزوں کے بدلہ میں فدیہ دیں مگر اون کے حق میں فدیہ دینے سے روزہ رکھنا بہتر ہے صفحہ ۲۲۶ اس لئے گذارش ہو کہ یا تو تفصیل کیجئے اور اگر تفصیل منظور نظر والا نہیں (اور غالباً نہیں بلکہ ہر ایک تکلیف اور سختی اٹھانے والیکو خواہ اوسکی ناطاقتی ضعفی ہو یا شغلی حاجت ہو) تو فرمادیں من شهد منكم الشهر فليصمه والی آیت کا جو باستثناء دو قسم (مریض اور مسافر) مطلقاً فائدہ وجوب کا دیتی ہے کیا جواب ہے نیز یہ کیا انصاف ہو کہ بیمار اور مسافر کو جو آپ کی طرح سے معذور بھی ہیں رمضان کے پورا کرنیکا حکم ہو اور فعدة من ايام اخر اس کے لئے نص قطعی اور ہو اور آپ بھی صفحہ ۲۹ میں اسے تسلیم کریں مگر جو لوگ گھروں میں بیٹھکر رہتے کیلئے تندرستی کیحالت میں روزہ کی طاقت کہیں اونکو بقول سید صاحب فدیہ دیکر روزوں سے چھوٹ جانا جائز ہو سید صاحب ہی کی فلاسفی ہے حالانکہ اگر فدیہ دیکر چھوٹنے کے ارحامیت

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۲ قال سفیان انزل فیہ القرآن معناہ انزل فی فضلہ القرآن وهذا اختیار الحسين بن الفضل قال ومثله ان يقال انزل فی الصدیق قرآن کی فلاں آیت نازل ہوئی اور شراب میں فلاں آیت اتری جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت میں اور شراب کی حرمت میں نازل ہوئی میرے نزدیک یہی معنی انسب ہیں چنانچہ مینے انہیں کو

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ

درست کرین تاکہ راہ پاوین تمہارے لئے

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ

رمضان کی راتون میں عورتون سے جماع کرنا حلال

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

کیا وہ تمہارا لباس ہین اور تم اونکی پوشاک ہو

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

خدانے جان لیا کہ تم اپنے نفسان کی خیانت کرتے ہو

درست کرین اور دل سے مجہہی کو دیتے لینے والا جانین تاکہ وہ اپنی مراد کی راہ پاوین — یہ نہ سمجہو کہ میرے قریب ہونے سے تمہاری بدنمین چہوٹ جاینگی نہیں اویسطرح لذت حاصل کروگے جب ہی تو تمہارے لیئے رمضان کی راتون میں ہی عورتون ؏ سے اوجماع کرنا حلال کیا کہ تم اون کے نہ ملنے سے تکلیف نہ اوٹھاؤ اسلیئے کہ وہ تمہارا لباس کیطرح ہیں اور تم اونکی پوشاک کی مانند ہو نہ وہ تم سے جدا ہوتی ہین نہ تم اون سے علیحدہ یہی وجہ ہے کہ منع کی حالتین تم کو غلطیان ہی ہوتی رہین سو خدا نے جان لیا کہ تم اپنے نفسون کی خیانت کرتے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ — روزہ رکہنے سے واقعی تکلیف ہی تہی مگر اون کے حال پر تو (بقول سید صاحب) آسانی نہ کی اور بیٹے کتون کو نیہ مکے بہانہ سے پیشاب کیون نہ بڑا لیا آسمان آدمی سے یہ خانہ غریب کجاست رہی یہ بحث کہ ساری مہینے کے روزی قرآن سے ثابت نہین اسلئے کہ فلیصمہ کی ضمیر منصوب مفعول فیہ کیلیئے ہے جاب ضروری نہیں بلکہ بن اجزائہ استعمال کا فی ہے جیسے دخلت الدار اور دخلت المسجد پس اسمین سے بعض احباب کو ہوا اسکا جواب یہ ہے کہ ضمیر منصوب اسجگہ صرف مفعول فیہ نہین بلکہ مشابہ مفعول بہ کے ہے تلویح مین لکہا ہے کہ جو شخص علی ان اصوم فی الشهر ادے تو مہینے میں ایک روزے ہی واجب ہوتے ہین اور جو شخص ان اصوم الشهر کہے اوسے سارا مہینہ رکہنا پڑتے ہین اسلئے کہ الشهر مفعول فیہ مشابہ مفعول کے ہوگیا یہ محاورہ کسیقدر ہماری زبان مین بہی ملتا ہے اگر کوئی کہے کہ مینے اس ہفتہ مین رخصت لی ہے تو اوسکے معنی ہوتے ہین کہ چند ایام نہ تمام ہفتہ اور اگر کہے کہ مینے یہ ہفتہ رخصت لی ہے تو اسکے معنی ساری ہفتہ کو دن ہوتے ہین پس اسی طرح فلیصم فیہ اور فلیصمہ مین فرق ہے فتدبر ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ کذا آیتہ یریدون فی فضلہ – قال ابن الانباری انزل فی ایجاب صومہ علی الخلق کما یقال انزل فی الزکوۃ کذا وکذا یرید فی ایجابہا وانزل فی الخمر کذا یرید فی تحریمہا اختیار کیا ہے اس لئے کہ اس سے آگے کی آیت مین ارشاد ہے فمن شهد منکم الشهر فلیصمہ صریح متبادر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم پہلے بیان پر تفریعاً مذکور ہے چنانچہ لفظ "ف" جس کے معنی پس کے ہین یہی

شان نزول

[illegible]

فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْـٰٔنَ

پس تمپر رحم کیا اور تمسے معاف کردیا پس اون

بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ

سے ملاکرو اور جو خدانے تمہاری حق مین لکھی ہو

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ

اوسکی طلب کرو اور کہاتے پیتے رہو جب تک کہ صبح کی

الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ

سفید دہاری کالی دہاری سے علیحدہ

مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى

ہو پہر شام تک روزہ پورا کرو

کہ رمضان کی راتون مین عورتون سی جماع کرنے لگے حالانکہ اس سی تمکو منع کیا گیا تہا۔ پس تمپر رحم کیا کہ تمہاری حاجت کے موافق تمکو اجازت دیدی اور پہلے قصور کو تمسے معاف کردیا پس اب سے رمضان کی راتونکو اون عورتون سے ملاکرو اور جو اولاد خدانے تمہاری حق مین لکھی ہو اوسکی طلب کرو اور اسی نیت سی جماع کرو کہ خدا کوئی نیک اولاد عنایت کری جو بعد مرنے کے نیک دعا سے یاد کرتا رہی اور رمضان کی راتوں کو خوب جی بھر کر کھاتے پیتے رہو جبتک کہ صبح کی سفید دہاری رات کی کالی دہاری سے علیحدہ ہو یعنی صبح صادق ہوجاوے تو بس کرو پہر شام تک کہانے پینے۔جماع۔غیبت۔شکایت۔جہوٹ وغیرہ سی بند رہکر روزہ پورا کرو

شان نزول۔ اول اول صحابہ میں دستور تہا کہ افطار کے وقت ہی جو چاہتے سو کہا لیتے پہر نہیں چنانچہ ایک صحابی اپنے کھیت تھکا ماندہ ہو کر گھر مین آیا اور کھانا طیار نہ تہا اتنے مین سو گیا اور بوجہ سونیکے کہانے سی محروم رہا اور دوسرے روز بہی اوسے روزہ رکہنا پڑا جس سے اوسکو بہت بڑی تکلیف ہوئی اسپر آیت نازل ہوئی ۱۲ ف

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ جتلا رہا ہے سو یہ تفریع جبہی صحیح اور درست ہوگی کہ اس سے پہلی آیت مین کچھہ ایسا مذکور ہو جس کے ساتہہ وجوب صیام تفریع پذیر ہو سکے وہ یہی ہے کہ انزل فی ایجاب صومہ یعنی اوس کے روزون کے فرض ہونے مین قرآن نازل ہوا اور حکم ہوا کہ جو حاضر ہو روزہ رکہے یہ دو نو معنے کہ اوسمین قرآن نازل ہوا یا اوسکی فضیلت مین نازل ہوا اس تفریع سے ایسے منطبق نہین جیسے کہ یہ ہین فافہم۔ رہی سورہ قدر کی آیت اِنَّا اَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اسمین بہی اگر حذف مضاف مانا جاوے جیسا کہ بعض نے مانا ہے تو کوئی حرج نہین دونو آیتون مین تطبیق ہوجاتی ہے اور نہین تو جو وجہ بیان پر مینے بیان کی ہے وہان جو نکہ وہ نہین اس لئے وہان اوس کے متبادر معنی ہی لئے جائین تو کوئی حرج نہین فتفکر ۱۲ منہ

قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ
کہدے کہ یہ لوگوں کے [illegible] اور حج کے [illegible]
وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ
یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ تم اپنے گھروں میں
مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ
پیچھے کی طرف سے آؤ ہاں نیکی کے کام تو اون کے ہیں جو ڈرتے
وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا
سو اور گھروں کے دروازوں سے آیا کرو
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَقَاتِلُوا
اور اللہ کا خوف حاصل کرو جو لوگ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ
تم سے لڑتے ہیں تم اون سے اللہ کی راہ میں لڑو

[illegible] کے فہم کے مناسب اس کمی زیادتی کا فایدہ بتلانے کو
[illegible] کا کم زیادہ ہونا لوگون کے [illegible]
حج کی تاریخ [illegible] ہے بس اسے [illegible] سو بالاتر
سوال [illegible] اصل بات تو یہ ہے کہ جو امر دینی ہو اوسکا پیغمبر سے سوال
کرنا ایسا ہی لغو ہے جیساکہ تمہارا یہ خیال کہ حج کر کے مکانون کے
دروازون سے نہیں آتے ہو بلکہ اوپر کی چھت پہاڑکر اترتے ہو
اور اسکو بڑا بھاری نیکی کا کام جانتے ہو حالانکہ ہمارے نزدیک یہ
کوئی نیکی کا کام نہیں کہ تم اپنے گھرون مین بجائے دروازون کے
چھت کیطرف سے آؤ ہاں نیکی کے کام تو اون لوگوں کے ہیں جو خدا سے
ڈرین سو تم بھی اگر نیک بننا چاہو تو یہ بیہودہ خیال چھوڑ کر گھرون کے
دروازون سے آیا کرو اور اللہ کا خوف حاصل کرو جو کام کرو اوس میں پہلے
اللہ کی رضا عدم رضا کو سوچ لو تاکہ تم مراد حقیقی کو پاؤ تمہاری مراد پانے
کا پہلا زینہ یہ ہے کہ جو لوگ تم سے ناحق لڑتے ہیں تم اون سے اللہ کی راہ میں اللہ کے خوش کرنیکو لڑو کیونکہ اونکا

شان نزول عرب مین دستور تھا کہ حج کر کے واپسی کیوقت گھروں کے دروازون سے اندر نہیں آتے تھے بلکہ پیچھے کی طرف سے چڑھکر اوپر سے اوترتے تھے اور اسکو ثواب جانتے چونکہ یہ رسم اونکی محض خیالی تھی اس لئے اس سے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ابن کثیر

شان نزول مکہ شریف مین تو مسلمانون کو اس امر سے ممانعت تھی کہ کسی سے تعرض اور لڑائی کریں جب مدینہ میں ہجرت کی تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

حاشیہ نمبر ۳۲ (لڑو) یہ پہلی آیت جہاد کے متعلق آئی ہے اس مسئلہ (جہاد) پر تو جو کچھ مخالفین اسلام نے اپنی بے سمجھی کے گل کھلائے ہیں عیاں راچہ بیان کسی صاحب نے اسلام کو ایمان بالجبر کا معلم بنایا کسی نے ظالم کا خطاب عطا فرمایا کسی نے ترقی اسلام کا ذریعہ اسی کو سمجھا مگر دراصل یہ سب کچھ اونکی بے سمجھی اور تعصب کے آثار ہیں ؎ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست اسلامی جہاد بالکل طبیعت انسانی کے موافق اور انصاف کے مطابق ہے اسکا بیان کرنیسے پہلے ہم کسیقدر اس زمانہ کی

ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین
اور زیادتی نہ کرو ۔۔۔ واسطے اللہ ۔۔۔ نہین
واقتلوهم حیث ثقفتموهم واخرجوهم
اور جہان انکو پاؤ قتل کرو اور ۔۔۔ نکال دو
من حیث اخرجوکم والفتنة اشد
جہان سے انہون نے تمکو نکالا ۔۔۔ فتنہ ۔۔۔
من القتل ولا تقاتلوهم عند المسجد
قتل سے ۔۔۔ اور نہ لڑو ۔۔۔
الحرام حتی یقاتلوکم فیه فان قاتلوکم
۔۔۔ عزت والی کے پاس ۔۔۔

ظلم ستم حد کو پہنچ چکا ہے جسکا دفعیہ خدا کو منظور ہے پس جس قدر
تمہین ستایا گیا ہے اوسیقدر تم بھی کرو اور ظلم زیادتی نہ کرو واسطے کہ ظلم
زیادتی والے اللہ کو بہاتے نہین البتہ ایسے ظالمون سے جو ناحق ظلم پر
کمر بستہ ہون بدلہ لینا اور اونکی بوٹی بوٹی کٹ ڈالنا کوئی زیادتی مین داخل
نہین ہے بیشک بدلہ لو اور جہان اونکو پاؤ قتل کرو اور جہان سے وہ تمہین
نکال چکے ہین تم اونکو نکال دو اس لئے کہ باہمی فتنہ فساد جو وہ کر رہے ہین
قتل سے بھی بدتر ہے باوجود اونکی شرارت اور خباثت کے ہم اونکو مہلت اور
سہولت دیتے ہین کہ اگر وہ کعبہ شریف مین پناہ گیر ہوئے ہون تو تم اونسے نہ لڑو
اور مسجد عزت والی کعبہ یعنی کعبہ کے پاس انسے مت لڑو جبتک وہ خود ہی
تم سے اوسمین نہ لڑین پس اگر وہ اوس مسجد مین بہی تم سے لڑین اور

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ - آزادی کا خفیہ کرنا سب سمجہتے ہین جسوقت مسلمانون کو جہاد کا حکم ہوا تہا اس لئے کہ وہ نقائص کو محفوظ رکہ کر راہ دکہائی
انصاف ہے۔ آنحضرت (فداہ روحی) نے جبتک دعوی نبوت نہ کیا تہا تمام ملک آپکی نسبت حسن رائے رکہتا تہا اور نہایت
ہی راستباز آپکو جانتے تہے اسپر کل مورخین (مسلم کافر) متفق ہین کہ آپ کی نسبت پہلے دعوی نبوت کے کسیکو بہی کوئی رنج
نہ تہا بلکہ بعد دعوی نبوت کے بہی آپکے معاملات کی صفائی کے قایل تہے اور آپ کو امین جان کر اپنی امانتین آپ کے
پاس رکہا کرتے تہے۔ یہانتک کہ جس روز آپ انہی کفار مکہ کے ستائے ہوئے اپنا وطن مالوف چہوڑ کر مدینہ منورہ مین سفر
تشریف لیگئے اوس روز بہی آپکے پاس امانتین رکہی ہوئین جن کے ادا کرنے کو آپ اپنے چچازاد بہائی علی علیہ السلام
کو ذمہ کر گئے اور انہون نے تین روز مین سب امانتین ادا کردین۔ باوجود اس صفائی حال اور صدق مقال کے آپ کو اور
آپکے اتباع کو جس قدر تکالیف شدیدہ مخالفین نے پہنچائین کتب تواریخ اون سے پر ہین کسیکو انکار مجال نہین۔
امام مسلم نے ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) کے مشتے نمونہ خروارے حالات اپنی کتاب مین لکہے ہین **ابوذر** کہتا ہے جب مینے
آنحضرت کی رسالت کا حال سنا تو مینے اپنے بہائی انیس کو جو بڑا شاعر تہا دریافت حال کیلئے بہیجا اوس نے آکر بتلایا کہ لوگ اسکو

فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

تو تم اون سے لڑو اسیطرح کی سزا ہے ظالمون کی

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پہر اگر باز آوین تو خدا بڑا بخشش والا مہربان ہے

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ

اور ان سے لڑو یہان تک کہ فتنہ معدوم ہوجائے

الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

اور دین غالب ہو پہر بہی اگر باز آوین تو مت لڑو کسی

اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

ہان اوپر جو ظالم ہون

تمہارے دینی امور مین خلل انداز ہون تو تم بہی اون سے خوب لڑو پہر لڑنے مین کسی بات کا لحاظ نہ کرو اسیطرح کی سزا ہے ظالمون کی جو ظلم ستم پر کمربستہ ہون باوجود اس کے پہر بہی اگر باز آوین اور اپنی پہلی خباثتین چہوڑ دین تو خدا بہی ان کو معاف کریگا کیونکہ خدا بڑا بخشش والا مہربان ہے اور اگر شرارت پر بہی کمر بند رہین تو ان سے خوب لڑو یہان تک کہ انکا فتنہ فساد معدوم ہوجائے اور بالکل امن کی صورت ہو کر دین الٰہی اسلام غالب ہو پہر بہی اگر اپنی شرارت سے باز آوین اور فتنہ فساد نہ کرین اور امن عامہ مین خلل انداز نہ ہون تو اون پر کسیطرح کی دست اندازی نہین ہان اوپر جو عہد شکنی کیوجہ سے ظالم ہون بیشک ہاتھ بڑھاؤ یہان تک کہ اگر وہ مہینے حرام مین بہی تم سے لڑین اور عہد شکنی کرین تو تم

شان نزول+ مسلمانون کو جب عمرۂ قضیہ کے لئے لڑنیکا حکم ہوا تو ان کے دلمین خیال آیا کہ اگر کفار عرب مہینے حرام مین ہم سے لڑینگے تو ہم کیا کرینگے اس مہینے مین تو لڑنا جایز نہین ان کے اس خیال پر یہہ آیت نازل ہوئی - موضح القرآن تفسیر رحمانیہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ شاعر کہین گرمینے اسکا کلام شعراکے کلام سے مقابلہ کیا اور شعرا کے سامنے پیش کیا لیکن چہ نسبت خاک را بعالم پاک مینے اس تحقیق کو ناکافی جانکر مکہ کا قصد کیا مینے سن رکہا تہا کہ آنحضرت کا نام لینے سے لوگ بگڑتے ہین اور انکا نام سیادین رکہا ہوا ہے مینے مکہ مین آکر ایک شخص کو نہایت کمزور غریب الطبع کم حیثیت سمجہکر اوس سے پوچہا کہ جسکو بیدین کہتے ہین وہ کہان ہے اوس نے فوراً بازار سب جمع کرلیا اور لوگون نے میری ایسی گت بنائی کہ میرا تمام جسم خون آلود ہوکر دوالون کے بتون کیطرح سرخ ہوگیا - پہر تو مینے کسی کے پاس آپکا نام ہی ظاہر نہ کیا یہان تک کہ قریباً ۱۸ روز مین کعبہ شریف کی مسجد مین رہتا رہا اور ڈرتا ہوا کسی سے اتنا بہی نہ پوچہتا کہ بیدین کہان رہتا ہے ایکدن آپ کا چچازاد بہائی حضرت علی علیہ السلام نے مسافر جانکر میری دعوت کی مگر تین اون سے ڈرتا ہوا کچہہ کہہ سکتا تہا اور نہ انہون نے از خود مجہی کچہہ کہا یہان تک کہ تین روز پے درپے ایسا ہوا آخر کو انہون نے مجہسے پوچہا کہ تم یہان اتنی مدت سے کیون آئے ہوئے ہو

اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۚۖ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ

اور اپنی جانون کو ہلاک کرو اور احسان کرو احسان

یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ

کرنیوالے اللہ کو بہاتے ہین اور حج

وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ

اور عمرہ کو للہ پورا کرو پہر اگر گہر جاؤ

فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا

جو قربانی میسر ہو ذبح کرو اور اپنے سر

رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ ؕ

مت منڈاؤ جبتک کہ قربانی اپنے ٹہکانے پر نہ پہنچ لے

فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْبِہٖٓ اَذًی

ہان جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا اوسکے سر مین

مِّنْ رَّاْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ

تکلیف ہو تو بدلہ ہین روزے یا صدقہ

اور بخل کیوجہ سے اپنی جانون کو ہلاک نہ کرو اور سب لوگون کے حال پر

چاہیے کوئی ہو احسان اور مہربانی کرو اس لئے کہ احسان کرنیوالے

اللہ کو بہاتے ہین مال کا خرچ کرنا دو قسم پر ہے ایک تو یہ کہ

دوسرون کو دینا ہو جیسا کہ صدقہ وغیرہ ایک قسم وہ ہے

کہ خاص اپنی ہی جانون پر خرچ کرو تو بہی تمکو ثواب ملے جیسی سفر حج مین

پس تم پہلی قسم مین بہی خرچ کرو اور حج اور عمرہ کو بہی مال خرچ کرکے

جاؤ اور اون کو خالص نیک نیت سے پورا کرو پہر اگر راہ میں کسیوجہ

سے گہر جاؤ اور کعبہ تک نہ پہنچ

سکو تو جو چیز قربانی کی تمکو میسر ہو راہ مین ہی ذبح کردو یا بہیج سکو

تو بہیجدو اور اپنے سر نہ منڈاؤ اور احرام کی صورت جو پہلے سے تمنے

دربار الٰہی کے لائق بنا رکہی ہی اوسے نہ بدلو جبتک کہ قربانی تمہاری اپنے

ٹہکانے پر نہ پہنچ لے یعنی ذبح ہو جائے ہان جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا

اوسکے سر مین بالخصوص کوئی تکلیف ہو جس کے سبب وہ احرام کی

تکلیف نہین اوٹہا سکتا ایسا شخص اگر احرام توڑ دے تو اس توڑنیکے

بدلہ مین تین روزے یا ساڑہے سات سیر کا صدقہ یا قربانی اسپر واجب ہو

شان نزول ایک شخص نے آنحضرت سے سوال کیا کہ مین اپنا عمرہ کس طرح کرون اوس کے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف

یعنی عمرہ مین جو احکام ہین کہ احرام باندہکر مثل حج کے طواف کرنا سو کرو اور جو امور منع ہین اون سے بچتے رہو ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ اور خوب ہی خبر لی اتنے مین آپ کے چچا عباس (جو ابہی تک مشرف باسلام نہ ہوئے تہی) آئے تو اونہون نے مجہے چہڑا یا نہ اسوجہ

سے کہ اونہون نے میرے اسلام کی حمایت کی بلکہ یہ کہا کہ تم شام کے ملک کو تجارت کیلئے جاتے ہوئے اسکی قوم سے ہوکر جاتے ہو گر

اسکو ایسا تنگ اور بے عزت کروگے تو نقصان تجارت کا اندیشہ ہے آخرکار مین وہان سے اپنے وطن کو چلا گیا –

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ

حج کے لئے چند مہینے مقرر ہین کہ جو کوئی ان

فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ

مین حج کو اپنے ذمہ لے وہ جماع نکرے نہ ہی بہکے

وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ

اور نہ حج مین کسی سے جہگڑا کرے اور جو کچہہ بہلائی کروگے

خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ

خدا اوسکو جانتا ہے سفر خرچ ساتہہ لو کیونکہ

خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ

خرچ کا بڑا فایدہ بچنا ہے ڈرو اے عقل والو

يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

مجہہ سے ڈرو اسمین تمہین کوئی گناہ نہین کہ تم

ایسا نہو کہ حج کی فضیلت سنکر لوگ صدقات کیطرح ہر وقت ہی اسکے ادا کرنے پر سالگو ہوین بلکہ اس حج کے ہی چند مہینے یعنی شوال ذوالقعدہ اور اول دہہ ذوالحج مقرر ہین تمام عمر بہر کا فرض وہین ادا ہوجاتا ہے ہر سال آنا جانا کچہہ ضروری نہین ہان یہ ضروری ہے کہ جو کوئی ان مہینون مین حج کو اپنے ذمہ لے وہ چند امور ممنوعہ سے ضرور ہی بچتا رہے بیوی سے جماع نکرے فسق فجور نہ کرے اور نہ حج کے دنون مین کسی سے جہگڑا کرے گو کہ حق پر ہی ہو کیونکہ دربار شاہی مین اس قسم کی باتین بے ادبی مین داخل مین انکے سوا اور بہی جو کچہہ بہلائی کروگے اسکا بدلہ پاوگے کیونکہ خدا اوسکو جانتا ہے اور ایسے زاہد او متوکل بہی نہو کہ حج کو جاتے ہوئے کہانا کپڑا ہی چہوڑ جاو جس سے آخرکار بمجبوری مانگنے تک نوبت آئے بلکہ سفر خرچ ساتہہ لو کیونکہ خرچ کا بڑا فایدہ سوال سے بچنا ہے جو سفر خرچ نہ ہونے کی حالتمین تم کرتے ہو پس ایسے بیجا سوال اور ناحق کے تکلف کرنے مین اے عقل والو مجہہ سے ڈرو ہان اسمین تمہین کوئی گناہ نہین کہ تم

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۴ - پر ڈالا جانا آخر نوبت بآن رسید کہ آپنے اپنا وطن مالوف چہوڑ کر طایف کی راہ لی وہان بہی جو سلوک خدام والا سے ہوا اوس کے بیان سے قلم عاجز ہے انہین پتہر برسائے گئے چہوٹے چہوٹے بچون کو پیچہے لگا کر تالیان بجا کر شہر سے باہر نکالے گئے پہر وہان سے لوٹتے ہوئے مکہ شریف کو آئے جہان آپکے جدی مکانات اور جہاں کے آپ خاندانی رئیس تہے اوسی شہر مین آپ کو (فداہ روحی) قدم رکہنے کی اجازت نہین اللّٰہ اکبر آخر ایک معمولی سے آدمی کی پناہ لیکر اندر آئے تو آگے بہی کونسی عافیت تہی ادہر مسلمانون کا یہ حال کہ آپکے لوگ اپنے بہائیون سے تنگ آکر گہر بار بیوی بچے چہوڑ کر حبشہ کو چلے گئے تہے آخر یہ ہوا کہ خود بدولت بہی مکہ شریف کو جو آپکا وطن مالوف تہا چہوڑ کر سب سے چہپکر چلے گئے مگر آپ لوگ اس پر بہی راضی نہ ہوئے مدینہ تک بہی پیچہا کیا سو سو اونٹ پکڑنے والے کیلئے مقرر کئے

* چہپکر اسلئے گئے تہے کہ کفار کی غرض تہی کہ ان کو یہان ہی ساتہہ رکہکر تنگ کرین یا مار ڈالین اگر یہ باہر گیا تو ضرور سر سبز ہوجائیگا - ۱۲ منہ

* شان نزول
بعض اہل یمن حج کو بے زاد راہ آتے اور لوگون سے مانگتے ... [illegible]

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ فَإِذَا
اسد بڑا ہی بخشنیوالا مہربان ہے پھر جب
قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ
تم حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کو ایسا یاد کرو
كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا
جیسا کہ اپنے باپ دادا کو بلکہ اس سے بھی زاید
فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا
پھر بعض لوگ ایسے ہین کہ کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا
فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ
ہمکو اسی دنیا مین دے اور آخرت مین اون کو کچھ بھی حصہ نہوگا
وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
اور بعض لوگ وہ ہین جو کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا تو دنیا

کیونکہ اسد تو بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے - چونکہ حج مین مقصود صرف ذکر آلہی ہے اس لئے اسکی ابتدا انتہا مین کوئی فرق نہین پس مناسب بلکہ واجب ہے کہ جیسے ابتدا مین اسد کو یاد کرتے رہے ہو اسیطرح جب تم حج کے کام پورے کر چکو تو اسد کو ایسا یاد کرو جیسا کہ اپنے باپ دادا کو بعد حج کے بطور فخریہ یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زاید کیونکہ باپ دادا کا مذاکرہ تو تمہاری باہمی مفاخرت اور ایک نمی بڑائی کے لئے ہے اور خدا کے ذکر سے تو تمہاری عاقبت بخیر ہو جائیگی ہماری تعلیم تو ایسی صاف ہے مگر پھر بھی بعض لوگ ایسے کوتہ اندیش ہین کہ دعا کرتے ہوئے یہی کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا جو کچھہ تونے ہمکو دینا ہے اسی دنیا مین دے ہم بھی ایسے ویسون کو جس قدر کچھہ دنیا مین دینا ہوگا دینگے اور آخرت مین اون کو ایسا بے نصیب کرینگے کہ ان کے لئے بھلائی سے کچھہ بھی حصہ نہوگا

اور ان کے مقابل بعض ایسے ہین جو خدا کو سب طاقتون کا مالک سمجھ کر بہشت و دوزخ کا اختیار اسی کے ہاتھ مین جانکر دعا کرتے ہوئے کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا دنیا

بقیہ حاشیہ ۳ ... ولی کے ... دیکھو اور غور سے پڑھو

... علیہم ... جو حالہ ... تھا اس پر بھی اعتراض ہین کہ بانئے اسلام نے جہاد کئے اور جہاد

... اللہ سے ایسے حسن پہ یہہ بے نیاریان بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہین

اب سوال

یہ ہے کہ یہ ... سوال ... تکالیف کہ جن کے لکھنے سے قلم کو غش ہوتا ہے آنحضرت اور آپکے خدام کو کیون پہنچائی گئین ای اسلام کے مخالفو! ای عقل سلیم کے دشمنو! ای ہمارے علاتی بہائی عیسائیو اے ہمارے نامہربان پڑوسی آریو! اور برہمو و ذرا انصاف سے اس سوال کو سوچو اور خدا سے

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ

اونکو جو پرہیزگاری کرین اور ڈرو اللہ سے اور جانو کہ تم

اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ

نے اوسی کے پاس جمع ہوکر

تُحْشَرُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

جاؤ گے اور بعض لوگ ایسے

يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

ہین کہ جنکی باتین تجھکو دنیا کی زندگی مین بہلی معلوم ہوتی ہین

يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ

اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ کرتا ہے حالانکہ تمہارا سخت

بخیر ثواب ہونا ہر ایک کو نہیں بلکہ اونکو جو پرہیزگاری کرین اور ہر کام مین اخلاص مند ہون۔ پس تم اخلاص مند ہوا ور اللہ سے ہر وقت ڈرتے رہو اور دل سے جانو کہ تم نے اوسی کے پاس جمع ہوکر جانا ہے مناسب تمہاری اعمال کے جزا سزا دیگا۔ اپنی ظاہرداری پہ نازان نہ ہو اس لئے کہ وہ تمہاری حال سے خوب واقف ہے تمہارے دلون کے بہیدون کو جانتا ہے ہان تم آپس مین ایکدوسرے کے حال سے مطلع نہین ہوسکتے یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات تمہارا دشمن دوست بنکر تمکو دہوکہا دے جاتا ہے اور تم نہین جان سکتے اور بعض لوگ ایسے بہی ہین کہ جنکی بناوٹی باتین باوجود رسول ہونے کے تجہکو بہی دنیا کے معاملات مین بہلی معلوم ہوتی ہین اس لئے کہ تو غیب سے ناواقف ہے اور وہ طلاقت لسانی سے اودہر اودہر کی تجہکو سناتا ہے اور اپنے مافی الضمیر پر تو صادق اور راستبازون کیطرح خدا کو گواہ کرتا ہے کہ اللہ قسم مین تمہارا دل سے خیرخواہ ہون حالانکہ تمہارا سخت

شان نزول بعض لوگ منافقانہ آنحضرت کی خدمت مین اگر یعنی نرم باتین کرتے اور اپنا اخلاص ظاہر کرتے اور ہر طرح قسمین کہا کر بہی یقین دلاتے کہ ہم خیرخواہ ہین حالانکہ باہر جاکر ہر طرح سے ایذا رسانی مین کوشش کرتے اور مسلمانونکی مال و جان کے ضائع کرنے مین بہی دریغ نہ کرتے چنانچہ اخنس بن شریق ایک شخص منافقانہ جناب کی خدمت مین آیا کرتا تہا ایکدفعہ جب اوسکا داؤ چلا تو راہ کو جاتے ہوئے مسلمانون کے کہیت جلا گیا اور مویشی قتل کر گیا اوس کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ **جلالین**

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳۔ ادنی اثر یہ ہوا کہ وہ بیچارے مظلوم بیجان آکر اپنا وطن مالوف اور بیوی بچے بہی چہوڑ کر غیر وطن مین جا بسے اگر ان کا یہ حق نہ تہا تو ہر ایک کا جو اپنے کو سچے مذہب کا پیرو سمجہے یہ حق ہونا چاہئے۔ پس صحابہ کا بہی حق تہا کہ اون ظالمون سے علاوہ بدلہ لینے کے اس حق کے لحاظ سے بہی بخوبی پیش آوین مگر افسوس کہ اونہون نے ایسا نہ کیا اگر اون مشرکون کا حق نہ تہا تو جو کچہہ اونہون نے کیا اوسے انصافاً بیجا تو کہو! اور اپنے بہائیون کی بیجا حمایت تو چہوڑو۔ پہر بتلاؤ کہ ایسے ظلم پر ظلم کی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ
بعض لوگ ایسے ہین جو اپنی جان اللہ کے
مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝
خوش کرنے پر دیدیتے ہین اور اللہ بندون پر عموماً مہربان ہے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ
اے مسلمانون سب احکام کی فرمان برداری کرو
كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
اور شیطان کے پیچہے مت چلو
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝
وہ تمہارا صریح دشمن ہے

جسپر اس نے لیٹنا ہے جیسا کہ یہ ایک اعلیٰ درجہ کا متکبر اور مغرور ہے
اسیطرح اسکے مقابل بعض لوگ ایسے بہی ہین جو اپنی جان ہی اللہ
کے خوش کرنے پر دیدیتے ہین ایسے ہی لوگ مورد الطاف خداوندی
ہین بہلا کیون نہ ہون ایک تو انکی نیک نیتی اور ساتھ ہی اس کے
یہ کہ اللہ اپنے بندون پر عموماً مہربان ہے ہان ٹہیک ہے کہ خدا کا بندہ بننا
صرف زبانی جمع خرچ سے نہین ہوسکتا جبتک کہ اوسکے سب احکام بہانت
تعظیم وتکریم سے نہ بہائے جائین جب ہی تمکو حکم ہے کہ اے
مسلمانو سب احکام آلہی کی فرمان برداری کرو اور بعض کو
کرنے اور بعض کو چہوڑنے مین شیطان کے پیچہے مت چلو
اس لئے کہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے وہ کبہی تمسے بہلائی نہ کریگا

شان نزول + بعض لوگ مسلمان ہوکر بہی اپنی رسومات چہوڑنے سے جی چراتے بعض یہودی مشرف باسلام ہوکر اونٹ کے گوشت سے حسب عادت سابقہ پرہیز کرتے تہے اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ ... روک دیا نہ صرف روکدیا بلکہ اوسپر وعید شدید فرمایا کہ زیادتی کرنیوالے خدا کو کسیطرح بہی نہین بہاتے۔ پہر اسی آیت مین یا ہیان جہاد پر الزام لگایا ہے کہ فتنہ وفساد کرنا جو تم کررہے ہو جس سے ہر طرح کی خرابیان پیدا ہون قتل سے بہی برا ہے اس وقت لکہتے ہوئے مجہ اسکی وجہ کہ یہان پر والفتنۃ اشد من القتل جناب باری نے کیون فرمایا سمجہ مین آئی ہے کہ ہمین حال کے عیسائیون اور ہندؤن کو الزام دیا جاتا ہے کہ تم اسلام پر تو منہ پہاڑ پہاڑ کر اعتراض کرتے ہو کہ اوس نے جہاد کی تعلیم کی ہے مگر یہ نہین دیکہتے کہ تمہارے باپون نے کیا کچہ نہین کیا سب فتنون کی جڑ تو وہی ہین جو فتنہ پردازی کرتے ہین ایک اور آیت مین بہی اس امر کیطرف کہ مسلمان مجبوری لڑتے ہین اشارہ ہے قاتلوھم کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ مگر افسوس کہ مخالفین اسلام بجائے اس کے کہ اس آیت مین غور کرکے نادم اور خجل ہوتے۔ اولٹے او لجہتے ہین کہ صاحب یہان پر تو قرآن نے فیصلہ ہی کردیا کہ سب کافرون کو مار ڈالو مگر وہ اسکو نہین دیکہتے کہ کما یقاتلونکم

۱؎ لڑو اون سب سے جیسے وہ تم سب سے لڑتے ہین ۱۲

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَۃٍ

پوچھ بنی اسرائیل سے کہ کتنے ہم نے اون کو

بَیِّنَۃٍ ؕ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَۃَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ

نشان دئے جو شخص اللہ کی نعمت کو بعد پانیکے بدلتا ہے

مَا جَآءَتْہُ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

تو خدا کا عذاب سخت ہے

زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا

کافرون کو دنیا کی زندگی خوب معلوم ہو

وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِیْنَ

اور مسلمانون سے مسخری کرتے ہین

ہوکر خداکے حکمون کو بہولے تہے پہر آخر کار عذاب الٰہی نے اونکو خوب گرفت کی ذرہ پوچھ تو بنی اسرائیل سے کہ کتنے ہمنے اون کو احسان خداوندی کے نشان دئے مگر اونہون نے بجائے شکر کے یہ سمجھا کہ ہماری لیاقت پر ہمکو ملے ہین سکی ناشکری کی سزا مین خدا نے اون پر وبال نازل کئے کیون نہ ہو یہ عام قاعدہ ہے کہ جو شخص اللہ کی نعمت کو بعد پانیکے بدلتا ہے اور بجائے شکر کے کفر کرتا ہے تو انجام کار سوائے ہلاکت کے اوسکو کچھ بھی نصیب نہین ہوتا اس لئے کہ ایسے نالائقون کے لئے خدا کا عذاب سخت ہے ہمیشہ سے کوتہ اندیش ظاہر بینی پر رہتے ہین یہی وجہ ہے کہ کافرون کو دنیا کی زندگی کی نمایش خوب معلوم ہو اور مسلمانون سے بسبب اونکی تنگدستی کی مسخری کرتے اور

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - اس آیت نے اور بھی واضح کر دیا کہ جہاد سے مقصود اصلی دفع مظالم اور آزادی کا کہولنا ہے ورنہ اسلام کی اصلی غرض تو منادی اور اعلائے کلمۃ الحق ہے اگر کوئی اوسمین خلل انداز نہو اور بلا وجہ مزاحمت نہ کرے تو اسلام نے بہی اوس سے تعرض کی اجازت نہین دی - مین سمجھتا ہون کہ ہمارے زمانہ کے مخالفین عیسائی اور ہند واعتراض کرتے ہوئے اپنے گریبان مین منہ نہین ڈالتے کہ جس جہاد پر منہ پہاڑ پہاڑ کر اعتراض کر رہے ہین ہماری ہی بہائیون کی مہربانی کا ثمرہ ہے افسوس کہ ہمنے تو مخالف سے نہ زبانی نہ تحریری یہ سنا کہ بیشک جو کچھ مشرکین عرب اور اوس زمانہ کے جنٹلمین اہل کتاب نے حضور مقدس روحی فداہ اور آپ کے خدام سے سلوک کئے واقعی حد سے متجاوز تہے - حیرانی ہے کہ ان مظلوم صحابہ کی نسبت عام اخلاق انسانی ہی بہول گئے کسی گلیڈاسٹونی کو بہی ایسے آرمینیا کی نسبت سے عشر عشیر بہی رنج نہ ہوا سچ ہے الکفر ملۃ واحدۃ جانب داری ایسی ہی بلا ہے کہ آنکھون پر پٹی بند ہوا دیتی ہے سب سے تعجب تو عیسائیون کے حال پر ہے کہ اسلام پر تو منہ پہاڑ پہاڑ کر معترض ہین حالانکہ اونکی کتب عہد عتیق ایسے ہی جہادون سے پر ہین - اسے تو جانے دیجو حال ہی مین جو کچھ یورپ کے عیسائیون نے کیا ہو وہی دیکھئے کہ چین مین چند مشنریون کو جو خواہ مخواہ لوگون کے گہرون مین حسب دستور خویش

اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

حالانکہ اللہ سے ڈرنیوالے ان پر قیامت کے دن بلند ہونگے اور اللہ جسکو

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ كَانَ

چاہتا ہے رزق بے حساب دیتا ہے ۝ سب لوگ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ

ایک ہی دین پر تھے تو اللہ نے

النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ

نبی بھیجے خوشی سنانے والے اور ڈرانے والے اور انکے

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

ساتھ ایک ایک کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگون کے

اس چند روزہ زندگی او اس کے تھوڑے سے اسباب کے لحاظ سے انکو
حقیر جانتے اور انکا نام درویش اور ملانے رکھتے ہین حالانکہ اللہ سے
ڈرنیوالے اس بات قیامت کے روز ان سے بلند مرتبہ مین ہونگے
باقی رہی دنیا کی زیب و زینت سو یاد رکھین یہ کام اللہ کے ہین جسکو چاہتا
ہے بے حساب دیتا ہے اسمین اوسکی مصلحتین ہوتی ہین یہ کوئی
مقبولیت کی دلیل نہین بہت سے نالائق جنکو اسقدر کہ تمیز کا بھی شعور نہین
ان کے آگے بہتیرے ذی شعور خادم بنے ہین جیسے کہا گیا ہے نہین چاہئے
نادان را چنان روزی رساند که دانا اندران حیران بماند ان کا یہ سوال
کہ خدا خود ہی اگر ان کو ہدایت کرے سو یہ امر کبھی ہوا اور نہ ہوگا اور نہ ہو سکتا
ہے دنیا کی ابتدا تاریخ سے دیکھین تو انکو معلوم ہوگا کہ ہمیشہ سے ہی آدم تک

رسول ہوکر آتے رہے اول اول تو سب لوگ ایک ہی دین پر متفق تھے چند دنون بعد انہون نے اوسمین اختلاف کیا کوئی
توحید پر رہا کوئی شرک مین پھنسا جب یہ حالت اونکی ہوئی تو اللہ نے نبی آدم سے نبی بھیجے بھلے کامون پر خوشی سنانیوالے اور برے
کامون سے ڈرانے والے اور ان کے ساتھ ایک ایک سچی کتاب بھی نازل کی تاکہ وہ کتاب ان لوگون کے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳- ہندوستان پنجاب ہی سمجھ کر کہتے ہین کہ کسقدر تکلیف پہنچی یہ تمام یورپ برانگیختہ ہوگیا ملکہ معظمہ بھی
اپنی تقریر افتتاح پارلیمنٹ ۱۵- اگست ۱۸۹۵ء مین اس طرف توجہ دلاتی ہین لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان
بھی گورنمنٹ چین کو لکھ رہے ہین کہ اسکا کامل انتظام نہ ہوا تو انگلستان مزید کارروائی کرنے پر مجبور ہوگا
آرمینیا کا جھگڑا جو بات سے بتنگڑ بنایا گیا ہے قابل دید ہے کہ ان روشن ضمیر عیسائیون اور تقدس مآب مشنریون نے
کہان تک قوم کی حمایت کی . کیونکر نہین کی اور کس قدر ان کے امن اور عافیت کے اسباب مہیا کرنے مین کوششین
نہین کین اور کہان تک ممکنات سے گذر کر محالات تک نہین پہنچے کہ سلطان المعظم کو بھی اصلاح دینے لگے ان سب سے
بڑھکر اوس بڈھے مسٹر گلیڈاسٹون نے حمایت بنی نوع کے نام سے کیا کیا زہر نہین اوگلے جو ناظرین اخبارات ۱۸۹۵ء

النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ
اختلافون کا فیصلہ کرے اور زیادہ اختلاف انہین
فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا
اونہین لوگون نے کیا جنکو کتاب ملی ہوی تہی
جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى
بعد پہنچنے نشانات بینات کے اپنے حسد کیوجہ سے پس
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ
خدا نے ماننے والون کو اپنے فضل سے راہ دکہائی
مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
جسمین وہ لوگ آپسمین مختلف ہورہے خدا جسے چاہے

اختلافون کا فیصلہ کرنے سے بہت لوگ مان گئے گو بعض اپنی جہالت پر ہی آخر تک
غرض وہ زمانہ بہی گذر البعض ہدایت پر آ گئے اور بعض گمراہ رہے طرفہ
تو یہہ کہ اس زمانہ میں ہمنے لوگون کی ابتر حالت دیکہہ کر ہدایت کیلئے
رسول بہیجا کہ لوگون کو راہ راست پر لاوے سند ادہر کے ماننے میں
بہی لوگون نے پس و پیش کیا اور سب سے زیادہ اختلاف انہی اوسمین انہین
لوگون نے کیا جن کو پہلے کتاب آسمانی ملی ہوئی تہی اور وہ اس سلسلہ
رسالت سے واقف ہین نہ یہ کہ لاعلمی سے بلکہ بعد پہنچنے نشانات بینہ کے
محض اپنے حسد کی وجہ سے منکر ہوئے پس اسکا انجام یہ ہوا کہ یہی لوگ
بے نصیب رہے اور خدا نے اپنے بندے ماننے والون کو محض اپنے
فضل و کرم سے حق کی راہ دکہائی جس مین وہ لوگ آپسمین مختلف ہو رہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - سے پوشیدہ نہ ہون گے انہون نے تو سب کچہہ کیا امن عامہ اور ہمدردی قومی کے نام لیے سو نہ صرف بری ہی ہوئے بلکہ قابل قدر بہی جانے گئے مگر اسلام نے اگر قاتلوا الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین کہدیا تو چارون طرف سے گونج اوٹہی ہے کہ یہ کیا وہ کیا ظلم کیا ستم کیا - کوئی نہین پوچہتا کہ کون صاحب ہین کے مشنریون اور ایشیا کے سفیر. ان کو جس قدر تکلیف ہوئی مکہ کے معزز رؤسا ابوبکر اور عمر اور دیگر صحابہ اور خود سید الانبیاء (فداہ ابی وامی) کو کیا کم ہوئی تہی؟ ان روشن ضمیر عیسائیون کو تو تقدس مآب پادریون نے یہان تک بہی سمجہا رکہا ہوا ہے کہ مسلمانون کے مذہب مین فرض ہے کہ ساری عمر مین ایک آدہ عیسائی کو ضرور ہی مارین مسٹر ویب صاحب نو مسلم امریکن لکہتے ہین کہ مجہے ایک عیسائی نے پوچہا کہ کیا سچ ہے مسلمانون کو جنت مین جگہ نہ ملیگی جب تک وہ ایک آدہ عیسائی کا خون نہ کرین افسوس ہے کہ اس بدقسمتی کے زمانہ مین بہی مذہبی روشنی کے لحاظ سے یورپ اندہیر نگری ہے ہندوستان مین مشنری لوگ ایسے خیال ظاہر کرنے سے اسلیئے رکتے ہین کہ انکو ڈر ہے کہ یہان بہانڈا پہوٹ جائیگا اور علما ہماری جہالت کی قلعی کہول دینگے - خلاصہ یہ کہ اسلامی جہاد جس قدر کہ ہے صرف امن عامہ اور آزادی کے قایم کرنیکو

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۞ أَمْ حَسِبْتُمْ
سیدھی طرف [illegible] کیا خیال [illegible]
أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ
کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ [illegible]
الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ
وہ تکالیف [illegible] جو تم سے پہلے لوگون پر آئی ہین
الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ
پہونچی انکو سختیان اور تکلیفین اور ہلائے گئے یہانتک
يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
یہانتک کہ رسول اور اوس کے ساتھ ایماندار بول اوٹھے
مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ
کہ اسکی مدد کب ہوگی ہوشیار رہو کہ خدا کی مدد قریب ہے

ہیں یعنی جو خدا چاہے سیدھی طرف لیجاتا ہے وہ با اختیار حاکم
ہے اور بنظر اپنے اخلاص بندون کی قدر کیا کرتا ہے ان امین
ثابت ہین کہ ہدایت پر ثابت قدم رہنا نہایت مشکل کام ہے علاوہ تکلیف
احکام مذہب کے نا اہلون سے تکالیف اور اذیتین بھی اوٹھانی پڑتی
ہین جیسی کہ پہلے لوگون کو ہوئین اسی طرح میسر ہین اے مسلمانو!
تکالیف آئینگی اور ضرور آئینگی کیا تم خیال کئے بیٹھے ہو کہ جنت
مین بہت جلد داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر وہ تکالیف نہین آئین
جو تم سے پہلے لوگون پر آئی تھین - ہر طرح کی سختیان اور تکلیفین ہی اونکو
پہنچین اور نا اہلون کے خوف سے کانپتے رہے یہانتک کہ اون کو
یہ نوبت پہنچی تھی کہ اوس زمانہ کے رسول اور اونکے تابعدارون مین بعض دفعہ
بول اوٹھے تھے کہ اللہ کی مدد جس کا ہم سے وعدہ ہوا ہے کب
ہوگی اس حال پر زیادہ مناسبت مدد کا کونسا ہوگا ایسے وقت بطور
تسلی اون سے کہا جاتا تھا کہ ہوشیار رہو خدا کی مدد بہت قریب ہے وہ حکمت والا ہے جب مناسب ہوگی مدد پہنچاوے گا -
ایسی تکلیفون پر صبر تو کیا ہی تو مسلمانون پر آئی ہی نہین ابھی تو خدا کے فضل سے ہر طرح کی آسایش ہے مال

شان نزول مکہ مین تو صرف مشرکین کی ہی تکلیف تھی مدینہ مین جب آپنے ہجرت کی تو وہان پر ایک طرف یہودی دوسری
طرف چھپے دشمن، دنیا دار منافق تیسرے مشرک سب نے ملکر جنگ احزاب مین مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے
جن مین ہمارے مخالفین اہل کتاب باوجود عہد مصالحت کے سب سے پیش قدم تھے ایسے واقعات سے صحابہ کرام کو
بڑی تکلیف پہنچی اونکی ہمت بڑہانے کو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - مذکر کافرون کو کفر کی سزا دینے پر جبرا مسلمان بنانیکو ان دو نا وہام کو ذمیون کے حقوق اور حفاظت پوری طرح کو
دفع کرتے ہین فاعتبروا یا اولی الالباب ۱۲ منہ

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ
تجھسے سوال کرتے ہین کیا خرچ کرین تو کہدے
مَآ أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَٰلِدَيْنِ
جو کچھہ خرچ کرنا چاہو وہ مان باپ کو
وَٱلْأَقْرَبِينَ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ
اور قریبیون اور یتیمون اور مسکینون
وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ
اور مسافرون کو دو اور جو تم نیکی کرتے ہو
فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمُ
خدا اوسکو جانتا ہے لڑائی کرنا تمپر
ٱلْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰٓ أَن
فرض ہوا ہے اور تم اوسکو پسند نہین کرتے ہو تم تو
تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَ
ایک چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق مین بہتر ہوتی ہے
عَسَىٰٓ أَن تُحِبُّوا۟ شَيْـًٔا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ
اور ایک چیز کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہین مضر ہوتی ہے
وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝
خدا جانتا ہے اور تم نہین جانتے

دولت کا یہ حال ہے کہ تجھسے از خود سوال[+] کرتے ہین کہ اسکی راہ مین کیا خرچ کرین - چاندی دین یا سونا یا حیوانات یا پیداوار تو کہدے اِس امر سے کیا پوچھو جسکی توفیق ہو خرچ کرلو - ہان اس امر کا لحاظ رکھو کہ بیجا نہ دیا جائے بلکہ جو کچھہ خرچ کرنا چاہو وہ پہلے مان باپ کو دو اگر وہ محتاج ہون پھر اور قریبیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کو دو جن کا خرچ منزل تک پہنچنا کافی نہ ہو - پھر جسکو حقدار سمجھو دیتے رہو تمہارا دینا ضایع نہ ہوگا اِس لئے کہ جو کچھہ تم نیکی کا کام کرتے ہو خدا اوس کو خوب جانتا ہے اور یہ جو تم بعض اوقات خرچ کرنے سے رُکتے ہو اسکی وجہ یہ نہین کہ خرچ کرنا ہی واقع میں اچھا نہین بلکہ ناخوشی تمہاری ہی اوسیطرح ہے جیسے لڑائی[++] کرنا تمپر فرض ہوا ہے اور تم اوسکو پسند نہین کرتے ہو تمہاری طبیعتون کا کیا ٹھیک ہے، تم تو بسا اوقات ایک چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق مین بہتر ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک چیز کو پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہیں مضر ہوتی ہو تمہاری بھلائی بُرائی اللہ ہی کو معلوم ہے اسلئے کہ خدا سب چیزونکو جانتا ہے اور تم تو اپنا نفع نقصان بھی نہین جانتے

شانِ نزول[+] ایک صحابی عمرو بن جموع نے جو بہت مالدار تھا آن حضرت سے سوال کیا کہ مین کیا خرچ کرون اس کے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

شانِ نزول[++] مشرکین اور کفار نابہجار کی تکالیف مسلمانون کے حق مین از حد فزون ہوگئین تو اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
دنیا اور آخرت مین سب کیے سب صالع ہو جاوینگے اور یہ لوگ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
آگ ہی کے لایق ہین اوسمین ہمیشہ رہینگے جو لوگ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
ایمان لائے اور ہجرت کرین اور اللہ کی راہ مین خوب
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ
لڑتے ہین انہی کو اللہ کی رحمت کی امید ہے
اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يَسْئَلُوْنَكَ
اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہی تجھسے
عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ
شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہین تو کہدے کہ ان دونو مین بڑا
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ
گناہ ہے اور لوگون کے نفعے بھی ہین اور گناہ انکا نفع سے
نَفْعِهِمَا وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ
بڑا ہے اور تجھسے پوچھتے ہین کہ کیا خرچ کرین

دنیا اور آخرت مین سب کیے سب ضائع ہو جاوینگے اور آخرکار
یہ لوگ آگ ہی کے لایق ہین اسمین ہمیشہ تک رہینگے اور
جو لوگ اللہ کی توحید پر ایمان لائینگے اور اگر کفار انہین تنگ کرین
تو بجائے دین چھوڑنیکے اپنا گھر اور وطن مالوف چھوڑ کر ہجرت کرین
اور اگر اس پر بھی دشمنون نے پیچھا نہ چھوڑا تو ایسے دشمنون سے
اللہ کی راہ مین خوب لڑتے ہین انہی کو اللہ کی رحمت کی
امید ہے اور اللہ کیطرف سے علاوہ انکی مزدوری کے بہت سی
خلعتین بھی ملینگی اسلئے کہ اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے یہہ
بھی انکی ایک مہربانی ہے جو انکو ایسی سمجھ دے رکھی ہے کہ
باوجود اپنی جہالت سابقہ کے جو کچھ کرتے ہین پوچھ کر ہی کرتے
ہین گو وہ کام انکی قدیمی عادت سے کیون نہ ہو دیکھو تو باوجود
عادت قدیمہ کے تجھ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہین کہ مفید
ہے یا نہین تو کہدے کہ ان دونو مین بڑا گناہ ہے اور کسیقدر لوگون
کے نفعے بھی ہین کہ ایک قسم کا چند روزہ فرحت اور غیر معمولی تمول
ہو جاتا ہے مگر باوجود اس کے اونکو نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ انہین
دنیاوی منفعتین بہت ہین اور گناہ بھی انکا نفع سے بڑا ہی اہل ایمان سے امید ہی
کہ ایسے افعال شنیعہ کرنے مین ہرگز پیشقدمی نکرینگے اسلئے کہ وے ہمیشہ فایدہ آخروی ملحوظ رکہا کرتے ہین جو انہین مقصود ہے
انکی اس خصلت حمیدہ کی یہ قوی دلیل ہے کہ جب سنتے ہین کہ اللہ کی راہ مین خرچ کرنا بھی ایک ضروری امر ہے تو برضا و رغبت تجھ سے

شان نزول حضرت عمر اور معاذ بن جبل اور بعض انصار نے شراب اور جوئے کی بابت سوال کیا کہ حضرت اسکی بابت ہمین حکم دیجئے یہ بہت ہی مذہب عقل ہین انکے
جواب مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲م راقم کہتا ہے چونکہ عرب مثل یورپ کے شراب کی ازحد کثرت تہی اسلئے بتدریج ہٹانیکی غرض سے اس آیت مین یہ طریق برتا گیا جب لوگ متنفر ہوئے

۳ تو اسی کو فعل شیطانی کہہ کر سختی سے روکا ۱۲ منہ

قُلِ الْعَفْوَ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ

تو کہہ دے ... جو بچ رہے اسیطرح خدا تمہارے لئے

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا

احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت میں غور

وَالْآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

کرو اور یتیموں کی بابت تجھ سے

الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ

حال کی تحقیق ... انکی اصلاح کرنا اچھا ہے

وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ

اور اگر انکو ساتھ ملا لو وہ تمہارے بھائی ہیں خدا کو

يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ

مفسد اور مصلح سب معلوم ہیں اگر خدا

اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

چاہتا تو تکلیف میں تمکو ڈال دیتا بیشک خدا زبردست حکمت والا ہے

کتنا رکھیں اور کتنا دیں جسقدر زائد ہو اوتنا ہی دیں تو ایسی
پاک باطنوں سے کہدے کہ سارا مال خرچ کرنے میں اگرچہ اعلی درجہ
حاصل ہوتا ہے لیکن ہر ایک اس مرتبہ کا نہیں ہوتا اس لیئے بقدر اپنی
حاجت سے بچا ہوا یعنی مال کا چالیسواں حصہ خرچ کرو اسیطرح خدا تمہارے لئے
اپنے احکام بیان کرتا ہے اور کرتا رہیگا تاکہ تم دنیا اور آخرت میں غور کرو اور
فانی کو ترک کرکے باقی کو لو کیا اس دنیا کے فانی ہونے میں بھی کسیکو
شک ہے کیا نہیں دیکھتے کہ بہت سے لوگ ان کے دیکھتے دیکھتے چل بسے
ہیں اور اپنی چھوٹی چھوٹی اولادوں کو نہایت ہی شفقت سے رکھتے
تھے اپنے پیچھے یتیم چھوڑ جاتے ہیں اور یہ لوگ پرورش میں لیکر ان
یتیموں کی بابت تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کس طرح ان سے معاملہ کریں
تو کہدے بہر حال انکی اصلاح کرنا اچھا ہے اور اگر انکو اپنے ساتھ
ہی ملا لو اور ساتھ انکو کھانا کھلاؤ گو ان سے ان کے کھانے کے دام
بھی وصول کرو تو بھی کوئی حرج نہیں اسلیئے کہ وہ تمہارے بھائی ہیں
اگر تمہاری نیت میں کوئی فساد ہوگا کہ انکو ساتھ ملا کر انکا مال کھا جاؤ
تو اسکی سزا پاؤگے اسلیئے کہ خدا کو مفسد اور مصلح سب معلوم ہیں سبکو انکی نیت کے موافق بدلہ دیگا غور کرو تو یتیموں کو ساتھ
ملانیکا حکم محض تمہاری ہی آسایش کیلیئے ہے ورنہ اگر خدا چاہتا تو سخت تکلیف میں تمکو ڈالدیتا کہ بالکل ان سے کسیطرح کا ملنا ملانا
ایک جگہ بیٹھ کر کھانا بھی منع کر دیتا جس سے تمہیں بڑی دقت ہوتی آخر وہ تمہارے بھائی ہیں بیشک خدا بڑا زبردست حکمت والا ہے

شان نزول ✧ آنحضرت نے جب نیکی کی ترغیب دی تو بعض صحابہ نے آپ سے پوچھا کہ حضرت کتنا مال خرچ کریں یعنی کس قدر دیں اور کسقدر رکھیں انکے حق میں آیت نازل ہوئی

شان نزول ✧ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب یتیم کے مال کھانے سے ممانعت نازل ہوئی تو جن لوگوں کے پاس یتیم بچے پلا کرتے تھے اور وہ انکو اپنے کھانے پینے میں کسیقدر خرچ
لیکر شامل کر لیتے تھے انہوں نے یہ سمجھا کہ ایسا نہ ہو ہم کہیں انکا غلطی سے کھالیں ان یتیموں کے کھانیکا بندوبست علیحدہ کردیا اس علیحدگی میں یتیموں کا خرچ زیادہ ہونے لگا

۴ پھر انہوں نے آنحضرت سے کہا تو ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ م

وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ
اور مشرک عورتون سے نکاح نہ کرو جبتک وہ مسلمان ہون
وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ
اور لونڈی ایماندار مشرکہ سے بہتر ہے
وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ
گو وہ تم کو بھلی معلوم ہو اور اپنی لڑکیون کو مشرکون سے نہ بیاہو
حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ
جبتک وہ مسلمان نہ ہو اور غلام مومن مشرک سے
مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ
اچھا ہے اگرچہ وہ تمکو بھلا معلوم ہو یہ لوگ
يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى
آگ کیطرف بلاوینگے اور اللہ اپنی مہربانی سے
الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ
بہشت اور بخشش کیطرف بلاتا ہے اور لوگون کے
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝
لئے اپنے احکام کہول کہول کر بیان کرتا ہی تاکہ وہ نصیحت پاوین

اور کی حکمت سے یہ بھی کہ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم خود ہی مشرک نہ بنو اور
مشرک عورتوں سے نکاح ہی نہ کرو جبتک وہ مسلمان نہ ہون کیوں کہ
بیوی خاوند میں تفرقہ مذہبی خاص کر توحید اور شرک کا اختلاف
مقصود خانہ داری مین مخل ہے ہمیشہ کے جھگڑے اور فساد و دور تک
نوبت پہنچاتے ہیں اگر مقصود خانہ داری حاصل کرنا ہو تو کسی مومن
موحدہ عورت سے نکاح کرو اس لئے کہ کمینی لونڈی ایماندار مشرکہ
خاندانی سے بہتر ہے گو بوجہ حسن ظاہری وہ مشرکہ تمکو بھلی معلوم ہو
اور یہان تمہاری خانہ داری کا مقصود خوب حاصل ہوگا اسمین تمکو ہمیشہ
کی دقت ہوگی ایسا ہی یہ بھی تمکو ضروری ہے کہ اپنی لڑکیون کو مشرکون
سے نہ بیاہو کسی ایماندار نیک بخت سے بیاہو گو وہ غلام ہی ہو کیون کہ
غلام مومن دیندار مشرک بیدین سے اچھا ہے اگرچہ وہ مشرک بوجہ
اپنی ظاہری وجاہت کے تمکو بھلا معلوم ہو اسلئے کہ یہ مشرک لوگ عذاب
آگ کیطرف تمکو بلاوینگے اور اللہ تو محض اپنی مہربانی سے تمکو بہشت
اور بخشش کیطرف بلاتا ہے اور ہمیشہ لوگون کیلئے اپنے احکام کہول کہول کر
بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پاوین اور پھر ایک لعمر و بانت کرکے
عمل کیا کرین

ع ۲۷

شان نزول ابو مرثد صحابی رضی اللہ نے ایک عورت خوبصورت مشرکہ سے نکاح کرنیکی آن حضرت سے اجازت چاہی اسپر آیت نازل ہوئی
اس آیت مین خدا نے نکاح کے متعلق ایک عمدہ اصول تلایا ہے کہ دامادی کی بابت ہمیشہ دینداروں کو ترجیح ہونی چاہئے مگر افسوس کہ مسلمانوں
نے جہان اور احکام خداوندی سے غفلت کی تہی اس معقول اصول سے بہی بے پروائی کی کیسا ہی ہو مالدار ہو ہمیشہ قابل ترجیح
سمجھتے ہین جسکو جسکے بہت سے نالائقون سے پالا پڑا تمام عمر لڑکی کی جہنم مین گذرتی ہی مگر بس کام اونہیں لوگونکی دین کی نسبت نہ دیکہا [illegible]

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ

اور جان رکھو کہ تمکو اوس سے ملنا ہے اور تو خوشخبری سنا

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ

ایمان والوں کو اور نہ بناؤ اللہ کو

عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا

ہتکھنڈا اپنی قسمون کا کہ نیکی اور پرہیزگاری کرو اور

وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ

لوگون مین صلح کراؤ اور اللہ سننے والا

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

جاننے والا ہے بلا قصد قسمین

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ

کہنے پر خدا تمکو نہین پکڑے گا

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

ہان جو دل سے تمنے کی ہین اور خدا بڑا بخشنے

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ

والا برداشت والا ہے جو لوگ اپنی بیویون سے ایلا کرتے ہین

اپنی جانون کے لئے آیندہ کی فکر کرو اور برے کام کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو اور صدق دل سے جان رکھو کہ ایکروز تمکو اوس سے ملنا ہی اور تو اے محمد احکام خداوندی ماننے والوں کو خوشخبری سنا جو ہر وقت اور ہر حال مین قانون شریعت کا لحاظ رکھتے ہین اور اون کو یہ بھی سمجھا دو کہ تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ نہ بناؤ اللہ کو ہتکھنڈا اپنی قسمون کا کہ قسمون کی بہانہ سے نیکی کرنی چھوڑ دو اور پرہیزگاری کے کام نہ کرو اور لوگون مین فتنہ فساد کے وقت صلح نہ کراؤ اور جو اس سے پہلے قسمین کر چکے ہو اونکی بابت جناب باری مین عذر کرو وہ معاف کریگا اس لئے کہ اللہ سب کی باتین سننے والا اور سب کے دلون کے حالات جاننے والا ہے اگر ایسی قسمون کو جنہین نیکی کے کام کرنے سے روکنا ہو توڑ کر کفارہ دیدو گے تو کوئی مواخذہ نہ کریگا جیسا کہ بلا قصد قسمین یا اللہ باللہ کہنے پر خدا تمکو نہین پکڑیگا ہان جو دل سے پورے طور پر قسمین کی ہین کہ واللہ باللہ ضرور ایسا ہی کرونگا اور نہ ہوا تو اسپر مواخذہ کریگا مگر اس صورت مین بھی یہ سہولت ہوگی کہ کفارہ دینے سے تمہاری گناہ بخشی جائینگی کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور برداشت والا ہے چہ جائیکہ کم حوصلہ حاکمون کیطرح تھوڑے سے قصور پر جلدی سے نہین پکڑتا یہ بھی اوسکی مہربانی کا اثر ہے کہ مخلوق کو ظلم زیادتی سے روکتا اور اونکو اونکی عادات قبیحہ سے جو اونہین کیلئے مضر ہین منع کرتا ہے چنانچہ تمہاری عادت ایلا کے متعلق کیسی قبیحہ ہے کہ اس سے عورت پر بلا وجہ از حد ظلم ہوتے ہین اسلئے اسکا ایک قاعدہ ہم مقرر کرتے ہین جو لوگ اپنی

شان نزول عرب کے لوگون کا دستور تھا کہ عورت سے خفا ہو کر اوسکی قریب جانیکی قسم کھا لیتے پھر نہ تو اوسے چھوڑتے اور نہ اوسے آبادی کرتے بلکہ ہمیشہ کو تکلیف پہنچاتے اون کے حق مین آیت نازل ہوئی ۱۲ م

حاشیہ نمبر ۲۴۳ (جو لوگ اپنی بیویون سے ایلا کرین) اس آیت مین مسئلہ ایلا کا شروع ہوا ہے ایلا کے معنے قسم کے ہین عرب مین یہ

مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ

تو وہ ... چار مہینوں تک منتظری میں ٹھہریں

فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اگر پھر آویں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

اور اگر چھوڑنے کی ہی ٹھان لیں تو بیشک خدا سنتا

عَلِيْمٌ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ

جانتا ہے اور مطلقہ عورتیں تین حیضوں

بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ

تک اپنے کو ٹھہرائے رکھیں اور جو کچھ

لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ

خدا نے اون کے پیٹ میں پیدا کر رکھا ہے اوسکو چھپاوین

تو وہ ... چار مہینون تک اونکی انتظاری مین ٹھہرین پہر اس سے
... اگر وہ اپنے کہے سے باز آوین اور آرام چین سے رہین تو خدا بہی
اون کے قصور سابقہ معاف کردیگا اس لئے کہ اللہ بڑا بخشنے والا
مہربان ہے اور اگر چھوڑنے کی ہی ٹھان لین اور بعد چار مہینے کے بہی
صلح صالحت نہ کرین اور شدت سے طلاق دین یا دل مین اوس کو
چہپاوین تو بیشک خدا سنتا اور جانتا ہے انکی طلاق ہو جائیگی اور وہ
عورتین طلاقہ کہلاوینگی اور طلاقہ عورتین تین حیضون تک اپنے
کو ٹھہرائے رکہیں جبتک وہ تین حیضون سے بعد طلاق پاک نہو لین
نکاح نہ کرین اگر بوجہ پیرانہ سالی کے حیض نہ آوے تو تین مہینے تک ٹھہرین
اور اگر بوجہ حمل خون بند ہے تو وضع حمل تک انتظار کرین اور جو کچھ خدا نے
اون کے پیٹ مین پیدا کر رکھا ہے اوسکو بغرض جلدی نکاح
نہ چھپاوین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱- ایک دستور قبیح تھا کہ عورت کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے قسم کھا لیتے کہ مین تیرے پاس نہین آؤن گا اس سے
نہ تو وہ عورت اوس خاوند سے مطلقہ ہوتی اور نہ آبادی رہتی اسلام نے جہان اونکی خرابیون کی اصلاح کی تہی اسکی اصلاح
بہی مناسب کردی کہ ایسے ظالمون کے لئے ایک مدت مقرر کردی کہ جو لوگ ایسی بیہودگی کرین انکو ہمیشہ تک کامیابی نہو
کہ اپنی مرضی کے مطابق عورتون کو ستائین بلکہ چار مہینے تک عورتین اونکی انتظاری کرین اگر وہ رجوع کر آوین تو خیر وہ اونکی
عورت اور وہ اوسکا خاوند اور اگر چار مہینے تک رجوع نہ کرین تو طلاق ہو جائیگی آگے پھر کسیقدر علماء کا اختلاف ہے
کہ چار مہینے گذرنے سے طلاق خود بخود ہو جائیگی یا قاضی یا حاکم وقت کی بہی حاجت ہے سو خیر یہ کچھ اختلاف ایسا نہین
جو مقصود قرانی مین خلل انداز ہو غرض تو یہہ ہے کہ عورت سے مظالم جابرانہ کو دفع کیا جاوے یہی بحث کہ ایلا کے احکام مختلفہ کیا ہین
اور انمین ہر ایک کو دلائل کیا ہین سو کتب فقہ اون سے بہری پڑی ہین ہماری موضوع سے خارج ہین اور نیز اس موقع پر بیان کرنیکو زمانہ مقتضی نہین ہے
منہ

اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ
اگر اللہ اور قیامت کے
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ
دن پر ایمان رکھتی ہین اور خاوند اون کے اس کے اندر
بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا
پہیر نیکا حق رکھتے ہین اگر اونکی غرض مصالحت کی ہو
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
جیسے عورتون پر مردون کے حقوق ہین ویسے ہی
وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
عورتون کے بہی اون پر بدستور نیک ہین مردونکو عورتون پر بلندی ہے
حَكِيْمٌ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ
اور خدا غالب ہے حکمت والا طلاقین دو ہین پس یا تو روک رکہے
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وَلَا
بہلائی سے یا رخصت اور
يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
اپنے دئے ہوئے مین سے کچہہ نہ لو ہان جب

اگر اللہ کو مانتے ہین اور قیامت کے دن پر ایمان رکہتی ہین تو ایسا ہی کرین اور خاوند اون کے جنہون نے ابتک ایک یا دو ہی طلاقین دی ہین اس مدت کے اندر اندر پہیر نے کا حق رکہتے ہین اگر اونکی غرض مصالحت کی ہو بعد اس پہیر نے کے تکلیف نہ دین بلکہ جان لین کہ جیسے عورتون پر مردون کے حقوق ہین ویسے ہی عورتون کے بہی اون مردون پر بدستور نیک ہین نہین کہ اپنے حقوق کی ادائیگی پوری لین اور اون کے حقوق کی پروا نہ کرین حالانکہ مردون کو عورتون پر ایک قسم کی بلندی ہے یہ اونکی حاکم ہین اور وہ اونکی گویا محکوم - پہر باوجود اس بلندی کے اُن پر ظلم کرنا گویا شان حاکمی سے خلاف ہے اور اب بہی اگر اونکی حقوق مین غفلت کرینگے تو سن لین کہ خدا بہی ان پر غالب ہے اونکیطرف سے خود بدلہ لیگا اور بڑی حکمت والا ہے کسی ایسے چکر مین پہنسا ئیگا کہ جہان کا اونکو وہم گمان بہی نہ ہو - یہ نہین کہ ہر ایک خاوند بعد طلاق روک سکتا ہی نہین جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر آئے ہین روکنی کی تعداد[۵۰] طلاقین ایک یا دو ہیں پس بعد اس کے یا تو اوسکو روک ہے یا بہلائی سے رخصت کر اور بہلائی مین یہ بہی داخل ہے کہ اپنے دئے ہوئے مین سے کچہہ لو ہان جب

شان نزول - عرب مین نہایت قبیح دستور تہا کہ عورت کی طلاق کی کوئی حد نہ تہی طلاق سے جب عدت گذرنے کو آتی تو خاوند رجوع کر لیتے اور پہر کچہہ مدت بعد طلاق دیکر اوسے خراب کرتے - پہر عدت کے قریب بانی دار مدار سے رجوع کر لیتے جہانتک عورت کو تنگ کرنا چاہتے کرتے رہتے اون کے منع کرنیکو آیت نازل ہوئی کہ طلاقین دینی کی تعداد دو ہی

حاشیہ نمبر ۲۵ (طلاق) اس مسئلہ طلاق پر بہی مخالفین اسلام خفا ہین جیسے کہ تعداد ازواج پر ناراض مگر درحقیقت وہی مثل ہے کہ گُ[illegible] سعدی ودر چشم دشمنان خار است تعدد ازواج کا جواب تو ہم اوسی موقع پر دینگے جہان اوس حکم کی آیت آئیگی اور یہ بتلا دین گے

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور خدا جانتا ہے اور تم نہین جانتے

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ

جو مائین اپنے بچے کو پورے ۔۔۔۔۔ برس پلاتا چاہین

حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ

وہ پلاوین دو برس پورے اور

الرَّضَاعَۃَ وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَہٗ رِزْقُھُنَّ

اون کا کپڑا موافق دستور کے

وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُکَلَّفُ

باپ کے ذمہ ہے ہر ایک نفس کو

نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَھَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَۃٌ

اوسکی ہمت کے موافق حکم ہوا کرتا ہے نہ تو مان اپنے بچہ کیوجہ سے

بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّہٗ بِوَلَدِہٖ وَعَلَی

ضرر پہنچاوے اور نہ باپ اپنے بچہ کے سبب تکلیف دے اور

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ فَاِنْ اَرَادَا

اسیقدر وارثون کے ذمہ ہے پہر اگر وہ دونو

فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْھُمَا وَتَشَاوُرٍ

اپنی مرضی اور مشورہ سے

اور خدا اسکی خوبی کا حقہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے ۔ تمہین تو اپنی روزمرہ کی باتین بہی معلوم نہین مثلاً شیرخوار بچہ کا دودہ پلانے کی مدت بہی تم نہین جانتے کہ کتنی ہوتی ہے اس لئے ہم ہی ٹہیک ٹہیک بتلاتے ہین کہ جو مائین اپنے بچے کو پوری مدت دودہ پلانا چاہین وہ پورے دو برس پلائین اور جو اس سے پہلے ہی بچہ قوی تندرست جانکر چہڑا دین تو اونکو اختیار ہے اور اس دودہ پلانے کی مدت مین اون کا کہانا کپڑا موافق دستور کے باپ کے ذمہ ہے یہ نہوگا کہ عورت اسکو مجبور کرے کہ مین پلاؤ ہی کہاؤن گی اور اطلس ہی پہنون گی اور بچے کا باپ طاقت نہین رکہتا بلکہ جس قدر اسکو وسعت ہو اوتنا ہی دے اسلئے کہ ہر ایک نفس کو اسکی ہمت کے موافق ہی حکم ہوا کرتا ہے نہ تو مان اپنے بچہ کیوجہ سے خاوند کو ضرر پہنچاوے کہ خواہ مخواہ خاوند سے زیادہ ہی مانگے اور نہ باپ اپنے بچہ کے سبب سے اوسکی مان کو تکلیف دے کہ خواہ مخواہ بلا ضرورت اس سے جدا کرکے کسی دوسری دایہ سے ہی دودہ پلوائے جس سے اوسکی مان کو بسبب جدائی بچہ کے تکلیف پہنچے غرض ہر ایک دوسرے کی آسایش اور آرام کے مخالف کام نہ کرے اور اگر باپ نہو تو اسیقدر باپ کے وارثون کے ذمہ ہے یعنی اگر نانا یا چچا یا دادا وغیرہ ہین تو اون کے ذمہ ہے کہ اوس بچہ کی پرورش کا خرچ اوسکی مان کو دیوین اور اگر وہ بہی نہ ہون تو اوسی بچہ کے مال سے جو اوسکو ورثا باپ سے ملا ہو اوسکی مان کا خرچ دیا جاوے پہر اگر وہ دونو (مان باپ) اپنی مرضی اور مشورہ سے بچے کو قوی لایق کہانے پینے کے جان کر

ف۔ چونکہ بعض دفعہ بعد تولد بچہ کے خاوند بیوی کی بہی علیحدگی ہوجاتی ہے اسلئے یہ حکم فرمایا ورنہ نکاح داری عورت کا نفقہ تو خاوند کے ذمہ ہی ہے ۔ منہ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ

دودہ بڑہانا چاہین تو اون پرکوئی گناہ نہین اور اگر اپنی

اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ

اولاد کو دودہ پلوانا چاہو تو تمہین کوئی گناہ نہین

عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

بشرطیکہ جو کچھہ دینا کیا ہے دستور کے موافق دیدیا کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

او اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تمہاری کاموں کو دیکھتا

بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ

دیکھہ رہا ہے جو لوگ مرتے ہوے اپنے پیچھے بیویان

وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ

چھوڑ جاتے ہین وہ چار مہینے

بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ

دس روز بیٹھا کرین پھر

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ

جب اپنی مدت پوری کر چکین

پہلے مدت کے ہی دودہ بڑہانا یعنی بند کرنا چاہین تو اس بڑہانے

مین اون پر کوئی گناہ نہین اسلئے کہ ماں باپ سے زیادہ شفیق

دنیا بھر مین کوئی نہ ہوگا مناسب وقت بچے کے جب چاہین

بڑہا سکتے ہین اور اگر کسیوجہ سے مشورہ کرکے کسی دایہ سے اپنی

اولاد کو دودہ پلوانا چاہو اور بچے کی ماں سے وعدہ کر لو کہ ہم بچے کو

تجھہ سے ہر روز یا دوسرے روز ملادیا کرینگے اور وہ اسکو مانتی ہو

تو تمہین کوئی گناہ نہین بشرطیکہ جو کچھہ اونکی ماؤن سے دینا

کیا ہے دستور کے موافق دیدیا کرو یعنی حسب وعدہ اون سے بچے کو ملادو

اور ایفاء عہد مین اور نیز دیگر امور دینی اور دنیاوی مین اللہ سے ڈرتے

رہو اور دل سے جان لو کہ اللہ تمہاری کاموں کو دیکھہ رہا ہے یہ احکام مذکورہ

متعلق زیست تو ختم ہو چکے اب کسیقدر موت سے متعلق بھی سنو جو لوگ مرتے

ہوئے اپنے پیچھے بیویان چھوڑ جاتے ہین وہ بیویان اون کے ماتم

مین چار مہینے دس روز بیٹھا کرین پھر جب اپنی مدت پوری کر چکین

تو جو کچھہ وہ اپنے حق مین موافق دستور زیب و زینت کرین

نکاح ثانی کرین تو اس مین

تمپر کوئی گناہ نہین

شانِ نزول عرب مین دستور تھا کہ بعد وفات شوہر کے ایک سال تک بیوہ ماتم مین رہتی اور کسی قسم کی غلاظت بھی بدن سے دور نکرتی بعد ایک سال کے کسی چارپایہ کے منہ سے اپنا فرج لگا کر ایک مینگنی اپنے سر سے پیچھے کو پھینک دیتی جس سے اوس کے عدت کا خاتمہ ہوجاتا چونکہ اس قدر درازی مدت عورت کے لئے ایک بلائے عظیم تھی اس لئے

یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ مدینہ

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ
اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ
أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
عدت ختم کرنے کو ہون تو اون کو بہلے طریق سے
أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا
رکھ لو یا شائستگی سے چھوڑ دو اور
تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ
دکھ دینے کیلیے اونکو مت روکو کہ ظلم کرنے لگو اور
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا
جو کوئی یہ کریگا تو اوس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا اور
تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَاذْكُرُوا
اسکی آیتوں کو مسخری نہ سمجھو اور خدا کی
نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ
نعمتین یاد کرو اور جو تمہاری طرف

گو یہہ احکام ابتدا سے عورتون کے دفع ضرر کیلئے ہی ہین مگر تاہم ہم صاف اور صریح لفظون مین تمسے کہتے ہین کہ جب تم عورتون کو ایک یا دو طلاق دے چکو اور وہ عدت ختم کرنیکو ہون تو اوس حال مین تمہین اختیار ہے کہ اونکو بہلے طریق سے اپنے پاس رکھ لو یا شائستگانہ طرز سے چھوڑ دو اور یاد رکھو کہ دکھ دینے کے لئے اونکو مت روکو کہ ناحق ظلم اون پر کرنے لگو۔ سن رکھو کہ جو کوئی یہہ ظلم کا کام کریگا تو جان لے کہ اوس نے کسیکا کچھہ نہین بگاڑا بلکہ اپنی ہی جان پر ظلم کیا جس کا وبال اوسے اوٹھانا ہوگا پس تم دل سے ان حکمون کو مانو اور اللہ کی آیتون اور قوانین کو ہنسی اور مسخری نہ سمجھو اور اپنے حقمین خدا کی نعمتین یاد کرو اور جو تمہاری طرف کتاب اور تہذیب کی باتین اوتاری ہین (وہ بھی یاد کرو)

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۵۔ نہین آسکتی تاکہ خاوند ثانی کی غیرت اوس کے حق مین ایک قسم کی سزا ہو کہ اوسکی ہٹ سے اوسکی بیوی نے دوسرے کا منہ دیکھا۔ حدیث شریف مین آیا ہے جبکہ عورت ناراضگی کا کام کرے تو اوسے زبان سے سمجھائے اگر نہ مانے تو اوس کی طرف پیٹھ پھیر کر سوئے اگر پھر بھی نہ مانے تو اوس سے بستر الگ کرے اگر اب بھی نہ مانے تو کسیقدر خفیف سا مارے۔ اگر پھر بھی باز نہ آوے تو طلاق دے۔ اس تفصیل سے مخالفین کے سوالات جڑ سے کٹ گئے کیا اس سے عمدہ حسن معاشرت بھی ہے؟ اور ہوسکتی ہے؟

بس تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا
یا چلکے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی ۱۲ منہ

عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم

خدا تمکو اوسکے ذریعہ سے سمجھاتا ہے

بِهٖ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ

اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر ایک

شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

چیز کو جانتا ہے اور جب تم عورتون کو

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

طلاق دلا چکو اور وہ اپنی مدت پوری کر چکین تو تم اونکو

اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

اون کے خاوندون سے جب وہ آپسمین دستور کے

بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ط ذٰلِكَ يُوعَظُ

موافق راضی ہو جائین نکاح کرنے سے مت روکو اس امر کی اونکو

بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

نصیحت ہے جو تم میں اللہ کو مانتے ہین

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ط

اور قیامت کے دن پر یقین کرتے ہین یہ حکم تمہارے لئے بڑا ہی عفت اور بڑا ہی پاکیزہ ہے

اور اون پر عمل کرو خدا تمکو اوس کتاب کے ذریعہ سے سمجھاتا ہے اور اسمین حکم ہے کہ اللہ سے ڈرو اور دل سے جان لو کہ اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے تمہارا اخلاص اور غرور بہی اوس سے مخفی نہین اور یہہ بہی اوس سے مخفی نہین جو تم ناحق کے رنج اور کدورت مین اپنے رشتہ دار عورتون کو اون کے خاوندون سے ملنے نہین دیتے اس لئے تمہین بتلایا جاتا ہے کہ جب تم اپنی رشتہ دار عورتون کو اون کے خاوندون سے طلاق دلا چکو اور وہ اپنی مدت ٹہرنیکی پوری کر چکین اور اونہین خاوندون سے دوبارہ اونکی مرضی ہو تو تم اون کو اون کے پہلے خاوندون سے جب وہ آپسمین دستور کے موافق راضی ہو جائین نکاح کرنے سے مت روکو اس امر کی نماص کر اون کو نصیحت ہے جو تم مین بصدق دل اللہ کو مانتے ہین اور قیامت کے دن پر یقین کہتے ہین غور کرو تو یہ حکم تمہارے لئے بڑا ہی باعفت اور بڑا ہی پاکیزہ ہے

ع ۲۹ ثلث

شان نزول ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت گذر گئی تو اوسی عورت سے دوبارہ نکاح کی رغبت کی عورت کی مرضی نکاح کرنے کی تہی لیکن اوسکے بہائی نے بوجہ غیرت کے نکاح سے انکار کیا اور اپنے بہنوئی کو سخت سست بہی کہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ در **راقم** کہتا ہے یہ طلاق ایک یا دو ہونگی اور مدت گذر چکی ہوگی اسلئے کہ اگر تین ہوتین تو پہلی آیت کے موافق ان کا نکاح بدون نکاح ثانی کے درست نہ ہوتا اس آیت کے متعلق اور توجیہاین بہی ہین مگر یہ بہت صحیح ہے ۱۲ منہ

شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ
دونو جانین کہ ہم سے اللہ کے احکام ادا نہین
اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ
ہون گے پہر اگر جانو کہ وہ احکام خداوندی ادا نہین کرینگے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ
تو ان پر کوئی گناہ نہین کہ عورت کچھ دیکر رخصت لے
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ
یہ حدود خداوندی ہین پس ان سے گذر نہین اور جو
يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہین وہی ظالم ہین

دونو (خاوند بیوی) جانین کہ ہم سے اللہ کے احکام متعلقہ زوجیت ادا نہین ہون گے اور اس ملاپ مین ہمین ہمیشہ تکلیف ہی رہیگی پہر تم (بھی اگر ان سے احکام زوجیت) بقرائن دالہ جانو کہ واقعی یہ دونو خاوند بیوی احکام خداوندی متعلقہ خانہ داری ادا نہین کرین گے تو ایسی صورت مین ان پر گناہ نہین کہ عورت اپنی پاس سے کچھ دیکر رخصت لے یہ احکام اور اسی کی مثل اور بہی کو یا حدود خداوندی ہین پس ان سے گذر نہین بلکہ بدل و جان ان پر کاربند رہو اور جان لو کہ جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہین وہی ظالم ہین اپنے ظلم کا بدلہ بیشک پاوینگے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ کہ اسلامی مسئلہ تعدد ازدواج ہی عقل سلیم اور فطرت انسانی اور نظام عالم کے مطابق ہے بالفعل یہان طلاق کے ذکر کا موقع ہے مخالف کہتے ہین کہ طلاق کا مسئلہ نہایت اخلاق سے خلاف ہے جو اسلام نے کیا کیونکہ جو شخص کسی دوسرے سے کچھ وقت ہی بسر کرے اور ہم راز بنائے اسکو ایسا چھوڑنا کہ پہر اوس سے ملاپ ہی نہ ہو اخلاق سے کسقدر دور ہے مین کہتا ہون جس غرض سے اسلام نے اس مسئلہ کی اجازت دی ہے وہ انسانی طبیعت کے موافق اور بالکل اصول معاشرت کے مطابق ہے۔ ہر ایک شخص اپنے خانگی معاملات مین غور کرنے سے نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ کوئی عورت تو ایسی ہوتی کہ ہمہ تن خاوند کی محبہ پس و پیش یکسان خیرخواہ حکم کی فرمانبردار صورت کی دلکش۔ بخلاف اس کے بعض ایسی بہی ہون جنکی مختصر کیفیت سعدی کے اس شعر میں ہے ؎ تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ ۔ بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ ؛ زبان دراز۔ بدخو۔ منافق۔ بنے بنائے گھر کو برباد کرنیوالی۔ صورت کی کریہ منظر۔ ایسی صورت مین آپ ہی بتلا سکتے ہین کہ شخص مذکور کی عورت موصوفہ سے معاشرت کیسی ہوگی۔ دوسرا نکاح کرے تو جب بہی آپ صاحبان کی اجازت نہین ایسی بلا کے دفعیہ کو اسلام نے ایک اصول قائم کیا ہے جو نہایت ہی حسن معاشرت پر مبنی ہے۔ وہ طلاق ہے۔ یہ ہی

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى
پھر اگر طلاق اوسکو دے تو وہ اوسکو حلال نہوگی جبتک
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا
کہ اوسکے سوا دوسرے خاوند سے نکاح نکرے پھر اگر وہ اوسکو
جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ
طلاق دے توان دونوکو آپسمین ملاپ کرنیمین گناہ نہین اگر
اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ
جانین کہ احکام خداوندی ادا کرسکین گے یہ خدا کی حدود
اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
ہین جاننے والون کے لئے کھول کھول کربیان کرتا ہے

پھر بعد ان دو طلاقون کے جنمین خاوند عورت کو روک سکتا ہے اگر تیسری طلاق اوسکو دے تو وہ اوسکو حلال نہوگی جبتک کہ اوسکی سوا اور خاوند سے نکاح نہ کرے پھر اگر وہ دوسرا خاوند اپنی مرضی سے اوسکو طلاق دے اور عدت بھی گذر جائے توان دونو کو آپسمین ملاپ کرنے مین کوئی گناہ نہین۔ اگر جانین کہ احکام خداوندی متعلقہ زوجیت ادا کرسکین گے ایسا نہو کہ مثل سابق جوت پیزار کہڑکے یہ احکام مذکورہ گویا خدا کی حد دو ہین جیسا کہ بادشاہون کے احکام متعلق رعیت ہوتے ہین جاننے والون کے لئے کھول کھول کربیان کرتا ہے جو اس امر کو جانتے ہین کہ احکام خداوندی قابل تسلیم اور تعمیل ہوتے ہین اونہین کو اس بیان سے فائدہ ہوتا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۵۴۔ ایک ہی دفعہ نہین بلکہ اوسکا بہی وہ طریق رکہا ہے کہ اگر معمولی سی خفگی ہو دور ہی ہوجاوے اور باہمی سلوک بہی ممکن ہو وہ یہہ کہ ایک مہینے مین ایکدفعہ طلاق دیوے وہ بہی ایسے وقت مین دیوے جبوقت طبعی نفرت بہی اوس عورت سے نہ ہو یعنے طہر (بندش خون) کے زمانہ مین دے جس وقت عموماً اپنے اپکو ختے المقدور دلکش بناتی ہے اسکے بعد بہی مرد کو اختیار ہے کہ اپنے اس کہنے سے پہر جائے اور عورت کو بلا کسی سزا یابی کے اپنے پاس بلالے اگر ایک مہینے مین بہی اوسکی خفگی زائل نہ ہوئی تو دوسرے مہینے مین دوسری طلاق دیوے پہر بہی اوسی مثل سابق واپس بلانیکا اختیار ہے اور اس فعل پر بہی کوئی سزا نہین اگر اتنی مدت میں بہی اوسکی ناراضگی نہ جائے اور صفائی نہ ہو تو اب اوسے تیسری طلاق دینے کا اختیار ہے۔ پس اس طلاق سے (جسکی حد پر پہنچنے سے اوسکی صفائی سے بہی مایوسی ہوتی ہے) بالکل علیحدگی ہوجاویگی چونکہ اتنی مدت مدید مین خاوند نے اپنی خفگی کو دور نہین کیا اسلئے اگر وہ بعد طلاق ثانی کے اوسکو واپس لانا چاہے تو اوس کے لئے بدون ایک سزا بہگتنے کے یہ کام درست نہ ہوگا وہ یہہ کہ جبتک وہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح نکرے اور وہ اپنی مرضی سے اوسکو طلاق نہدے اوسکو قبضہ مین

عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ
تو جو کچھ وہ اپنے حق مین موافق دستور کرین تو ۵
بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
تم پر کوئی گناہ نہین اور خدا تمہارے کامون سے پوری خبر رکھتا
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم
اور تم پر گناہ نہین کہ اشارہ سے پیغام نکاح
بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ
عورتون کو یا اپنے جی مین چھپا رکھو
فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ
خدا جان چکا ہے کہ تم ضرور ہی اونکو یاد کروگے
وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا
لیکن چپکے چپکے اون سے وعدہ نہ لیلو
أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا
ہان اتنی اجازت ہے کہ بھلی بات کہو اور نکاح کی بات
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ
ہرگز ہرگز پختہ نہ کیجو جبتک کہ عدت پوری نہ ہولے
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ
اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی باتین جانتا ہے

تم اوس سے ناراض نہ ہو اور اگر بوجہ بیہودہ عار اس امر کے کہ ہماری
بہن یا ہماری بیٹی دوسرے سے نکاح کیون کرتی ہے اونکو
منع کروگے تو یاد رکہو کہ خدا تمہارے کامون سے پوری خبر رکھتا
ہے خوب سزا دیگا اور یہہ بھی مت کرو کہ بیچ ہی میں کہ بعد عدت
کسی اور سے نکاح نہ کرے ابہی سے اوسکا انتظام کرلو ہان البتہ
تم پر گناہ نہین کہ اشارون سے پیغام نکاح پہنچاؤ مثلاً کسی ایسے
شخص سے کہو جو اوس عورت سے ملنے والا ہو مرد ہو یا عورت کہ اگر
کوئی عورت پاکدامن ہمین ملجائے تو ہم اوس سے نکاح کرلین یا
اوسی عورت کو ہی اشارون سے کہدو کہ تیرے جیسی شریف عورت
کو کون نہین چاہتا یا اپنے جی مین ان ارادون کو چھپاؤ کہ بعد عدت ہم
ان سے نکاح کرینگے اس سے بھی اگر تم کو روکا جاوے تو تم رک نہین
سکتے اس لئے کہ خدا جان چکا ہے کہ تم ضرور ہی اونکو یاد کروگے
اور اس امر کا کسی نہ کسی طرح سے اظہار بھی کروگے سو اتنے کی تو اجازت
ہے لیکن چپکے چپکے اون سے وعدے نہ لیلو کہ ہم سے ہی نکاح کرنا
ہان اتنی اجازت ہے کہ بھلی بات اون سے کہو جس سے وہ تمہاری خواہش دریافت
کرکے بعد فراغت ماتم سے تمہارا خیال رکہین اور پھر ہم کہتے ہیں کہ نکاح
کی بات ہرگز ہرگز پختہ نہ کیجو جبتک کہ عدت پوری نہ ہولے اس لئے کہ ماتم
کے زمانہ مین عورت حواس باختہ ہوتی ہے ایسے وقت مین اوسے تمیز نہین
ہوتی کہ کس سے کرنا ہے کس سے نہین کون لائق ہے کون نالائق وہ بیچاری غم رسیدہ مرد کا نام ہی غنیمت سمجھتی ہے چاہے
انجام اوسکا اچھا یا برا ہو لیکن بعد عدت جو ایک زمانہ دراز ہے سب کچھ سوچ سمجھ کر کریگی جسکا انجام بھی اچھا ہوگا سو تم اونکو ایسی مصیبت کے

فاحذروه واعلموا ان الله غفور حليم

سو ڈرتے رہو اوس سے اور جانو کہ اللہ بخشنے والا

لا جناح عليكم ان

کچھ گناہ نہیں تم پر اگر طلاق دو عورتوں کو جب تک

طلقتم النساء ما لم تمسوهن

نہ چھوا ہو اونکو یا نہ مقرر کیا ہو اونکے واسطے کچھ مہر

او تفرضوا لهن فريضة ومتعوهن

اور اونکو کچھ خرچ بھی دو مقدور والے پر

على الموسع قدره وعلى المقتر

اپنے مناسب اور تنگی والا اپنے مناسب

قدره متاعا بالمعروف حقا على

دستور کے موافق خرچ دینا واجب ہے

المحسنين ○ وان طلقتموهن

اور اگر طلاق دو تم اونکو

من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم

پہلے چھونے سے اور مقرر کر چکے تھے مہر تو نصف مہر

لهن فريضة فنصف ما فرضتم

دینا ہے مگر جب وہ سب

الا ان يعفون او يعفوا الذي

ہی کو معاف کریں یا جو نکاح کا مالک ہے

وقت کچھ نہ کرو جو اللہ کا حکم ہے تمہارے دل کی باتیں بھی جانتا

ہے سو اوس سے ڈرتے رہو حق ادس نے اجازت دی ہے

اوسی پر اکتفا کرو اور اگر کبھی غلطی ہو جائے پھر توبہ کرو اور توبہ کرتے ہوے

دل سے جانتے رہو کہ خدا بخشنے والا بردبار ہے یہ نہیں کہ تھوڑے

سے گناہ پر اپنی عصمت عذاب نازل کر دے اس بردباری کی وجہ سے

تمہاری توبہ پر زیادہ توجہ ہوگی اس لئے کہ جو کوئی بالادست حاکم کو

باوجود بردبار سمجھنے کے اوس سے ڈرتا ہے اوسکے آگے گڑگڑاتا ہے

اوس سے اچھا ہے جو اوسکو غضبناک جان کر ناامید ہوا اور ڈرے بیٹھی

اوسکی مہربانی کے اثر نہیں کہ تمکو سمجھاتا ہے کہ اگر بوجہ خرابی ظاہری یا

باطنی کے عورتوں کو چھونے اور مہر باندھنے سے پہلے ہی طلاق

دو تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہاں یہ ضروری ہے کہ اونکو بے مروت نہ کرو اور

کچھ خرچ بھی اونکو دو یہ نہیں کہ سونا روپا ہی فرض ہے بلکہ وسعت والا اپنے

مناسب اور تنگی والا اپنے مناسب اچھی طرح گذارہ دستور کے موافق دو

تو یہ حکم عام طور پر ہے لیکن بھلے لوگوں پر تو واجب ہے کہ دیویں کیونکہ

وہ تو حتی المقدور کسی کی دل شکنی نہیں کیا کرتے پھر ایسے موقع پر

جہاں روپیہ پیسے سے دوسرے کی خوشنودی حاصل ہو۔ اور اگر مہر باندھکر

چھونے سے پہلے طلاق دو تو نصف مہر دینا تمپر واجب ہے

مگر جب وہ عورتیں سب ہی کو معاف کریں یا خاوند جو نکاح کا مالک ہے اپنا دیا

ہوا سارا چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں اور حق تو یہ ہے کہ اگر پہلے دے

چکے ہو تو سارا ہی معاف کرنا پرہیزگاری اور احسان کے زیادہ مناسب ہے

ع ۶ شان نزول

وَّصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى
سال تک خرچ دینے کی بغیر نکالنے کے وصیت
الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ
ہی کر جائیں تو وہ اگر نکل جائیں تو
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي
جو کچھ وہ دستور کے موافق اپنے حق میں
أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ
کریں گی اوسمیں تمپر گناہ نہیں اور خدا
عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ
غالب ہی حکمت والا اور طلاق والیون کا موافق
بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝
دستور گذارہ ہی پرہیزگارون پر ضروری ہے

سال تک خرچ دینے کی بغیر نکالنے کے وصیت ہی کر جائیں
تو وہ عورتیں اگر بعد چار مہینے دس روز کے اون کے گہرون سے
نکل جائیں تو اون کو روکو اسلئے کہ جو کچھ وہ دستور کے موافق اپنے
حق میں بیب و زینت بغرض نکاح کرینگی اوسمیں تمپر گناہ نہیں اور
اگر تم اون کو روکوگے یا وہ خود ناجایز طریقے سے شرع کی مخالفت
کرینگی تو اللہ اونکو خود سزا دے سکتا ہے اس لئے کہ خدا ہر کام
پر غالب ہے اور ساتھ ہی اسکے بڑی حکمت والا دنیا میں
کسی ایسی بلا میں پہنسا دیگا کہ تمہین پہلے سے اوسکی خبر تو کجا وہم بہی
نہ ہو پس اوس سے ڈرو اور طلاق والیون کا موافق دستور گذارہ
ہے سو اون کو دو بالخصوص پرہیزگارون نیکوکارون پر ضروری
ہے اس لئے کہ وہ عدت کے دنون مین تمہارے ہی فراق مین
ہین تمہاری ہی زخم رسیدہ ہین پہر کیا انصاف ہو کہ اونکی خبر نہ لو

شان نزول[+] عرب مین دستور تہا کہ مرتے ہوئے اگر خاوند اس مضمون کی وصیت کر جاتا تو عورت پر اوسکی پابندی ضروری ہوتی اوسکی درستی کیلئے یہ آیت نازل ہوئی

حاشیہ نمبر ۲۶۴ (وصیت ہی کر جائین) اس آیت کے معنی مین بہی قدرے اختلاف رہا ہے بعض بلکہ اکثر مفسرین اسکے معنی ایسی طرز سے کئے ہین کہ جس سے اونکو اس آیت کو منسوخ ٹہرانا پڑتا ہے وہ کہتے ہین کہ اسکے معنی ہین کہ جو لوگ فوت ہوں وہ اپنی بیویون کے حق مین وصیت کر جائین کہ سال کامل تک ان کو گذارہ ملے" اور یہ حکم ابتدا اسلام مین تہا بعد اسکے چار مہینے دس روز عدت والی آیت (جو اس سے پہلے آچکی ہے) نازل ہوئی تو اس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا بعض صاحب کہتے ہین کہ پہلے آیت اور اس آیت کے اپنے اپنے موقع پر معنے ہین منسوخ ان مین سے کوئی نہین اگر عورت بعد وفات شوہر خاوند کے گہر مین رہنا پسند نہ کرے تو وہ چار مہینے دس روز عدت کرے اور اگر اوسمین رہنا پسند کرے تو سال بہر رہے میرا مذہب اس آیت کے متعلق ابو مسلم اصفہانی کا ہے جو میں نے اختیار کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ جو

وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ

اور تم اوسی کیطرف لوٹائے جاؤ گے کیا نہین دیکھی

مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی ۘ

اوس جماعت کو بنی اسرائیل کی موسیٰ کے بعد کا معلوم نہین

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا

جب انھون نے اپنے نبی سے درخواست کی کہ مقرر کر ہمارے لئے کوئی بادشاہ

نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ

تاکہ لڑین ہم اللہ کی راہ مین نبی نے کہا اگر

اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ

تمکو لڑنے کا حکم ہوا تو تم سے لڑنے کی امید نہین

اللہ ہی تنگی اور فراخی کرتا ہے یہ تو تمہارے ہی فائدہ کی بات ہے جو کچھ دے
دی لوگے آخر تو تمنے اوسکی طرف لوٹنا ہے اپنے بہت [illegible]
اور بعض کوتہ اندیشون کی طرح بوالہوس نہ کہ باوجود جاننے [illegible]
کے بعض اپنی عافیت ظاہری چند روزہ کیلئے اون سے [illegible]
جاتے ہین جسکی برے سے آخر کا وقت پڑتنت اونکو نصیب ہوتی اور
آیا قتال کیلئے تمہین بنی اسرائیل کی جماعت کا قصہ حضرت موسیٰ
کے بعد کا معلوم نہین جب اونہون نے خود ہی اپنے نبی سے درخواست
کی تھی کہ ہمارے لئے کوئی بادشاہ (کمانڈر انچیف) مقرر کر دیجئے
تاکہ ہم لوگ اللہ کی راہ مین اپنے دشمنون سے لڑین تاکہ ہم جان
دین (لڑین) اور اون نبی نے اونکی حالت کا تجربہ کر کے کہا کہ اگر
اوس بادشاہ کیطرف سے تمکو لڑنے کا حکم ہوا تو تم سے لڑنے کی امید نہین تم تو بزدلی سے بھاگ جاؤ گے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۶ - ونزہ کلام اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] مکانہ

ولما کانت ھذہ الآیۃ من [illegible]
فی الصلاۃ کان [illegible]
منسوخۃ بثلاث والرجم [illegible]
ثبت فی علم اصول الفقہ [illegible]
بین النسخ وبین التخصیص کان التخصیص

کلام اللہ کو پاک سمجھنا چاہئے اور آیت جسکو منسوخ ٹہراتے ہین
اس ناسخ سے پیچھے جائین پیچھے ہو تو بہتر ہے کہ اسکو اس کی
منسوخ نہ ٹہرایا جاوے (تیسری دلیل) کا خلاصہ یہی ہی ہے
کہ جہان تک ہو سکے دو آیتون کو جمع کرنا ہی بہتر ہے منسوخ
کرنے سے اس کے بعد امام علام نے محاکمہ کیا ہے کہ یہ
تفسیر ابو مسلم کی نہایت ہی صحیح ہے اس سے معلوم ہوتا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۷ بولے کہ جس ملک مین ہمنے جانا ہے اس مین دبا ہے جبتک آرام نہ ہولے ہم نہین جائین گے پس خدا نے اون سب کو مار دیا - کہتے ہین کہ اس کے آگے اللہ تعالی جہاد کی ترغیب دیتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ بھی مجاہدین کا ہے -

قَالُوْا وَمَا لَنَا اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ
وہ بولے کہ اللہ کی راہ میں ہم کیون نہ لڑینگے
اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا
اور نکالے ہم اپنے ملک اور بال بچون سے
وَاَبْنَآئِنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ
نکالے گئے ہین پہر جب اونکو لڑنیکا حکم ہوا تو
تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
پہر گئے مگر تہوڑے سے اونمین سے اور اللہ اونکو
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
خوب جانتا ہے ظالمون کو اور اونسے اونکے نبی نے کہا

وہ بولے کہ اللہ کی راہ مین ہم کیون نہ لڑینگے حال انکہ اس سستی
اور غفلت کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم اپنے ملک اور بال بچون سے
نکالے گئے ہین اور سب مال اسباب ہمارا دشمنون نے لوٹ لیا
پہر خلاصہ یہ کہ جب اونکو دشمنا کیطرف سے لڑنے کا حکم ہوا
تو سوا اونکے چند اشخاص کے سب نے پیٹھ پہیری اور بدعہدی سے
اپنی جانون پر ظلم کئے جسکی سزا اونکو بہگتنی پڑی اس لئے
کہ اللہ تو ظالمون کو خوب جانتا
ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ بطبق اونکی خواہش کے
اونکے نبی نے اون سے کہا

بقیہ حاشیہ نمبر ۳ اولی وجہنا ان تخصصنا ہاتین الایتین
بما المانین علی ما ہو مذہب مجاہد اندفع
النسخ فکان المصیر الی قول مجاہد اولی
من التزام النسخ من غیر دلیل و اما علی
قول ابی مسلم فالکلام اظہر لانکم تقولون
تقدیر الایۃ فعلیہم وصیۃ لازواجہم
او تقدیرہا فلیوصوا وصیۃ فانتم
تضیفون ہذا الحکم الی اللہ تعالی و ابو مسلم

کہ فاضل امام رازی ہی ایکو پسند کرتے ہین۔
(چوتھی دلیل) میری طرف سے وہ حدیث ہے جو بخاری
مسلم نے ام سلمہ کی روایت سے بیان کی ہے کہ
ایک عورت نے آپ کی خدمت مین عرض کیا کہ میری
لڑکی کا شوہر فوت ہوگیا ہے اور قبل عدت اوس کی
آنکھین دکہتی ہین اوسکو سرمہ لگا دین ؟ آپ نے
فرمایا ہرگز نہین اب تو عدت صرف چار مہینے دس دن
ہے اتنے مین تم گہبرا جاتی ہو اور ایام کفر مین تو ایک

بقیہ حاشیہ نمبر ۴ بعض کہتے ہین کہ حزقیل نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو جہاد کی ترغیب دی تہی وہ اس سے گہبرائے سلوٹ ہونے دعا کی کہ
یا اللہ انکو کوی نشانی انہین کی جانون مین دکہا تاکہ یہ تیرے حکم کو مانین اس پر خدا نے اونکو مار دیا اور پہر زندہ کیا الخ ابتدا سے کوی رحمت

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِي

اور علم بہی اوسکو وسیع دیا ہوا ہے اور بدن مین بہی تر و تازگی

مُلْكَهُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

بخشی ہو ئی ہے اور اللہ اپنا ملک جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی ہی وسعت والا

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

اور اون کے نبی نے اون سے کہا کہ اوسکی حکومت کی نشانی یہ ہے

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئیگا جس کے ذریعہ خدا کی

طرف سے تمہین تسکین ہوگی

اور علم بہی اوسکو وسیع دیا ہوا ہے اور بدن مین بہی تر و تازگی بخشی ہے علاوہ اس کے یہ ہے کہ اللہ اپنا ملک اور اوسکی حکومت جسکو چاہتا ہے دیتا ہے تمہارا کوئی حق نہین کہ تم سوال کرو اور اپنے استحقاق جتلاؤ مناسب غیر مناسب کو وہ خود ہی جانتا ہے تمہارے جتلانے کی حاجت نہین اور اللہ بڑی ہی وسعت والا علم والا ہے باوجود اس بیان شافی کے اونہون نے قناعت نہ کی اور اپنے نبی سے اوسکی حکومت کی نشانی مانگی جس کے جواب مین اون کے نبی نے اون سے کہا کہ اوسکی حکومت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئیگا جسکے ذریعہ خدا کی طرف سے تمہین تسکین ہوگی

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ - کی تنقیح اول ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اس قدر معلوم ہے کہ اولی من اعتبار کون القرائۃ بھذا النسخ التزام لہ من غیر دلیل مع ما فی القرآن بعد النسخ من سوء الترتیب الذی یجب تنزیہ کلام اللہ عنہ و ھذا کلام صحیح و اذا عرفت ھذا فنقول ھذہ الآیۃ من اولھا الی آخرھا تکون جملۃ واحدۃ شرطیۃ فالشرط ھو قولہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج فھذا کلہ شرط والجزاء

اب اوس نے اپنی مہربانی سے چار مہینے دس دن کر دئیے ہین تم اب بہی گہبراتی ہو۔ اس حدیث سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ سال بھر عدت اسلام مین پہلے نہین تہی جسکو منسوخ کہا جائے اگر کوئی صاحب کہے کہ ان ایام کفر یاد دلانے سے اون کی ہمیشگی کی رسم کی مذمت کا بیان کرنا منظور تہا سو غلط ہے بر ہے سیاق حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آن حضرت کو مدت سابقہ کی درازی کا جتلانا منظور

بقیہ حاشیہ نمبر ۳ - تار عنکبوت سے بہی ضعیف ہین ہرگز اس قابل نہین کہ ادہر توجہ کیجائے کیونکہ دلائل عقلیہ سے احیاء اموات کا امکان اور نقلیہ سے اطلاق ثابت ہے۔ رہے سید نیچرل (خلاف عادت) سو اوس کا مفصل جواب پہلے گذر چکا

منہ

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ
اور موسیٰ اور ہارون کے ... سے جو دین کی حفاظت
تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ
ہوگی اوسکو فرشتے اوٹھائے ہونگے بیشک اس میں تمہارے لئے بڑی
إِنْ كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿﴾ فَلَمَّا فَصَلَ
نشانی ہوگی اگر تم ماننے والے ہو پس جب طالوت
طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم
اپنی فوج کے ساتھ باہر کو چلا تو بولا کہ اللہ تمکو ایک نہر کی پانی سے

اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے پیچھے چھوڑی ہوئی
دین کی حفاظت[۲۸] تمہارے دلوں میں جاگیر ہوگی اور اوسکو
فرشتے لوٹھائے ہوئے لاوینگے اور تمہارے بیچ میں
رکھدینگے جس کے دیکھنے سے تمہیں تسلی ہو جاینگی بیشک
اس صندوق کے اس طور آنے میں تمہارے لئے بڑی
نشانی ہوگی اگر تم ماننے والے ہوتے تو ... پر قناعت کرو
اور اگر ضدی ہوتے تو کوئی علاج نہیں ... ہوا اوسیم
دیکھنے اس واقع کے اون کے دلوں میں غیرت مذہبی و غیظ
ملکی جوش زن ہوا اور انہوں نے اوس طالوت کو اپنا حاکم سمجھا پس اوس نے فوج کی کمان شروع کی اور جہاد کیلئے
سب نے طیاری بھی کری مگر چونکہ ان میں بہت نا آزمودہ کار اور تمام جوشیلے تھے نیز بسا اوقات کثرت ہجوم سے انتظام میں
خلل بھی آجاتا ہے جسکے سبب انجام کا ہزیمت ہوجاتی ہے اس لئے ایسے وقت میں کسی زبردست بالیسی حکمت عملی
کی ضرورت تھی چنانچہ اوس نے ویسے ہی کہ جب طالوت اپنی فوج کے ساتھ باہر کو چلا تو بولا کہ اللہ تمکو ایک نہر کی پانی سے آزمائیگا

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۶ - ھو قولہ فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن من معروف فھذا تقریر قول ابی مسلم وھو فی غایۃ الصحۃ جلد ثانی ص۲۹۳

نہ کہ مینگنی کا جھگڑا اپنے طال یا تصرت سے کوئی تعلق ہو بہرحال یہ وجوہ ہیں جنکی وجہ سے میں اس آیت کو منسوخ نہیں ٹھیرایا واللہ اعلم وعلمہ اتم ۱۲ منہ

حاشیہ نمبر ۲۸ - (دین کی حفاظت) اس آیت کے معنی بعض لوگ یہ کیا کرتے ہیں کہ اس صندوق کے اندر سکینہ ہوگا اور موسیٰ اور ہارون کی
چھوڑی ہوئی چیزوں میں سے کسیقدر بقیہ - پہر ان لوگوں میں اس سکینہ اور بقیہ کی تعیین میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں
اوس میں تختوں پر انبیاء کی بشارتیں لکھی ہوئی تہیں کہ طالوت فتح پائیگا اور حضرت موسیٰ اور ہارون کا عصا بھی تہا
بعض کہتے ہیں اوسمیں ایک ایسی چیز تھی جسکا سر اور دم بلی کیطرح تھی جب وہ بلی کیطرح بولتی تو وہ صندوق بھی چل پڑتا اور لوگ
بھی اوس کے ساتھ دشمن کیطرف آگے کو بڑہتے اور جب چپ ہوجاتی تو وہ صندوق بھی ٹھہر جاتا اور لوگ بھی ٹھہر جاتے بعض

بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ
پس جو شخص اوس نہر سے پیئگا وہ میری جماعت سے نہ ہوگا اور جو نہ
لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ
پیئے گا تو وہ میرا ہمراہی ہوگا مگر جو شخص ایک چلو ہاتھ سے
غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ
بھر لیگا پس سوائے چند اشخاص کے سب نے پی لیا
فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
پھر جب وہ اور اسکے ماننے والے اوسکے ساتھ اوس سے
قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ
آگے بڑھے تو بول اٹھے کہ آج تو ہم میں جالوت اور اوسکی فوج کی طاقت نہیں

پس جو شخص اوس نہر سے پیئگا وہ میری جماعت سے نہ ہوگا اور جو نہ پیئے گا تو وہ میرا ہمراہی ہوگا مگر جو شخص بوجہ شدت پیاس کے ایک چلو ہاتھ سے بھر لیگا اوسکو معافی دی جائیگی۔ پس جب اوس نہر پر پہنچے تو سوائے چند لایق اشخاص کے سب نالایقوں نے پی لیا پس طالوت اپنے پہلے حکم کے مطابق اونکو علیحدہ کر دیا پھر جب وہ اور اسکے حکم کو ماننے والے مخلص تابعدار اوسکی ساتھ اوس نہر سے آگے بڑھے تو بعض لوگ مخالف جالوت کی شوکت دیکھکر بول اوٹھے کہ آج تو ہم میں جالوت اور اوسکی فوج کے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں لیکن سب یکسان

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۸ بعض کہیں کوئی چیز نا معلوم ہی۔ میرے خیال میں ایسے امور غایبہ کی نسبت ہی رائے لگانیکے لئے وہ حدیث آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ جو کوئی قرآن میں اپنی رائے سے کہے اگرچہ صحیح ہو جب بھی غلطی پر ہے

من قال فی القرآن برائہ الحدیث

اس مضمون کے متعلق جو روایات صحابہ سے منقول ہیں اونکی صحت معلوم نہیں بلکہ وہ بھی قابل حجت نہیں اور جو میں نے ترجمہ کیا ہے وہ کسیطرح لفظوں سے مخالف نہیں لفظ فِي اگرچہ ظرفیت کے لئے آتا ہے لیکن کہیں سببیت کیلئے بھی آجاتا ہے جیسے احادیث منقولہ حاشیہ میں۔ رہی بحث بقیہ کی سو اوسمین حذف مضاف ہوا ایسے مواقع پر حذف مضاف کثرت سے آتا ہے

عذبت فی هرة ۔ فی النفس المومنة مائة من الابل فی خمس من الابل شاة
والمعنى ان بسبب هذا التابوت ينتظم امر ما بقی من دینهما ۔ جلد ثانی صفحہ ۳۶

تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ معنی آیت قرآنی کے یہ ہوئے کہ اس صندوق کیوجہ سے اون (موسیٰ اور ہارون) کے دین کا انتظام درست ہو جائیگا اور یہی مناسب ہے اس لئے کہ اصلاح دین کے لئے

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ

جن لوگون کو یقین تہا کہ اللہ کی ... وہ بولے

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً

بہت دفعہ تہوڑے لوگ بہتون پر اللہ کے حکم سے غالب

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا

آجایا کرتے ہین اور اللہ صابرون کے ساتھ ہے پس

بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ

جب جالوت کی فوج کے مقابل آئے مستعدی ہو کر کہا اے ہمارے

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

مولا ہمین صبر عطا کر اور ہمارے قدم مضبوط رکھ

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور ہمین کافرون کی قوم پر فتح نصیب کر

نہین ہوتے تب لوگون کو یقین تہا کہ اللہ کی مدد پاوینگے وہ اونکے
جواب مین بولے کہ گہبراتے کیون ہو کیا ہوا اگر دشمن کی فوج عظیم
تعداد یا شوکت ہے بہت دفعہ تہوڑے لوگ بہتون پر اللہ کے
حکم سے غالب آجایا کرتے ہین تم اللہ پر بہروسہ کرو اور اگر کچہ
تکلیف پہنچے تو صبر کرو اللہ کی مدد صابرون کے ساتھ ہے
پس اونکے اس کہنے سے سب کو تسلی ہو گئی اور مستقل ہو کر آگے
بڑہے اور جب جالوت کی فوج کے مقابل لڑنے کو آئے تو
سب نے پہلے وہ اللہ سے مستدعی ہوئے کہ اے ہمارے مولے
ہمین تکلیفون پر صبر عطا کر اور دشمنون کے مقابلہ مین ہمارے
قدم مضبوط رکہ اور ہمین ان کافرون کی قوم پر فتح نصیب کر
بیشک تو ہی اپنے بندون کا
مددگار ہے اور تیری مدد سے بیڑا پار ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۸۴ . تو اونہون نے درخواست کی تہی سو اوسی کے مطابق اون کو جواب ملا رہی یہ بحث کہ وہ صندوق کیا تہا اور وہ
کس کیفیت سے اون کے پاس آیا سو اس مین لمبا جہگڑا ہے مختصر یہ ہے کہ یہ صندوق بنی اسرائیل مین ابتدا سے متبرک
چیز سمجہا جاتا تہا عجب نہین جیسا کہ تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ حضرت موسیٰ اسمین توراۃ رکہا کرتے تہے ایسا ہی ہو
اتفاق سے یہی صندوق ان کے دشمنون نے ان سے چہین کر پاخانہ مین رکہا ہوا تہا جسکی وجہ سے بنی اسرائیل
کو بہت ہی رنج تہا اور اس کے چہننے کو گویا ریاست کا چہن جانا سمجہتے تہے پس نبی نے جب ازکو نشانی بتلائی تو بتلایا
کہ تمہارے پاس وہ صندوق جسکے چلے جانیکا تمکو سخت رنج ہے اور جسکا حصول بظاہر ایک امر مستبعد ہے تمہارے پاس آ جائیگا
چنانچہ ایسا ہوا کہ ان کے مخالفون نے اوس صندوق کو کسی دوسری جگہ رکہنا چاہا اور وہان سے نکالا گاڑی پر رکہا اور
بیلون کو چلایا تو وہ بیل بحفاظت ملائکہ سیدہے بنی اسرائیل کی زمین مین آگئے جس سے اونکو بڑی خوشی ہوئی اور دل ترکر دشمنون

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ

پس انہون نے اون کو اسد کے حکم سے بہگا دیا اور

جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

جالوت کو داؤد نے قتل کیا اور اسد نے داؤد کو سلطنت اور

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

تہذیب سکہائی اور جو سنو چاہا اوسکو سکہایا اگر اسد بعض لوگون کو

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ

بعض کے ذریعہ دفع نہ کرے تو زمین خراب ہو جاوے لیکن

اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

اسد دنیا کے رہنے والون پر بڑا ہی مہربان ہے یہ ہمارے

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

پیغام ہین انکو ہم تجہہ سے بیان کرتے ہین اور بیشک تو رسولون میں ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

ہمنے ان مین سے بعض کو بعض پر بزرگی

عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

دی ہے اور بعض ان مین سے ایسے ہین کہ

دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

جنسے اسد نے باتین ہی کین اور بعض کے درجے بلند کئے اور عیسی مریم کے

پس خدا نے اون کی یہ دعا مخلصانہ قبول کرلی اور انہون نے
اُن سب کو اسد کے حکم سے بہگا دیا اور اون کے بادشاہ جالوت
کو حضرت داؤد نے جو اُن دنون جوان اور طالوت کی
فوج مین سپاہی تہے قتل کیا پہر تو طالوت کی فتح مبین
ہوگئی اور اسد نے داؤد کو طالوت کے بعد سب ملک کا
اختیار دیا اور تہذیب اور شایستگی سکہائی اور جو اوس نے سیکہنا
چاہا اوسکو سکہایا جس کے سبب سے اوس کا لقب خلیفۃ اسد
ہوگیا پہر تو تمام اون کے دشمن دب گئے اور فتنہ و فساد اوٹھ
گئے بیشک اگر اسد بعض لوگون ظالمون کو بعض عادلون کے
ذریعہ سے دفع نہ کرے تو زمین سب خراب ہو جائے لیکن اسد
ایسے ظالمون کو جن کا ظلم اپنی حد تک پہنچ جاتا ہے ضرور ہلاک
کرتا ہے اسلئے کہ وہ دنیا کے رہنے والون پر بڑا ہی مہربان ہے
کہ اون کے نقصانات کو کسی قسم کے ہون جسمانی یا روحانی
پورا کر دیتا ہے یہ قصہ اور اس کے مشابہ ہمارے پیغام ہین
ان کو ہم تجہہ سے واقعی طور پر بیان کرتے ہین اور تو ہی صحیح
طور سے ان کو سنتا ہے اس لئے کہ بیشک تو ہی اسد کے
رسولون سے ہے جیسے کہ وہ غایب کی خبرین باطلاع الہی سنایا
کرتے تہے اسیطرح تو بہی بتلاتا ہے گو اس مرتبہ مین سب برابر ہین

مگر تاہم ہمنے ان رسولون مین سے بعض کو بعض پر بزرگی اور فضیلت دی ہے مثلاً تجہہ کو اے محمد سب سے افضل
بنایا اور بعض انہین سے ایسے ہی ہین کہ جن سے اسد نے باتین ہی کین جیسے حضرت موسی اور بعض کے کئی درجہ سے درجہ بلند کئے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اور روح پاک سے اوسکو قوت دی اور اگر خدا چاہتا تو
مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ
نبیوں سے پیچھے لوگ بعد آنے دلایل واضح
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
کے نہ لڑتے لیکن انہوں نے
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ
اختلاف کیا پس بعض مان گئے اور بعض انکاری ہوے اگر
اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ
خدا چاہتا تو نہ لڑتے لیکن خدا کرتا ہے جو ارادہ کرے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
اے مسلمانو ہمارے دئے ہوئے سے خرچ کرو
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
پہلے اس سے کہ وہ دن آپہنچے کہ جسمین نہ تجارت ہو اور نہ دوستی

ع

اور عیسیٰ مریم کے بیٹے کو کھلی نشانیان ہمنے دین اور روح پاک جبرائیل سے اوسکو قوت دی نہ جیسا کہ اوس کے مخالف یہود کا خیال ہے کہ وہ جھوٹا نبی تھا اور نہ جیسا کہ اوس کے نادان دوست عیسائیون کا غلط گمان ہے کہ وہ خدا کا بیٹا اور ایک حصہ تھا یہ ایسے خیالات واہیہ سب کے سب انبیاء سے پچھلے لوگون نے تراشے ہین اور اگر خدا چاہتا تو نبیون سے پیچھے لوگ بعد آنے دلایل واضح کے آپس مین نہ لڑتے جھگڑتے لیکن چونکہ اونہون نے باہمی اختلاف کیا پس نتیجہ یہ ہوا کہ بعض تو مان گئے اور بعض نے انکار کیا جسکا اثر لازمی سب عادت جاریہ قتل قتال اور لڑائی جھگڑا ہوا با وجود اسکے بھی اگر خدا چاہتا تو کبھی نہ لڑتے وہ ان کے اثر لازمی کو بھی روک سکتا تھا لیکن خدا نے ایسا نہ چاہا اس لئے کہ وہ عموماً وہ کام کرتا ہے جو ارادہ کرے اور اوسکا ارادہ ہمیشہ علل جیسی کہ ہون آثار مرتب کرتا ہے بھی تو تمہین حکم دیتا ہے کہ اے مسلمانو ہمارے دئے ہوئے سے غربا کی حاجت روائی مین خرچ کرو پہلے اس سے کہ وہ دن آپہنچے کہ جسمین نہ تجارت ہو کہ اس مال سے فایدہ اٹھا سکو

حاشیہ اس آیت کی پیچیدگی مین بہت سے لوگ دم بخود ہوئے ہین علاوہ مضمون جبر و اختیار کے آیت کا نفس مطلب بھی مشکل ہے کیونکہ یفعل ما یرید پہلے کلام سے استدراک ہے حالانکہ مطلب دونون کا بظاہر ایک سا ہے عاجز نے دونو اشکالون پر غور کی ہے اور دونون کے حل کیطرف اشارہ کیا خلاصہ یہ کہ ارادہ مشیت سے خاص ہے ارادہ اوس صفت باری کا نام ہے جو علل اور اسباب کے ہونے پر شے کے ہونے سے متعلق ہو اور مشیت مین یہ ماخوذ نہین بلکہ اوسکو بھی کہہ سکتے ہین جو سبب کے ہونے مسبب کے فنا سے متعلق ہو اسیہی بتلایا ہے کہ استدراک اصل مین ارادہ نہین بلکہ مشیت ہے اور ارادہ اوسکی دلیل ہے

رہی بحث جبر و اختیار کے متعلق سو ختم اللہ کے حاشیہ مین ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

وَلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
اور نہ سفارش اور منکر وہی ظالم ہین
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ
خدا کے سوا کوئی معبود نہین ہمیشہ زندہ ہے
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ
نہ تو اوسکو اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ
آسمان اور زمین مین ہے سب اوسی کی ملک ہے
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ
کون ہے جو بلا اجازت اوس کے پاس
اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
سفارش کرے وہ لوگون کے آگے
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
پیچھے کی سب چیزین جانتا ہے

اور نہ کسی کی دوستی اور نہ سفارش ہی بلا اذن کام آئیگی صرف نیک اعمال اور ہاتھہ کا دیا ہی کام آئیگا سو تم اگر اوس دن کی تکالیف سے بچنا چاہتے ہو تو سب مقدم یہہ ہے کہ اللہ کی توحید پر پختہ ہو جاؤ اور جان لو کہ توحید سے منکر ہی بڑے ظالم ہین کیونکہ ایک سیدھی راہ چھوڑکر ٹیڑھے جا رہے ہین خدا کے سوا اور معبود مانتے ہیں حالانکہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین نہ اب ہے نہ آیندہ ہی ہو سکتا ہے اسلئے کہ وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ بلکہ سب چیزون کو زندگی بخشنے والا ہے اور اکیلا ہی بذات خود سب مخلوق کا انتظام کرنے والا اوسکے کسی کام مین فتور نہین آسکتا اسلئے کہ نہ اوسکو اونگھہ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھہ آسمان اور زمین مین ہے سب اوسی کی ملک ہے وہ شاہنشاہ ایسی ہیبت کا مالک ہے کہ کوئی اوسکے آگے مجال نہین کہ چون کرے کون ہے جو بلا اجازت اوسکی پاس کسیکی سفارش کرے کیا نبی کیا ولی کیا مومن کیا کافر سب اوسکی ہیبت سے لرزان اور ترسان ہین علمی کمال اوسکے کی کوئی حد نہین وہ لوگون کے آگے پیچھے کی سب چیزین جانتا ہے

شان نزول ۔ مشرکین عرب کے مشرکانہ خیالات کے ابطال اور توحید کے اثبات مین آیت نازل ہوئی اس آیت کی فضیلت احادیث مین بہت آئی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سوتے ہوئے اس آیت کو پڑھہ لیگا اوسکے لئے صبح تک شیطان سے بچاؤ رہیگا ایک حدیث مین آیا ہے کہ قرآن کی سب آیتون سے بڑی عظمت والی آیت آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے ابی بن کعبؓ سے آنحضرتؐ نی پوچھا کہ تجھے کونسی عظیم القدر آیت یاد ہے اوس نے عرض کیا آیت الکرسی۔ آپ نے خوش ہوکر فرمایا کہ تجھے علم مبارک ہو ۱۲ منہ

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

اور لوگ اوسکے معلومات سے کچھ بھی نہین جان سکتے مگر جسقدر کہ خود ہی چاہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اوسکی حکومت نے تمام آسمان اور زمین کو گھیر رکھا ہے

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

اور اُن کی حفاظت سے تھکتا نہین اور وہ بلند اور بڑی عظمت

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

والا ہے دین میں زبردستی نہین ہدایت کی راہ گمراہی

مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ

سے ممتاز ہو چکی ہے پس جو کوئی جھوٹے معبودون سے

بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

منہ پھیر کر خدا پر ایمان رکھے تو اوس نے ایسا مضبوط

لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

سہارا لیا جو ہرگز نہ ٹوٹیگا اور خدا سنتا ہے جانتا

اور لوگ اوسکے معلومات سے کچھ بھی نہیں جان سکتے مگر جس قدر کہ خود ہی بتلانا چاہے اوسکی حکومت نے تمام آسمان اور زمین کو گھیر رکھا ہے مجال نہین کہ کوئی چیز اوسکی حفاظت سے باہر ہو اور ہو بھی کیسے جبکہ محافظ ایسا زبردست ہو کہ باوجود اسقدر وسعت کے اونکی حفاظت سے تھکتا نہین اور وہ سب سے بلند اور بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے باوجود اس بیان واضح کے اگر تیری نہ مانیں تو غم نہ کھا اس لئے کہ دین میں ظلم زیادتی نہین ہدایت کی راہ گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے پس جو کوئی جھوٹے معبودون سے منہ پھیر کر اکیلے سچے خدا پر ایمان رکھے تو جان لو کہ اوس نے ایک ایسا مضبوط نجات کا سہارا لیا جو ہرگز نہ ٹوٹیگا اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین خدا سنتا ہے جانتا

شان نزول عرب میں دستور تھا کہ جب کسی عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی تو وہ نذر مانتی تھی کہ اگر میرا بچہ زندہ رہیگا تو میں اوسکو یہودی بناؤنگی (جیسے ہمارے ملک کی عورتین مشرکانہ خیال والی کہا کرتی ہین کہ اگر میرا بچہ زندہ رہا تو فلان قبر والیکا مرید بناؤن گی اور اوسکی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اوسکے نام کی چوٹی اوس کے سر پر رکھی جاتی ہے) چنانچہ بہت سے لوگون کی اولاد اتفاقاً زندہ رہکر اسی طرح یہودی بنی ہوئی تھی جب آپ نے بنی نضیر کے یہودیون کو اون کے بدعہدی کی وجہ سے عرب سے غیر کیطرف جلاوطن کیا تو اس قسم کے بچے بھی اُن یہودیون میں تھے اُن کے مسلمان وارثان نے اس وجہ سے کہ یہ بچے ماں باپ کی غلطی سے یہودی بنائے گئے تھے چاہا کہ انکو جبراً روک لیں اور یہودیون کیساتھ نہ جانے دین اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ **مخالفین** دین سے غور سے دیکھین ۱۲ منہ

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
مومنون کا اللہ متولی ہے اندہیرون سے اونکو نکالکر
اِلَى النُّوْرِ ۏ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
نور کیطرف لیجاتا ہے اور جو لوگ منکر ہین اون کے دوست
الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى
شیاطین ہین اونکو نور سے کفر کے اندہیرون کیطرف ہی نکالتے
الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
ہین یہ لوگ اگ کے قابل ہونگے وہ اوسمین ہمیشہ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ
رہین گے کیا تجہے اوسکا حال معلوم نہین
اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ
جنے ابراہیم سے اوسکے خدا کی بابت جہگڑا کیا تہا اسوجہ سے کہ خدا
اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ
نے اوسکو بادشاہ بنایا تہا جب ابراہیم نے کہا میرا خدا وہ ہی جو زندہ کرتا
قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ
وہ بولا کہ زندہ تو مین کرتا ہون اور مارتا بہی مین ہون ابراہیم بولا کہ خدا تو

ایسے ہی مومنون کا بالخصوص اللہ متولی ہوسے ہر طرح ان کی بہتری کے سامان مہیا کر دیتا ہے چنانچہ محض اپنی مہربانی سے ترک کفر وغیرہ کے اندہیرون سے ان کو نکال کر نور توحید کیطرف بیجاتا ہے اور توحید کو ان کے دلون مین ایسا مضبوط کرتا ہی کہ مشرک کیسے ہی کوشش کرین کہ ان کو شرک مین پہنسادین ہرگز نہین پہنسا سکتے اور جو لوگ توحید سے منکر ہین وہ چونکہ راندۂ درگاہ ہین اس لئے اون کے دوست شیاطین ہین ہمیشہ اون کو نور ایمان سے کفر کے اندہیرون کی طرف ہی نکالتے رہین اور یہی ذہن نشین کرین کہ فلان بت یا فلان قبر سے حاجت روائی ہوتی جسکا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ لوگ جہنم کی اگ کے داخل ہون گے اور اوسمین ہمیشہ رہین گے تو انکی بیہودہ باتین سنکر کیون تعجب کرتا ہے ہمیشہ سے قاعدہ ہے کہ لوگ دو قسم کے ہون ایک تو دیندار چاہے کسی مذہب کے پیرو ہون وہ تو بعد سمجہنے حق بات کی ہدایت سی سرتابی نہین کرتے دوسرے دنیادار جو اپنے مذہب کو یونہی براے نام بتلادین اصل مین اونکا کوئی مذہب نہین ہوتا صرف چالبازی جانتے ہین ایسی لوگ باوجود دیکہنے بین ثبوتون کے بہی اپنے غلط خیال چہوڑا نہین کرتے کیا تجہے اوس دنیادار بدذات کا حال معلوم نہین جس نے حضرت ابراہیم سے بوجہ اسکے کہ ابراہیم خدا کی توحید کا قایل تہا اور وہ ملحد سر بسے خدا کا ہی منکر اوس کے خدا کی بابت عناد سے جہگڑا کیا تہا اس وجہ سے کہ خدا نے اوسکو بادشاہ بنایا تہا پہر وہ اپنی چند روزہ بادشاہی پر ایسا نازان ہوا کہ خدائی کا ہی مدعی بن بیٹہا جب ابراہیم نے اس کے سوال (کہ تیری سوا تیرا خدا کون ہے) کی جواب مین کہا میرا خدا وہ ہے

يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا
سورج کو مشرق سے لاتا ہے تو اوسکو مغرب
مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ
سے چڑھا بس وہ کافر حیران رہگیا
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝ أَوْ كَا
خدا ظالم لوگون کی رہنمائی نہیں کیا کرتا اور کیا تو اوس
لَّذِي مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى
کو نہین جانتا جو ایک گری ہوئی بستی پر سے
عُرُوشِهَا قَالَ أَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ
گذرا بولا کہ اس بستی کو بعد مرنے کے خدا
بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ
کیونکر زندہ کرے گا پھر سو برس تک اوسکو مار رکھا

جو سب کو زندہ رکھتا اور مارتا ہے وہ بولا کہ زندہ تو مین رکھتا ہون اور مارتا بھی مین ہون چنانچہ اسیوقت ایک قصوروار مجرم کو چھوڑوا اور بے قصور کو مروا دیا ابراہیم نے جانا کہ اس بات سے یہ جہول قایل ہوگا اسکو کسی ایسے پیچ مین لائین کہ اوسکا جواب نہ دے سکے یہ سوچ کر ابراہیم بولا کہ خدا تو سورج کو ہر روز مشرق سے لاتا ہے اگر توہی خدا ہے تو تو ایک روز اوسکو مغرب سے چڑھا اس لئے کہ جب مشرق سے تو لا سکتا ہے تو مغرب سے لانے مین کیا دقت ہے پس یہ سنکر وہ کافر حیران رہگیا جواب کچھہ نبن پڑا چونکہ دنیا دار تھا یہ نہ ہوا کہ ہدایت کو قبول کرتا اور اپنے مالک کے آگے جھکتا اولٹا ابراہیم سے الجھنے لگا جسکی سزا اوسکو یہ ملی کہ خدا نے اوسے سمجھہ ہی نہ دی کہ ابراہیم کے اس سوال کا جواب کیا دے اس لئے کہ خدا ایسے ظالم لوگون کی صادقون کے مقابلہ راہ نمائی نہین کیا کرتا جیسا یہ قاعدہ ظالمون کو ہدایت نہ کرنیکا خدا نے مقرر کر رکھا ہے ایسا ہی یہ بہی مقرر ہے کہ جو کوئی باخلاص نیت کوئی سوال حل کرانا چاہے گو وہ بظاہر کیسا ہی نسر کڑا ہو خدا اوسکو آسان کرکے اوسکی راہ نمائی کرتا ہے کیا تو نے اوس شخص کو نہین جانتا جو ایک پرانی گری ہوئی بستی پر سے گزرا اور اوسکو خراب اور اوسکے رہنے والون کو مرے پڑے دیکھ کر بولا کہ اس بستی کے رہنے والون کو بعد مرنیکے خدا کیونکر زندہ کریگا یہ ایک قسم کا تردد اوسے ہوا جس کے دریافت حال کو اوس نے سوال کیا چونکہ یہ سوال اوس کا محض دینداری کیوجہ سے تہا اس لئے اللہ نے اوسکو ایسے طور سے تشفی دی کہ بعد اسکے کسی دلیل کا محتاج نرہا پس سو برس تک اوسکو

حاشیہ نمبر ٢٩ (کیا تو نے اوس شخص کو) اس قصہ اور اس سے آیندہ قصہ ابراہیمی کی نسبت کل مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ واقعات ان دونو صاحبون کے بیداری مین واقع ہوئے گو ان کا پہلے قصہ مین بسبب نہ ہونے نام سایل کے کسیقدر اختلاف ہوا کہ یہ سایل کون تہا بعض نے کہا کہ کوئی کافر تہا بعض نے کہا مومن بعض نے کہا نبی۔ اور بعض نے اوس نبی

ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ
پھر اوسکو زندہ کرکے پوچھا کہ کتنی مدت تو ٹھہرا ہے بولا
لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ
کہ ایک دن یا کچھ حصہ دن کا ٹھہرا ہون (خدانے) کہا
بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى
بلکہ تو سو برس تک ٹھہرا ہے پس تو اپنے
طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ
کہانے اور پانی کو دیکھ کہ نہین بگڑا اور بھی داری کی
وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ
طرف دیکھ اور نیز تجھہ کو لوگون کے لئے نشانی بنائینگے

مار کہا پھر بعد سو برس کامل کے اوسکو زندہ کرکے پوچھا کہ کتنی مدت تو یہان پر تو ٹھہرا ہے وہ بوجہ بے خبر ہونے حالت مرنے سے بولا کہ ایک دن یا کچھ حصہ دن کا ٹھہرا ہون (خدانے) کہا ایک آدھ دن تو کیا بلکہ تو سو برس تک ٹھہرا ہے مگر تجھے معلوم نہین یہ ہماری ہی قدرت ہی کہ تجھے سو برس بعد زندہ کیا نہ صرف تجھہی زندہ کیا بلکہ تیرے متعلق کئی اور امور بھی خرق عادت محض اپنی قدرت کاملہ سے کئے تیری ایسی چیزین جو عموماً تمادی زمانہ سے بگڑ جاتی ہین وہ صحیح سالم رکھی ہین اور جن کو کسیقدر تمادی مضر نہین اونکو بگاڑ دیا اور بگڑی ہوئی کو تیرے سامنے درست بھی کرینگے پس تو دیکھنا چاہے تو اپنے کہانے اور پانی کو دیکھ کہ وہ باوجود سریع الزوال ہونے کے ابھی تک نہین بگڑا اور اپنی سواری کیطرف دیکھ کہ کیسی گلی پڑی ہے تجھ کو بعد سو برس کے زندہ کرکے تیری تشفی کرتی ہین اور نیز تجھکو لوگون کیلئے نشانی

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۹ کا نام ہی بتلایا کہ وہ حضرت عزیر تھے تفسیر کبیر مین حضرت ابن عباس سے ایک روایت منقول ہے اوس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سائل حضرت عزیر علیہ السلام تھے مگر سرسید کو یہان بھی ایک نیا ہی خواب مین الہام ہوا کہ اونہون نے اس قصہ کا سرے سے انکار ہی کرکے جان چھڑائی اور اوسکو خواب مین خواب سے متعلق بتلایا کہتے ہین کہ اس بزرگ نے خواب مین خدا تعالی سے سوال احیاء موتے کا کیا اور خواب مین ہی اپنے کو سو برس تک مرے ہوئے دیکھا اور حضرت ابراہیم نے بھی جو کچھ کیا خواب مین ہی کیا وجہ اس انکار کی تو وہی مسیر نیچرل (خلاف عادت) کا استحالہ ٹوٹا پھوٹا ہتیار دلیل اونکی یہ ہے کہ بزرگون کو جو اس قسم کے خلجان قلبی پیش آیا کرتے ہین اون کا دفعیہ اونکو کشف اور خواب مین ہی ہوا کرتا ہے پس ضرور ہے کہ ان بزرگون کو بھی جو ایک عقدہ دربارہ احیاء موتے پیش آیا ہے اسکا دفعیہ خواب مین ہوا ہوگا حضرت ابراہیم سے نہ تو پہلے کسی نے اور نہ خود ابراہیم نے مردہ کا زندہ ہونا دیکھا تھا اسلئے کوئی ذی عقل اس قسم کے سوالات اسدست نہین کرسکتا ہے ۱۲ دوسری دلیل جو ذکر مین پہلے مگر حضرت ابراہیم سے مخصوص

وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

اور ہڈیون کو دیکھہ کہ کس طرح اونکو اوبہار کر

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ

گوشت چڑہائینگے پس جب اوسے معلوم ہوا بولا

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

مین خوب جانتا ہون کہ خدا سب کام کرسکتا ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ

جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے مولا مجہکو دکہا کہ تو مردون

الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ

کو کس طرح زندہ کریگا کہا کیا تمہین یقین نہین ابراہیم نے کہا کہ ہان لیکن

بناوینگے تاکہ آیندہ جن لوگون کو مُردون کے زندہ ہونے مین
شک ہو وہ تیرے تاریخی حالات سُن کر یقین کرین اور دیکھہ
سواری کی ہڈیون کو دیکھہ کہ کس طرح اونکا اوبہار کر گوشت چڑہا دینگے
پہر تیرے سامنے ہی زندہ ہو کر پہرنے لگ جائیگا پس جب
اوسے معلوم ہوا کہ ہان بیشک خدا بڑی ہی قدرت والا ہے
تو بولا کہ مین خوب جانتا ہون کہ خدا سب کام کرسکتا ہی چونکہ
یہ سوال اوسکا محض بیداری کیوجہ سے تہا اس لئے وہ فوراً سمجہہ گیا
اسی کی مثل ایک اور واقعہ بہی سنو! جب ابراہیم نے محض بیداری
سے بغرض دریافت حال اپنے رب سے کہا کہ اے میرے مولا!
مجہہ دکہا تو کہ مردون کو کس طرح زندہ کریگا خدا اس امر کو جانتا تہا کہ
ابراہیم کا سوال بغرض تسلی اور مزید اطمینان ہے نہ کہ انکار اور عناد سے مگر اس خیال سے کہ بعد کے لوگ ابراہیم کے اس سوال سے
اوسکا نقصان ایمانی نہ سمجہین اس امر کے اظہار کرانے کو ابراہیم سے کہا تجہے یقین نہین؟ کہ مردے زندہ ہونگے (ابراہیم نے)

شان نزول مشرکین عرب قیامت کو مردون کے زندہ ہو دیکہنے سخت مخالف تہے اور اسکو ایسا مشکل محال جانتے تہے جیساکہ سیاہ
اور سفید کا ایک جگہ جمع ہونا اونکو سمجہانیکی غرض حضرت ابراہیم (جنکو وہ لوگ بہی اپنا مقتدا مانتے تہے) کا واقع نقل کرتے ہین یہ آیت نازل ہوئی

تتمہ حاشیہ نمبر ۱۹ یہ ہے کہ یہ سوال ابراہیم علیہ السلام کا رؤیت سے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ رؤیت کیفیت احیاء موتی ہو نہین سکتی
اس لئے کہ نہایت مافی الباب یہی ہے کہ اگر ہمارے سامنے مردہ زندہ ہو جائے یا کوئی بیمار اچہا ہو تو ہم اتنا تو جان لینگے
کہ زندہ ہوا اچہا ہو گیا مگر اوسکی زندگی کی کیفیت ہمین معلوم نہ ہوگی کہ کس طرح ہوا پس حضرت ابراہیم کا سوال رؤیت
قلبی سے متعلق تہا جو خواب مین اونکو حاصل ہوگیا ط ۲۹

ناظرین! سید صاحب کے بے پر کے اڑانے سے آپ کو تو تعجب ہوتا ہوگا مگر مین متعجب نہین اس لئے کہ جناب تو
اسکے خوگر ہین کہ بے تکی کہین بہلا اسکا بہی کچہہ ثبوت دیا کہ بزرگان دین کو ہمیشہ عقدہ کشائی اور حل مطالب خواب ہی

لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ
اطمینان قلبی کے لیئے (پوچھتا ہون) (خدا نے) کہا چار جانور
الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ
لیکر اپنے پاس رکھ لے پھر اون کا ایک ایک
كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ
ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھدے پھر اونکو بلا تو تیرے پاس
سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۞
بھاگتے ہوے آوینگے اور جان رکھ کہ خدا بڑا زبردست حکمت والا ہے
مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
جو لوگ اللہ کی راہ مین اپنے مال خرچ کرتے ہین

ہین بغرض اطمینان قلبی کیلئے (پوچھتا ہون) کہ مجھے علم الیقین سے عین الیقین ہو جائے (خدا نے) کہا چار جانور لیکر اپنے پاس رکھ لے تاکہ تجھے بخوبی اونکی پہچان ہو پھر اون کو ذبح کر کے اونکا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر جو اسوقت تیرے ارد گرد ہین رکھدے پھر اون کو بلا تو دیکھ کہ وہ فوراً تیری پاس اللہ کے حکم سے بھاگتے ہوئے آوینگے اور بخوبی جان رکھ کہ خدا بڑا زبردست حکمت والا ہے کسی کام کے کرنے سے عاجز نہین اوس کے ہر کام باحکمت ہین جو احکام لوگون کیطرف بھیجتا ہے اون مین بہی صدہا حکمتین ہوتی ہین مگر اون حکمتون کو پورے طور سے وہ خود ہی جانتا ہے کسی کو غریب کر کے صبر کا حکم دیتا ہے اور کسی کو امیر بنا کر اوسکو خرچ کا حکم دیتا ہے اور مثال کے لئے بتلاتا ہی کہ جو لوگ اللہ کی راہ مین اپنے مال خرچ کرتے ہیں

شان نزول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جنگ تبوک کے دنون مین (جو نہایت تنگی کے زمانہ مین ہوئی تہی) ایک ہزار اونٹ مع ساز و سامان کے دیدئے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف نے چار ہزار درہم نقد دئے ان دو صاحبون کے حق مین نازل ہوئی فت ۱۱ مگر افسوس کہ ایسے بزرگون کی نسبت بہی نادانون کی آنکھ کا تنکہ ابھی باقی ہے دفاکرسنت بکوعہ فمابین ہم

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ مین ہوا کرتا ہے کیا حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی خبر سے تعجب نہین ہوا تھا قال انی یکون لی غلام وقد بلغت من الکبر عتیا کیا حضرت مریم علیہا السلام کا عقدہ انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر بہی خواب مین حل ہوا تھا سید صاحب! جیساکہ پہلے کہہ آیا ہون کہ علماء کا دستور تہا کہ کہتے ہوئے دعوے کی دلیل بہی سوچ لیتے تہے مگر آپنے جیساکہ مذہب مین تجدید کی طرق مناظرہ اور اثبات دعاوی مین بہی سب سے تجرد اور انفرادی کیا سچ ہے ؎

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھہ دور نہ تہا ۔ پر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تہا

ع ۳۵

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

انکو خرچ کی مثال ایکدانہ کیطرح ہو جس سے سات بالین نکلتی ہین

فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ

ہر بال میں ایک سو دانہ ہے اور جسکے لئے خدا

لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اَلَّذِيْنَ

چاہیگا زیادہ کریگا اور اسد تو بڑی فراخی والا جانے والا ہے جو لوگ

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

اسد کی راہ مین اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور بعد

لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ

خرچنے کے نہ احسان جتلاتے ہین نہ کسی قسم کی تکلیف پہنچاتے ہین

اور غریبون کو حاجت کے موافق بن مانگے دیتے ہین اون کے خرچ

مثال ایک دانہ کیطرح ہے جس سو سات بالین نکلین ہر بال

مین ایک سو دانے تبلاو تو اوس کسان کو کتنا بڑا فائدہ ہوگا

کہ ایک دانہ کو سات سو دانہ ہو گئے اسی طرح جو اسد کی راہ مین خرچ کرتے

ہین اونکو بھی ایک پیسہ کے سات سو پیسے ملین گے اور اس سے

بھی زاید جس کے لئے خدا چاہیگا زیادہ کریگا اور اوس کے اخلاص

کے موافق اوسکو بدلہ دیگا اوس کے ہان کسیطرح کی کمی نہین

اسد تو بڑا فراخی والا بڑا جواد سب کے اخلاص کو جاننے والا ہے

پس جو خواہان ہین کہ اونکو اطلاع ہو کہ اگر اپنی دولت سے واقعی نفع اوٹھانا چاہین

تو خدا سے معاملہ کرین اوسکی صورت یہ ہے کہ غربا پر رحم کرین اور

جہانتک ہوسکے اونکی حاجت براری مین ساعی ہون اور نہین تو کم سے کم اتنا تو کرین کہ اون پر ظلم زیادتی سے ہاتھ صاف کرین

اور یہہ بھی ضروری ہے کہ اگر غربا پر کچھہ احسان کرین تو بعد احسان کرنیکے اون پر کسی قسم کا بیجا دباؤ یا طعنہ نہ دین اس لئے

کہ جو لوگ اسد کی راہ مین اپنے مال خرچ کرتے ہین اور بعد خرچنے کے نہ احسان جتلاتے ہین نہ کسی قسم کی

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ - پہلا تکا یہ ارشاد کہ ابراہیم سے پہلے اور نہ خود ابراہیم نے مردون کو زندہ ہوتے دیکھا تھا اس لئے یہ سوال

ذی عقل کا کام نہین“ حضرت! سیادت مآب بے ادبی معاف ہو حضرت موسی سے پہلے کسی نے یا خود موسی

نے ہی پہلے سوال رویت (رب ارنی انظر الیک) کے خدا کو دیکھا تھا؟ پس تبلادین ایسے ہی اوٹ

پٹانگ جو جی آوے کہدینا ذی عقل کا کام ہے؟ نہین بیشک نہ تو حضرت ابراہیم سے پہلے اور نہ خود ابراہیم

نے احیا اموات دیکھا تھا مگر دیکھنا ممکن سمجھتے تھے۔ ممکنات مقدورات باری کا سوال تو ہر ذی عقل کا کام ہے گو آپکا

نہ ہو۔ ہان آپکا یہ کہنا کہ مردہ زندہ ہونا تو ہم دیکھ سکتے ہین مگر اوسکی کیفیت نہین دیکھہ سکتے“ بہت خوب دلیل ہے

غلطی سے جناب والا! حضرت ابراہیم کا سوال بھی اوسی رویت سے متعلق تھا جسکو آپ بھی مانتے ہین اون کو

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
ان ہی لوگون کا بدلہ اللہ کے پاس ہے نہ اونکو خوف ہوگا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ
اور نہ وہ غمناک ہونگے اچھی طرح بولنا اور
وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا
معاف کردینا بہتر ہے اوس خیرات سے جس کے بعد تکلیف
أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
پہنچے اللہ بے پرواہ ہے بڑا بردبار اے مسلمانو!
آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ
اپنی خیرات احسان جتلانے اور تکلیف پہنچانے سے ضائع مت کرو

تکلیف پہنچاتے ہین ان ہی لوگون کے خرچ کا بدلہ اللہ کے پاس ہے جہان سے نہ اون کو ضایع ہونے کا خوف ہوگا اور نہ کسی قسم کے نقصان سے وہ غمناک ہونگے سچ پوچھو تو محتاجون سے اچھی طرح نرمی سے بولنا اور معاف کرو کہہ کر واپس کردینا اور اگر سایل بدزبانی کرے تو اوس کی بدزبانی کو معاف کردینا بہتر ہے اوس خیرات دینے سے جس کے دینے کے بعد تکلیف پہنچے اور احسان جتلایا جائے اسلئے کہ اسکا تو کسیقدر اللہ کے ہان بدلہ بھی ہے مگر اوس صدقہ اور خیرات کا عوض کچھہ نہین کیونکہ اللہ ایسے صدقات لینے سے بے پرواہ ہے بلکہ ایسے صدقہ دینے والے مستوجب سزا ہین مگر اللہ بڑا بردبار حوصلہ والا ہے جو اون کی عذاب رسانی مین جلدی نہین کرتا اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہین کہ مسلمانو اپنی خیرات احسان جتلانی اور تکلیف

بقیہ حاشیہ نمبر ۴۹ اوس کیفیت سے جو مقولہ کیفیت (لا یقتضی القسمۃ واللا قسمۃ) سے ہی بحث نہین تھی یہ تو وہ جانتے تھے کہ خدا کو اسباب اور آلات کی حاجت نہین چنانچہ اون کا بلےٰ کہنا اسکی وضاحت کرتا ہے اطمینان قلبی وہ صرف روئیت امر عجیب کے متعلق چاہتے تھے آپ کیف سے بلاکیف بگڑ گئے اور یہ سمجھ گئے کہ یہ کیفیت فلسفیانہ کیفیت ہے حالانکہ یہ کلام عرف پر مبنی ہے جیسا کوئی کسی مسمریزم والے کو کہے کہ میرے سامنے عمل کرتا کہ مین اس کی کیفیت دیکھون تو اسکے معنی حسب عرف عام ہم یہی سمجھتے ہین کہ اس سوال سے تاثیر فعل کا دیکھنا منظور ہے نہ کہ کیفیت فعل کا پس آپ کا فرمانا کہ کیفیت احیاء اموات تو کسی طرح مرئی نہین ہوسکتی عرف عام اور خطابیات سے چشم پوشی ہے - رہا آپکا ٹوٹا پھوٹا ہتھیار نیچرل سو اسکا جواب کرات مرات گذر چکا ہے فتذکر - جیسے کہ سید صاحب ان واقعات سے انکاری ہین ایسے ہی اون کے اکلوتے بیٹے بھی منکر ہین کیون نہ ہو ابن الفقیہ نصف الفقیہ مشہور ہے ۱۲ منہ

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ

اوس کی طرح جو لوگون کے دکہانے کو خرچ کرتا ہو اور اللہ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ

اور قیامت کے دن پر یقین نہین رکہتا ہی اوس کے خرچ کی

عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا

مثال ایک پتھر کی سی ہی جسپر کچھ مٹی ہو پہر اوسپر زور کا مینہ برسا

لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ

اوسکو بالکل صاف کر چھوڑا اپنی کمائی مین سے کچھ بھی حاصل نہین کر سکتے

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِينَ

اور خدا کافرون کو ہدایت نہین کرتا اور جو لوگ

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

اپنے مال اللہ کی خوشی حاصل کرنے کو اور اپنے نفسون کی مضبوطی کو خرچ کرتے ہین

وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ

اون کے خرچ کی تشبیہ ایک باغ کی سی ہے جو نرم زمین مین ہو

أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ

جہان زور کی بارش پہنچنے سے وہ باغ دوگنا پہل لاوے

پہنچانے سے ضایع مت کیا کرو اوسکی طرح جو لوگون کے دکہانے کو خرچ کرتا ہے کہ انہین سے شاباش سنون اور اللہ کو جزا سزا کا گویا مالک نہین مانتا اور قیامت کے دن پر یقین نہین رکہتا جسکی وجہ سے اوس کے تمام صدقات ضایع ہو جاتے ہین اوس کے خرچ کی مثال ایک پتھر کی سی ہے جس پر کچھ مٹی ہو اور اوس مٹی کی وجہ سے اوس پر کچھ روئیدگی بہی ہو پہر اوس پتھر پر زور کا مینہ برس کر اوسکو بالکل صاف کر چہوڑے اسیطرح ان کا حال ہے جو لوگون کو دکہانے کی غرض سے خرچ کرتے ہین کہ اون کو مال کے خرچ کرنے سے کچھ بہلائی کی امید ہوتی ہے جیسیکہ پتھر کو دیکھ کر کسان کو مگر اوس پر اتکا رہا جو تہل مٹی سے مینہ کی آجاتا ہے بالکل ہی اوسکو صاف کر جاتا ہے یہان تک کہ اپنی کمائی مین سے کچھ بہی حاصل نہین کر سکتے سب کا سب ضایع کر بیٹھتے ہین مگر اتنا نہین سمجھتے کہ لوگون کو خوش کر کے ہم کیا لین گے کہ ہی ایک آدہ گہڑی اگر خوشی بہی ہوا اور اچہا ہی کہہ گیا تو کیا اور جو نہ کہہ گیا تو کیا مخلوق کی اتنی ہی شاباش کیلئے حقیقی مالک کی دائمی جزا سے محروم رہنا عقلمندی نہین مگر غور نہین کرتے اور خدا ہی ایسے بے ایمان کافرون کو ہدایت نہین کرتا یہ اون کے جی مین ڈالتا ہی نہین کہ بہلا کس جانب ہے

اور جو لوگ اپنے مال محض اسکی خوشی حاصل کرنے اور خدا کے حکمون پر اپنے نفسون کو مضبوط کرنیکو خرچ کرتے ہین اون کے خرچ کی تشبیہ ایک باغ کی سی ہے جو کسی میدان صاف کی نرم زمین مین ہو جہان زور کی بارش پہنچنے سے وہ باغ دوسرون کی نسبت دوگنا پہل لاوے

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ

پھر اگر اوس باغ پر بارش بھی ہو تو شبنم کافی

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ

خدا تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے کیا کوئی تم مین سے

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

یہ چاہتا ہے کہ اوس کا باغ کھجوروں اور انگوروں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا

کا ہو جس کے نیچے نہرین بہتی ہوں اوس

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ

باغ مین اوس کے لئے ہر قسم کے میوجات بھی ہون اور وہ

وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ

عمر رسیدہ ہو اور اوسکے بچے چھوٹے چھوٹے ہوں پس اوس باغ کو ایک

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

لوکا جھوکا جس مین آگ ہو پہونچے وہ باغ جلجائے اسیطرح اللہ کھول کر

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۞

کھول کر اپنے احکام بتلاتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو

پھر اگر کاہے اُس باغ پر بارش نہ بھی ہو تو بھی بوجہ اوسکی زرخیزی زمین کے شبنم ہی کافی ہے اسی طرح ان کا حال ہے کہ ان کے خرچ کا بدلا بھی جس قدر کہ ملنا چاہئے تہا ان کے اخلاص کیوجہ سے اس سے بھی دو گنا ملیگا اور اگر کبھی ایسے مخلص بارادہ خود نہ بھی دین تو اسکا بدلا بھی اون کو ضرور ہی ملیگا اس لئے کہ خدا تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے جس نیت سے کرتے ہو اوس کے موافق بدلہ دیگا ماحصل یہ کہ اخلاص مندی کا دیا ہوا ہی کام آتا ہے ریاکاری تو ایسی بری بلا ہے کہ بھرے گھر کو تباہ کرنیوالی ہوتی ہے پھر تم ریا کرکے کیا لوگے کیا کوئی تم مین سے یہ چاہتا ہے کہ اوسکا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا ہو جسکے نیچے نہرین بہتی ہوں اور اوس باغ مین اوس کیلئے ہر قسم کے میوجات بھی ہوں اور وہ خود عمر رسیدہ ضعیف ہو اور ساتھ ہی اوسکے بچے بھی چھوٹے چھوٹے قابل پرورش ہوں پس ایسے نازک وقت مین اوس باغ کو (جو سب اثاث البیت اوسکا تہا اور اُسپر اوسکے سارے امور موقوف تہے) ایک لوکا جھوکا جل جائے کہ جسمین آگ کی مانند گرمی ہو پس وہ باغ اوس گرم ہوا سے جل جائے بتلاؤ کہ کوئی شخص بھی ایسی مصیبت کو اپنے پر لینا چاہتا ہے؟ کہ عین حاجت اشد کے وقت پھر وہ حاجت بھی نہ صرف ذاتی بلکہ اپنے جملہ ضعفا کی بھی ساتھ ہی ہو پس ایسا ہی جان لو کہ اس حاجت سے (جسکا کسیقدر نقشہ تمہین بتلایا ہے) بھی بڑھکر ایک سخت حاجت تم پر آنیوالی ہے جسمین تم اپنے خرچ کئے ہوئے مالون کے اس ضعیف العمر سے بھی زیادہ محتاج ہو گے اگر اون مین ریاکاری یا محتاجون کو دیکر احسان جتلانا یا کسی قسم کی تکلیف پہنچانا مخلوط ہوگا تو سب کے سب اپنے اپنے سہو دئے ہوئے مال مثل اوس باغ کے راکھ ہوئے دیکھو گے اسیطرح اللہ کھول کھولکر اپنے احکام بتلاتا ہے تاکہ تم

ع ۳۶

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا
لیکن اللہ ہی جسکو چاہے راہ پر لے آتا ہے اور جو مال تم
مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ
خرچ کرتے ہو سو تمہارے ہی لئے ہے اور مناسب نہین کہ اللہ کی
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
خوشی حاصل کرنیکے سوا خرچ کرو اور جو مال خرچ کروگے اوسکا بدلہ
يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۞ لِلْفُقَرَآءِ
تمکو پورا ملیگا اور تمہارا کچھہ نقصان نہ ہوگا ان محتاجون
الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کو دو جو اللہ کی راہ مین بند ہو رہے ہین زمین مین
ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ
سفر نہین کر سکتے ناواقف لوگ اونکو نہ مانگنے سے
اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ
مالدار جانتے ہین تو اون کے چہرہ سے اونکو
لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
پہچان لیتا ہے وہ لوگون سے لپٹ کر نہین مانگتے اور جو مال خرچ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۞
کروگے تو ضرور ہی پاؤگے اسلئے کہ اسکو جانتا ہے —

ربع

راست پر لا دی لیکن اللہ ہی جسکو چاہے سیدھی راہ پر لے آتا ہے
ہر ایک کام کی سمجھہ دیدیتا ہے کہ اسلام کیا ہے صدقات خیرات کا
کیا ڈھب ہے، اور یہ بھی تبلا دے کہ جو مال تم خرچ کرتے ہو سو تمہارے
ہی لئے ہے اور یہ بھی کہدے کہ مناسب نہین کہ اللہ کی خوشی
حاصل کرنے کے سوا کسی اور غرض سے خرچ کرو اور اس طریق سے
جو مال خرچ کروگے اوسکا بدلہ تمکو پورا ملیگا اور تمہارا کچھہ بھی نقصان
نہ ہوگا جیسا کہ دینے مین اخلاص نیت ضروری ہے ایسا ہی
مصرف کی تلاش بھی لازم ہے یعنی یہ بھی دیکھا کرو کہ کس کو دین
ایسا نہ ہو کہ تم تو اخلاص سے دو مگر لینے والا اوسکا مستحق نہ ہو جس
سے مستحق کی حق تلفی لازم آوے اسلئے ہم ہی تبلا دیتے ہین
کہ اس خرچ کے زیادہ حقدار کون ہین اون محتاجون کو دو جو اللہ
کی راہ مین علم دینی پڑھنے کی وجہ سے بند ہو رہے ہین باوجود
حوائج خانہ داری کے پڑھنے کی خاطر ایسے ہو رہے ہین کہ زمین
مین سفر نہین کر سکتے ناواقف لوگ انکو نہ مانگنے سے مالدار جانتے
ہین مگر تو اور تیرے جیسا دانا اون کے چہرے سے اونکو پہچان
لیتا ہے ہر ایک کا کام نہین کہ ان کو پہچانے اس لئے کہ وہ لوگون
سے لپٹ کر نہین مانگتے پس ایسے لوگون کی خاطر جہان تک
ہو سکے مقدم سمجھو اور سن رکھو کہ جو مال خرچ کروگے تو اوسکا بدلہ
ضرور ہی پاوگے اس لئے کہ اللہ اوس کو پورے طور سے جانتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے احکام

شان نزول :- پہلی آیت کو شق کر حضرت علی اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے رات کو چھپا کر اللہ کی راہ مین مال خرچ کی اون کے حق مین آیت نازل

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
جو لوگ شب و روز پوشیدہ اور ظاہر اپنے مال
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
خرچ کرتے ہیں اون کا بدلہ اون کے مربی کے ہان موجود
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○
ہے نہ اون خوف ہے اور نہ غمناک ہون گے
اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا
جو لوگ سود کہاتے ہین اوٹھتے ہوئے مخبوط الحواس
كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ
کیطرح جنہین کسی بہوت نے چہوا ہوا ہو اٹھین
الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ
گے یہ اسلئے کہ وہ کہا کرتے تہے کہ تجارت اور
مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا
سود ایک سے ہین حالانکہ اللہ نے تجارت کو جایز کیا اور سود کو حرام
فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى
پس جس کے پاس ہدایت خداوندی پہنچ گئی اور وہ اس سے باز رہا

سنتی ہی اونکی تعمیل کرنیکو شب و روز پوشیدہ اور ظاہر اپنے مال خرچ کرتے ہین اونکا بدلہ اون کے مربی خداوند عالم کے ہان موجود ہے جہان سے نہ اون کو تلف ہونیکا خوف ہی اور نہ ضایع ہونے سے غمناک ہونگے اِس لئے ضائع ہی نہ ہوگا بلکہ کل کا کل محفوظ رہیگا یہ تو اُن کا حال ہے جو بغرض تعمیل احکام خداوندی اپنے مال خرچ کرتے ہین اور اِن کے مقابل جو لوگ بجائے فیضرسانی کے لوگون سے سود لیکر کھاتے ہین قیامت مین سخت ذلیل ہونگے نشانی اون کی یہ ہوگی کہ قبرون سے اُٹھتے ہوئے مخبوط الحواس کیطرح جنہین کسی بہوت نے چہوا ہوا اُٹھین گے یہ بُری عالت انکی اِسلئے ہوگی کہ وہ دنیا مین اپنی نفسانی خواہش مین پہنسکر بغرض طیب قلبی کہا کرتے ہین کہ تجارت اور سود ایک سے ہین حالانکہ ان مین بہت فرق ہے جبہی تو اللہ نے تجارت
کو جایز کیا اور سود کو حرام پس جس کے
پاس ہدایت خداوند پہنچگئی اور
وہ اس فعل شنیع سُود خواری
سے باز رہا تو

شانِ نزول عرب کے مالدار لوگ عوام سے بے تحاشا سود لیتے تہے جیسکہ ہمارے ملک کے ظالم مین سو سے ہزار تک نوبت پہنچاتے ہین اس قسم کی کارروائی عام اخلاق سے بہی مخالف ہی اون کے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی علاوہ اِس ممانعت کے امیرون پر غربا پروری کے لئے زکوۃ بہی فرض کردی گئی ہے مخالفین اس حکم کو غور سے دیکہین ۱۲ منہ

حاشیہ سود کے مسئلہ مین ہم ایک مستقل رسالہ شایع کرنیوالے ہین جسمین سود پر بڑی مفصل بحث ہوگی اسلئے یہان پر اسکی بحث چہوڑ دی گئی ۔ منہ

فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ
جو اوسے پہلے ہوا اوسیکا ہے اور اوسکا کام اوسکا خدا کی سپرد ہے اور جو لوگ
فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا
پھر جہکین گے تو یہی آگ کے لائق ہون گے جسمین وہ ہمیشہ
خٰلِدُوْنَ ۝ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى
تک رہینگے خدا سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات
الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
کو بڑہاتا ہے اور خداکو ناشکرے بدکار کسیطرح نہین
اَثِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
بہاتے جو لوگ مومن ہین اور عمل نیک کرتے ہین
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ
اور نماز پڑہتے ہین اور زکواۃ بہی دیتے ہین اون کا
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
بدلہ اون کے مربی کے ہان محفوظ ہین نہ اون کو ضایع ہونیکا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
خوف ہو اور نہ وہ غمناک ہون گے مسلمانو!

جو کچہہ اوسے پہلے وصول ہوا اوسیکا ہے اور کام اوسکا خدا کی سپرد چاہے عذاب کرے چاہے چہوڑ دے اور جو لوگ بعد سننے نصیحت کے پہر سود خوری کو جہکین گے تو یہی آگ کے لائق ہون گے جسمین وہ ہمیشہ تک رہین گے سود خوری تو اس قدر مذموم ہے کہ خدا سود کو ہمیشہ گہٹاتا ہے اور صدقات کو بڑہاتا ہے یہی وجہ ہے کہ سودخوار ایسا ممسک ہوتا ہے کہ کسی سے بلا عوض احسان کرنا نہین چاہتا اور مثل تنگ سینون کے ہمیشہ منہ تاکتا ہی رہتا ہے گویا کہ وسعت ہی نہین رکہتا کہ اپنے مال سے کچہہ بہرہ ور ہو — اور جو صدقات اور احسان کرینگے تو گیر ہون اون سے تو صلے فراخ اور بلند خیال ہون ہر کار خیر سے وہ حصہ لین کیا تمنے نہیں سنا ؎

سخیان ز اموال بر میخورند ۔ بخیلان غم سیم و زر میخورند

علاوہ اس ذلت اور خواری کے جو سودخوارون کو دنیا مین نصیب ہے خدا کی جناب مین ناشکرون کے دفتر مین لکہے جاتے ہین اور خدا کو ناشکرے بدکار کسیطرح نہین بہاتے سچ پوچہو تو انکا ایمان بہی درست نہین ورنہ جو لوگ سچے مومن ہین اور عمل بہی نیک کرتے ہیں لوگون پر احسان بہی کرتے ہین اور نماز با جماعت وقت پر پڑہتے ہین اور مالداری کی صورت مین زکوۃ بہی دیتے ہین۔ بیشک اون کا بدلہ اونکے مربی خداوند عالم کے ہان محفوظ ہین نہ اونکو ضایع ہونیکا خوف ہے اور نہ وہ اوس کے گم ہونے پر غمناک ہون گے بخلاف سود خورون کے کہ اون کو ہر طرح سے رنج و غم دیکہنے ہون گے جبہی تو ہم کہین کہ مسلمانو

شان نزول حضرت عباس اور عثمان نے کسی کسان سے کچہہ معاملہ کیا تہا جب کہیتی کٹنے کا وقت آیا تو کسان بولا کہ اگر تم اپنا سارا حق لیلوگے تو میرے کہانیکو بہی کچہہ نہ رہیگا لہٰذا نصف لیلو اور نصف کے بدلے آیندہ کو مین تمہین دگنا دونگا جب دوسرا موسم آیا اور انہون نے حسب وعدہ زیادہ چاہا تو یہ معاملہ آنحضرت کیخدمت شریف مین پہنچا تو اسپر یہ آیت نازل ہوئی ان دونو بزرگون نے سنتے ہی اس حکم کی تعمیل کی ۱۲ ام بیشک بڑون کی بڑی باتین ہین ۔ منہ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ

اللہ سے ڈرو اور بقایا سود کا چھوڑ دو اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا

تم مومن ہو پس اگر نہ کروگے تو اللہ

بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ

اور رسول کی لڑائی کیلئے خبردار ہوجاؤ اور اگر باز آؤ

فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا

تمہارے اصلی مال تمکو ملینگے نہ ظلم کرو نہ تمپر

تُظْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ

ظلم ہوگا اور اگر تنگدست ہے تو فراخی تک

اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اوسکو ڈھیل دو اور معاف کرنا ہی تمہارے حق مین بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ

اگر جانتے ہو اور اوس دن سے ڈرو جسمین تم

فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

اللہ کیطرف پہروگے پہر ہر ایک جان کو مزدوری اوسکی پوری

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

ملیگی اور اون کسیطرح سے نقصان نہ ہوگا مسلمانو!

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ

جب تم ایک مدت مقرر تک قرض پر معاملہ کرنے لگو تو اوسکو لکہہ لیا کرو

اللہ سے ڈرو اور بقایا سود کا چہوڑ دو اگر تم سچے دل سے مومن ہو پس اگر بعد سُننے کے بہی نہ کروگے اور آیندہ کو سود ہی لیتے رہوگے تو اللہ اور رسول کی لڑائی کے لئے خبردار ہو جاؤ اسلئے کہ باوجود تاکید شدید کے نہ ماننا گویا مقابلہ کرنا ہی پس جب تمہاری یہ حالت ہے تو خدا بہی تم سے اسی کے مناسب ہی معاملہ کریگا اور اگر باز آؤ تو تمہارے اصلی مال تمکو ملینگے نہ کسی پر ظلم کرو نہ تمپر ظلم ہوگا اپنے حقوق اصلی بیشک پورے لو ہاں لینے مین ایسی تنگی نہ کرو کہ خواہ مخواہ گلے پڑی جا بیٹھو نہیں آرام سے لو اور اگر تنگدست ہی تو فراخی تک اوسکو ڈھیل دو اور اگر بالکل معافی کے ہی قابل ہو تو معاف کرنا ہی تمہارے حق مین بہتر ہے اگر جانتے ہو تو ایسا ہی کرو اور جیسے حوالے کرتے ہو ویسے اوس دن سے ڈرو جسمین تم اللہ کیطرف پہروگے پہر ہر ایک جان کو مزدوری اوسکی پوری ملے گی اور اون کا کسیطرح سے نقصان نہ ہوگا اسی ظلم سے بچانے کو تو ہم اعلان دیتے ہین کہ مسلمانو جب تم ایک مدت مقرر تک قرض پر معاملہ کرنے لگو تو اوسکو لکھ لیا کرو

وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا

کوئی لکھنے والا تم مین انصاف سے لکھے اور لکھنے

يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ

والا لکھنے سے جیسا اسنے اوسکو سکھایا انکاری نہ ہو پس ضرور

وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ

لکھے اور جس پر قرض ہے وہ بیان کرتا جاے اور اسد سے ڈرے

رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِن كَانَ

جو اوسکا مربی ہو اور اوس مین سے کوئی چیز کم نہ کرے ہان اگر مقروض

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ

ناسمجھہ ہو یا ناتوان ہے یا بتلا

لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ

نہیں سکتا تو اوسکا متولی انصاف سے بتلاتا جائے

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ

اور دو مردون کو گواہ بناؤ اور اگر

فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ

دو مرد نہ ہون تو ایک مرد اور دو عورتین

مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ

جو تمہارے پسندیدہ گواہون سے ہون تاکہ ایک

إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ

کے بہولتے وقت دوسری اوسے یاد دلادے

آپ ہی نہ لکھو بلکہ کوئی لکھنے والا تم مین انصاف سے لکھے اور
لکھنے والا جیلے بہانے سے کہ میرا خط اچھا نہین یا مجھے کچھہ کام
ہے لکھنے سے جیسا اسد نے اوسکو سکھایا انکاری نہ ہو پس یہ
سمجھکر کہ خدا نے مجھہ کو محض اپنی مہربانی سے سکھایا ہے ضرور
لکھے اور جس پر قرض ہے وہ بیان کرتا جائے اور بتلاتا ہوا اسد سے
ڈرے جو اوسکا مربی اور کارساز ہے اور اوس کے حق مین سے
کوئی چیز کم نہ کرے ہان اگر مقروض ناسمجھہ ہو کہ جانتا ہی نہین کہ
سو اور پچاس مین کیا فرق ہے یا بہت ہی بوڑھا ناتوان ہو یا کسی
مانع سے بتلا نہین سکتا تو ان سب صورتون مین اوسکا متولی
انصاف سے بتلاتا جائے اور بعد تحریر کاغذ دو مردون کو گواہ بنا ڈالو
اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جو بوجہ دینداری کے
تمہارے پسندیدہ گواہوں سے ہوں مقرر کرو تاکہ
ایک کے بہولتے وقت دوسری اوسے یاد دلاوے
اسلئے کہ عورتوں میں عموماً بوجہ برودت
طبیعت نسیان غالب
اور حافظہ مغلوب
ہوتا ہے

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا
اور گواہ بلانے وقت انکار نہ کریں اور مدت تک
تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا
لکھنے سے سستی نہ کرو چھوٹا ہو خواہ بڑا یہ
إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ
ہی اللہ کے ہاں انصاف اور بڑا مضبوط
لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ
ذریعہ شہادت یاد رکھنے کا ہے اور اس سے امید ہے
تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا
کہ شک میں نہ پڑو ہاں جبکہ معاملہ دست بدست ہو جسکو
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا
اوسی وقت ہاتھ بہ ہاتھ لیتے دیتے ہو تو اسکے نہ لکھنے میں تمہیں
وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ
گناہ نہیں اور خرید فروخت کرتے ہوئے گواہ کیا کرو اور نہ
كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ
کو ضرر ہوگا نہ گواہ کو اگر کرو گے تو یہ تمہارے
فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ
حق میں گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرتے رہو خدا تمکو سکھاتا ہے
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ
اور خدا بے خبر نہیں اور اگر تم

اور مقرر کردہ گواہ بلانے وقت انکار نہ کریں اور مدت تک لکھنے سے سستی نہ کرو چھوٹا ہو خواہ بڑا یہ لکھنا ہی اللہ کے ہاں انصاف اور بڑا مضبوط ذریعہ شہادت یاد رکھنے کا ہے اور اس سے امید ہے کہ وقت ادائے شہادت شک میں نہ پڑو ہاں جبکہ معاملہ دست بدست ہو جسکو اوسی وقت ہاتھ بہ ہاتھ لیتے دیتے ہو تو اسکے نہ لکھنے میں تمہیں گناہ نہیں اور خرید و فروخت کرتے ہوئے گواہ کیا کرو نہ کاتب کو ضرر پہونچے نہ گواہ کو کہ خواہ مخواہ موقع بے موقع اون کو کھینچتے پھرو جس سے اون کا نقصان ہو اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہارے حق میں گناہ کی بات ہوگی ایسا مت کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو خدا تمپر مہربان ہے اور تمہاری بھلی کی باتیں تمکو سکھاتا ہے اور خدا بعد سکھانے کے غافل اور بے خبر نہیں بلکہ ہر چیز کو جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کاتب نہ پاؤ تو اپنی کوئی چیز قرض خواہ کے ہاتھ میں بغیر سود گرو دیا کرو ہاں
اگر کوئی شخص کسی کو معتبر جانے
اور اوس سے کوئی چیز گرو
نہ لے تو وہ معتبر اپنے قرضہ
کو ضرور ادا کر دے اور
اوسکی حق تلفی میں اللہ
سے ڈرے جو اسکا
مالک ہے اور کسی
قسم کی بددیانتی

سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ

سفر میں ہو اور کاتب کو نہ پاؤ تو تو گرو دیا کرو

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي

پس اگر کوئی شخص کسیکو معتبر جانے تو وہ معتبر اپنے قرضہ

اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا

کو ضرور ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اسکا مالک ہے

تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ

اور گواہی کو نہ چھپاؤ جو کوئی اوسکو چھپائیگا تو جان لوکہ

قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لِلّٰهِ

اسکا دل بگڑا ہوا ہے خدا تمہارے کاموں کو جانتا ہی اللہ ہی کا

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا

ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو

کریگا تو گویا اپنے مالک سے بگاڑیگا جس کا نتیجہ اوسکے حق میں

اچھا نہ ہوگا اور اگر تم کسی معاملہ میں گواہ ہو تو گواہی نہ چھپاؤ جو

کوئی اوسکو چھپائیگا خواہ کسی غرض سے چھپاوے تو جان لوکہ

اوسکا دل بگڑا ہوا ہے اسکی سزا پاویگا اسلئے کہ خدا تمہارے

کاموں کو جانتا ہے اوسکا علم نہایت وسیع

ہے اس لئے کہ اللہ ہی کا ہے جو

کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے

جب کہ ملک اتنا وسیع ہے

تو علم بھی وسیع ہے

پس تم یہہ سمجھکر کہ خدا

سب کچھ جانتا ہے

ظاہر و باطن گناہ چھوڑ دو اور اگر تم ظاہر کرو

شان نزول معاملہ سابقہ کی تاکید کرنے کو کہ انصاف سے کرو اور کسی کی جانب داری نہ کرو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

حاشیہ نمبر ۲ (ان تبدوا ما فی انفسکم) ان آیت کی تفسیر جو ہمنے کی ہے اون آثار سے مخالف نہیں جن میں اس آیت کا منسوخ ہونا مذکور ہے اس لئے کہ نسخ کے معنے اون میں اصطلاحی نہیں کیونکہ اصطلاحی نسخ کا محل انشادات ہوا کرتے ہیں علامہ سیوطی نے اتقان میں لکھا ہے کہ نسخ کا محل امر نہی اور وہ خبر ہے جسمیں انشا کے معنی ہوں اور جس خبر میں انشا کے معنی نہ ہوں وہ ہرگز محل نسخ نہیں ہوسکتی اور وعدہ و وعید پر بھی نسخ نہیں آسکتا ہے چونکہ یہ آیت انشا نہیں خبر ہے بلکہ وعید پس یہاں پر نسخ کے معنی بجز اسکے صحیح نہ ہونگے کہ پہلے اس آیت کے معنی اظہار اور اخفا کے تھے بعد نزول آیت ثانیہ کے اسکے معنی مرادی کھل گئے یعنی اظہار عمل اور اخفاء عمل سمجھ میں آئے جیسا کہ ہمنے تفسیر میں اس طرف اشارہ کیا ہے واللہ اعلم و علمہ اتم ۱۲ منہ

مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ
اپنے جی کی کروگے یا پوشیدہ اوسکو کرو تو اللہ تم سے لیگا
بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ
حساب لیگا پھر جس کو چاہیگا بخشیگا اور جسکو چاہیگا عذاب
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
کریگا خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ
یہ رسول اور اوسکے ساتھ والے مسلمان اپنے خدا
رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
کی اُتاری ہوئی باتون کو مان گئے سب کے سب اللہ
وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
اور اوسکے فرشتون اور اوس کے رسولوں اور اسکی
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ
کتابون پر یقین لائے اور بولے کہ ہم اللہ کے کسی رسول کے ماننے میں فرق نہیں کرینگے
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
اور بولے ہمنے دل لگا کر سنا اور اطاعت کی اے ہمارے خدا ہم تیری بخشش

اپنے جی کی بُری بات کروگے یا پوشیدہ اُسکو کروگے تو ہر حال
میں اللہ تمسے اوسکا حساب لیگا پھر جسکو چاہیگا بخشیگا اور جسکو
چاہیگا عذاب کریگا یہ نہ دکا کہ کسی قوی اور زبردست سے
دب جائے کیونکہ اوس سے تو کوئی زبردست ہی نہیں
اسلئے کہ خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے جیساکہ خدا اپنی صفات
خداوندی میں کامل اور یکتا ہے اسی طرح بعض بندے بھی
اپنی صفات بندگی میں کامل ہیں جو حکم اونکو پہنچے خواہ انکی
طبیعت کے مخالف ہو یا موافق سب کو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ
یہ رسول اور اوسکے ساتھ والے مسلمان کیسے اپنے خدا کی
اوتاری ہوئی باتوں کو مان گئے سب کے سب اللہ اور
اوسکے فرشتون اور اوس کے رسولون اور اوسکی کتابوں پر
یقین لائے اور بولے کہ ہم اللہ کے کسی رسول کے ماننے میں
فرق نہیں کرینگے کہ یہود نصاری کی طرح بعض کو مانیں اور بعض
سے انکاری ہوں اور یہ بھی بولے کہ جو حکم ہمکو ہوا ہمنے دل لگاکر
سنا اور قبول کرکے اوسکی اطاعت کی اگر اوسمیں ہم سے غلطی
ہو جائے تو اے ہمارے خدا ہم تیری بخشش چاہتے ہین اور

شانِ نزول ۔ پہلی آیت جسمین اِنْ تُبْدُوْا ہے اوس کے ظاہری معنے تہے کہ اگر تم اپنے جی کی بات کو چھپاؤگے تو بھی عذاب ہوگا اس سے
صحابہ کو رنج اور بیقراری ہوئی اور عرض کیا کہ اگر ہمارے دلوں کے خیالات فاسدہ پر بھی ہمین سزا ملی تو پھر ہمارا کیا حال ہوگا دل مین تو خیالات
ہر طرح کے بلا اختیار آجاتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی طرح گھبراؤ نہیں بلکہ جو حکم آوے اوسکو تسلیم کرو خدا علیم و حکیم ہے کوئی مناسب حکم اُتاریگا
اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم کسیکو اوسکی طاقت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتے جو غلط خیالات تمہاری دل میں بلا اختیار پیدا ہوتے ہین یا آئندہ کو ہونگے اون پر
تمکو پکڑ نہ ہوگی ترمذی تفصیل سے۔ اس آیت کے فضائل احادیث میں بہت ہین ایک حدیث مین جو مسلم نے روایت کی ہے مذکور ہے کہ ایک فرشتے نے آسمان سے آکر حضرت
اقدس کو مبارکباد دی کہ آپ کو دو چیزین ایسی ملی ہین کہ آپ سے پہلے کسی کو نہین ملین وہ سورہ فاتحہ اور سورہ بقر کی اخیر کی آیتین ہین ۔ م امنہ

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ

اور تیری ہی طرف پہر آنا ہے خدا کسی کو طاقت

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ

اوسکی سے بڑہکر حکم نہیں دیتا جو کچھ کوئی نیکی کرے وہ اوسیکو

وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

ہے اور جو برائی کرے اسکا وبال بہی اوسی پر ہوگا اے ہمارے مولا!

اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

نہ پکڑ ہمکو اگر ہم سے بہول چوک ہو جاوے اے ہمارے مولا! نہ رکھ

عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

ہمپر بوجھ بہاری جیسا کہ رکھا تہا تونے ہمسے

مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

پہلوں پر اے ہمارے مولا ہمکو ایسا حکم نہ بتلا کہ جسکی

لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا

ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگذر کر اور ہمکو بخش

وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

اور ہمپر رحم فرما تو ہی ہمارا والی ہے پس تو ان کافرون

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پر ہمکو فتحیاب کر

ع

اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ تیری ہی طرف پہر آنا ہے اللہ کی
طرف سے بہی ایسے نیک بندوں کی دعا قبول ہوئی اس لئے
خدا کسی کو طاقت اوسکی سے بڑہکر حکم نہیں دیتا بعد مناسب حکم
دینے کے جو کچھ کوئی نیکی کرے وہ اوسی کو ہے اور جو برائی کرے
اوسکا وبال بہی اوسی پر ہوگا یہ سن کر بہی وہ مومن یہی کہتے رہتے ہیں
کہ اے ہمارے مولا! نہ پکڑ ہمکو اگر ہم سے بہول چوک سے گناہ
ہو جاوے اے ہمارے مولا! نہ رکھ ہمپر بوجھ بہاری جیسا کہ
رکھا تھا تونے ہمسے پہلوں پر کہ اونکی توبہ قتل نفس سے ہوتی تہی

اے ہمارے مولا! ہمکو ایسا حکم نہ بتلا کہ جس کی ہم
میں طاقت نہ ہو اے ہمارے مولا! اور
ہماری آرزو ہے کہ ہمارے قصور سے
درگزر کر اور ہمکو اپنی مہربانی
سے بخش اور ہمپر رحم فرما
تو ہی ہمارا والی ہے پس تو
ان کافرون پر جو
تیری توحید اور تیرے رسول کے ماننے کی وجہ
سے ہمیں ستائیں ہمکو فتحیاب کر

آمین یا رب العٰلمین +

اللهم اغفر لكاتبه ولوالديه بحق محمد وآله اجمعين

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ
هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم
یا حی
یا قیوم
فصلناه على علم هدى ورحمة لقوم يؤمنون
الحمد للہ والمنۃ کہ مسلمانون
کی پیشوا اور غیر قومون کی رہنما
یعنے
تفسیر ثنائی
جلد دوم
مصنفہ مولنا وبالفضل اولنا جناب
مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدرس
اول مدرسہ تائید الاسلام امرتسر
قیمت عہ دو روپیہ چار آنہ
محصول ڈاک بذمہ خریدار

تفسیر ثنائی کے متعلق علماء کرام اور معزز ناظرین کی آرائین

تفسیر ثنائی جلد اول کے آخیر صفحہ سر ورق پر خاکسار مصنف نے علماء کرام کی خدمت میں لیضہ لکھا تہا جسکا مضمون یہ تہا کہ اہل علم جو کچھ لکہا ہے اپنے جوش اسلامی سے لکہا ہے اگر اس تحریر مین کچھ غلطی ہوگئی ہو تو براہ مہربانی براہ راست اثم آثم کو مطلع فرمادین چنانچہ بعض کرم فرماؤن کے عنایت نامجات پہنچے جو درج ذیل ہین *

جناب مولوی سلطان محمود صاحب ملتانی

قد ادرت قداح الانظار فی مظان (من المقسبر الثنائی) تذل فیها اقدام الافکار فوافیت جامعہ صانہ الله عما شانہ صحیح الاٰیۃ صاملیح الحکایۃ فیا حبذا لمن کان الله وحدہ مربی نظرہ ومنتہی امرہ

جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

اما بعد فانی رایت وطالعت التفسیر الثنائی فوجدتہ انہ کتاب مستطاب وفصل خطاب بلا ارتیاب مضامینہ الطف من الدیباج والحریر ونحاویہ انظف من الفضۃ والقوارير لعمری انہ لعروۃ وثقی لطالب الرشد والهدی سطورہ کانہا انہار الجنان ومکاتیبہا احلی من السکر والرمان کیف لا وقد بذهبہ وبرتبہ حاوی الفروع والاصول منقح المعقول والمنقول المناظر الذکی محبنا المکرم المولوی ثناء الله الامرتسری حفظہ الله عن شر الغبی والغوی اتی فیہ بتحقیقات ینشط بہا الاذہان وتدقیقات تعجب الاذان - ان ذمہا السفیہ تسوف یمدحہا الفقیہ اللهم اجعلہا مقبولۃ بین الاعلام بحرمۃ نبیک سید الانام آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جناب مولوی سید علی صاحب لاہوری خلف الصدق جناب مولوی سید ابو القاسم صاحب لاہوری

فبعد قد وصل الی المجلد الاول من الکتاب المستطاب الموسوم بالتفسیر الثنائی فلما صوبت الفکر فی مسالک هذہ الابواب من بعض مقامات هذا الکتاب وصعدت نظری الی شامخات محکمات بنایہ بآلات افکار ذلک الجناب فکانی اراہ وذلک ما الکتاب اسمع کلامہ فی نطق الخطاب مع هذا البعد البعید وطول الحجاب فلعمری الف هذا التفسیر بازین التقریر واحسن التحریر مع ترتیب انیق وتہذیب شیق وبیان بلیغ وتحقیق دقیق وتدقیق عمیق ما تلذبہ النفوس وتقربہ الاعین وتسر بہ القلوب وتشفی بہ الصدور وهو یلیق ان یکتب بالنور علی وجنات الحور وفی الجنات علی ابواب القصور فطوبی لمن سرح نظرہ فی ریاضہ واستقی قریحتہ من حیاضہ واتخذہ جلیسا لوحدتہ وانیسا لوحشتہ وضیاء لبصیرتہ وموجبا لسلوتہ وصاحبا لخلوتہ ورفیقا فی سفرہ

جناب مولوی ولی محمد صاحب از گمہیانہ ضلع جہنگ

اما بعد فلا یعزب عن اولی الالباب اصحاب الفضل اللباب انی وقد وجدت التفسیر الثنائی بالمباحث اللطیفۃ الصحیحۃ غیر شطائی فی المعقولات کالکبیر والمنقولات کالکثیر وفی المطالب کالکسیر کشاف الغشاء سراج الغسق وبیضاء فی الغطاء من قرعہ فقد حق ووجد منہا احدا من جرح نقد قال الحق من التشہیر فی الآفاق والمعروف بحسن الاخلاق فرید العصر وحید الفسر الفاضل الادیب ربیب العالم والنجیب اللبیب مفسر کلام الله المدعو بابی الوفاء ثناء الله جزاہ الله الاو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓمّٓ ۚ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

میں ہوں اللہ بڑا جاننے والا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ نَزَّلَ عَلَيْكَ

لائق نہیں جو دایم زندہ تھامنے والا اوس نے

خدا فرماتا ہے میں ہوں اللہ بڑا جاننے والا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لایق نہیں نہ مسیح نہ عزیر نہ کوئی نہ کوئی کیونکہ لایق عبادت وہ ہو جو دایم زندہ مخلوق کو تھامنے والا زندہ رکھنے والا ہو۔ اور مسیح تو خود اپنی حیاتی اپنی بقا میں خدا کا محتاج ہے۔ پھر وہ کسطرح خدا او معبود ہوسکتا ہے۔ وہی خدا جو سچا معبود ہے اُس نے

شانِ نزول (الٓمّٓ) نجران (شہر) سے قریب ساٹھ کے عیسائی حضرت اقدس کی خدمت میں آئے اور اگر جواب سوال کرنے سے پہلے اونہوں نے اپنے طریق پر مسجد نبوی میں نماز ادا کی بعد نماز کے مجلس مناظرہ قایم ہوئی آپنے اُن سے کہا مسلمان ہوجاؤ وہ بولے ہم تو پہلے ہی سے مسلمان ہیں۔ آپنے فرمایا مسلمان تم جبتک نہیں سکتے کہ اللہ تعالی کے لئے بیٹے کے ہونیکا عقیدہ اور صلیب کی عبادت اور خنزیر کا کھانا نہ چھوڑو۔ مسیح کی الوہیت میں بہت گفتگو جب کرچکے تو آپنے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ اولاد باپ کے مشابہ ہوتی ہے۔ بولے ہاں آپنے فرمایا خدا ہمارا مالک تو ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ ہی زندہ رہیگا اور مسیح تو فنا ہوجائیگا۔ خدا تو تمام زمین آسمان کی چیزیں جانتا ہے اور مسیح تو سوا ان اشیاء کے جو خدا نے اوسکو بتلائی ہیں نہیں جانتا۔ کیا تمہیں یہ بھی خبر نہیں کہ مسیح کو اُسکی ماں نے مثل اور عورتوں کے پیٹ میں اٹھایا اور وہ پیٹ میں بھی وہی غذا پاتا رہا جو اور بچے پاتے ہیں یہ سنکر خاموش ہوگئے۔ اسکے بعد اس سورہ کا ابتدا نازل ہوا (معالم مختصراً)

راقم کہتا ہے کہ یہ واقعہ اخلاق محمدیہ کا کامل ثبوت ہے عیسائی لوگ مسجد نبوی میں نماز اپنے طریق سے پڑھیں اور آنحضرت

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
تیرے پاس سچی کتاب بھیجی جو اپنے سے
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ
پہلے کو سچا بتلانے والی اور توریت
وَالْاِنْجِيْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى
انجیل کو پہلے لوگوں کی ہدایت کے لیئے اتارا
لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ
اور فیصلہ کرنے والا (قرآن) نازل کیا
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
جو لوگ اللہ کے حکموں سے مونہہ پھیرین
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
اون کے لیئے سخت عذاب ہے اور اللہ بڑا زبردست
ذُو انْتِقَامٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى
بدلہ لینے والا ہے خدا سے تو کوئی چیز
عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
چھپی نہین نہ آسمان کی نہ زمین کی

تیرے پاس اے محمد سچی کتاب بھیجی ہے جو اپنے سے پہلے مضامین
نازلہ کو سچا بتلانے والی اور غلط واقعات کی تغلیط کرنے والی
کیونکہ یہ کتاب نگہبان ہے واقعات گذشتہ پر مسیح کی الوہیت کے
مضمون سے جو یہ کتاب انکاری ہے تو اسلئے کہ وہ مضمون منزل
من اللہ نہین نہ اسلئے کہ یہ کتاب توریت اور انجیل کو نہین مانتی
بلکہ توریت انجیل کی بابت تو صاف لفظوں میں منادی کرتی ہے
کہ اللہ نے توریت و انجیل کو پہلے سے لوگون کی ہدایت کیلئے اتارا
تھا اور اونکی تبلیغ عام کا حکم بھی دیا تھا مگر چونکہ نادان لوگون
نے اونمین کمی زیادتی اور بیجا تاویلین کرنی شروع کردیں اسلئے
خدا نے فیصلہ کرنے والا قرآن شریف نازل کیا۔ پس جو لوگ اللہ
کے ان حکمون سے مونہہ پھیرین اور اپنی ہی ہٹ پر اڑے رہین
اور خدا کے بندہ کو خدا کہنے سے باز نہ آوین اونکے لئے سخت
عذاب ہے اور اللہ بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ یہ لوگ
اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ مسیح میں خدائی علامات میں سے تو کوئی
بھی نہین مسیح کو توکل کی خبر بھی معلوم نہ تھی اور خدا سے تو کوئی
چیز چھپی نہین نہ آسمان کی نہ زمین کی اور مسیح تو مخلوق ہے اور

متعلقہ شان نزول

(فداہ روحی) خاموش ہین اور باوجود قدرت کے کچھ نہ کہیں وائے برحال ما کہ ہم ایسے نبی کی امت جو غیرون کو بھی اپنی مسجد میں منع نہ کرے ہم
ایک فریق دوسرے کو باین جرم کہ ہمارے طریق کے خلاف نماز کیون پڑھتا ہے گو مسلمان ہے اور ہماری طرح رکوع سجود کرتا ہے لیکن چونکہ آمین
اونچی کرتا ہے یا ہمارے مقررہ موضع سے خلاف ہاتھ باندھتا ہے مسجد سے باہر نکال دیتے ہین اور اتنی ہی بات پر قناعت نہین بلکہ کچہرین
مین ہندوون اور عیسائیون کے ہان اس امر کا فیصلہ کراتے ہین کہ کونسا فریق مسجد مین رہنے کا حقدار ہے جس کے دوسرے لفظون مین یہی ہین کہ کون
فریق مسلمان ہے اور کون مسلمان نہین سچ ہے ؎ شنیدم کہ مردان راہ خدا۔ دل دشمنان ہم نکردند تنگ۔ ترا کے میسر شود این مقام۔ کہ بادوستانت خلافست و جنگ
منہ

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ
وہی تمہاری صورتیں رحموں میں جس
فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ
طرح چاہتا ہے بنا دیتا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
اُسکے سوا کوئی معبود نہین جو بڑا غالب
الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
بڑی حکمت والا ہے اسی نے تیری طرف
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ
کتاب اتاری ہے جس میں سے بعض
مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ
احکام واضح ہین یہی اصلی غرض کتاب کی ہیں

خدا خالق۔ وہی خدا تو تمھاری صورتین رحمون میں جس طرح چاہتا ہے بنا دیتا ہے۔ کسیکو اسمین دخل نہین یہ صفات لازمہ الوہیت مسیح مین کہان ہین۔ پس یقینًا جانو کہ اُسکے سوا ساری دنیا میں کوئی بھی معبود نہین جو علاوہ صفات مذکورہ کے بڑا غالب کسی سے مغلوب نہ ہونے والا نہ کسی سے دبنے والا اور بڑی حکمت والا ہو جس کام کو کرنا چاہے ایسی حکمت سے کرتا ہے کہ کسی کے وہم وگمان مین نہ ہو۔ نہ کہ دشمنون سے دبکر "ایلی ایلی"† پکارتا پھرے اور پھر بھی دعوی خداوندی کرے۔ یاد رکھ اوسی زبردست غالب حکمت والے نے تیری طرف اے محمد ایک واضح ہدایت کرنے والی کتاب اُتاری ہے جسمین سے بعض احکام بالخصوص وہ حکم جنمین یہ لوگ کجروی کرتی ہین جیسے توحید خداوندی واضح ولایح ہین یہی اصلی غرض کتاب کی ہین جنکو لئے کتاب بھیجی ہے جو ان حکمون کے الفاظ سے سمجھ مین آتا ہے

حاشیہ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ اس آیت کے معنی بتلانے مین علما کا کسی قدر اختلاف ہے کہ محکمات اور متشابہات کیا ہیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے خیال کے مطابق انکی تفسیر کی ہے کوئی کہتا ہے جو ہر مذہب اور ملت میں برابر حکم رکھتے ہیں جیسے صدق وکذب کی مدح و مذمت محکمات ہین اور جو ادیان مین مختلف ہین وہ متشابہات ہین۔ کوئی کہتا ہے کہ توحید محکم ہے اور اسکے سوا بعض احکام متشابہ ہین۔ بعض کی رائے ہے کہ ناسخ محکم ہے اور منسوخ متشابہ۔ بعض کہتے ہین کہ جو آیت اپنے معنی صاف لفظون مین بتلا دے وہ محکم ہے اور جو کسی قدر خفا رکھتی ہو وہ متشابہ ہے

اصل تحقیق اس امر کی قرآن کی اسی آیت مین غور کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اس جگہ خداوند تعالی نے گو محکم اور متشابہ کی ماہیت اور تعیین نہین بتلائی۔ لیکن اسمین شک نہین کہ متشابہات کا حکم بتلا دیا جس سے انکی ماہیت کا بھی بوجہ علم ہو گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ جن لوگون کے دلون مین کجی ہے وہ متشابہات کے پیچھے بغرض فتنہ پردازی پڑتے ہین اور یہہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم انکے اصل معنی سمجھنا چاہتے ہین یا جو ہم نے بیان کئے

وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ
اور دوسرے ملے جلے ہین
فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ
پس جنکے دلون ہین کجی ہے اوس مین سے
مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ
ملتے جلتے کے پیچھے پڑینگے تاکہ گمراہ کرین
تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ
اور انکی اصلی مراد پاوین حالانکہ اونکا اصل مطلب خدا اور راسخ
فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ
علم والون کے سوا کوئی نہین جانتا کہتے ہین کہ ہم اس کو
مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ
مان چکے ہین یہ سب ہمارے خدا کے پاس سے ہے۔

وہی مُراد ہے اور ان الفاظ کا کوئی ترجمہ اور معنی بھی خلاف مطلب نہین اور دوسرے احکام کچھ ملے جلے ہین جن کے ظاہر الفاظ کا مطلب اصل مطلب سے غیر ہے۔ پس جن کے دلون مین کجی ہے وہ اوس کتاب مین سے ملتے جلتے احکام یا اخبار کے پیچھے پڑجاتے تاکہ لوگون کو گمراہ کرین اور بظاہر یہ غرض جتلا دینگے کہ اونکی اصلی مُراد پاوین اور لوگون کو اصل مطلب سے آگاہ کرین حالانکہ اون کا اصل مطلب خدا اور راسخ علم والون کے سوا کوئی نہین جانتا ان کو اتنا رسوخ فی العلم کہان کہ اونکی طرح یہ بھی سمجھین یہ تو سرسری لفظون کے تراجم اور ظاہری مفہوم کو بلا قرینہ سُن کر بڑبڑا اٹھتے ہین لائق اور قابل لوگ اس بھید کو جانتے ہین۔ جب ہی تو کہتے ہین کہ ہم اس قرآن کو مان چکے ہین بیشک یہ سب اول سے آخر تک ہمارے خدا کے پاس سے ہے

بقیہ حاشیہ ہین یہی اصلی ہین۔ اب ہم اپنے زمانہ کے اہل زیغ (عیسائیون اور آریون ہندؤون وغیرہم) کو دیکھتے ہین تو اس آیت کی بالکل صداقت پاتے ہین کہ یہ لوگ قرآن شریف کی جن آیتون پر اعتراض کرتے ہین وہ آیات بھی بول رہی ہین کہ ہم متشابہات ہین اور ہم پر نکتہ چینی کرنے والے اہل زیغ ہین مثلاً آیت نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ جسکے ظاہری معنی ہین کہ منافقون نے خدا کو بھلا یا خدا نے اون کو بھلایا'' اہل زیغ تو سُنتے ہی سٹپٹائے کہ خدا بھی کسی کو بھول جاتا ہے دیکھو مسلمانون کا خدا بھولتا ہے ایسا ہے ویسا ہے یا دوسری آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ الآیہ جسکے ظاہری معنی ہین کہ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہین وہ تو اللہ ہی سے کرتے ہین'' اللہ کا ہاتھ اون کے ہاتھون پر ہے'' اس پر اہل زیغ نے شور مچایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو خود خدائی کے مدعی ہین اپنے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ بتلاتے ہین۔ یا آیت مسیح علیہ السلام کے روح اللہ اور کلمۃ اللہ دائی جس کے ظاہری معنی سے اہل زیغ نے ورقون کے ورق سیاہ کردئیے کہ قرآن بھی مسیح کی اُلوہیت کا مقر ہے۔ حالانکہ اس قسم کی آیتون کا مطلب حسب محاورہ زبان صاف ہونے کے علاوہ خود قرآن شریف مین قرینہ بھی رکھتا ہے۔ پہلی آیت کا

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
اور بجز عقل والون کے کوئی نہیں سمجھتا
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ
اے ہماری خدا ہمارے دلون کو بعد ہدایت
هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ
کرنے کے ٹیڑھا مت کر اور اپنے ہان سے ہمکو رحمت
رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝
مرحمت کر بیشک توہی بڑا فیاض ہے۔
رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ
اے ہمارے خدا بیشک توہی آدم کو ایکدن جمع کریگا جسمین کوئی شک
فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝
نہین۔ اللہ کبھی اپنے وعدے خلاف نہین کیا کرتا

اور اس بھید کو بجز عقل والون کے کوئی نہین سمجھتا۔ سمجھداروں کی
نشانی یہ ہے کہ وہ سب اپنی دینی اور دنیاوی امور پر سجدا کرتے
ہین اور اپنی تمام آرزوئین اوسی سے مانگتے ہین اور دعا کرتے
ہین کہ اے ہمارے خدا ہمارے دلون کو بعد ہدایت کرنیکے ٹیڑھا
مت کر تاکہ ہم بھی تیرے کلام سمجھنے مین کجروی نہ کرین اور اپنے
ہان سے ہمکو رحمت سے حصہ مرحمت کر بیشک توہی بڑا فیاض ہے۔
اور نشانی داناؤن کی یہ ہے کہ وہ خدا اور اوسکے فرمودہ پر ایمان
کامل رکھتے ہین اور اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ اے ہمارے خدا
بیشک تو سب بنی آدم کو ایک دن جمع کرے گا جسمین کوئی شک نہین
اسلئے کہ اللہ کبھی اپنے وعدے خلاف نہین کیا کرتا۔ یہی لوگ ہمارے
ہان مقبول بندے ہین گو بوجہ ناداری ظاہر بینوں کی نظر مین حقیر اور ذلیل
ہون۔ اس لئے کہ صرف مال و دولت تو ہمارے ہان کوئی قابل عزت

بقیہ حاشیہ قرینہ یہ ہے کہ خود خدا نے فرمایا وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (تیرا رب کسی کو بھولتا نہین) اس سے معلوم ہوا کہ نسیہم
اپنے ظاہری معنے مین نہین بلکہ اسکے معنی ہین کہ خدا نے بھی اون کو اس بھول کی سزا دی۔ دوسری آیت کے معنے سمجھنے
کو بھی قرآن مجید مین لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (کہ خدا کی مثل اور مشابہ کوئی چیز نہین) موجود ہے۔ پس آیت موصوف کے
معنی بالکل صاف ہین کہ لوگ جو کچھ تیرے ساتھ معاملہ کرتے ہین چونکہ تو ہمارا رسول ہے اسلئے وہ در اصل ہمارے ہی ساتھ
ہے بیعت کے وقت تیرا نہین گویا خود خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھون پر ہے اسمین کیا اعتراض ہے۔ اسی طرح مسیح کی الوہیت
کے متعلق اہل زیغ نے وہ مقامات قرآن مجید کے نہ دیکھے یا دانستہ اغماض کیا جنمین صریح لفظون مین اس مسئلہ کو قرآن
شریف نے رد کیا ہے چنانچہ اسی جلد کے کسی مقام مین مفصل آتا ہے۔ غرض اس قسم کی کارروائیان اہل زیغ کی دیکھکر
یقین ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید کی بعض آیتین بیشک متشابہ ہین اور بعض محکم۔ گو متشابہات کے معنی بہی ملی جلی جسکو
کم فہم مخاطب سرسری نظر سے نہ پہچان سکے۔ لیکن جو لوگ سمجھدار اور راسخ فی العلم ہین اون کو تو ان باتون کی خوب

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ

جو لوگ منکر ہوئے ہین اونکے مال اور اولاد

وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَٰئِكَ

اللہ کے عذاب سے اونہین کچھ نہ بچا سکین گے اور یہ لوگ

هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۞ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ

جہنم کی آگ کا ایندھن ہونگے۔ انکی حالت اور عادت بعینہ

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا

فرعونیون کی اور ان سے پہلون کی سی ہے جنہون نے ہمارے حکمون

بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ

کو جھٹلایا۔ اونکے گناہون کی وجہ سے خدا نے اونکو پکڑا اور خدا

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۞ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ

بڑی سخت عذاب والا ہے تو کافرون سے کہدے کہ تم مغلوب کیے جاؤگے

نہین کیا تم نہین جانتے کہ جو لوگ ہمارے احکام سے منکر ہوئے ہین اونکو جب سزا ملنے لگیگی تو اونکے مال اور اولاد اللہ کے عذاب سے اونہین کچھ نہ بچا سکین گے۔ اور یہ لوگ جہنم کی آگ کا ایندھن ہون گے۔ ان منکرون کی حالت اور عادت بعینہ فرعونیون کی اور اُن سے پہلون کی سی ہے۔ جنہون نے ہمارے حکمون کو جھٹلایا پس باوجود مال و دولت کے عذاب الٰہی سے نہ بچ سکے آخر کار اونکے گناہون کی وجہ سے خدا نے اون کو پکڑا اور خدا کی پکڑ سے کوئی بھی اونکو نہ بچا سکا۔ اِسلئے کہ خدا بڑے سخت عذاب والا ہے اوسے کوئی چیز مانع نہین ہوسکتی۔ اِسی طرح یہ کفار نیز معاند بھی جو اپنے ظاہری اعزاز پر نازان ہین انکا بھی یہی حال ہوگا۔ بیشک ابھی سے تو ان کافرون کو کہہ دے کہ تم بھی تھوڑے دنون تک مغلوب کئے جاؤ گے جیسے کہ تم جیسے پہلے مغلوب ہو چکے ہین۔

بقیہ حاشیہ پہچان ہوتی ہے۔ اِسکی مثال محسوس مین دیکھنی ہو تو سونے اور ملمع کا زیور ایک جگہ رکھ کر دیکھین کہ کس طرح ناسمجھ آدمی دھوکہ کھا کر سونے کو چھوڑ کر ملمع کے پیچھے پڑتے ہین۔ اور صراف ایک نظر مین تاڑ جاتے ہین کہ اصل کیا ہے اور نقل کیا ہان یہ سوال رہا کہ خدا کو جب معلوم تھا کہ ان آیتون پر لوگ معترض ہونگے تو ایسے الفاظ مین مدعا کو بیان ہی کیون کیا۔ تو یہ سوال بالکل اوس سوال کے متشابہ ہے جیسا مجھ سے کسی دہریہ نے کہا تھا کہ اگر خدا ہے اور وہ بقول تمہارے رحیم و کریم بھی ہے تو بدہضمی کرنیوالی چیزین کیون پیدا کین۔ اِس کا جواب تو شاید کسی قدر مشکل بھی ہو متشابہات کے سوال کا جواب تو بالکل صاف ہے اور خود قرآن مجید مین مذکور ہے إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنے قرآن کو ہمنے عربی زبان مین اوتارا ہے جو عربی کے محاورات ہونگے انہین کے موافق مضمون ادا ہوگا بھلا اسی طرح ہم اہل زبان سے پوچھتے ہین کہ پرمیشور نے جو وید مین اگنی کا لفظ بولا جس سے عام ہندو اور حامیان وید نے آگ سمجھ کر آتش پرستی شروع کر دی حالانکہ (بقول آریہ سماج) اگنی سے ذات باری مراد ہے تو اگنی کے بجائے

شان نزول
قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ
اور جہنم مین جمع کئے جاؤ گے اور وہ برا ٹھکانا ہے
قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا
تمہارے لئے اون دو فوجون میں جو بھڑی تھین
فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى
نشانی ہے ایک جماعت اللہ کی راہ مین لڑتی تھی اور دوسری جماعت
كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ
کافر تھی اون کو اپنے سے دُگنا آنکھون دیکھتے تھے
وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ اِنَّ
اللہ اپنی مدد سے جسکو چاہتا ہے قوت دیتا ہے بیشک
فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ
اسمین سمجھ والون کے لئے بڑی نصیحت ہے

اور بعد مغلوب ہونیکے جہنم مین جمع کئے جاؤ گے جہان تمکو ہمیشہ رہنا ہوگا اور وہ جہنم بہت برا ٹھکانا ہے۔ باز آجاؤ ورنہ ذلیل و خوار ہوگے اگر اپنی صنعت جنگ وغیرہ پر ناز رکھتے ہو تو واقعات گذشتہ کو دیکھو تمہارے لئے اون دو فوجون مین جو جنگ بدر مین بھڑی تھین کمال قدرت خداوندی کی نشانی ہے ایک جماعت اون مین سے جو مسلمان تھی اللہ کی راہ مین بغرض نصرت مظلوم مسلمانان لڑتی تھی اور دوسری جماعت جو کافر اور ظالم تھی علاوہ سازوسامان کے اونکی کثرت بھی اس درجہ تھی کہ مسلمان اونکو اپنے سے دُگنا آنکھون سے دیکھتے تھے۔ مگر پھر بھی اون ضعیف اور کمزور لوگون کی فتح ہوئی جو علاوہ بے سامانی کے تعداد مین بھی بہت کم تھے۔ اسلئے کہ اللہ اپنی مدد سے جسکو چاہتا ہے قوت دیتا ہے بیشک اس واقع مین سمجھ دارون کے لئے بڑی نصیحت ہے۔ مگر چونکہ

بقیہ حاشیہ کوئی اور لفظ مناسب کیون نہ رکھ دیا جس سے بُت پرستون کو شبہ نہ ہوتا اسی طرح بیبل مین خدا نے چھنال کی خرچی کو اپنے لئے تجویز کیا اور خدا کے حکم پر عمل کرنیوالون کو بھی خدا کہدیا جس سے حامیان بیبل خواہ مخواہ اعتراضات کے بکھیڑے مین آگئے انکی بجائے کوئی اور مناسب لفظ کیون نہ رکھ دیا۔ پس ہماری تقریر سے ثابت ہوا کہ متشابہات ہی احکام اور آیات قرآنی ہین جنکو اہل زیغ بغرض فتنہ پردازی اشاعت کرین عام اس سے کہ وہ حروف مقطعات ہون مثلاً جنت ہون یا عذاب دوزخ۔ سمیع بصیر خداوندی ہون یا معجزات نبوی یا احکام متبدلہ ہون یا ثابتہ۔ اگر قرآن شریف مین غور کیا جاوے تو یہی معنی ٹھیک معلوم ہوتے ہین۔ کیونکہ خدا تعالی نے کل قرآن مجید کو محکم بھی فرمایا ہے كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ اور سب کو متشابہ بھی بتلایا ہے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا پس یہ دونو صفت باوجود متضاد ہونے کے صرف مخاطبین کے اعتبار سے جمع ہین ہان اس آیت مین جسکا ہم حاشیہ لکھ رہے ہین بعض کو محکم اور بعض کو متشابہ فرمایا تو اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے جو صرف توحید خالص اور ثبوت قیامت پڑھ کر کھلاتے ہین اور تعلیم توحید کو سُن کر اجعل الالهة الهاً واحداً

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ
ان لوگون کو اپنی خواہش کی چیزین
النِّسَاۤءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ
عورتین بیٹے اور چاندی سونے
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
کے ڈھیر اور پلے ہوئے گھوڑے
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ
اور چارپائے اور کھیتی باڑی بھلی معلوم ہوتی ہین یہ دنیا
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ
کا گذارہ ہے اور اللہ کے ہان بڑی عزت کا مرتبہ ہے
قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ
تو ان سے کہدے کہ مین تکو (اس کی) اچھی چیز بتلاؤن جو لوگ
اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
پرہیز کرتے ہین انکے لئے اللہ کے ہان باغ ہین جن کے نیچے نہرین
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
بہ رہی ہین ہمیشہ اونمین رہینگے اور ستھری بیویان ہونگی
وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ
اور خوشنودی خداوندی اور خدا اپنے بندونکو دیکھ رہا ہے۔

سردست اسلام مین تکلیف پر تکلیف ہے اور ان لوگون کو اپنی خواہش کی چیزین خوب صورت عورتین اور اہل وعیال بیٹے بیٹیان اور چاندی سونے کے ڈھیر اور بڑے خوبصورت پلے ہوئے گھوڑے اور چارپائے اور کھیتی باڑی بھلی معلوم ہوتی ہین۔ اسلئے اسلام سے رکتے ہین لیکن اللہ کے بندے جانتے ہین کہ یہ سب کچھ اگر ہے تو صرف دنیا کا گذارہ ہے جو چند روز کے بعد فنا اور اللہ کے ہان نیکیون پر بڑی عزت کا مرتبہ ہے۔ تو ان سے کہدے کہ مین تکو اس دنیاوی عیش وعشرت سے اچھی چیز بتلاؤن۔ سنو! جو لوگ بری باتون سے پرہیز کرتے ہین ان کے لئے اللہ کے ہان باغ ہین جنکے نیچے نہرین بہ رہی ہین۔ یہ نہین کہ ان باغون مین ان کا چند روزہ ہی بسیرا ہو بلکہ ہمیشہ اونمین رہینگے اور اس عیش وآرام مین انکو ذرہ بھی تکلیف نہ ہوگی اسلئے کہ ان کے لئے ان باغون مین بڑی ستھری بیویان ہونگی اور بڑی بھاری نعمت ان کے لئے خوشنودی خداوندی کا اعزازی تمغہ ہوگا۔ کیونکہ نہ ہو خدا اپنے بندون کو دیکھ رہا ہے جو اسکے راستہ مین تکلیف اوٹھاتے ہین

بقیہ حاشیہ: اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ کا شور مچاتے تھے پس جو آیات اہل زیغ کیلئے مزلۃ الاقدام ہون اور وہ بڑی مجھی ہو اور انکو ذریعہ فتنہ پردازی کرین ہی متشابہات ہین۔ اسمین کوئی شک نہین کہ آجکل کے اہل زیغ نے کل قرآن کو حتی کہ بسم اللہ کو بھی اعتراض سے خالی نہین چھوڑا پس اس لحاظ سے کل قرآن متشابہ ہوا جو در اصل سب کا سب محکم ہے۔ منہ۔

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا
جو کہتے ہین اے ہمارے خدا بیشک ہم لے آئے
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمکو عذاب جہنم سے بچا
الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ
صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور تابعداری کرنے
وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ
اور خرچ کرنے والے اور صبح کے وقت بخشش مانگنے والے
شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَ
خود خدا اور سب فرشتے اور سچے علم والے ظاہر
الْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا
کرتے ہین کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہین انصاف
بِالْقِسْطِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
حاکم ہے سوا اوسکے کوئی معبود برحق نہین بڑا غالب
الْحَكِيمُ ۝ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ
حکمت والا ہے خدا کے نزدیک تو اصل مذہب
الْإِسْلَامُ ۝ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ
اطاعت کا نام ہے اور اہل کتاب تو
أُوتُوا الْكِتَابَ
بعد پہنچنے علم کے

جو کہتے ہین اے ہمارے خدا بیشک ہمنے تیرے حکمون کو مانا پس
تو ہمارے گناہ بخش دے اور بروز قیامت ہمکو عذاب جہنم سے بچا جو
تکلیف پہنچے تو اوسپر بڑی جوانمردی اور ثابت قدمی سے صبر
کرنے والے اور باوجود کثیر المشاغل ہونیکے بھی سچ بولنے والے
اور ہر کام مین خدا کی تابعداری کرنے والے اور حسب توفیق
خرچ کرنے والے اور صبح کے وقت جو بڑی راحت کا وقت ہوتا ہے
اٹھکر اللہ سے بخشش مانگنے والے بھلا انکی روش کیون نہ پسندیدہ
ہو جبکہ خود خدا اور اوس کے سب فرشتے اور دنیا کے سب سچے
علم والے ظاہر کرتے ہین کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین
جو اکیلا با انصاف گناہون کی سزا اور نیکیون کا عوض دینے والا
حاکم ہے پس سوائے اوسکے کوئی معبود برحق نہین نہ سچ نہ کوئی
وہ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے -
خدا کے نزدیک تو اصل مذہب اور دین اطاعت خداوندی
اور فرمان برداری کا نام ہے - یہ نہین کہ بڑون کے نام پر بغیر
کئے کے ناز کرین اور خود عمل کچھ نہ کرین اسی بات پر سب انبیا
متفق رہے - اور اب یہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ جو اس
امر مین مخالف ہوئے ہین تو بعد پہنچنے واضح علم کے صرف
محض کی ضد سے مخالف ہوئے ہین چونکہ ایک کا کام دوسرے
کو ضرور ہی معیوب معلوم ہوتا ہے اسلئے جو لوگ بوجہ حق سمجھنے
اسلام کے مسلمان ہوئے ہین دوسرے اونکی دشمنی سے خواہمخواہ

إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ
محض ضد سے مخالف ہو رہے ہین
بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ
جو کوئی الله کے حکمون سے انکاری ہوگا
فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ فَإِنْ
تو خدا بہت جلد اون سے حساب لینےوالا ہے پس اگر تجھسے
حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ
جھگڑا کرین تو کہدیجو کہ میں اور میرے
لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِلَّذِينَ
خادم الله کے تابعدار ہوگئے ہین اور کہہ تو کتاب والون
أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ
سے اور ان پڑھون سے کہدے کہ کیا تم تابعدار ہوتے ہو
فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ
پس اگر وہ تابعدار ہوگئے تو ہدایت پاگئے اور اگر
تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ
منہ پھیرین تو تیرے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہی
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ إِنَّ
اور الله اپنے بندون کو دیکھہ رہا ہے بیشک
الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
جو لوگ الله کے حکمون سے انکار کرتے ہین

اون پر اعتراض کرتے ہین اور عوام مین اپنا رسوخ بڑھاتے ہین پس یاد رکھین کہ جو کوئی الله کے حکمون سے انکاری ہوگا خواہ کسی وجہ سے کسی کی ضد سے یا اپنی ہٹ سے تو خدا بہت جلد اون سے حساب لینےوالا ہے دنیا کی زندگی کے چند روز اون کو مہلت ہے۔ مرتے ہی اون کے لئے ہاویہ جہنم طیار ہے چونکہ معلوم ہو چکا ہے کہ یہ لوگ محض اپنی ضد سے مخالف ہین۔ پس اگر تجھ سے کسی امر مین جھگڑا کرین تو تو ایسے ضدیون کو بمصداق جواب جاہلان باشد خموشی کہدیجو کہ مین اور میرے خادم میری کب امت تو الله کے تابعدار ہوگئے ہین تم جانو تمہارا کام اپنے کئے کا بدلہ پاؤ گے یہہ کہہ کر جھگڑا چھوڑ دے اور تو بطور نصیحت ان کتاب والون اور عرب کے ان پڑھون سے کہدے کہ کیا تم بھی خدا کے تابعدار ہوتے ہو پس اگر وہ خدا کے تابعدار ہوگئے تو جان لیجو کہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیرین تو تیرا حسب بھی کوئی حرج نہین کیونکہ تیرے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔ اور الله جس سے انجام کار انکو معاملہ ہے اپنے کل بندون کو دیکھہ رہا ہے۔ یہ نہ سمجھین کہ جو چاہیں کرین کوئی پوچھنے والا نہین۔ بیشک جو لوگ الله کے حکمون سے انکار کرتے

ہین اور خدا

کے

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ حَقٍّ

اور نبیون کو ناحق قتل کرتے تہے

وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ

اور جو لوگ انصاف کی بات تبلاتے ہین انکو بھی قتل

مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

کرڈالتے ہین تو انکو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

انہی کے اعمال

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ

دنیا اور آخرت مین برباد ہونگے اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ

کیا تو نے اون لوگون کو نہین دیکھا جن کو کتاب سے

نبیون کو ناحق ظلم سے قتل کرتے تہے اور جو اون کے اس فعل قبیح کو پسند کرتے ہین اور اسی پر بس نہین بلکہ حق بات سے اون کو اس وجہ عداوت ہے کہ جو لوگ انصاف اور حق پسندی کی بات تبلاتے ہین اون کو بھی قتل کرڈالتے ہین تو انکو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادے کہ آخر تمہارا ٹھکانا گھر مین بسیرا ہوگا انہی کے اعمال نیک بھی دونون جہانون دنیا و آخرت مین برباد ہونگے نہ دنیا مین انکو اون کا کوئی اثر مرتب ہوگا اور نہ آخرت مین اون کو بدلہ ملیگا - بلکہ بجائے ثواب کے عذاب مین مبتلا ہون گے اور کوئی بھی اون کا مددگار نہ ہوگا ان سے جتنی سختی ہو بیجا نہین - یہ بھی تو جان بوجھ کر اندھے بنے ہوئے ہین -

کیا تو نے اے مخاطب اون لوگون کو نہین دیکھا جنکو کتاب خدا وندی سے جو بندون کی ہدایت کیلئے وقتاً فوقتاً آیا کرتی ہے اور وہی کتاب

شان نزول (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا) حضرت اقدس فداہ روحی ایک دفعہ یہودیون کے ایک مدرسہ مین تشریف لیگئے اور ان سے مسلمان ہونے کی بابت کہا تو دو آدمی اون مین سے بول اٹھے کہ آپ کس دین پر ہین حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم کے طریق پر ہون وہ بولے ابراہیم تو یہودی تھا آپنے فرمایا کہ لاؤ توریت اوسی پر ہی فیصلہ رہا - یہ سنکر توریت لانے سے وہ انکار کرگئے - اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی - معالم

حاشیہ (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ) اس آیت کے مضمون مین ہمنے اوس مشہور سوال کے جواب کیطرف اشارہ کیا ہے جو عام طور پر عیسائی اور اون کے شاگرد آریہ اور دیگر مخالفین کیا کرتے ہین جس کا مطلب "عدم ضرورت قرآن" ہے - تقریر اس سوال کی یون کی جاتی ہے کہ قرآن نے جو تعلیم دی ہے وہ پہلی کتابون کے ذریعہ پہلے لوگون کو دی گئی تھی یا نہین - اگر نہین دیگئی تھی تو اتنی بڑی مخلوق کو کیون محروم رکھا - علاوہ اسکے کوئی نئی بات بھی قرآن مین نہین وہی احکام عشرہ توریت کا تکرار اور عام اخلاقی امور ہین جو ہر مذہب وملت مین رائج ہین - اور اگر شق اول

الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

حصہ ملا تھا خدا کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ تو ایک جماعت منہ موڑکر پھر جاتے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہمیں تو چند روز ہی عذاب ہوگا اون کو مذہب کے بارے میں انکے جھوٹے ڈھکوسلوں نے فریب دے رکھا ہے

کسی زمانہ مین توریت۔انجیل زبور وغیرہ کے نام سے موسوم ہوئی تھی حصہ ملا تھا۔وہی لوگ جب خدا کی کتاب کی طرف جو سب مفتضلئے زمانہ قرآن کے نام سے ہوکر آئی ہے بلائے جاتے ہین تاکہ اون مین اون کے جھگڑون کے فیصلہ کرے اور اون کو نہی باتون مین سچی راہ بتلا دے اور بتلا دے کہ جن کو تم نے غلطی سے خدائی حصہ دے رکھا ہے اونکو خدائی مین کوئی حصہ نہین یا اور امور جو تصفیہ طلب ہون اون مین تصفیہ کرے تو بجائے تسلیم کے ایک جماعت جو اپنے کو اہل علم کہتے ہین منہ موڑ کر پھر جاتے ہین - اور اس امر مین ہرگز نہین سوچتے کہ اس بے اعتنائی کا انجام کیا ہوگا۔مگر چونکہ ہر ایک امر جائز ہو یا ناجائز کسی وجہ پر مبنی ہوتا ہے اور اوسکے کرنیوالے کے نزدیک کوئی کوئی وجہ (خواہ واقع مین کیسی ہی غلط ہو) ہوا کرتی ہے۔یہ بے پروائی انکی بھی اسوجہ سے ہے (دیکھو توکیسی غلط وجہ ہے) کہ انہون نے سمجھ رکھا ہے کہ ہمین اگر ہوا تو چند روز ہی عذاب ہوگا کیونکہ ہم خاندان نبوت سے ہین انبیا کی اولاد بزرگون کی ذریت مین ہیں ہمارا کفارہ ہی کیا ہمارا اتنا بھی لحاظ نہ ہوگا کہ ہمین تھوڑا سا عذاب جتنے روز ہمارے بزرگون سے غلطی سے بچھڑے کی پوجا ہوئی تھی ہوکر رہائی ہو جاوے دیکھو تو کیسا انکو مذہب کے بارے مین انکے جھوٹے ڈھکوسلون نے فریب دے رکھا ہے۔پس اگر یہ ایسے ہی خیالات جاہئے

شان نزول ہے یعنی اگر پہلی کتابون مین پہلے لوگون کو وہ تعلیم دیگئی تھی تو قرآن کی کیا ضرورت تھی یہ ہے اون تحریرون کا خلاصہ جن سے ہمارے قدیمی مہربان عیسائیون نے ورقون کے ورق اور جزون کے جزو سیاہ کئے ہین اور اون کے شاگرد (مگر خاص اسلام پر اعتراض کرنیکے فن مین) آریون نے بھی بڑے زور سے اس پر حاشئے چڑھائے ہین۔مگر اصل مین یہ اعتراض بالکل قرآن سے ناواقفی پر مبنی ہے -
اس مضمون بیان کرنے سے پہلے ہم اپنے مخاطبون سے الزامی طور پر پوچھتے ہین کہ آپ ہی بتلا دین کہ مسیح نے جو تعلیم دی ہے

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ
تو اونکا کیا حال ہوگا جب ہم اونکو اوس دن مین
لَا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ
جمع کرینگے - جو بلاشبہ ہونیوالا ہے اور ہر شخص
نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
کو اوسکی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا اور اون پر ظلم نہ ہوگا
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ
کہہ اے اللہ ملک کے مالک

رہے تو اون کا کیا حال ہوگا جب ہم - انکو اوس دن جمع کرینگے جو
بلاشبہ ہونیوالا ہے اور ہر شخص کو اوسکی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا
اور اون پر کسیطرح کا ہماری طرف سے ظلم نہ ہوگا - اوس روز اونکی
کارستانی کی کلی کھلیگی اور خوب جان لینگے کہ خدا کی کچہری ایسی
نہین کہ کوئی وہان چون وچرا کرسکے اور اپنے خاندانی حقوق جتلائے
بلکہ جو کچھ عرض معروض کرنا ہو عاجزانہ طریق سے چونکہ محکمہ خداوندی مین
عجز و نیاز ہی کام آتا ہے اسلئے ہم تجھے ہدایت کرتے ہین کہ تو اگر اپنی حاجت براری
چاہتا ہے تو یون کہہ اے اللہ تمام ملک کے مالک

شان نزول (قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ) آن حضرت نے اپنی اُمّت کو وعدہ فتوحات کثیرہ کا دیا تو منافقین کو تہ اندیشون نے
اس سے تعجب کیا کہ کیونکر ایسی فتوحات ضعیف مسلمانون کو ہوسکتی ہین - اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ معالم

بقیہ حاشیہ وہ پہلے لوگون کو دی گئی تھی یا نہین بلکہ ذرہ اوپر چڑھ کر بھی ٹٹولئے کہ حضرت موسیٰ نے جو تعلیم بذریعہ توریت بنی اسرائیل
کو سُنائی وہ پہلے لوگون کو خدا نے کسی کی معرفت دی تھی یا نہین اگر نہین تو اونکو محروم کیون رکھا اور اگر دی تھی
تو توریت کی کیا حاجت تھی - اسیطرح آریون سے پوچھتے ہین کہ وید کی تعلیم جسکو بقول یورپین مورخون کے دو ہزار[1]
برس بیتے ہوئے گذرے ہین اوسکی تعلیم پہلے لوگون کو تھی یا نہین اگر نہین تھی تو محروم کیون رکھا اور اگر تھی تو اسکی کیا حاجت
تھی - اس اعتراض سے وہی قوم بچے گی جو کسی پختہ دلیل سے اپنی کتاب کی قدامت ثابت کردے - خیر لعل اللتیا
والتی - ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہین کہ قرآن شریف نے کہین دعوی نہین کیا کہ میں ایک نئی چیز لایا ہون جو
تم سے پہلے لوگون کو نہین ملی تھی بلکہ صاف لفظون مین بے ایچ پیچ اس بات کا مقر ہے کہ مین وہی دین الٰہی ہون جو ہمیشہ
سے نبیون کی معرفت لوگون کو پہنچا ہے اوسی کو تازہ کرنیکی غرض سے آیا ہون چنانچہ آیات ذیل اس مطلب کے لئے شاہد عدل ہین

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْ
اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا

"تمہارے لئے وہی دین جاری کیا ہے جسکی بابت نوح کو اور ابراہیم کو
اور موسیٰ اور عیسیٰ کو ہدایت کی اور جو تیری طرف کتاب اتاری ہے
کہ دین کو قایم رکھو اور جدا جدا متفرق نہ ہو"

[1] آریہ تو ویدون کی عمر ابتدائے دنیا سے بتاتے ہین جسکا ثبوت اذکے پاس سوائے گپ کے کچھ بھی نہین کہ پنڈت دیانند نے "رگوید بھاش بھومکا" میں لکھا ہے کہ
اس مسئلہ پر مفصل بحث ہم ایک مستقل رسالہ مین کرنیوالے ہین انشاء اللہ یہان پر محققین یورپ کا جنپر آریونکو بڑا اعتماد ہے حوالہ کافی ہے - منہ

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ

تو جسکو چاہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہے چھین

الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ

لیتا ہے اور جسکو چاہے عزت دیتا ہے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ

اور جسکو چاہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہی اختیار میں ہر طرح کی بھلائی ہے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے

وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ

اور دن کو رات میں اور زندہ کو

مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے باہر لاتا ہے

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اور جسکو چاہے بے حساب رزق دیدیتا ہے۔

تو جسکو چاہے دنیا کا ملک اور حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے دیا ہوا تو چھین بھی لیتا ہے اور جس کو چاہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہے ذلیل کرتا ہے۔ حق یہ ہے کہ تیرے ہی اختیار میں ہر طرح کی بھلائی ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ تیری ہی قدرت کے آثار ہیں کہ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں کبھی دن کو بڑھاتا ہے اور کبھی رات کو اور زندہ کو مردہ جیسے نطفہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندے سے باہر لاتا ہے اور ساتھ ہی یہ

کمال قدرت

ہے کہ جسکو چاہے

بیحساب

رزق

دیدیتا

ہے

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ـ (سورہ شوریٰ ع۲)

مشرکوں پر تیری پکار بھاری ہے۔"

رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (بینہ)

"خدا کیطرف سے رسول آیا جو پاک کتابیں پڑھتا ہے۔ جن میں مضبوط کتابیں شامل ہیں۔"

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ

تیری طرف سچی کتاب اتاری کہ اپنے سے پہلی کتب کی تصدیق کرتی ہے اور توریت انجیل بھی پہلے سے لوگوں کے ہدایت کیلئے نازل کی تھی اور آخر میں سب کا فیصلہ کرنیوالا قرآن نازل کیا۔"

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ
مسلمان مسلمانون کو چہوڑکر کافرون سے
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ
دوستی مت لگاوین جوکوئی
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ
یہ کرے گا وہ خدا سے بے علاقہ ہے
اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ
ہان اگر کسی قسم کا بچاؤ کرلو تو جائز ہے خدا تم کو
اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ
اپنے آپسے ڈراتا ہے اور تمنے اللہ کیطرف پہرنا ہے۔

پس ایسے ہی خیالات موجب نجات ہین اور اگر کسی کافر فاسق کی صحبت مین بیٹھکر تم بگڑ گئے۔ تو گئے اسلئے ہم کہین کہ مسلمان مسلمانون کو چہوڑکر کافرون سے دوستی مت لگائین تاکہ اون کیطرح بداخلاق نہ ہوجائین اور خدا کے غضب مین نہ آجاوین۔ جو کوئی یہ کام کرے گا وہ خدا سے بے علاقہ ہی ہان اگر اون سے ضرر کا اندیشہ ہو تو کسی قسم کا بچاؤ کرلو تو جایز ہے اور دُنیاوی معاملات مین اون سے سلوک کرنا چاہو تو کرو اسمین کوئی حرج نہین۔ حرج اسمین ہے کہ تم دل سے اونکی محبت اور نُصحت کو مومنون کی محبت اور بہی خواہی پر ترجیح دو خبردار ہرگز ایسا نہ کیجو خدا تمکو اپنے آپسے ڈراتا ہے بہتر ہے کہ تم سمجھہ جاؤ اور جان لو کہ انجام کار تمنے اللہ کی طرف پھرنا ہے اگر اوسکی مرضی حاصل

شان نزول

(لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ) بعض سادہ مزاج مسلمان اہل کتاب سے دوستی محبت رکہتے تہے۔ دوراندیش مسلمانون نے یہود و نصاریٰ کی عداوتین بین دیکھہ کر اونکو اس دوستی سے منع کیا۔ مگر وہ اس سے باز نہ آئے اونکے حق مین آیۃ نازل ہوئی ہم

تطبیق

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ (السجدہ ع)
قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (نحل ع۱۶)

تجہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کیطرف سے وہی بات کہی جاتی ہے جو تجہسے پہلے رسولون کو کہی گئی تھی۔ بیشک تیرا رب بندون کے حال پر بڑی بخشش والا ہے اور نافرمانون ناشکرون کے حقمین سخت عذاب لاتا ہے
"تو کہدے کہ میرے خدا نے مجہو سیدھی راہ یعنی ابراہیمی طریق کی ہدایت کی ہے جو یک رُخہ خدا کا بندہ تہا اور مشرکون سے نہ تہا"
"پہر ہمنے تجہ کو حکم دیا ہے کہ تو ابراہیم موحد کے دین کی جو مشرک نہ تہا اتباع کر"

آیات مذکورہ بالا جو مضمون بتلا رہی ہین وہ مخفی نہین بالکل واضح طور پر کہہ رہی ہین کہ قرآن کی تعلیم کوئی نئی تعلیم نہین بلکہ وہی پرانی حقانی تلقین ہے جو ابتدائے دُنیا سے مخلوق کی ہدایت کے لئے آئی تھی لیکن یہ سوال کہ قرآن کی

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ

تو کہہ دے کہ اگر تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا اسکو

تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

ظاہر کرو تو خدا اسکو جانتا ہے　وہ تمام　آسمان

وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور زمین کی چیزین جانتا ہے ، وہ ہر ایک کام کرنے پر قدرت رکہتا ہے

یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ

جس روز ہر ایک شخص اپنا بھلا برا کیا ہوا　اپنے سامنے

مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ

پا رہے گا　آرزو کرے گا کہ مجہ مین اسکو

اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِیْدًا وَیُحَذِّرُکُمُ

اس کام مین دوری　دراز ہو جاوے　خدا انکو اپنے

کی ہوگی تو نجات پاؤگے ورنہ خیر نہین۔ اور اگر ظاہر ظاہر تیری بات کو ہان ہان کرین اور دل مین کافرون سے ہی محبت رکھین تو تو

ان سے کہدے کہ اگر تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا اوسکو ظاہر کرو تو دونو طرح سے خدا اوسکو جانتا ہے۔ کیونکہ وہ بڑا اعلام الغیوب ہے

وہ تمام آسمان اور زمین کی چیزین بھی جانتا ہے علاوہ اسکے وہ ہر ایک کام کرنے پر قدرت رکھتا ہے بدکارون کو ایسی سزا دیگا کہ یاد کرینگے کب دیگا ؟ جس روز ہر ایک شخص اپنا بھلا برا کیا ہوا اپنے سامنے پاویگا اور اپنے برے اعمال کی سزا دیکھ کر آرزو کریگا کہ مجھ مین اور اس برے کام مین دوری دراز ہو جاے

تو مین اس پر وحشت کے دیکھنو
سے آرام پاؤن مگر اس آرزو کا
کوئی نتیجہ نہ ہوگا اسوجہ سے خدا انکو اپنے

بصورت جدید کیا ضرورت تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اوس زمانہ کے اہل کتاب کی بد اطواری خصوصًا تبلیغ احکام کے متعلق بد دیانتی اور توریت وانجیل کی طرز موجودہ اور مشرکین عرب کی ہدایت ہی موجب اسکی ہوئی کہ قرآن شریف بصورت جدید آوے۔ چنانچہ ان امور کو قرآن شریف نے منفصلاً بیان کیا ہے پہلی آیت وہ ہے جہان ارشاد ہے۔

واذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننه للناس ولا تکتمونه فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون

(آل عمران ع ۱۹)

من الذین هادوا یحرفون الکلم عن مواضعه (نساء ع ۷)

"خدا نے کتاب والون سے عہد لیا تہا کہ اس کتاب کو لوگون کے سامنے بیان کرنا اور اسکو مت چھپانا لیکن اونھون نے اسکی کوئی پرواہ نہ کی اور اوسکو اپنے پیچھے پھینک دیا اور اوسکے عوض مین دنیا دارون نے چند پیسے لینے شروع کر دئے۔ پس جو لیتے ہین بہت برا ہے"۔

"بعض یہودی کلام کو اوسکی اصل جگہ سے بدل لیتے ہین"

وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝ قُلْ
خدا اپنے بندون پر نہایت ہی مہربان ہی تو کہدے
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي
کہ اگر تم اسد سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے چلو
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
خدا تمسے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف کردیگا
وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا
خدا بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے تو کہدے کہ اسد
اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ
اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ پھیرین تو

عذاب سے ڈراتا ہے کہ تم اوسکے آنے سے پیشتر ہی باز آجاؤ غور کرو تو یہ بھی اوسکی مہربانی ہے کہ بار بار تمکو اس سے متنبہ کرتا ہی اسلئے کہ خدا اپنے بندون پر نہایت ہی مہربان ہے وہ نہین چاہتا کہ کوئی بندہ بے خبری مین پھنس جائے اونہین کے بھلے کو تو اون سے کہدے کہ اگر تم اسد سے محبت رکھتے ہو تو غلط خیالات شرکیہ کفریہ چھوڑ کر میرے پیچھے چلو جس کا فایدہ تمکو یہ ہوگا کہ خدا تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہین انعام یہ عطا ہوگا کہ تمہارے گناہ معاف کردے گا کیونکہ خدا بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ تیری تابعداری تو اسلئے ہے کہ تو اسد کا رسول ہے پس تو کہدے کہ اسد اور اوسکے رسول کی فرمانبرداری کرو مطلب کو پہنچ جاؤ گے پھر اگر وہ تیری بات سے منہ پھیرین تو جان لے کہ کافر خدا کو ہرگز نہین بھاتے بھلا اگر تیری نہ سنین تو کیا

شان نزول
(قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ) یہود ونصاری اپنے کو اسد کا محب اور حبیب بتایا کرتے تھے اور مشرکین عرب بتونکی عبادت کرنیکی یہی وجہ بتلایا کرتے تھے کہ ہم اسد کی محبت حاصل کرنے کی غرض سے انکی پوجا کرتے ہین۔ اصل مقصود ہمین محبت الہی ہے۔ اون دونون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی - (معالم بتفصیل منہ)

تطبیق:
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
وان منهم لفريقا يلوون السنتهم بالكتاب
لتحسبوه من الكتاب وما هو من الكتاب ويقولون
هو من عند الله وما هو من عند الله ويقولون
على الله الكذب وهم يعلمون - (آل عمران ع ۸)

اے کتاب والو سچ کو جھوٹ سے کیون ملاتے ہو اور سچے حق کو کیون چھپاتے ہو
بیشک ان اہل کتاب سے ایک فریق ہی جو زبانون کو کتاب کے پڑھتے ہوئے مروڑتے ہین تا کہ تم اوسکو بھی جو دلی زبان سے کہتے ہین کتاب جانو - حالانکہ وہ کتاب سے نہین اور کہتے ہین کہ خدا کے ہان سے ہے حالانکہ خدا کے ہان سے نہین ہے اور خدا کے ذمہ دانستہ جھوٹ لگاتے ہین -

لا یحب الکفرین ۝ اِنَّ اللّٰہَ اصطفٰی
کافر خدا کو نہین بہاتے　خدا نے　آدم
اٰدم و نوحًا و اٰل ابرٰھیم و اٰل عمرٰن
اور نوح کو اور ابراہیم اور عمران کے خاندان کو
علی العٰلمین ۝ ذریۃً بعضھا
برگزیدہ کیا تھا　ان مین سے ایکدوسرے
من بعضٍ واللّٰہ سمیعٌ علیمٌ
کی اولاد تھے　اور اللہ سنتا اور جانتا ہے

حیرانی ہے جبکہ یہ لوگ ایک خدا کے بندے کو خدائی مین شریک
سمجھتے ہین اور اوسکو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہین حالانکہ جسکی نسبت
لوگون کو یہ خیال ہے اوس کا سارا خاندان ہی عبودیت مین کمال
کو یہانتک پہنچے ہوئے تھے کہ خدا نے آدم اور نوح کو جیسا چنا تھا
ویسا ہی ابراہیم اور عمران کے خاندان کو جو مسیح کے نانا تھے
برگزیدہ کیا تھا انہین سے ایکدوسرے کی اولاد تھی اور اللہ ہر ایک
کی باتین سنتا اور جانتا ہے انکی اخلاص مندی کا ثمرہ تھا کہ
انکو معزز کیا انکی بیہودہ گوئی کا نتیجہ ہوگا کہ مردود ہون گے

(اِنَّ اللّٰہَ اصطفٰی اٰدم) یہودیون کا ہمیشہ سے بیہودہ دعوے تھا کہ ہم انبیا کی اولاد سے ہین اور خدا کے
پیارے اونکے حق مین یہ آیت اوتری کہ بتلادے کہ انبیا کو خدا نے محض انکی اخلاص قلبی کیوجہ سے برگزیدہ کیا تھا
اگر ان جیسا ہونا چاہتے ہو تو اخلاص قلبی حاصل کرو ورنہ زبانی دعاوی کون سنتا ہے۔ نیز اس مین بالخصوص فتو
عیسائیون کی تردید کی تمہید۔ معالم (بتفصیل منہ)

فبما نقضھم میثاقھم لعنٰھم وجعلنا
قلوبھم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ
ونسوا حظًّا مما ذکروا بہ ولا تزال تطلع علی
خائنۃ منھم الا قلیلا منھم فاعف عنھم
واصفح ان اللّٰہ یحب المحسنین ومن الذین
قالوا انا نصٰری اخذنا میثاقھم فنسوا حظًّا
مما ذکروا بہ فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء
الی یوم القیٰمۃ وسوف ینبئھم اللّٰہ بما
کانوا یصنعون　(المائدہ ع ۳)

پس انکے وعدہ توڑنیکی وجہ سے ہمنے اونکو لعنت کی اور انکے دلون کو
سخت کر دیا کتاب کو انکی اصلی جگہ سے بدلتے ہین اور جس چیز کی
انکو نصیحت ہوئی تھی ایک عظیم حصہ اوس سے بھلا بیٹھے ہین تو ہمیشہ انکی
خیانتون پر بجز چند لوگون کے مطلع ہوتا رہیگا پس تو ان سے درگذر کر
اور منہ پھیر کیونکہ اللہ نیکون سے محبت رکھتا ہے"
عیسائیون سے بھی ہمنے عہد لیا تھا پھر وہ بھی بہت سا حصہ اوسمین
سے بھلا بیٹھے پھر ہمنے قیامت تک انمین عداوت اور بغض
ڈالدیا اور خدا انکو انکے کامون سے قیامت کے روز خبر دیگا"

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ
جب عمران کی عورت نے کہا تھا کہ اے میرے خدا
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ
مینے اپنے پیٹ کا بچہ تیرے لئے نذر مانا ہے پس تو مجھ سے
مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ فَلَمَّا
قبول کر بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے پس جب
وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ۭ وَاللّٰهُ
اوسنے لڑکی جنی تو بولی کہ اے میرے خدا مینے تو لڑکی جنی اور خدا کو

یاد کرو جب عمران کی عورت مسیح کی نانی حنہ نے کہا تھا کہ اے
میرے خدا مینے اپنے پیٹ کا بچہ خالص تیرے لئے نذر مانا ہے
پس تو مجھ سے قبول کر۔ بیشک تو ہر ایک کی باتین سننے والا اور
ہر ایک کے دلی خیالات جاننے والا ہے۔ پس جب اوس نے
لڑکی جنی اور وہ حسب دستور عورتون کے لڑکے کی امید رکھتی تھی
تو حسرت سے بولی کہ اے میرے خدا مینے تو لڑکی جنی اور نذر ملتے
وقت میرے جی مین بیٹے کی امید تھی گو کہ خدا کو خوب معلوم
تھا جو جنی تھی تاہم اوس نے اپنی آرزو کی اور کہا کہ۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۙ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا
وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ (انعام)

مشرکین عرب کو ارشاد ہے کہ ہمنے اس کتاب کو اسلئے اوتارا ہے
کہ تم نہ کہنے لگو کہ ہمسے پہلے دو گروہون کو کتاب ملی تھی اور ہم
(بوجہ مغائرت زبان) اون سے بے خبر تھے۔

بالخصوص باین لحاظ کہ تورت و انجیل کے مضامین کا خلط ملط عظیم ہوا ہے جو اوسکی طرز تحریر بتلا رہی ہے اور انکی
تعلیم اتنی یا بناوٹی کا بگاڑ کہ ایک خدا کے تین اور تین سے پھر ایک بنانا جو نہ صرف انجیل بلکہ تورت سے مستنبط
کیا جاتا ہے بیشک اس بات کا مقتضی تھا کہ خدا کی سچی تعلیم بالکل الگ کرکے حسب حال زمانہ ایسی طرز سے بیان
کی جائے کہ اوس مین کجروؤنکو بالکل مجال سخن نہ ہو۔ اور پھر ساتھ ہی اسکے اوس کتاب کی حفاظت صوری اور معنوی
کا کوئی خاص انتظام ہو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا کہ خدا کی سچی تعلیم ایک ایسے قالب مین لا کر بیان کی گئی کہ جس سے کجروؤن
کی کجروی نمودار اور عیان ہو گئی جس نے صاف لفظون مین کہدیا کہ کسی بندے کی شان ہی نہین کہ اوسکو خدا

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ
بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ
(آل عمران ۱۸۶)

کتاب عنایت کرے اور وہ لوگون سے کہنے لگے کہ خدا سے
ورے ورے مجھ کو بھی خدا مانو لیکن یہ کہے گا کہ اپنے پڑھنے
پڑھانے کی وجہ سے اللہ والے بنو۔

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى

جو جنی ہی اور لڑکی مثل لڑکے کے نہین

کہ لڑکی مثل لڑکے کے نہین ہوا کرتی لڑکا جو کام بآسانی کرسکتا ہے لڑکی سے بمشکل بھی نہین ہوتا۔ خیر تیرے دئے پر شکر کرتی

وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا

اور اوس کا نام مینے مریم رکھا ہے اور مین اسکو اور

ہون اور اوس کا نام مینے مریم رکھا ہے اور مین اوسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ

بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

اسکی اولاد کو شیطان مردود سی تیری پناہ مین دیتی

مین دیتی ہون پس خدا نے اسکے اخلاص کے موافق

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ

پس خدا نے اوس کو اچھی طرح سے قبول کیا

اوس لڑکی کو اچھی طرح سی قبول کیا

وانزلنا علیك الكتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الكتاب ومهیمنا علیه فاحكم بینهم بما انزل الله ولا تتبع اهواءهم عما جاءك من الحق - (المائدہ ع ۷)

ایک آیت مین صاف ارشاد ہے کہ ہمنے تیری طرف سچی کتاب اوتاری ہے جو پہلی کتاب کو حق بتلاتی ہے - علاوہ تصدیق کے اسپر نگہبان بھی ہے کہ اسمین بجز ان کی گڑبڑی جو ہوئی ہو اوسکی تغلیط اور مضامین حقہ کی تصدیق کرے) پس تو اونمین اللہ کے اوتاری ہوئی (قرآن) سے فیصلہ کر کیونکہ وہ بلاشبہ صاف اور حق ہے) اور تیرے پاس جو سچی تعلیم آئی ہے اوسے چھوڑ کر اونکی خواہشون کے (اور من گھڑت مطالب کے) پیچھے مت ہوجیو -

ان آیات مین پہلی کتابون کی تصدیق کرکے اونکے مخلوط بالغیر ہونیکی طرف اشارہ کیا ہے اور ساتھ ہی قرآن شریف کے بصورت جدید آنے کی علت بتلائی ہے کہ قرآن اور کتب سابقہ کی مثال بالکل صحیح اور درست مسودہ اور مبیضہ کی سی ہے یعنے جس طرح مسودہ کو جسمین کئی زاید کم باتین ملی ہوئی ہون صاف کرکے مبیضہ بنایا جاتا ہے تو مسودہ سابقہ کو ردی مین پھینک دیا کرتے ہین اوسی طرح کتب سابقہ کے مضامین جنمین بجائے توحید خالص کے تثلیث اور مردم پرستی قایم کی گئی تھی اونکو صاف کرکے صحیح مضامین کو چھانٹ کر ایک صحیح مبیضہ طیار کیا گیا اور آیندہ کو اوسکی حفاظت بندون سے ہٹا کر خدائے غیب دان نے خود اپنے ذمہ لی -

ف توریت انجیل کو مسودہ سے تشبیہ اوسکی حالت موجودہ کے لحاظ سے ہے جسمین ایسے مضامین بھی ہین کہ حضرت لوط نے (معاذ اللہ) شراب پیکر اپنی لڑکیون سے زنا کیا (پیدایش ۹ اباب) مسیح نے شراب کی دعوت مین شراب کے کم ہونے پر معجزہ سے شراب کو بڑہایا (انجیل یوحنا ۲ باب) ورنہ حقیقی توریت انجیل نور ہدایت اور رحمت تھی جنکو صحیح مضامین قرآن مین ذکر ہی لقب سے رہے ہین - (فافہم) منہ -

وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا
اور عمدہ طرح سے پالا زکریا اوس کا
زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا
کفیل ہوا جب کبھی زکریا اوسکے پاس چوبارہ
الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ
مین جاتا اوسکے پاس کھانا پاتا پوچھا
يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ
کہ مریم یہ کھانا تجھ کو کہانسے آتا ہے مریم نے کہا یہ

اور عمدہ طرح سے پالا چونکہ باپ مریم کا نہین تھا اِسلئے زکریا اسکا کفیل اور خبر گیر ہوا زکریا نے اوسکو اپنے پاس چوبارہ مین رکھا تو مریم کو زکریا کے با اخلاص شاگردون کی طرف سے زکریا کی بے خبری مین بھی کھانا - دانا - پھل - پھول وغیرہ پہنچ جاتا - یہان تک کہ جب کبھی زکریا اوسکے پاس چوبارہ مین جاتا کچھ نہ کچھ اوسکے پاس کھانا پاتا - یہ واقعہ دیکھ کر زکریا نے ایک دفعہ اُس سے پوچھا کہ مریم یہ کھانا تجھ کو کہان سے آتا ہے مریم نے کہا یہ اللہ کے ہان سے ہے مریم کو بے گمان کھانا پہنچ جانے تعجب کی بات نہین

۶ پیشینگوئی: انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون چنانچہ ارشاد ہے کہ ہمنے ہی اس نصیحت (قرآن) کو اوتارا ہے اور (الحجر ع ۱) ہم ہی اوسکے محافظ ہین "
چونکہ خدا کے کام بذریعہ اسباب ہوا کرتے ہین اِسلئے اس حفاظت کا انتظام بھی حسب دستور اوس نے اپنے بندون سے اس طرح لیا کہ عموماً مسلمانون مین بفضلہ تعالی حافظان قرآن پائے جاتے ہین - اس تنزل کے زمانہ مین بھی خدا کی حفاظت کا یہ اثر ہے کہ مثلاً یہی شہر (امرتسر) جسمین تقریباً تین سو مسجد ہے رمضان مین عموماً ہر مسجد مین تراویح پڑھنیکو دو حافظ تو ضرور ہی ہوتے ہین جس سے اوسط حساب چھ سو حافظ ہوئے جو خاص شہر کی آبادی کا حساب ہے اور گرد نواح کا اندازہ بھی اسی پر قیاس کر لیجے - پھر تمام اسلامی دنیا کا اندازہ اِسپر حساب ہونا آسان ہے حالانکہ یہ زمانہ عام طور پر مذہبی امور سے غفلت کا ہے - اسی طرح نسلاً بعد نسل کرتے آئے ہین اور کرتے جائینگے - جس سے کوئی کتنا ہی زور لگائے ایک زبر سے زیر اور پیش سے جزم نہ ہوگی - کیا کوئی اور قوم ہے جو اسلام

کی اس خوبی اور پیشگوئی کا مقابلہ کرکے دکھائے

بس تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا
یا چلکے دکھادے دہن ایسا کمر ایسی

یہ ایک ایسی حفاظت ہے کہ مسلمانون کو اسی کی بدولت وہ بدروز دیکھنا نصیب نہین ہوا کہ اس کہنے پر مجبور ہوان کہ فلان آیت الحاقی ہے اور فلان باب جعلی ہے جیسا کہ عیسائیون کو کہنا پڑا (دیکھو تفسیر ہارن)

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ
الله کے ہان سے ہے خدا جسکو چاہے بے اندازہ رزق
يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ دَعَا
دیدیتا ہے اوسی وقت زکریا نے
زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ
اپنے رب سے دعا کی کہ میرے خدا مجھ کو اپنے ہان سے
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝
اولاد نیک بخش بیشک تو دعا سنتا ہے۔

خدا جسکو چاہے بے اندازہ رزق دیدیتا ہے۔ زکریا چونکہ لاولد بلکہ ضعیف تھا اور عورت اوسکی بھی ضعیفہ اور بانجھ تھی اس بے گمان رزق کی وصولی کو دیکھ کر اوسی وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا کی کہ میرے خدا جس طرح تو مریم کو بے گمان کھانے وغیرہ دیتا ہے مجھ کو بھی اپنی ہان سے اولاد نیک بخش بیشک تو سب کی دعا سنتا ہے اور قبول بھی کرتا ہے

پس خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم بالکل وہی ہے جو ابتداسے خدا نے اپنے بندون کو دی تھی جس کو قرآن کریم نے خود ہی بیان کیا ہے کہ۔

ولقد وصّينا الذين اوتوا الكتاب من قبلكم واياكم ان اتقوا الله وان تكفروا فان لله ما في السموت وما في الارض وكان الله غنيا حميدا۔ (نساء[19])
كتاب احكمت اياته ثم فصلت من لدن حكيم خبير ان لا تعبدوا الا الله۔

"تمکو اور تم سے پہلے لوگون کو بھی ہماری یہی نصیحت ہی تھی کہ ہر ایک معاملہ مین خدا سے ڈرتے رہا کرو۔ اور اگر تم ناشکری کروگے تو جان رکھو کہ اللہ ہی کا ہے جو آسمان مین ہے اور اور جو زمین مین ہے اور خدا سب سے بے نیاز بذاتہ لائق حمد ہے" ایک جگہ فرمایا اس کتاب کے حکم ٹہرے محکم اور خدا کے پاس سے مفصل بیان ہو چکے ہین کہ سوا خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو

اوسی تعلیم سابق کا بطرز جدید بصورت قرآن بیان کرکے آیندہ کو ہمیشہ کے خطرات سے اوسے محفوظ کردیا کہ دوبارہ کجرو دون کے اختلاط سے بگڑنے نہ پاوے یہی وہ **نسخ** ہے جو عام طور پر اہل اسلام تورات انجیل کو منسوخ کہا کرتے ہین **ف**

نہ ازلات و عزّیٰ برآورد گرد کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

اور یہی دلیل آپکے **خاتم نبوت** ہونیکی ہے اسلئے کہ نبی کی بڑی ضرورت تو یہ ہے کہ تعلیم حقانی کی نسبت جو غلط فہمیان ہو اوسکو معدوم کرکے اصل بات صاف صاف لوگون کو پہنچا دے لیکن جب اوس تعلیم کا خدا محافظ ہے اور اوس

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ
پس فرشتے نے اسے جب وہ اپنی نماز گاہ میں کھڑا
فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى
تھا پکارا کہ خدا تجھے یحییٰ کی خوشخبری دیتا
مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
ہے وہ اللہ کی باتوں کی تصدیق کرنیوالا اور سردار
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ
عورتوں سے بے رغبت اور نبی نیکو کاروں سے ہوگا

پس اوسکی دعا کرنی ہی تھی کہ فرشتے نے اوسے جب وہ اپنی نماز گاہ مین کھڑا تھا پکارا کہ خدا نے تیری دعا قبول کی۔ اور تجھے تیرے بیٹے یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جیسا کہ تو نے مانگا ہے ویسا ہی ہوگا۔ وہ اللہ کی باتون کی تصدیق کرنے والا اور اپنے زمانہ کے دینداروں کا سردار اور بوجہ شغل عبادت عورتون سے بے رغبت اور سب سے بڑھکر یہ کہ اللہ کا نبی نیکو کارون کی جماعت سے ہوگا۔ یہ مژدہ سن کر زکریا کو ایک طبعی خیال پیدا ہوا جس دفعیہ بھی اوس نے اسیوقت

حاشیہ:

کی حفاظت کی ہی وجہ ہے کہ اس مین کوئی خلل نہیں آیا تو نبی کے بھیجنے کی کیا ضرورت۔ رہی تبلیغ سو یہ عام طور پر علماء اسلام کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے چنانچہ اسی معنے سے حدیث مین آیا ہے کہ

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (حدیث) | میری امت کے علما بنی اسرائیل کے نبیون کا منصب رکھتے ہین

رہا یہ سوال کہ اگر قرآن شریف وہی خداوندی تعلیم ہے جو ہمیشہ سے بندون کو ملتی رہی تھی تو ان مین رسوم مذہبی کا اختلاف کیون ہے مسلمانون کی نماز وغیرہ عبادات عیسائیون اور یہودیون اور دیگر اہل کتاب سے کیون مختلف ہین تو اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین کوئی اختلاف نہیں۔ اسلامی عبادات صرف چار ہی ہین نماز۔ روزہ حج۔ زکوۃ (خیرات) نماز مین جو ارکان (قیام۔ رکوع۔ سجدہ) پائے جاتے ہین پہلے لوگون کو بھی یہی حکم تھا چنانچہ صدیقہ مریم (علیہا السلام) کو ارشاد ہوتا ہے کہ

یامریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین (ال عمران ع ۵)	مریم اپنے خدا کے سامنے کھڑی ہو اور سجدہ اور رکوع کرنیوالون سے ملکر رکوع اور سجدہ کر

اسی طرح زکوۃ کا بھی اونکو حکم تھا جیسا کہ فرمایا

وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلوة و یؤتوا الزکوة وذلک دین القیمة	ان کتاب والون کو یہی حکم تھا کہ خالص دل سے خدا کی ہی عبادت کرین اور نماز پر مضبوط رہین اور زکوۃ (خیرات) دیتے رہین یہی دینی مضمون کی باتین ہین ؎

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

بولا کہ اسے میرے خدا میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ

بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ

مین بڑھاپے کو پہنچ چکا ہون اور عورت میری بانجھ ہے کہا کہ (واقعی)

اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ

ایسا ہی ہے (لیکن) خدا جو چاہے کر دیتا ہے کہا کہ خداوندا میرے لئے

اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ

کوئی نشانی بتا کہا کہ تیری نشانی یہی ہے کہ تو تین روز لوگون سے بول

چاہا بولا کہ اسے میرے خدا میرے ہان لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ بظاہر کئی ایک مانع طبعی موجود ہین مین نہایت بڑھاپے کو پہنچ چکا ہون اور عورت میری بانجھ ہے جس سے آج تک جوانی مین بھی اولاد نہین ہوئی خدا کے فرشتے نے اوسے جواب مین کہا کہ بیشک (واقع) ایسا ہی ہے جو تو نے کہا (لیکن) خدا جو چاہے کر دیتا ہے اسے کوئی امر طبعی اور طبعی مانع نہین ہو سکتا۔ زکریا نے یہ جواب سنکر مزید تسلی کیلئے پھر کہا کہ خداوندا میرے لئے اس امر کی کوئی نشانی بھی بتا خدا کے فرشتے نے جواب مین کہا تیری نشانی خود تیری ہی امر

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرہ)

روزون کی بابت بہی صاف حکم ہے کہ جس طرح تمپر روزہ فرض ہوا ہے اسی طرح پہلے لوگون پر بھی ہوا تھا۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ (انبیاء ع)

ایسا ہی حج کی بابت بہی ارشاد ہے کہ ابراہیم کو خدا نے حکم کیا تہا کہ لوگون مین حج کی منادی کردے تیرے پاس پا پیادہ اور دبلی دبلی اونٹنیون پر بھی دور دراز رستے سے سوار ہوکر آوینگے تاکہ اپنے منافع پر حاضر ہون اور اللہ کا نام تاریخون معینون مین خدا کے دئے ہوئے مویشی پر یاد کرین پس خود بھی اونمین سے کھائیو اور محتاج فقیرون کو بھی کہلائیو۔"

باقی رہے اخلاقی مضامین (سچ بولنا۔ زنا نہ کرنا۔ چوری نہ کرنا۔ ظلم نہ کرنا وغیرہ وغیرہ) سو یہ تو ایسے احکام ہین کہ کسی شریعت اور قانون کی ذیل مین بہی اگر متبدل نہین ہو سکتے۔ چنانچہ اسلام نے بہی ان مین کسی طرح سے تغییر نہ کیا بلکہ مزید تاکید ہی انکے متعلق فرمائی۔ ہان بعض عبادات اہل کتاب کی اسلام سے بیشک مختلف ہین جیسی مسیح کی عبادت صلیب کی پرستش وغیرہ وغیرہ سو اسکے ذمہ دار خود ہی جنٹلمین ہین جنکی یہ خانہ ساز ہین۔ اسلام تو خدا کی تعلیم حقانی کا مظہر ہے نہ کہ انکی ایجاد کا بلکہ سچ پوچھو تو ایسی باتین ہی تعلیم الٰہی کو بلباس قرآن لانے کے لئے مقتضی ہوئین۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ

اے کتاب والو! بیشک تمہارے پاس ہمارا رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا

نہین سکیگا لیکن اشارہ کریگا اور اپنے خدا کا ذکر کیجو

وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ وَاِذْ

اور پاکی سے صبح و شام اوسکی یاد کیا کیجو جب

قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ

فرشتے نے کہا اے مریم خدا نے تجھکو چنا ہے

وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ

اور پاک کیا اور جہان کی عورتون پر

الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ

تجھکو بزرگی دی ہے اے مریم اپنے رب کی عبادت مین لگی رہ

نہین سکیگا لیکن اشارہ کریگا پس لازم ہے کہ تو اس احسان کا شکریہ

کیجو اور اپنے خدا کا بہت ذکر کیجو اور پاکی سے صبح و شام اوسکی یاد کیا کیجو ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب زکریا لوگون سے بولنا چاہتا بلا علت نہ بول سکتا۔ اس سارے قصے سے تمکو بخوبی واضح ہو گیا ہوگا کہ مسیح اور اوسکا تمام خاندان و متعلقات خدا کے آگے کیسے عجز و التماس کیا کرتے تھے اور خدا کی طرف سے ان سب کو مالکانہ جواب ملتے یہ نہ تہا کہ کوی انمین سے خدا یا خدا کا جزو ہونے کا مدعی ہوتا۔ اب خاص ایک قصہ مسیح کی ماں کا بھی سنو جس سے ان دونو گروہون یہود و نصاری کی غلطی تمپر واضح ہو جائیگی جب خدا کے فرشتے نے مریم سے کہا اے مریم خدا نے تجھے چنا ہے اور بری خصلتون شرک۔ کفر۔ بداخلاقیون سے پاک کیا ہے اور جہان کی عورتون پر تجھے بزرگی دی۔ اے مریم چونکہ تو خدا کی بندی ہے اپنے رب کی عبادت مین لگی رہ

لکم کثیرا مما تخفون من الکتاب و یعفوا عن کثیر قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین (مائدہ ع ۳)

آگیا ہے جو تمہاری بہت سی چھپائی ہوئی کتاب کو ظاہر کرتا ہے اور بہت سے تمہارے ذاتی عیوب درگذر کرتا ہے بیشک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب روشن آپہنچی

پس مختصر یہ ہے کہ قرآن شریف وہی حقانی تعلیم ہے جو ابتدا سے آفرینش سے بندون کی ہدایت کیواسطے آئی تہی جو کہ مرورون کی کمی سے رد و بدل ہو کر مخلوط بالغیر ہو چکی تھی اوسکو صاف و مصفی کر کے مع بعض واقعات کے بغیہ بطور عبرت بیان کیا گیا ہے پس جو مضمون اس جسٹر و مضمون کے مخالف ہوگا وہ مردود و متصور ہوگا اور جسکی قرآن شریف تصدیق کریگا وہی صحیح اور قابل اعتبار رہوگا۔ رہی یہ بحث کہ تورت و انجیل مین تحریف لفظی ہے یا معنوی سو یہ بحث طویل الذیل ہے اسلئے اسکو ہم کسی اور موقع پر چھوڑ کر اس حاشیہ کو ختم کرتے ہین اور اخیر مین ارشاد خداوندی سب اہلکتاب کو سناتے ہین

یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس

کہ اے کتاب والو! ہماری اتاری ہوی کتاب (قرآن) کو مانو جو تمہاری ساتھ والی کی تصدیق کرتی ہے اس سے پہلے (مانو) کہ ہم

وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝
نماز نمازیون کے ساتھ پڑھاکر
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ
یہ غیب کی خبرین ہم تیری طرف بھیجتے ہین
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ
ورنہ تو اون کے پاس تو نہ تھا جب وہ اپنے قلم
اَيُّھُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
ڈالتے تھے کہ کون مریم کا کفیل ہو اور نہ ہی تو
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ
اونکے پاس تھا جب وہ آپسمین جھگڑ رہے تھے - جب فرشتے نے
يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۤ
مریم سے کہا کہ خدا تجھے اپنے ایک حکم کی خوشخبری دیتا ہے
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا
اوس کا نام مسیح بن مریم ہوگا

بالخصوص نماز تو نمازیون کے ساتھ جماعت مین پڑھاکر-
بھلا جس عورت کو خدا یہ بزرگی دے اوسکی نسبت فحش اور بیحیائی
کا خیال کرنا جیسا کہ یہودی کرتے ہین کیسا جھوٹ ہے نیز یہ بھی
کیا جھوٹ ہے بلکہ کفر سے کم ہے کہ ایسی خدا کی بندی کے
بیٹے کو خدا سمجھنا انہین دونو گروہون کی ہدایت کے لئے یہ غیب کی
خبرین تیری طرف ہم بھیجتے ہین ورنہ تو اونکے پاس تو نہ تھا جب
وہ اپنے قلم یعنی قلمون کے لکھے ہوے پرچے بطور قرعہ اندازی کے
باین غرض ڈالتے تھے کہ کون اونمین سے مریم کا مربی اور
کفیل ہو اور نہ ہی تو اوس وقت اون کے پاس تھا جب وہ آپسمین
جھگڑ رہے تھے آمدیم برسر مطلب اب وہ بات بھی سنو جس کیلئے
یہ ساری تمہید تھی یعنی مسیح کی عبودیت کا ثبوت اور الوہیت کا
ابطال - یاد کرو جب خدا کے فرشتے نے مریم سے کہا کہ خدا تجھے
اپنے ایک حکم کی خوش خبری دیتا ہے کہ اوس حکم سے تیرے
رحم مین ایک بچہ پیدا ہوگا کہ اوس کا نام مسیح بن مریم ہوگا

(اذقالت الملئکۃ) ان آیتون مین اللہ تعالی ایک ایسے بزرگ اور پاک آدمی کی پیدایش کا اجمالی بیان کرتا ہے کہ جسکی پیدایش وفات بلکہ کل زندگی کے واقعات مین لوگون کی مختلف رائین ہو رہی ہین - عموماً ہر ایک شخص سے یہ معاملہ تو ہوتا ہے کہ اوسکے دوست دشمن کی رائے مختلف ہوتی ہے - مگر یہ بزرگ رشید عیسی علیہ السلام اس بات

وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحب السبت وکان امر اللہ مفعولا - (النساء ع) کئی منہ بگاڑ کر اونکی پیٹھ کی شکل پر اونکو کردین یا اونکو لعنت کرین جیسی کہ سبت والون کو لعنت کی تھی اور خدا کا کام کیا ہی ہوا ہے -
منہ

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ	دنیا اور آخرت مین بڑی عزت والا اور نیز اللہ کے مقرب بندون سے
دنیا اور آخرت مین بڑی عزت والا اور مقرب بندون سے ہوگا	ہوگا اور چھوٹی عمر مین گہوارہ مین اور بڑھاپے مین لوگون سے ہدایت
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ	کی باتین کرے گا۔ نہ کہ جیسا یہودی کہتے ہین کہ (معاذ اللہ) ناجائز
اور گہوارہ مین اور بڑھاپے مین لوگون سے باتین کریگا	مولود تھا یا نصاریٰ کہتے ہین کہ خدا اور خدا کا بیٹا اور جزو ہی
الصَّالِحِينَ ۝ قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ	بلکہ وہ خدا کا نبی اور نیکوکارون سے ہوگا۔ مریم چونکہ اوس وقت
اور نیکوکار۔ ون سے ہوگا بولی میرے خدا مجھے	کنواری تھی بیٹے کی خبر سن کر گھبرائی اور بولی میرے خدا مجھے
لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَٰلِكِ	لڑکا کیسے ہوگا۔ حالانکہ بظاہر جو اسباب اولاد ہونیکے ہین وہ تو مجھ مین
لڑکا کیسے ہوگا مجھ کو تو کسی مرد نے ہاتھ بھی نہیں لگایا	مفقود ہین بڑا بھاری سبب مرد کا اجتماع ہے سو مجھکو تو ابھی تک کسی مرد نے ہاتھ بھی

حاشیہ تفسیر:

مین بھی سب سے نرالے ہین۔ یہود آپکے دشمن (بلکہ دراصل اپنے دشمن) تھے اونکی راے اونکی نسبت مخالفانہ تو اوسی اصل (عداوت) کی فرع اور اوسی شاخ کا ثمرہ ہے مگر اونکے نادان دوستون (عیسائیون) نے بھی آپ کی نسبت دراصل مخالفانہ رائے ہی لگائی جس کا ذکر اپنے موقع پر آویگا۔ طرفہ یہہ ہے کہ جس مسئلہ (بے باپ ولادت) کے نسبت کیلئے یہ حاشیہ تجویز ہوا ہے اوسمین سب کے سب ایک بات متفق ہین گو اونکے اتفاق کی بنا مختلف ہی کیون نہ ہو آپکے مخالف یہود تو اس حیثیت سے آپ کو بے باپ (حقیقی) مانتے ہین کہ وہ جناب کی پیدائش بدگمانی اور گستاخی سے ناجائز طور کی کہتے ہین۔ عیسائیون نے تو جناب والا کی نسبت عجیب ہی بعید از قیاس باتین گھڑی ہین۔ خدا اور خدا کا بیٹا تو اون کے عام طور پر زبان زد ہے۔ باپ کے ہونیکے وہ بھی منکر ہین۔ مسلمان بھی زمانہ شروع اسلام سے آجتک اسی امر کے قایل ہین کہ مسیح بے باپ پیدا ہوئے تھے مگر ہان اس زمانہ اخیر مین ہمارے مہربان سر سید احمد خان مرحوم نے اس سے انکار کیا ہے کہ وہ بے باپ نہ تھے بلکہ مثل دیگر بچون کے ماں باپ دونو سے پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے اس حاشیہ مین ہم مسیح کی ولادت کے متعلق دو طرح سے بحث کرینگے ایک اون آیات سے جنمین مسیح کی ولادت مذکور ہے دوسری ان بیرونی شہادتون سے جن کو سید صاحب بھی کسی قدر معتبر جانتے ہین

اسی سورہ آل عمران مین یون فرمایا

اذ قالت الملائکۃ یمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ	جب فرشتون نے کہا اے مریم بیشک اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک لڑکی

اللہ یخلق ما یشاء اذا قضی امرا فانما
کہا بات یہی ہے خدا جو چاہتا ہے کر دیتا ہے جب کوئی چیز کرنی چاہتا
یقول لہ کن فیکون ۝ ویعلمہ الکتب
ہے تو اسکے لئے یہی کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے اور اوسکو کتاب
والحکمۃ والتورٰىۃ والانجیل ۝ ورسولا
اور تہذیب اور توریت اور انجیل سکھا دیگا وہ بنی اسرائیل
الیٰ بنی اسراءیل ۝ انی قد جئتکم بایۃ
کی طرف رسول ہوگا کہ مین تمہارے خدا کیطرف سے رسالت کی نشانی

نہین چھوا- پھر لڑکا ہوگا تو کیسے ہوگا- خدا کے فرشتے نے جواب مین کہا کہ بیشک بات یہی ہے جو تو نے کہی مگر خدا کی قدرت سب سے نرالی ہے خدا جو چاہتا ہے کر دیتا ہے گو بظاہر اسباب ہر شئے کے اوس نے رکھے ہین تاہم اسباب کا خالق بھی وہی ہے پس جب کوئی چیز کرنی چاہتا ہے تو اوسکے لئے صرف یہی کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے- اسی تیرے بچہ کے اسباب بھی گو بظاہر مفقود ہین لیکن وہ قادر قیوم تو ایک آن مین سب کچھ کر سکتا ہے وہ ضرور ایسا ہی کرے گا اور اسکو کتاب سماوی اور تہذیب اور توریت اور انجیل سکھاوے گا اور بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا با این پیغام کہ مین تمہارے خدا کی طرف سے رسالت کی نشانی

ترجمہ: منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیہا فی الدنیا والاٰخرۃ ومن المقربین ۝ ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصلحین ۝ قالت رب انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر قال کذلک اللہ یخلق مایشاء اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون

خوش خبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح مریم کا بیٹا دنیا اور آخرت مین معزز اور (خدا کے) مقربون سے ہوگا اور لوگون سے گہوارہ اور بڑھاپے مین کلام کریگا اور وہ نیکو کارون سے ہوگا- مریم نے کہا اے میرے رب مجھ کس طرح سے لڑکا ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ نہین لگایا فرشتے نے کہا تو ایسی ہے خدا جو چاہتا ہے کر دیتا ہے- جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اوسے اتنا ہی کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے- دوسری جگہ سورہ مریم مین اس سے بھی کسی قدر مفصل بیان ہے

واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیا فاتخذت من دونھم حجابا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا ۝ قالت انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا ۝ قالت انی یکون لی غلام

مریم کا ذکر کتاب مین بیان کر جبوقت وہ اپنے گھر والون سے مشرق کیجانب ہو گئی اور اون سے ورے ایک پردہ اوس نے بنا لیا- پس اوسی حال مین ہمنے اپنا رسول (جبرئیل) اوس کی طرف بھیجا- وہ کامل آدمی کی شکل مین اوسکے سامنے آیا وہ (مریم بوجہ اپنی پاکدامنی کے) اوس سے بولی کہ مین تجھسے خدا کی پناہ مین ہون (یعنی تیرے سامنے آنیکو پسند نہین کرتی)

مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ
لایا ہون کہ مٹی سے جانور کی سی شکل
كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ
تمہارے سامنے بناکر اوسمین پھونکتا ہون تو وہ
طَیْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
اللہ کے حکم سے پرندہ بنجاتا ہے اور مین اندھے مادرزاد
وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ
اور کوڑھیون کو بھی اچھا کرتا ہون اور مردونکو اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہون

لایا ہون کہ مٹی سے جانور
کی شکل تمھارے سامنے
بناکر اودن مین پھونکتا ہون۔
تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ
بن جاتا ہے
اور
اندھے مادرزاد اور کوڑھیون کو
اچھا کرتا ہون اور

مردون کو تمھارے سامنے محض اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہون اور تمسکو

ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیا ۔ قال
کذلك قال ربك هو علی هین ولنجعله
ایة للناس ورحمة منا وكان امرا مقضیا
فحملته فانتبذت به مكانا قصیا فاجاء
ها المخاض الی جذع النخلة قالت یلیتنی
مت قبل هذا وكنت نسیا منسیا فنادها
من تحتها ان لا تحزنی قد جعل ربك تحتك سریا

اگر تو نیک ہے (تو آگے سے ہٹ جا) وہ بولا مین (آدمی نہین ہون بلکہ) تیرے رب کا قاصد ہون کہ تجھے ایک لڑکا ہونیکی خبر دون ۔ مریم نے کہا مجھے لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے نہ تو خاوند نے چھوا ہے اور نہ ہی مین بدکار ہون ۔ فرشتے نے کہا تو ایسی ہی ہے تیرے رب نے کہا ہے کہ مجھ پر یہ کام آسان ہے اور ہم ایسا ہی کرینگے ۔ تاکہ اوسکو لوگون کے لئے نشانی اور اپنی رحمت بنا دین اور یہہ کام تو ہوا ہوا ہے ۔ پس مریم حاملہ ہوئی پھر وہ دور کی جگہ مین چلی گئی ۔ پھر اوسکو درد زہ درخت کھجور کے پاس لایا تو بولی کہ ہائے افسوس مین اس سے پہلے ہی مرجاتی اور مین بھولی بسری ہوئی ہوتی

پس فرشتے نے اوسے اوسکے نیچے سے پکارا کہ تو غم کم تیرے رب نے (تیرے لئے) تیرے نیچے نہر جاری کر دی ہے اور اپنی طرف کھجور کے تنے کو ہلا وہ تجھپر تر و تازہ کھجور گرائیگی

وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ اور تمکو بتلا دیتا ہون جو تم کہاتے ہو اور جو اپنے گہرون مین فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن ذخیرہ کرتے ہو بے شک اسمین تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَمُصَدِّقًا ماننے والے ہو مین توریت کی جو لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ مجھ سے پہلے آئی ہوئی ہر تصدیق کرتا ہون اسلئے بہی آیا ہون	بتلا دیتا ہون جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھرون مین ذخیرہ کرتے ہو بیشک اس مین میری نبوت پر تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم کسی کی ماننے والے ہو اور اگر تم یہ سمجھ کر مخالفت کرو کہ مین تمہاری کتاب کا منکر ہون تو یہ بھی تمہاری غلطی ہے مین توریت کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی ہے تصدیق کرتا ہون۔ البتہ مین اسلئے بھی آیا ہون کہ بعض چیزین

تفسیر:

وهزي اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا ۞ فكلي واشربي وقري عينا فاما ترين من البشر احدا فقولي اني نذرت للرحمن صوما فلن اكلم اليوم انسيا ۞	پھر تو کھا پیو اور پیو اور خوش ہو جو پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو اشارہ سے کہدیجیو کہ مینے خدا کے لئے اپنے کو منہ رکھنے کی نذر مانی ہے۔ پس مین آج تمام دن کسی سے نہ بولون گی ۞

سورہ آل عمران مین صرف اتنا اشارہ ہے

ان مثل عيسى عند الله كمثل ادم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون ۔	مسیح اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے جس کو مٹی سے بنا کر ہو جا کہا وہ ہو گیا

ان آیات کریمہ مین کسی حاشیہ لگانے کی حاجت نہین اُردو ترجمہ ہی جو بالکل انکا اصلی ترجمہ ہے ان کا صاف مطلب بتلا رہا ہے پس جو مطلب ناظرین اُردو سے سمجھے ہونگے وہی مطلب عرب کے فصیح بلیغ باشندے سمجھتے تھے۔ ہمارے خیال مین یہ مسئلہ (ولادت مسیح) بعد بیان ان آیات کے ناظرین کے فہم و فراست اور انصاف پر چھوڑ نیکے لائق ہے لیکن اس خیال سے کہ سید صاحب رنجیدہ نہ ہون کہ میرے عذرات تو تم تک نہین پہنچے ہین اس لئے کسیقدر شرح کر کے آپ کے عذرات (رکیکہ) مع جوابات معروض ہونگے

پہلی اور دوسری آیت اس امر مین متفق اور یک زبان ہین کہ مریم (علیہا السلام) نے لڑکے کی خوشخبری سن کر اسے اپنے مناسب نہین سمجھا بلکہ اس سے سخت لفظون مین انکار کیا اور استعجاب بتلایا کہ مجھ جیسی کو لڑکا کہان

لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

کہ بعض چیزین جو تمپر حرام ہین تمکو حلال تبلاؤن

وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور تمہارے خدا کی طرف سے نشان لایا ہون پس تم اللہ سے

وَاَطِيْعُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ

ڈرو اور میری تابعداری کرو بیشک اللہ میرا اور تمہارا پالنہار ہے

جو تمپر حرام ہین خدا کی طرف سے تمکو حلال تبلاؤن اور یہ میرا کسی چیز کو حلال حرام کہنا بیدلیل نہین بلکہ مین خدا کی طرف رسول ہون اور تمھارے اور اپنے خدا کی طرف سے اس دعوے پر نشان لایا ہون پس تم اللہ کیلیے سے ڈرو اور شریعت مین میری تابعداری کرو - چونکہ ان معجزات مذکورہ بالا سے کوتہ بینون کو مسیح کی الوہیت کے شبہ ہونے کا احتمال تھا چنانچہ عیسائیون کو ایسے واقعات سے ہی یہ خیال جم گیا ہے کہ مسیح ہی خدا ہے نیز منکرین معجزہ الیسی تعلیم کو شرک کہین گے اسلئے مسیح نے اس بیان مین ایک تو یہ قید لگائی کہ سب کچھ اللہ کے ہی حکم سے ہے میری تو صرف مثال ہے کہ جیسی کسی نابالغ شیرخوار بشعور بچے کے ہاتھ مین چھری دیکر بڑا آدمی اپنے ہاتھ سے

ہوسکتا ہے جسکو کسی مرد نے نہین چھوا (درصورت حمل متعارف ہونیکے جیسا کہ سید صاحب کا خیال ہے) فرشتے کی طرف سے یا خدا کی جانب سے اکا یہ جواب ملنا کہ خدا پر یہ کام آسان ہے داناؤن کی توجہ چاہتا ہے ہان اگر یہ جواب فرشتے کیطرف سے ہوتا کہ گو ابھی تک مرد نے تجھے نہین چھوا لیکن چھونا ممکن ہے" تو اس سے حضرت مریم کی تسلی ہوجاتی اور سید صاحب کو بھی متعدد صفحات کے لکھنے کی ناحق تکلیف نہ ہوتی - اب جائے غور ہے کہ بجائے اس جواب کے یہ جواب دینا کہ بیشک تو ایسی ہے لیکن خدا جو چاہتا ہے پیدا کردیتا ہے پھر اسی پر ہی بس نہین بلکہ اسکو بھی مدلل اور مفصل کرکے بیان کیا کہ خدا جب کبھی کسی چیز کا ہونا چاہتا ہے تو اوسے صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے - اگر سید صاحب کا خیال (کہ مسیح بطریق متعارف پیدا ہوئے تھے) ٹھیک ہو تو کچھ شک نہین کہ یہ جواب طول طویل مریم کے استبعاد سے متعلق نہیں ہوسکتا بلکہ بالکل "سوال از آسمان جواب از ریسمان" کا مصداق ہے - پھر مریم کے بچہ اوٹھا لاتے وقت قوم کا طعن مطعن شروع کرنا اور طعن مین ایسے الفاظ بولنا جو اوس پاک دامن کی عفت مین خلل انداز ہون یعنے کہ تیرا باپ زانی تھا نہ تیری مان بدکار زانیہ تھی کبھی کسی نے اپنی بہو بیٹیون کو بھی ایسا کہتے سنا ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کی ولادت کے وقت یہودیون کا گمان فاسد اوسکی نسبت ناجایز طور پر پیدا ہونے کا تھا جسکو حضرت مسیح نے اپنے جواب مین دفع کیا کہ مین خدا کا نبی ہون مجھے اوس نے کتاب دی ہے اس لئے کہ بموجب کتب بنی اسرائیل[1] حرامی بچہ دس پشت تک خدا کا نبی نہین ہوسکتا - افسوس کہ سید صاحب نے اس جواب سمجھنے مین غور

[1] استثنا ۲۳ -

فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا
پس اوسیکی عبادت کرو یہی
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ
راہ سیدھی ہے
فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى
پس جب مسیح نے اون سے انکار ہی
مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ
پایا تو کہا کہ کون ہے میرا مددگار

کسی کو ماری جیساکہ ما رنیوالا بڑا آدمی ہے بچہ کا صرف بہانہ ہے
اسی طرح میرے کام بھی سب خدا کے ہین علاوہ اسکے مسیح نے اس شبہ
کی تجلی کرنے کو صاف لفظون مین پکار دیا کہ بیشک خدا ہی میرا
اور تمھارا پالنہار ہے پس اوسی کی عبادت کرو نہ کہ میری یہی
راہ سیدھی نجات تک پہنچانے والی ہے۔ مگر یہودیون نے
مسیح کی ایک نہ سنی بلکہ اوسکو جھٹلاتے ہی رہے پس جب مسیح نے
اون سے انکار ہی پایا تو بغرض تسبیہ بیگانون اور بیگانون کے
دشمنوں واسطے اظہار عجز اور عبودیت اپنی کے کہا کہ کون ہے میرا مددگار

تفسیر ثنائی ۶۰ نہین کیا اور جھٹ سے اعتراض جڑ دیا کہ اگر اوس وقت یہودیون کی مراد اوس سے تہمت بدنسبت حضرت مریم کے
اور ناجائز مولود ہونے کی نسبت حضرت عیسی کے ہوتی تو ضرور حضرت عیسی اپنے جواب مین اپنی اور اپنی
ماں کی بریت اوس تہمت سے ظاہر کرتے۔ جلد دوم صفحہ ۳۷ و ۳۸
سید صاحب نے ہماری پہلے طریق استدلال (یعنی عدم مطابقت سوال بجواب) کیطرف تو توجہ ہی نہین کی اور
اس امر مین شاید غور کرنے کا اونہین اتفاق ہی نہین ہوا اگر ہوتا تو غالبًا تصویر کا رخ بطرز دیگر ہوتا البتہ دوسری
طرز استدلال کیطرف کسی قدر متوجہ ہوکر فرمایا ہے۔ یہودیون کے اس قول سے بھی کہ یا مریم لقد جئت
شَيْئًا فَرِيًّا. يَآ اُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا حضرت عیسی کے بن
باپ کے پیدا ہونے پر استدلال نہین ہوسکتا اسلیئے کہ اس زمانہ مین جبکہ یہودیون نے حضرت مریم سے یہ بات
کہی کوی بھی حضرت مریم پر بدکاری کی تہمت نہین کرتا تھا سید صاحب کو ایسی چالاکی مناسب تھی صفحہ ۴۰
مین آپ خود مانتے ہین کہ یہی وجہ ہے کہ یہودیون نے نعوذ باللہ حضرت مریم پر جو بہتان باندھا تھا وہ یوسف کے
ساتھ نہ تھا بلکہ پنتیرا نامی کے ساتھ منسوب کیا تھا کیونکہ یوسف اونکے شرعی شوہر ہوچکے تھے صفحہ ۴۸ کچھ دور نہین تھا
یہان پر آپکا اسکو بھول جانا کلام الہی لکیلا یعلم من بعد علم شیئًا کی تصدیق ہے۔ اگر فرماوین کہ صفحہ ۴۸
کی عبارت وقت ولادت سے متعلق ہے اور صفحہ ۴۰ مین جو انکار ہے وہ اوس وقت سے ہے جب حضرت مریم حضرت عیسی
کو اوٹھا لائین تھین تو دونو عبارتین مجھے یاد ہین مین بھولا نہین۔ تو پس ہمارا مدعا بھی یہی ہے کہ وقت ولادت یہودیون

اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ

اسد کی راہ میں حواری بولے ہم اسد کے دین کے مددگار ہین

اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ

ہم اسد کو مانتے ہین پس تو گواہ رہ

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ

کہ ہم تابعدار ہین اے ہمارے خدا ہم

اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

تیری اوتاری ہوئی (کتاب) کو مانتے ہین اور رسول

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ

کے تابع ہین پس ہمکو گواہی دینے والون مین لکھ رکھ اور یہودیون نے فریب کیے

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

اور خدا نے انتظام کر رکھا تہا خدا سب مدبرون پر غالب ہے

اسد کی راہ مین حواری جو اوسوقت مسیح کے مخلص دوست تھے بولے ہم اسد کے دین کے مددگار ہین ہم اسد کے حکمون کو مانتے ہین پس تو گواہ رہ کہ ہم خدا کے تابعدار ہین یہ کہہ کر خدا کی طرف جھک کر دعا کرنے لگے۔ اے ہمارے خدا ہم تیری اُتاری ہوئی (کتاب) کو مانتے ہین اور تیرے رسول کی تابع ہین۔ پس تو ہمکو اپنی توحید کی گواہی دینے والون مین لکھ رکھ اور یہودیون نے مسیح کی ایذا کیلئے طرح طرح کے فریب اور حیلے کیے اور خدا نے پہلے ہی سے اوسکے بچانے کا انتظام کر رکھا ہوا تھا آخر کار خدا ہی کی بات غالب رہی اِسلئے کہ خدا سب مدبرون پر غالب ہے آخر یہودیونکی شرارت کی یہان تک نوبت پہنچی کہ اوسکی ہلاکت کے درپے ہوئے مگر خدا اوس کا ہمیشہ مددگار رہا اور یہودیون کی ایذا سے حفاظت کرتا رہا +

نے مریم کو تہمت لگائی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اونکے نزدیک ناجایز مولود تہے جس سے ہمارا دعوے (بے باپ ولادت مسیح) تقویت پذیر ہے۔ اور نہ اس آیت مین اِس قسم کی تہمت کا اشارہ ہے۔ کاش کہ آپ اِس آیت کی بجائے قرآن کا لفظ لکھ دیتے تو مدت تک فیصلہ ہو جاتا کوئی مخالف آپکے سامنے وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا پیش نہ کرتا سید صاحب اب بہی موقع ہے معاملہ طے کر دین ؎

مٹا نہ رہنے دے جہگڑے کو یار تو باقی ؛؛ رہے کہ ہاتھ ابہی ہے رگِ گلو باقی

فری کے معنی بدیع وعجیب کے ہین۔ اس لفظ سے غالباً یہودیون نے مراد لی ہوگی شیئاً عظیماً منکراً مگر اس سے یہ بات کہ اونہون نے حضرت مریم کی نسبت ناجایز مولود ہونیکی تہمت کی تہی لازم نہین آتی بلکہ قرینہ اوسکے برخلاف ہے کیونکہ حضرت عیسی نے اوسکے جواب مین اوس تہمت سے بری ہونیکا کوئی لفظ بہی نہین کہا تھا۔ بیشک کہا (دیکھو ہماری پہلی تقریر) اس جواب مین بہی سید صاحب حسب عادت قدیمہ مطلب سے تجاہل عارفانہ کر گئے ہین فری

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ جب خدا نے کہا اے عیسی مین تجہ کو فوت کرنیوالا وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ اور اپنی طرف اوٹھانیوالا اور ان کافرون سے پاک کرنیوالا	یاد کرو جب خدا نے کہا اے عیسی تو ان موذیون کی ایذا سے بے فکر رہ تیری جان تک نہین پہنچ سکین گے بیشک مین ہی تجہے فوت کرنیوالا اور اپنی طرف اوٹھانے والا اور ان کافرون کی بدزبانی سے بذریعہ قرآن کے پاک کرنے والا

کے معنے کرنے مین دقت کھو دیا حالانکہ ان بالائی آیتون کے صریح الفاظ نہے کہ اے مریم تیرا باپ زانی نہ تہا تیری مان زانیہ بدکارنہ تھی تو ایسا لڑکا (بقول سید صاحب) اوپرا کہان سے لے آئی۔ کیا اس قدر معاملات کیبینے اپنی بیگانی لڑکی کی نسبت کہتے ہین یا کہتے سنا۔ یہودیون کے ان الفاظ کے کہنے کی وجہ سید یون بیان کرتے ہین۔ جب اونہون (حضرت مسیح) نے بیت المقدس مین یہودی عالمون سے گفتگو کی اس بات پر یہودی عالم ناراض ہوئے اور انہون نے آکر حضرت مریم سے کہا کہ تیرے مان باپ تو بڑے نیک تہے تو نے یہہ کیسا عجیب یعنے بدمذہب لڑکا جنا ہے۔ حضرت مریم نے خود اوس کا جواب نہین دیا اور حضرت عیسے کو اوٹھا لائین (گود مین بالکہ ہون پڑی) اوسوقت اونہون نے فرمایا کہ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا (صفحہ ۳) افسوس سید صاحب! یہ مسئلہ ملا دو پیازے کی بیت کیطرح کبہی سیدھا نہ ہوگا جبتک آپ صریح الفاظ کو نہ لینگے۔ اور اونکے متبادر ترجمہ کو تسلیم نہ کرینگے جو واقعی قابل تسلیم ہین۔ دیکہئے تو آپنے کہان تک ملا دو پیازے کے پاؤن دبائے مگر سر اونچا ہو گیا۔ آپ کے بیان بالا سے معلوم ہوتا ہے

(اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ) اس آیت مین اللہ تعالی اوسی بزرگ (مسیح علیہ السلام) کے متعلق (جسکی تمام زندگی کے حالات کے علاوہ مرنے جینے مین بھی لوگ مختلف ہین) اوسکی وفات کا ذکر فرماتا ہے۔ اس آیت کے معنی مین علماء کا قریب قریب اتفاق ہے کہ یہان موت مراد نہین بلکہ دنیا سے اوٹھانا مراد ہے۔ مگر ہمنے سید احمد صاحب کی خاطر جو اس مسئلہ (وفات مسیح) کے موجد ہین اور میرزا غلام احمد قادیانی کی لحاظ سے جو سید صاحب کے اس مسئلہ اور دیگر استحالہ پسند مسائل مین پیرو ہین اس آیت کے معنی مین اونہین کا ترجمہ منظور کیا ہے اور متوفی کے معنی موت دینے والا ہی لکہا ہے مسئلہ ولادت مسیح مین تو سید صاحب ہی ہمارے مخاطب تہے اس مسئلہ وفات مسیح مین دونو صاحبون (سید صاحب و مرزا صاحب) سے (جو در اصل پیرو پیر ہین) ہمارا روئے سخن ہے اس بیان سے پہلے کہ قرآن شریف نے اس مسئلہ کے متعلق کیا فیصلہ دیا ہے بیرونی شہادت دیکہنی بہی ضروری ہے۔

سید صاحب و مرزا صاحب کی غلطی

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ

اور تیرے تابعداروں کو منکروں پر قیامت تک

اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى

غالب رکھنے والا ہون

اور تیرے تابعدارون کو تیرے منکرون پر قیامت

تک غالب

رکھنے والا

ہون

کہ یہودیون کی بدزبانی پہلے سن کر حضرت مریم مسیح کو اوٹھا لائین مگر قرآن کریم کے بیان سے ظاہر ہے کہ مریم کا بچہ کو اوٹھا کر لانا پہلے ہے اور یہودیون کی بدزبانی پیچھے - دیکھو تو کیا وضاحت سے ارشاد ہے کہ پس اوس (مسیح)

فاتت به قومها تحمله قالوا یا مریم لقد جئت شیئا فریا	کو اوٹھا کر اپنی قوم کے پاس لائی وہ بولے کہ اے مریم تو عجیب چیز لائی ہے "

: سید صاحب ان باتون سے بجز اسکے کہ علماء مین منسی ہو کیا فایدہ - آپ اپنا عندیہ کیون نہین کہہ دیتے کہ اس کھینچ تان سے آپ کا مطلب کیا ہے - کیا تاریخ ہند مین نام چھوڑنا چاہتے ہین کیا ع بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا " - بر کار بند ہین - آخر ہے تو کیا سبب ہے جو آپنے قرآن (ہان اپنے نانا کے قرآن) کے نسخ پر کمر باندھ رکھی ہے اس سے بڑھکر اور کیا (بے ادبی معاف) ہفوات ہونگے کہ جہان آپ کو کچھ نہین سوجھتا وہان خواب مین چلے جاتے ہین - چنانچہ حضرت مریم کی فرشتے سے گفتگو کو جو آپکے مذہب کے خلاف تھی (کیونکہ فرشتون سے آپ کو رنج ہے) خواب کا واقع بتلانا اور اسکی نسبت یون ارشاد فرمانا کہ سورہ مریم مین حضرت مریم کی رویا (خواب) کا واقع

یہود و نصاریٰ جو مسیح علیہ السلام کے حالات کو بچشم خود دیکھنے والے اور ایکدوسرے سے نسلاً بعد نسل سننے والے ہین اسپر متفق ہین کہ حضرت مسیح سولی دیئے گئے گو اونکے اتفاق کے نتائج مختلف ہین یہود کا نتیجہ تو بموجب تعلیم توریت استثنا ۲۱ باب فتحیابی ہے اور عیسائیون کا نتیجہ کفارہ گناہ ہے - خیر اسکا یہان ذکر نہین ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دونو فریق اس پر متفق ہین کہ مسیح سولی ہی دئے گئے* -

پس ان دونون گروہون کے اتفاق سے یہ امر بآسانی سمجھ مین آسکتا ہے کہ حضرت مسیح موت طبعی سے نہین مرے ورنہ ممکن نہ تہا کہ دونون گروہون سے اونکی موت مخفی رہتی کیونکہ یہود و نصاریٰ سے زاید اور نصاری یہودیون سے بڑھکر

* مسیح کے مصلوب و مقتول ہونیکو چونکہ قرآن شریف نے صاف لفظون مین رد کر دیا ہے اسلئے اوسکا خیال کوئی مسلمان بلحاظ اتفاق اہل کتاب صحیح نہین کہہ سکتا - منہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
پھر میری ہی طرف تمکو آنا ہے پس جس چیز
فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مین تم جھگڑتے ہو تم مین فیصلہ کرونگا۔ پس کافرون کو ر

پھر بعد مرنے کے میرے ہی طرف تمکو آنا ہے پس جس چیز مین
تم جھگڑتے ہو تم مین فیصلہ کردن گا۔ مومنون کو ثواب دون گا
اور کافرون کو عذاب۔ پس کافرون اور تیرے منکرون کو
دنیا اور آخرت دونو مین عذاب دونگا اور اون کا کوئی ہمدرد

جناب سید:

بیان ہوا ہے کہ اونہون نے انسان کی صورت دیکھی جس نے کہا کہ مین خدا کا بھیجا ہوا ہون تاکہ تمکو بیٹا دون
صفحہ ۳۵ بتلادین تو خواب کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اسی برتے پر آپ علماء کو یہودیون کے مقلد۔ شہوت پرست
رام۔ کوڑمغز ملا وغیرہ وغیرہ الفاظ بخشا کرتے ہین ۵ اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیان ... جدہ نواز!
آپ کسی کے خدا نہین۔ آپ ہی بتلادین اگر کسی روایت صحیح کے اعتبار پر بات کہنے سے یہودیون کا مقلد
بنتا ہے تو بے ثبوت بات کہنے پر کس کا۔ خیر اس کا فیصلہ تو ہم آپکے جد امجد (فداہ ابی وامی) کے روبرو
ہی کرائین گے۔ اب ہم اس مسئلہ (ولادت مسیح) کے متعلق بیرونی شہادتین دریافت کرتے ہین آپ ہین
تو کچھ شک نہین کہ یہود ونصاریٰ اور مسلمان سب کے سب اس امر پر متفق ہین کہ حضرت مسیح بے باپ ہین
عیسائیون اور مسلمانون کی نسبت تو آپ بھی تسلیم کرتے کہ عیسائی اور مسلمان دونون خیال کرتے ہین کہ حضرت
عیسے صرف خدا کے حکم سے عام انسانی پیدائش کے برخلاف بغیر باپ پیدا ہوئے تھے صفحہ ۲۲ جلد ۱۔

جناب سید:

اون کے حالات کے متلاشی تھے۔ یہودیون کی تو غرض تھی کہ وہ کسیطرح مرین کہین ملین تو اونکو مزہ چکھائین
عیسائیون کو اون سے دلی محبت تھی اسلئے وہ اونکے حال کی تلاش مین سرگرم تھے چنانچہ اناجیل مروجہ
سے اس بات کا پتہ بآسانی ملتا ہے کہ عیسائیون کو مسیح کے حالات سے کس قدر دلسبتگی تھی کہ معمولی مشاغل
چلنا۔ پھرنا اون کا بھی قلمبند کر رکھا ہے۔ پھر اگر وہ موت طبعی سے مرتے تو ممکن نہین کہ عیسائیون کو اوسکی خبر
نہ ہوتی۔ پس سید صاحب کا فرمانا کہ حضرت عیسیٰ تین چار گھنٹے کے بعد صلیب پر سے اوتار لئے گئے تھے۔
اور ہر طرح پر یقین ہوسکتا ہے کہ وہ زندہ تھے رات کو وہ لحد مین سے نکال لئے گئے اور وہ مخفی اپنے مریدون
کی حفاظت مین رہے حواریون نے اونکو دیکھا اور ملے اور پھر کسیوقت اپنی موت سے مر گئے۔ بلا شبہ اون کو یہودیون
کے خوف سے نہایت مخفی طور سے کسی نامعلوم مقام مین دفن کردیا ہوگا جو ابتک نامعلوم ہے اور یہ مشہور کیا ہوگا کہ وہ
آسمان پر چلے گئے صفحہ ۵۱ "تار عنکبوت سے بھی ضعیف ہے۔ یہ کبھی ممکن نہین کہ سچے نبی کے تابعدار جن کی قرآن

فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا

دُنیا اور آخرت میں عذاب دونگا

وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ وَاَمَّا

اور اون کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا اور جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

ایمان لائے اور عمل نیک بھی کئے خدا اونکو

اُجُوْرَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ذٰلِكَ

انکی نیکیونکا پورا بدلہ دیگا اور خدا کو ظالم لوگ نہین بہاتے یہ قصہ

نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ

جو تجھکو سناتے ہین نشانیان اور حکیمانہ نصیحت ہے

مددگار نہ ہوگا اور جو تیری رسالت پر ایمان لائے اور عمل
نیک بھی کئے خدا اون کی نیکیون کا پورا بدلہ دے گا اور
خدا کو ظالم لوگ نہین بھاتے۔ یہ قصہ جو تجھ کو سناتے ہین
خدا کی نشانیان اور حکیمانہ نصیحت ہے جس سے تجھ کو اور
تمام سُننے والون کو بخوبی معلوم
ہوسکتا ہے کہ مسیح اور اوسکی
مان بلکہ اوسکا سارا خاندان
بھی مثل دیگر انسانون کے
خدا کے بندے
اور مخلص بندے

رہے یہودی سو آگی بابت قرآن سے ثابت ہے کہ وہ مسیح کی ولادت کو کیسے مغلظ الفاظ سے بیان کرتے تھے پس مسیح کے حالات دیکھنے والے یہود۔ نصاری دو لوگ ہین جو اسکے حالات کو تحقیق کرنے مین ہمسے زیادہ مصروف تھے (گو اغراض اونکے مختلف ہین یہود بوجہ عداوت اور نصاری بوجہ عقیدت) پس ان دونو کا اس امر پر اتفاق ہونا کہ مسیح کا باپ نہین قابل غور نہین؟ پھر اس اتفاق کی تائید اونکی کتابون سے بھی ہوتی ہے — انجیل متی مین صاف بیان ہے "اب یسوع مسیح کی پیدائش یون ہوئی کہ جب اوسکی مان مریم کی منگنی

مین بھی تعریف آئی ہے ایسے صریح کذب کے مرتکب ہون اور بے فایدہ اپنے نبی اور خدا پر جھوٹ باندہین کہ وہ آسمان پر چلا گیا۔ حالانکہ نہ گیا ہو۔ علاوہ اسکے اگر مسیح حواریون کو ملے اور اپنی موت سے مرے تو کیا اتنی دیر مین یہودیون کو خبر نہ ہوئی کہ وہ اپنی ناکامیابی پر افسوس کرکے دوبارہ سعی تبلیغ کرکے کامیابی کرتے۔ پس سید صاحب کے احتمال کو نہ صرف واقعات ہی جھٹلاتے ہین بلکہ روایت و درایت دونو اسکی تکذیب کرتی ہین۔ حاصل یہ کہ یہودیون اور عیسائیون کا اس امر پر متفق ہونا کہ مسیح علیہ السلام موت طبعی سے فوت نہین ہوئے ضرور قابل غور ہے —

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَؕ

مسیح کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی سی ہے

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ

اوسکو مٹی سے بنایا پھر اوسکو حکم دیا کہ آدمی ہو جا پس وہ ہو گیا

تھے اون مین کوئی اس قسم مزیت نہ تھی جسکے سبب سے وہ خدا یا خدا کا بیٹا بن سکین ہان ایک بات جس سے انہون کو شبہ ہوتا ہے یہ ہے کہ مسیح بے باپ پیدا ہوا تھا سو اس بات مین مسیح کی مثال اور مشابہت اللہ کے نزدیک بالکل آدم کی سی ہے جیسا کہ اوسکو مٹی سے بنایا پھر اوسکو حکم دیا کہ آدمی ہو جا پس وہ ہو گیا اسی طرح مسیح کو مریم کے رحم مین عدم سے

شان نزول: (اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی) نصاریٰ جو نجران سے حضور اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اونھون نے کہا کہ آپ تو مسیح کو گالیان دیتے ہین جو اوسکو بندہ بتلاتے ہین اونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی۔ (معالم)

یوسف کے ساتھ ہوئی تو اونکے اکٹھا آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی تب اوس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور نہ چاہا کہ اوسے تشہیر کرے ارادہ کیا کہ اوسے چپکے سے چھوڑ دے۔ وہ ان باتون کی سوچ ہی مین تھا کہ دیکھو خداوند کے فرشتہ نے اوسپر خواب مین ظاہر ہو کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہان لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اوس کے رحم مین ہے سو روح القدس سے ہے" انجیل متی باب اول ورس ۱۸۔

انجیل لوقا مین یون مذکور ہے اور چھٹے مہینے جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے جلیل کے ایک شہر مین جسکا نام ناصرت تھا بھیجا گیا۔ ایک کنواری کے پاس جسکی یوسف نامی ایک مرد سے جو داؤد کے گھرانے سے تھا منگنی ہوئی تھی اور اوس کنواری کا نام مریم تھا۔ اوس فرشتے نے اوس پاس اندر آکے کہا کہ اے

خصوصًا میرزا صاحب کے نزدیک تو یہ طریق استدلال بہت ہی صحیح ہے کیونکہ وہ اس طریق سے خود بھی مستدل ہین چنانچہ لکھتے ہین بائیسوین آیت (وفات مسیح پر) یہ ہے کہ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون یعنے اگر تمہین ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم مین پیدا ہون تو اہل کتاب کیطرف رجوع کرو اور اون کے واقعات پر نظر ڈالو تا اصل حقیقت تمپر منکشف ہو جائے۔ سو جب ہم نے موافق حکم اس آیت کے اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی کتابون کی طرف رجوع کیا اور معلوم کرنا چاہا کہ اگر کسی نبی گذشتہ

الحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ المُمْتَرِينَ ۝

یہی بات تیرے رب کی طرف سے ہے تو ہرگز شک کرنیوالون مین سے مت ہوجیو۔

محض اپنے حکم سے پیدا کیا جیسا آدم کو کیا تھا یہی بات تیرے رب کیطرف سے ہے پس تو اسی کو مانیو اور ہرگز اسمین شک کرنے والون مین سے مت ہوجیو بلکہ دل مین اس امر کا یقین رکھیو کہ مسیح خدا کا بندہ اور اوسکا رسول ہے نہ کہ خدا یا اوسکا بیٹا

پسندہ سلام - خداوند تیرے ساتھ - تو عورتون مین مبارک ہے - پر وہ اوسے دیکھ کر اوسکی بات سے گھبرائی اور سوچنے لگی کہ یہہ کیسا سلام ہے - تب فرشتے نے اوس سے کہا کہ اے مریم مت ڈر کہ تو نے خدا کے حضور فضل پایا اور دیکھہ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام **یسوع** رکھے گی وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالی کا بیٹا (نیک بندہ) کہلائے گا اور خداوند خدا اوس کے باپ داؤد کا تخت اوسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کریگا اور اوسکی بادشاہت آخر نہوگی - تب مریم نے فرشتے سے کہا یہہ کیونکر ہوگا جس حال مین مین مرد کو نہین جانتی - فرشتے نے جواب مین اوس سے کہا کہ روح قدس تجھ پر اترے گی اور خدا تعالی کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہوگا اس سبب سے وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا - انجیل لوقا باب ۱ ورس ۲۶ -

اس صاف اور سیدھی بیان انجیل کو بھی سید صاحب نے اندھونکی کھیر کیطرح ٹیڑھا بنانا چاہا آپ فرماتے ہین - کہ اس بات کو خود حواری حضرت عیسی کے اور تمام عیسائی تسلیم کرتے ہین کہ حضرت مریم کا خطبہ یوسف سے ہوا

کے آنیکا وعدہ دیا گیا تو وہی آجاتا ہے یا ایسی عبارتکے کچھ اور معنی ہوتے ہین تو معلوم ہوا کہ اسی امر متنازعہ فیہ کا ہمشکل ایک مقدمہ حضرت مسیح ابن مریم آپ ہی فیصل کر چکے ہین اور اونکے فیصلہ کا ہمارے فیصلہ کے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین وملاکی نبی اور انجیل جو ایلیا کا دوبارہ آسمان سے اترنا کس طور سے حضرت مسیح نے بیان فرمایا ہے " ازالہ صفحہ ۶۱۶

مذکورہ بالا تقریر مین میرزا صاحب نے جو علمیت اور قابلیت کا اظہار کیا ہے وہ تو اہل علم سے مخفی نہین دعوی وفات مسیح ہے اور دلیل عدم رجوع کیا ہی **تقریب تام** ہے لیکن بلحاظ اسکے کہ میرزا صاحب تو علم لدنی کے طالب علم ہین علوم ظاہریہ مناظرہ وغیرہ سے بے نصیب ہونا اون پر کوئی الزام عاید نہین کر سکتا ہان بطور

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا
پہر جو کوئی بعد آنے علم کے تجہ سے کج بحثی
جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا
کرے تو تو کہدے کہ آؤ
نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا
ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی بیٹیان
وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ
اور تمہاری بیٹیان اپنے بہائیبند اور تمہارے بہائی بند بلائین
فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝
پہر عاجزی سے جہوٹون پر خدا کی لعنت کرین

پہر جو کوئی بعد آنے علم اور عقل کی بات کے تجہ سے کج بحثی کرے اور اسی پر اڑا رہے کہ مسیح خدا اور خدا کا بیٹا ہی ہے تو ایسے لوگون کو جو کسی دلیل کو نہ جانین کسی علمی بات کو نہ سمجہین غرض "بدرا بدر باید رسانید" کہدے کہ آؤ ایک آخری فیصلہ بہی سنو ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی بیٹیان اور تمہاری بیٹیان اپنے بہائی بند نزدیکی اور تمہارے بہائی بند نزدیکی بلائین پہر عاجزی سے جہوٹون پر خدا کی لعنت کرین خدا خود فیصلہ میں دنیا مین ہی کر دیگا جو فریق اسکے نزدیک جہوٹا ہوگا وہ دنیا مین ہی برباد اور مورد غضب ہوگا

[illegible] یہودیون کے ہان خطبہ کا یہ دستور تھا کہ شوہر اور زوجہ مین اقرار ہو جاتا تھا کہ اس قدر میعاد کے بعد شادی کرینگے یہ معاہدے حقیقت مین عقد نکاح تھے زوجہ کا گھر مین لانا باقی رہجاتا تھا۔ یہودیون کے ہان اس رسم کے ادا ہونیکے بعد مرد اور عورت باہم شوہر اور زوجہ ہو جاتے تھے یہانتک کہ اگر بعد اس رسم کے اور قبل رخصت کرنے کے ان دونو مین اولاد پیدا ہو تو وہ ناجائز اولاد تصور نہین ہوتی تھی شاید خلاف رسم بات ہونے سے معیوب گنی جاتی ہوگی اور دونو کو ایک شرم اور خجالت کا باعث ہوگی " خلاصہ صفحہ ۲۷ جس سے آپنے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پس کوئی دجاس

[illegible] معارضہ بالمثل ہمنے جو استدلال کیا ہے اوسمین بفضلہ تعالی تقریب تام ہے کیونکہ ہمارا دعوی عدم وفات بموت طبعی ہے اور (بقول مرزا صاحب) حسب الحکم آیت کریمہ جب ہمنے اہل کتاب سے وفات مسیح بموت طبعی کے متعلق سوال کیا تو دونو گروہ نے بالاتفاق جواب دیا کہ نہین - اب ہم آیات قرآنی مین غور کرتے ہین سورہ نسا کسقدر تفصیل سے اسقصہ کا بیان ہے دونو فریق یہود و نصاری کہتے ہین کہ مسیح مصلوب و مقتول ہوا ہے حالانکہ خدا نے فرمایا وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ | نے اوسکو قتل کیا اور نہ سولی دیا لیکن وہ اونکے سامنے مشتبہ

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ
بیشک یہی بیان صحیح ہے اور
مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ
خدا کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور بیشک خدا ہی
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے پس اگر یہ پھیر دیں تو
عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ
خدا مفسدون کو خوب جانتا ہے تو کہدے اے
الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا
کتاب والو ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے تمہارے

بیشک تو اپنے دعوی توحید پر مضبوط رہ اسلئے کہ یہی بیان جو مسیح
کی عبودیت کا ہمنے تجھکو سنایا ہے صحیح ہے اور خدا کے سوا
کوئی بھی معبود نہیں اور بیشک خدا ہی بڑا غالب بڑی حکمت
والا ہے۔ پس اگر توحید خالص کے ماننے سے منہ پھیریں تو تو
پروا نہ کر کیونکہ خدا مفسدون کو خوب جانتا ہے۔ تو کہدے
اے کتاب والو یہودیو! او عیسائیو! اختراعی باتیں چھوڑ کر
ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے لئے تمہارے
میں مساوی ہے اور تینوں
فریق کی کتابیں
(قرآن اور توریت)

اس بات کے خیال کرنے کی نہیں ہے کہ یوسف فی الواقع حضرت مسیح کے باپ نہ تھے متی کی انجیل میں جو
لکھا ہے کہ یوسف نے جب دیکھا کہ حضرت مریم حاملہ ہیں تو اونکے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا اگر یہ بیان (متی کا)
تسلیم کیا جائے تو اسکا سبب صرف یہی ہوسکتا ہے کہ عام رسم کے برخلاف حاملہ ہوجانے سے یوسف کو رنج
اور خجالت ہوئی ہوگی صفحہ۲۵ جناب سیادت مآب ایسی باتوں سے کیا فایدہ یوں تو ہمنے بھی ٹھیکہ نہیں لیا
کہ آپ کو فراموش ہی کرا کے رہیں گے مگر آخر جہاں تک آپ کے عبد محبد (فداہ روحی) کی محبت کا ہیں جوش ہے
آپ کی حق ادائی کرینگے گو کسی اوستاد کا قول ہے تا آن باشد کہ چپ نشود صحیح ہے

وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ
ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن
وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان
اللہ عزیزا حکیما وان من اھل الکتاب الا
لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیہم

کیا گیا جو لوگ اس امر میں (کہ مسیح کو قتل و سولی نہیں ہوئی۔
قرآن کے بیان سے) مخالف ہیں وہ اس واقعہ سے بے خبری
میں ہیں۔ اس دعوے کی کوئی اونکے پاس دلیل نہیں۔
ان اٹکلوں اور خیالوں کے تابع ہیں اور انہوں نے ہرگز
اوسکو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اپنے پاس اسکو اٹھالیا اور خدا غالب
حکمت والا

وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ

ہین مساوی ہے یہہ کہ ہم تم سوائے خدا کے کسی کی

بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

عبادت نہ کرین اور نہ اوسکے ساتھ کسیکو شریک ٹھہرائین اور نہ کوئی

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا

ہم مین سے سوائے خدا کے کسی دوسرے کو مربی سمجھے پس اگر منہ پھیرین

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

تو تم کہدو کہ گواہ رہو ہم تابعدار ہین

بھی اوسکی تاکید کرتی ہین وہ یہ ہے کہ ہم تم سوا خدا کے کسی کی عبادت نہ کرین اور نہ اوسکے ساتھ کسیکو شریک ٹھہرائین اور نہ کوئی ہم مین سے سوای خدا کے کسی دوسرے کو مالک اور مربی سمجھے کہ اوسکے خوف سے سچی بات کے اظہار سے بھی انکار رہے پس یہ امور ایسے ہین کہ ان پر عمل کرنیسے ہمارا تمہارا قصہ طے ہوتا ہے پس اگر یہ لوگ خدا کو اور اوسکے رسولون کو مانتے ہونگے تو اس فیصلے سے راضی ہونگے اور اگر ضد مین اگر منہ پھیرین تو تم مسلمانو! کہہ دو گواہ رہو ہم خدا کے تابعدار ہین جس طرح خدا نے ہمیشہ سے توحید

بھلا حضرت سید صاحب کرمفرمائے بندہ اگر مریم کو خلاف رسم حمل تھا اور وہ حمل شرعًا درست اور بالکل جائز تھا جیسا آپ بھی صفحہ مین تسلیم کر آئے ہین تو یوسف اوسپر اسقدر رنجیدہ کیون ہوا کہ اس بیچاری حاملہ کے چھوڑنے پر کمربستہ ہوگیا آخر کو وہ اتنا تو جانتا ہی تھا کہ یہ کرتوت تو ساری میری ہی کی ہے اور بھلا بالفرض اگر اوسکو خلاف رسم حمل ہونیسے شرم تھی تو فرشتے نے خواب مین آکر اوسکی کیا تسلی کی کہ اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو یہان لے آنیسے مت ڈر کیونکہ جو اوسکے رحم مین ہے سو روح القدس سے ہے۔ متی باب ۱ آیت ۲۰ کیا اس سے

اس آیت مین خدا نے کئی باتین بیان فرمائی ہین اول تو صریح لفظون مین اوس امر کا رد کیا جو یہود و نصاریٰ مسیح کے مصلوب ہونے کا خیالی پلاؤ پکا رہے تھے دوم اس واقع کی اصلیت پر اطلاع دی کہ اوسکو اپنی طرف اٹھا لیا یہان تک تو ہمارا اور ہمارے مخاطبون کا اتفاق ہے صرف اختلاف اسمین ہے کہ رفع کے کیا معنی ہین ہمارے مخاطب کہتے ہین کہ رفع سے مراد رفع درجات ہے۔ ہم کہتے ہین اگر رفع سے مراد رفع درجات ہو تو یہودیون کے قول کی مخالفت کیا ہوئی جو لفظ بل سے ہونی چاہیے تھی کیا یہودیون نے اگر مسیح کو سولی دیا ہو تو رفع درجات نہین ہو سکتا۔ حالانکہ شہدا کی بابت عام طور پر قرآن بلندی مراتب سے خبر دیتا ہے۔ بلکہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

اگر غور کیا جاوے تو ان معنی سے یہودیون کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ اگر مسیح کو واقعی اونہون نے صلیب دیا ہو تو کون نہین جانتا کہ یہ صلیب

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ

اے کتاب والو کیون ابراہیم کے معاملہ مین جہگڑتے ہو حالانکہ توریت انجیل تو اوسکے بعد اتری ہین

کی تعلیم دی ہے اوسی طرح ہم مانتے ہین - اپنی بات بنانے کیلئے دیکھو تو کیسے حیلے بہانے بناتے ہین کہ انبیاء کے جدامجد ابراہیم کو بھی اپنے خیالات کا پابند بتلاتے ہین پس تو اون سے کہہ

دے اے کتاب والو! کیون ابراہیم کے معاملہ مین جہگڑتے ہو کہ یہودی تھا یا نصرانی تہا - حالانکہ توریت انجیل جنسے یہودیت اور عیسائیت بالخصوص تمہارے خیالات کی ابتدا ہوئی ہے وہ تو اسکے بعد اتری ہین

شان نزول ع۱۰ پ۳

(یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ) یہود نصاری کا دعوے تہا کہ ابراہیم ہمارے مذہب پر تہے گرچونکہ یہ خیال غلط تہا اسلئے کہ ابراہیم علیہ السلام توحید مین توسب کے استاد ہین لیکن جو دین یہود نصاری کا تراشا ہوا تہا اوس سے حضرت ابراہیم بالکل پاک وصاف تھے اوسکے رد مین یہ آیۃ نازل ہوئی - معالم

[illegible]

وہ حمل خلاف رسم سے ہوا موافق رسم ہوجائیگا ایسے فرشتے کو یوسف خواب مین ہی جواب دیدیتا کہ حضرت جبرئیل کی وجہ سے مین اوسے چہوڑتا ہون وہ روح القدس سے حاملہ ہونیسے تو نہین بچ سکتی - مین تو اسلئے چہوڑتا ہون کہ خلاف رسم حمل ہے میری رسومات متعلقہ شادی ابھی باقی ہین - میا روح القدس کو کیا کرون مین اس شرم کے مارے پانی پانی ہوئے جاتا ہون آپ مجھے روح القدس کا گیت سنائے جاتے ہین - افسوس سید صاحب نے جیسا حضرت مریم کے سوال انی یکون لی غلام کے جواب کذلک اللہ یخلق مایشاء مین غور نہین کی اسیطرح اسمین بھی تدبر سے کام نہین لیا - اس امر پر بھی سید صاحب بحوالہ انجیل متی و لوقا مُصِر ہین کہ مسیح کو ابن داؤد ابن ابراہیم

[illegible]

مسیح کو صرف بیداری کیوجہ سے دیگئی ہوگی جس سے اوسکے درجات کی بلندی ہر طرح سے ظاہر ہورہی ہے پہر قرآن کریم نے اونکے اس قول کی کہ ہمنے مسیح کو سولی دیدیا (بقول آپکے) یہ کہہ کر کہ ہمنے اوسکے درجے بلند کردئے گویا ایک قسم کی تائید ہے اگر یہی معنے ہین تو قرآن کا مطلب بالکل اوس قصہ کے مشابہ ہوجائیگا جو کسی بادشاہ اور اوسکے زمانہ کے نیک دل لوگون کا مشہور ہے +

ایک بادشاہ سے جاہل صوفیون نے کہا کہ آپنے فوج کے اخراجات خواہ مخواہ اپنے ذمہ کیون لے رکھے ہین

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۔ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ

کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔ دیکھو تو جس چیز کے متعلق تمہیں

فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ

کسیقدر علم تھا اسمین تو تمنے جھگڑا کیا لیکن ایسے

لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

معاملات مین کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں کچھ علم نہیں خدا بخوبی جانتا ہے

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

ابراہیم نہ تو یہودی تھا اور نہ عیسائی تھا

پھر باوجود اس بعد بعید کے تم یہہ دعوی کرتے ہو کیا تم اس غلطی کو سمجھتے نہیں ہو۔ دیکھو تو جس چیز کے متعلق تمہیں کسی قدر علم تھا اسمین تو تمنے جھگڑا بھی کیا اور نہ جھگڑا کیسقدر مناسب بھی تھا لیکن ایسے معاملات مین کیون جھگڑتے ہو جن کا تمہین کچھ بھی علم نہین کیا تمہاری کتابون مین ہے کہ ابراہیم یہودی تھا یا عیسائی خدا اوسکے حال کو بخوبی جانتا ہے اور تم نہین جانتے

خدا نے ہمین بتلایا ہے کہ ابراہیم

نہ تو یہودی تھا اور نہ عیسائی

کہا گیا ہے صفحہ ۱۱ اور قرآن مین ابراہیمی ذریت سے ہونا ثابت ہوتا ہے صفحہ ۱ نہین معلوم ایسے صریح بیانات کے مقابلہ مین ایسے ضعیف التزام کیا نسبت رکھتے ہین ۔ صاحب اصول شاشی نے بھی تو لکھا ہوگا کہ عبارت النص اشارۃ وغیرہ سے مقدم ہوتی ہے فاتہم جسکو دوسرے لفظوں مین یوں کہیے کہ صریح بیان ہر طرح سے ایسی تاویلات سے مقدم ہوتا ہے پس جبکہ صریح انجیلی اور قرآنی دونو اسپر (بشرطیکہ انصاف ہو) متفق ہین کہ مسیح (علیہ السلام) ابن داؤد تھے تو ایسی تاویلات رکیکہ کسے کوڑی سیر بکین گی۔ حالانکہ قرآن کریم مین نواسے کو بھی بیٹا کہا گیا ہے جہان مباہلہ کا حکم ہوتا ہے کہ تو انسے کہدے کہ آؤ ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین بلا کر مباہلہ کرتے ہین جسپر آنحضرت نے اپنے نواسون کو بلا کر مباہلہ کرنا چاہا تھا۔ اور آپ کے والد ماجد سیدنا امام حسن علیہ السلام کو آپ کے جد امجد (فداہ روحی) نے دعا کر فرمایا تھا کہ میرے اس بیٹے کی طفیل خدا تعالی مسلمانون کے دو گروہون مین صلح کرائیگا (دیکھو صحیح بخاری) تو کیا امام حسن آنحضرت کے بیٹے تھے نہین بلکہ نواسہ کو بھی عام طور پر بیٹا کہا جاتا ہے

بادشاہ نے جواب مین کہا کہ دشمن کے خوف کا کیا علاج ہو سکتا ہے اونہون نے کہا ہم دعا کرتے رہین گے خدا فضل کریگا مجال نہین کوی دشمن غالب آ جائے۔ چنانچہ شامت زدہ بادشاہ اس داؤ مین آگیا اور فوج یکلخت موقوف کر دیا اتفاقاً دشمن نے فوج کشی کر کے جو مناسب تھا کیا جب بادشاہ نے اپنی حالت تباہ دیکھی تو جاہل گروون کو بلا کر یہہ ماجرا سنایا کہ دشمن نے تمام ملک لے لیا اگر آج فوج ہوتی تو ایسا کیون ہوتا دعا گوون نے یک دبان

وَلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا

بلکہ سیدھا فرمانبردار بندہ

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور مشرک بھی نہ تھا

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ

سب لوگوں میں سے ابراہیم سے قرب رکھنے والے وہی لوگ ہیں

لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِ

جو توحید میں اسکے تابع ہوئے تھے اور یہ نبی اور اسکے تابعدار

بلکہ سیدھا خدا کا فرمانبردار بندہ خالص توحید کا قائل اور مشرک بھی نہ تھا غرض اسمیں شک نہیں کہ سب لوگوں میں سے ابراہیم سے قرب روحانی رکھنے والے وہی لوگ تھے جو توحید میں اوسکے تابع ہوئے تھے اور یہ نبی محمد (علیہ السلام) اور اوس کے تابعدار

پس حضرت مسیح کو ابن داؤد یا ابن ابراہیم کہا گیا ہو تو مریم کی وجہ سے ہوگا غالبًا آپ بھی اس محاورہ کو صحیح جانتے ہیں جب ہی تو یہ عذر کرتے ہیں کہ یہودی شریعت میں عورت کی طرف سے نسب قایم نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ حضرت مریم کا داؤد کی نسل سے ہونا ثابت نہیں صفحہ ۱۲ گو یہ بھی اسی صفحہ میں تسلیم ہے کہ حضرت مریم حضرت زکریا کی بیوی الیشبع کی رشتہ دار تھیں اور الیشبع ہارون کی بیٹی تھیں مگر نہ یہ معلوم ہے مریم اور الیشبع میں کیا رشتہ تھا اور نہ یہ معلوم کہ ہارون کس کی اولاد تھے صفحہ ۱۵ حضرت ان باتوں سے بجز اسکے کہ ڈھکوسلے تھے کہ تسکے کا سہارا ہو کیا ہو سکتا ہے جب ہمیں انجیل مروجہ سے صاف اور صریح الفاظ سے حضرت مسیح کا بے باپ ہونا اور عیسائیوں کا متفق علیہ اسی پر عقیدہ ہونا ثابت ہے تو پھر ایسے ویسے بعید از قیاس احتمالات کو کون سن سکے گا۔ اسکے رد کرنے کو صرف اسی قدر کافی ہے کہ یوسف داؤد کے گھرانے سے تھا (دیکھو انجیل لوقا باب اول و ش ۲۷) جب یوسف داؤد کے گھرانے سے تھا تو غالبًا مریم بھی اوسی خاندان سے ہوگی جبتک کہ کسی قوی دلیل سے ثابت نہ ہو کہ مریم خاندان داؤد کی

کہا کہ دشمن نے تو ہمارا کچھ نہیں لیا ملکہ ہمنے اونکا دین و ایمان چھینا کیونکہ اونہوں نے ہم پر ظلم کیا جسکی وجہ سے وہ بے ایمان ہوئے۔

سو اگر آپ دونو صاحبوں (سید صاحب و مرزا صاحب) کے معنی سنتے جائیں تو قرآن شریف کا بکل ہی ضمیمہ سوسائٹی کے بلکہ کی طرح ہو جائیگا کیونکہ آیت کریمہ کے معنی مثلاً یہ ہونگے جیسا کوئی کہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَدَّتْ

خدا سب ایمان داروں کا متولی ہے ایک

طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ

جماعت کتاب والوں میں سے تمکو دین سے پھسلانا

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

چاہتے ہیں اور اپنی ہی جانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور سمجھتے نہیں

پس انہیں کا آپس میں روحانی تعلق ہے اور خدا سب ایمانداروں کا متولی اور کارساز ہے خدا کی کارسازی کے ہوتے ہوئے کون ہے جو ضرر دے سکے کیا آج تک تمہارا کچھ بھی بگاڑ سکے حالانکہ یاد رہیو کہ ایک جماعت کتاب والوں میں سے دین سے پھسلانا چاہتی ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ہمیں اس سے انجام کار فایدہ کیا ہوگا یہی کہ گمراہی میں کوشش کرنیکا وبال اپنی گردن پر لینگے اسلئے کہ حقیقت میں اپنی جانوں کو گمراہ کر رہے ہیں کیونکہ کسی بندہ کو خدا کی راہ سے بہکانیکا وبال بہکانیوالے کی گردن پر ہی ہوتا ہے مگر یہہ لوگ مسلمانوں کے عناد میں سرگرم ہیں اور سمجھتے نہیں۔ تعجب ہے

شان نزول: (وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ) معاذ بن جبل اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو یہودیوں نے اپنے مذہب کی طرف دعوت کی اون کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم

[illegible]: یا اسرائیلی سے نہیں نہیں اسی قدر کافی ہے ،،

ہاں آپ کا اس فقرہ انجیلی پر کہ جیسا کہ گمان تھا وہ (مسیح) یوسف کا بیٹا تھا (لوقا باب ۳ ورس ۲۳) نظر ڈالنا بھی حیرت بخش ہے جبکہ یہی لوقا صاف الفاظ میں مسیح کی ولادت بے باپ لکھتا ہے تو پھر ایسے محاورات سے کیا نتیجہ۔ علاوہ اسکے ہو سکتا ہے کہ یہ بیان اونکا اس پر مبنی ہو کہ مسیح بعد ولادت اوسکے گھر میں رہے ہونگے جیسا کہ لے پالک بچے کو بیٹا کہہ دیا کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ سید صاحب اس مسئلہ میں اہل معانی کا قاعدہ بھی بھول گئے کہ موجد اگر اثبات ابیح

[illegible]: کو کفار نے قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اون کا مرتبہ بلند کیا یا پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو مشرکین نے مکہ سے نہیں نکالا بلکہ خدا نے اونکی عزت افزائی کی تو ایسے محاورات سے کون نہیں سمجھتا کہ بجائے اسکے کہ فعل مذکور کی نفی ہو اولٹا مع زوائد ثبوت ہو رہا ہے علاوہ اسکے آیت مذکورہ کے آگے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (خدا غالب ہے حکمت والا) بھی متصل ہے جو ان تراشیدہ معنون سے بالکل بے محل ہے اس لئے کہ اس لفظ کا محل تو کسی تعجب کا رفع کرنا اور مشکل بات کا سہل بتلانا ہے اور کسی نیک آدمی خصوصًا انبیا کے مراتب کی نسبت کون مشکل اور انہونی جانتا ہے جسکو اس آیت سے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
اے کتاب والو کیون خدا کے حکمون سے
وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
جان بوجھ کر منکر ہوتے ہو اے کتاب والو
لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
کیون سچ جھوٹ ملاتے ہو اور کیون حق کو
وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
دانستہ چھپاتے ہو۔

تم سے اے کتاب والو! کیون خدا کے حکمون سے جان بوجھ کر منکر ہوتے ہو۔ اے کتاب کے دعوی کرنے والو یہود یو اور عیسائیو! کیون سچ جھوٹ ملاتے ہو اور کیون خالص حق کو دانستہ چھپاتے ہو اور اوسکے چھپانے مین ہر طرح سے کوشش بذریعہ رسالون اور واعظون کے کرتے ہو ہوشیار رہو مسلمانو

ہم تم کو ان کتاب والون کی
نئی شرارت سے
آگاہ کرتے ہین۔

تفسیر: (البقل) کے توادسین نسبت مجازی ہے۔

اسی مسئلہ (ولادت مسیح) پر پادری صاحب کے حواری اون آیات سے بھی استدلال کیا کرتے ہین جن مین انسان کی پیدائش کی ابتدا نطفہ سے بیان ہوئی ہے اَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ ۔ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۔ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ ۔ مگر بعد غور دیکھین تو یہہ استدلال بھی ضعیف ہے اسلئے کہ ان آیات مین قضیہ کلیہ نہین بلکہ مہملہ ہے جسمین کل افراد پر حکم ضروری نہین جسکو دوسرے لفظون مین یون کہین کہ ان آیتون مین حسب انسانون کی پیدائش کا ذکر نہین بلکہ اکثر کا قرینہ اسکا یہ ہے کہ اس پیدائش کے بیان سے متصل ہی انسان کی ناشکری۔ غرور۔ تکبر۔ گردنکشی کا بیان عموماً مذکور ہوتا ہے جو اکثر افراد انسان مین ہی کل مین نہین بالخصوص انبیا اور مسیح (علیہم السلام) کو تو ان سے کوسون دوری ہے پس ان آیتون سے تمام افراد

تفسیر: آسمان پر اٹھا لیا پس معلوم ہوا کہ اگر رفع کے معنی رفع درجات کے لین تو نہ صرف یہی کہ یہودیون کی تکذیب کے بجائے تصدیق ثابت ہوتی ہے بلکہ ساتھ ہی آیت کے تمام الفاظ بھی درست اور چسپان نہین ہوتے پس جبتک یہ معنی نہ لین کہ خدا نے مسیح کو زندہ آسمان پر چڑھا لیا اور اسپر خیال گذرے کہ کیا اوٹھا لیا اتنے دشمنون کے ہوتے ہوئے وہ کیونکر صحیح سالم بچ کر چلے گئے تو اسکا جواب اس آیت مین خدا نے دیا کہ ہم بڑے غالب اور حکمت والے ہین جس کام کو کرنا چاہین مجال

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا جاننے والا ہے

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ

وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہے خاص کرے خدا

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

بڑے فضل کا مالک ہے ان کتاب والوں میں

مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ

سے ایسے ہی ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ایک خزانہ بھی امانت رکھے

اور اللہ بڑی وسعت والا جاننے والا ہے تم کس طرح سمجھے ہو کہ تمہارے برابر کسی کو عزت اور شرافت خدا کے ہاں نہیں ہوسکتی وہ تو اپنی رحمت سے جس کو چاہے خاص کرے خدا بڑے فضل کا مالک ہے علاوہ اس عناد اور ہٹ کے بد اخلاقی میں بھی یہ لوگ کمال کہتے ہیں گو سب تو ان کی یکساں نہیں بعض تو ان کتاب والوں میں سے بیشک ایسے بھی ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ایک خزانہ بھی امانت رکھے تو وقت طلبی فورًا

کے انتقال پر تفریع آپ سورہ مریم کی آیت میں غور کرتے ہیں کہ قرآن مجید سے ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسی نے ایسی عمر میں جس میں حسب فطرت انسانی کوئی سنجیدہ کلام نہیں کرتا کلام کیا تھا قرآن مجید کے یہ لفظ ہیں کیف نکلم من کان فی المھد صبیا میں لفظ "کان" کا ہے جس کا مطلب ہے کہ ایک ایسے سے ہم کیونکر کلام کریں جو مہد میں تھا یعنے کم عمر لڑکا ہماری گفتگو کے لائق نہیں۔ یہ اسی طرح کا محاورہ ہے جیسے کہ ہمارا محاورہ ہے ایک بڑا شخص ایک کم عمر لڑکے کی نسبت کہے کہ ابھی ہونٹ پر سے تو اسکو دودھ بھی نہیں سوکھا کیا یہ ہم سے مباحثہ کے لائق ہے۔ تفسیر جلد ۱ صفحہ ۳۷

سید صاحب کے اس امر کی تو ہم داد دیتے ہیں اور واقعی ہے بھی قابل داد کہ باوجود بڑھاپے کے اپنے اصول نیچر کو نہیں بلکہ جہاں تک ہوسکے دوسروں کو ان کی بات بہلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر آخر وہی مثل صادق آجاتی ہے کہ "بکری کی ماں کب تک دعا مانگے گی" آپ سورہ مریم میں ناحق تفسیر (یا تحریف) کرنے چلے گئے اسی سورہ آل عمران

کرتے ہیں "اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاویگا ساتھ اوس کے اور دن قیامت کے ہوگا اوپر اون کے گواہ (فصل الخطاب مقدمہ اہل الکتاب جلد ۲ صفحہ) ترجمہ مذکورہ صاف بتلا رہا ہے کہ مرزا صاحب کا مطلب غلط ہے کیونکہ حکیم صاحب نے تمام ضمیریں مسیح کی طرف ہی پھیری ہیں جو شخص قیامت میں گواہ ہوگا اوسی کے ساتھ اوس کی موت سے پہلے اہل کتاب ایمان لاوینگے اور اس میں تو شک نہیں کہ عیسائیوں پر قیامت کے دن حضرت مسیح ہی گواہ ہونگے۔ پس مرزا صاحب ہی کی تحریر دیکھ کر حکیم صاحب نوے

وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ
اور بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ اگر تو انکے
لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ
پاس ایک دینار بھی امانت رکھے تو تجھے واپس نہ دینگے مگر جب تک
قَآئِمًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ
تو انکے سر پر کھڑا رہے یہ اسلئے کہ یہ لوگ ٹھان چکے ہیں
عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ
کہ ان پڑھوں کے مال میں کوئی گناہ نہیں

تجھے ادا کر دینگے اور بعض بلکہ اکثر ان میں سے ایسے بد دیانت ہیں
کہ اگر تو انکے پاس ایک دینار (روپیہ یا کم وبیش) بھی امانت
رکھے تو تجھے واپس نہ دینگے بلکہ اوسکا اقرار بھی نہ کرینگے مگر
جب تک تو انکے سر پر کھڑا رہے اور تقاضا کرتا جائے
اسلام کے مخالف سب سے زیادہ یہی لوگ ہیں یہ بدمعاملگی انکی
اسلئے ہے کہ یہ لوگ اپنے جی میں ٹھان چکے ہیں کہ عرب کے
جہلا ان پڑھوں کے مال کہانے میں کوئی گناہ نہیں گویا
خدا نے ان کو اجازت دے دی ہوئی ہے کہ جسکو چاہو لوٹ لو کوئی

میں جس کا حاشیہ لکھنے کو آپ بیٹھے ہیں غور فرمایا ہوتا تاکہ "کان یکون" کی گردان سے مخلصی نصیب
ہوتی دیکھئے تو کس صفائی سے بیان ہے ویکلم الناس فی المھد وکھلا اس آیت کا ترجمہ اور کسی کا کیا ہوا تو آپ
کاہے کو مانینگے آپ ہی کی تفسیر سے جو خود بدولت کے قلم سے نکلا ہوا پیش کرتا ہوں (مسیح) کلام کریگا لوگوں
سے گہوارہ میں اور بڑھاپے میں، اسی کے انتظام کو آپنے خطوط وحدانی ڈال کر مسیح پنا بتلانے کو (یعنی بچپنے
میں لکھ دیا ہے دیکھو صفحہ ۱۲۱ - اب بتلاویں کہ آپ کا کان یکون کہاں گیا - حضرت سیادت مآب اسی وجہ
سے تو نحویوں نے اس کان کو صلہ بتلایا ہے دیکھو شرح ملا جامی اور شرح الشرح۔
آپ اس امر کی بابت بھی بار بار سوال کرتے ہیں کہ (مسیح کو) بن باپ کے پیدا کرنے میں حکمت الٰہی کیا ہو سکتی ہے صفحہ ۲۳
آپکے اس سوال سے مجھے بادشاہ اکبر کے دربار کا ایک واقعہ یاد آیا ایک دفعہ مجمع علما میں کسی صاحب فضیلت سے دوسرے
کسی صاحب کمال آپ جیسے نے سوال کیا کہ ہوتے کیا صیغہ ہے وہ بے چارہ خاموش رہکر دوسرے روز دربار میں حاضر

من تو شدم تو من شدی میں مرزا صاحب ہیں ثابت ہو گیا کہ مسیح علیہ السلام فوت نہیں ہوئے - ان معنوں پر مرزا صاحب نے
کئی ایک لا یعنی اعتراضات سے تمام کتابیں بھری ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ متوفیک کا لفظ جو پہلے ہی اسکا ترجمہ پیچھے
کیوں ہوتا ہے کہیں اس تاخیر کو فعل شیطانی کہا ہے کہیں تحریف یہود بتلایا - غرض بہت کچھ اس ترجمہ پر جوش مسیحائی
ظاہر کیا ہے جو علاوہ اظہار مسیحیت کے لیاقت علمی کا بھی مظہر ہے -

وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

اور اللہ کے ذمہ دانستہ جہوٹ لگاتے ہین

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

ہان جو شخص اپنے وعدہ کو پورا کرے اور خدا سے ڈرتا رہے

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ

پرہیزگار خدا کو بہاتے ہین جو لوگ خدا کے وعدے اور

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ

قسمین تہوڑے سے مال کے عوض توڑ دیتے ہین

گناہ نہین (معاذ اللہ) ایک تو بری طرح کہاتے ہین اور دوسرے اللہ کے ذمہ دانستہ جہوٹ لگاتے ہین کہ ہمکو خدا نے اجازت دی ہوی ہے یہ خدا کا حکم ہرگز نہین ہان حکم خداوندی یہ ہے کہ جو شخص اپنے وعدہ کو خواہ کسی سے کیا ہو بشرطیکہ موافق شریعت ہو پورا کرے اور ہر ایک کام مین خدا سے ڈرتا رہے تو وہ ضرور اسکا بدلہ پاویگا کیونکہ پرہیزگار نیک خصلت خدا کو بہاتے ہین خدا کو صرف یہی تو منظور نہین کہ میری اتاری ہوی کتاب کو زبانی تو مان لو اور بظاہر اسکی تلاوت اور اوسکے نام کی تعظیم بہی کرو مگر عملی پہلو کا یہ حال کہ حافظ شیرازی کا مقولہ ؎ حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے دام تزویر مکن چون دگران قرآن را ہمخاری ہی حق مین صادق آوے نہین ہرگز نہین بلکہ شریعت خداوندی یہ ہے کہ جو لوگ خدا کے نام کے وعدے اور قسمین تہوڑے سے دنیادی مال کے عوض توڑ دیتے ہین خواہ کتنا ہی

تہوا اکبر نے اوسے بلاکر عدم حاضری کی وجہ دریافت کی تو بولا ابشارہ لوازہ ! آج تو اسنے موسنے کا صیغہ پوچہا ہے کل کو جینے کا پوچہے گا۔ سو اسی طرح آپکے اِن سوالات سے ہم ڈرتے ہین کہ شاید آپ یہ بہی نہ دریافت کرین کہ خدا نے دونو آنکہین سامنے کیون لگائی ہین ایک آگے ہوتی ایک پیچہے تاکہ دونو طرف کی چیزین دیکہنے سے پسیت حال کے دگنا فایدہ ہوتا یا کہ میرا (صاحب کا) لخت جگر مسٹر سید حامد جوش جوانی مین کیون مرا اور میں ارسیل ازل الترنک اپنی تفسیر کا رد سننے کو کیون جیتا رکھا گیا۔ حضرت من ! خدا کے کام خدا ہی جانتا ہے کہ اوس نے ایسا کیون کیا۔ ہان جس قدر وہ بتلاوے اوسیقدر ہم بہی کہہ سکتے ہین سچ ہے اور بالکل سچ ہے

لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

پس جب ہم اس غرض سے کہ اس امر کے متعلق خدا کی بتلائی ہوئی وجہ کیا ہے کلام الٰہی مین غور کرتے ہین تو اِس قدر پتہ

حضرت من شرح ملا جامی۔ نور الانوار حسامی۔ توضیح تلویح۔ مختصر معانی۔ مطول وغیرہ کتب اصول و معانی کو ملاحظہ فرمایئے کہ واؤ کا لفظ ترتیب کے لئے نہین ہوتا اگر اسکی مثال قرآن سے چاہین تو سنئے ایک شخص مال دار کا

لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
بیشک ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور خدا
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا
ان سے نہ تو کلام کرے گا اور نہ آخرت میں انکو
يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ مِنْهُمْ
دیکھیگا اور نہ انکو پاک کریگا اور انکو عذاب دردناک ہوگا اور بیشک
لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
ان میں سے زبان مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں

کیون نہ ہین دنیا کا کل اسباب متاع قلیل ہے بیشک ان
لوگون کے لئے آخرت مین کوئی حصہ نہین اور خدا اون سے
نہ تو بخوشی خاطر کلام کرے گا اور نہ بنظر رحمت آخرت مین انکو
دیکھے گا اور نہ گناہون سے ان کو پاک کریگا بلکہ ہر طرح کی ذلت
اور خواری مین دیکھین گے اور انکو عذاب دردناک ہوگا۔
پس خود ہی سوچ لوکہ یہ لوگ خدا کی شریعت سے کس قدر دور ہین
پھر اس پر ہی بس نہین بلکہ دہوکہ بازی مین ایسے چالاک ہین کہ
کہ ایک جماعت انہین سے زبان مروڑ کر کتاب پڑہتے ہین کئی فقرے

وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ (مریم) چلتا ہے کہ ہم اوس (مسیح) کو نشانی بنا دینگے۔ اسکے مقابلہ مین آپ کا عذر
کہ جب کہ خدا تعالی اقسام حیوانات کو بغیر توالد تناسل کے عادتًا پیدا کرتا رہتا ہے اور حضرت آدم کو بے ماں و باپ کے
پیدا کیا تہا تو حضرت عیسیٰ کے صرف بے باپ پیدا کرنے مین اوس سے زیادہ قدرت کاملہ کا اظہار نہ تہا ج ۲ صفحہ ۲۳
تار عنکبوت سے بھی ضعیف ہے۔ آپنے یہ خیال نہ فرمایا کس امر کی نشانی حضرت مین ! اس امر کی نشانی کہ بعد جاری
کرنے اس سلسلہ کائنات کے بھی خدا اوسکے الٹ کرنے پر قادر ہے پس اگر اقسام حیوانات بغیر توالد تناسل کے
پیدا ہوتے ہین تو اون کے لئے وہی سلسلہ پیدائش مقرر کر رکہا ہے اور حضرت آدم کی پیدائش ہی ابتدا سلسلہ
مین تھی اسلئے وہ بھی خرق عادت نہین ہو سکتی اس پر آپ کا یہ شبہ کہ اگر خیال کیا جائے کہ صرف ماں سے پیدا کرنا
دوسرے طور پر اظہار قدرت کاملہ تہا تو بھی صحیح نہین ہوتا اس لئے کہ اظہار قدرت کاملہ کے لئے ایک امر بین
اور ایسا ظاہر ہونا چاہیے کہ جسمین کسی کو شبہ نہ رہے۔ بن باپ کے مولود کا پیدا ہونا ایک ایسا امر مخفی ہے۔

سال تمام یکم رمضان کے دن ظہر کے وقت پورا ہوا اب بحکم آیت اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (بقول
آپکے) اوسپر فرض ہے کہ پہلے نماز پڑہے اور پھر زکوٰۃ دے اور اگر پہلے زکوٰۃ دے گا تو شاید آپ کے نزدیک
گنہگار بھی ہو بلکہ زکوٰۃ اوسکی ادا ہی نہ ہوگی کیا کوئی بھی اسمین آپکے ساتھ ہے دوسری آیت اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کے بموجب (بقول آپکے) ضرور ہے کہ پہلے نماز ادا کرے اوسکے بعد شرک

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ

تاکہ تم اوس کو کتاب سے ہی سمجھو حالانکہ

الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

وہ کتاب سے نہین یہ تو کہین کہ خدا کے ہان سے ہے

وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

مگر وہ خدا کے ہان سے نہین اور خدا کے

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

ذمہ دانستہ جہوٹ لگاتے ہین

اوسکے ساتھ اوپڑھ دیتے ہین تا تم اوس ملائے ہوئی کو کتاب سے ہی سمجھو اور یہ جانو کہ واقعی اونکو مذہبی حکم یہی ہوگا جو یہ کہتے ہین

حالانکہ وہ کتاب اللہ سے نہین یہ تو کہین کہ خدا کے ہان سے ہے مگر وہ خدا کے ہان سے نہین بلکہ خود بدعلی کرتے ہین اور خدا کے ذمہ دانستہ جہوٹ لگاتے ہین۔ خدا

پر ہی جہوٹ باندہتے ہین بس

نہین کرتے بلکہ اپنے

رسولون پیشوایان دین

جسکی نسبت یہ نہین کہا جاسکتا کہ اظہار قدرت کاملہ کیلئے کیا گیا ہے۔ جلد ۲ صفحہ ۲۳ بالکل اسکے مشابہ ہے جیسا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ سید صاحب کو نہ تو کوئی شبہ ہے اور نہ ہی وہ اپنے مذہب کو قابل پذیرائی جانتے ہین بلکہ اونہون نے خواہ مخواہ ایک تماشہ دیکھنے کو یہہ نیا مذہب بنا رکھا ہے اسلئے کہ شبہ ہو تو کسی ایسے امر مین جو کسی محاورہ زبان سے رفع ہو سکے نہ ایسے شبہات جو رفع ہوتے ہوتے قرآن کو بھی مرفوع کر جائین۔ پس جیسا کہ آپ کی دیانتداری اور قومی جوش اور ہائے ایجوکیشن کے نعرے سُننے والے اس امر کو جانتے ہین کہ آپنے اسلام مین کہیل کے لئے تجدید مذہب نہین کیا بلکہ درحقیقت آپ کی تحقیق ہی یہی ہے ایسا ہی مریم صدیقہ کے حالات دیکہنے والے اور اوسکی عفت کو جاننے والے اس قدر جانتے تہے کہ نہ تو مریم کا خاوند ہے اور نہ وہ فاحشہ ہے پس ایسی لڑکی عفیفہ کو جو بچہ پیدا ہوا ہو تو ضرور ہے کہ بے باپ کے ہی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ بدباطنون کو بجز اسکے کچھ نہ سوجہی کہ مریم کو تہمت سے ملوث کیا جو بعد دیکہنے کمالات مسیحیہ کے اونکا شبہ جاتا رہا — اصل یہ ہے کہ سید صاحب چونکہ سپر نیچرل (خلاف عادت) محال سمجھتے ہین اسلئے جہان کہیں کوئی بات سپر نیچرل ہو

چہوڑ سے اگر پہلے شرک چہوڑیگا تو شاید آپ خفا ہونگے۔ تیسری آیت خدا نے فرعون کے جادوگرون کے قول کو ایک جگہ یون بیان فرمایا ہے کہ **بِرَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ** دوسری جگہ بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى فرمایا ہے جو پہلے کے الٹ ہی حالانکہ جادوگرون نے یقیناً ایک ہی طریق سے کہا ہوگا سو اگر وہ طریق اول ہے تو دوسرے

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ

کسی بشر کا یہ کام نہیں کہ خدا اسکو کتاب اور علم اور نبوت دی پہر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا سے ورے مجھے ہی خدا سمجھو ہان تم کتاب اللہ کو پڑھ

پر بھی جھوٹ باندھتے ہین کہتے ہین کہ مسیح نے ہمین اپنی الوہیت کی تعلیم دی ہے حالانکہ کسی بشر کا یہ کام نہین کہ خدا اسکو کتاب آسمانی سکھا دے اور علم پڑھاوے اور نبوت دے پھر وہ لوگون سے کہنے لگے کہ خدا سے ورے مجھے بھی خدا سمجھو لیکن ہان یہہ ضرور کہے گا ۔ کہ لوگو! تم کتاب اللہ کو پڑھ

شانِ نزول (مَا كَانَ لِبَشَرٍ) عیسائیون کا عام دعوٰے ہے کہ ہمکو تثلیث اور الوہیت مسیح کی تعلیم خود مسیح نے ہی دی ہوئی ہے اُن کے رد مین یہ آیت نازل ہوئی ۔ معالم بتفصیل منہ

اوسکی تاویل مین ہاتھ پاؤن مارنے شروع کر دیتے ہین حالانکہ خود ہی فرماتے ہین کہ یہ بات سچ ہے کہ تمام قوانین قدرت ہمکو معلوم نہین ہین اور جو معلوم ہین وہ نہایت قلیل ہین اور اون کا علم پورا نہین بلکہ ناقص ہے اسکا نتیجہ یہ ہے کہ جب کوئی عجیب واقع ہو اور اوسکے وقوع کا کافی ثبوت بھی موجود ہو اور اوسکا وقوع معلومہ قانون قدرت کے مطابق بھی نہ ہو سکتا ہو اور یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ بغیر دھوکہ وفریب کے فی الواقع واقع ہوا ہے تو یہہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ بلاشبہ اوسکے وقوع کے لئے کوئی قانون قدرت ہے مگر ہمکو اسکا علم نہین ص ۲۴ ج ۲ ثبوت کیلئے آیات قرآنی بشرط انصاف ملاحظہ ہون ۔

مین کذب آئیگا اور اگر دوسرا ہے تو پہلا جھوٹ ہوگا علاوہ اسکے کئی ایک مقام پر انبیا سابقین کا لاحقین سے پیچھے ذکر کیا ہے چنانچہ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ پس جب واؤ کا لفظ ترتیب کے لئے نہین ہوتا بلکہ محض جمعیت کیلئے ہے تو متوفیک کے معنی دافع سے پیچھے کر لینے

حاشیہ ۵ (مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ) شروع سورت سے جس مضمون خلاف العقل والنقل عیسائیون کے عقیدہ الوہیت مسیح کی تمہید بیان تھی

تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ
پڑھاکر اللہ لوگ ہنو
وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ
اور یہ حکم بہی نہ کریگا کہ تم فرشتوں اور
النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ
نبیوں کو اپنا مربی بنالو کیا
بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
مسلمان ہونیکے بعد تمکو کفر بتلائے گا ؟

پڑھاکر اللہ لوگ ہنو - اور یہ حکم بھی ہرگز نہ کرے گا کہ
تم فرشتوں اور نبیوں کو اپنا حقیقی مربی بنالو
بہلا یہ کیسے ہوسکتا ہے
کہ خدا کا بندہ
جسے محض لوگوں
کی ہدایت
کیلئے ہی رسول کرکے بہیجے وہی شرک پہیلائے
کیا مسلمان ہونیکے بعد تم کو کفر بتلائے گا ؟

زمانہ حال کے منکرین سپرنیچرل کیلئے ایک واقع کا بیان شاید دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - پیسہ اخبار لاہور ۲۸ نومبر ۱۸۹۹ء مین بعنوان **مرغی سے مرغا** یہ خبر لکھی تھی کہ موضع آساپور ضلع دربھنگہ مین ایک شخص گوہر مان کے یہان عرصہ سے ایک مرغی تھی چند دفعہ انڈے دئے اور بچے نکالے ایک دفعہ اوسکے سر پر تاج مرغ جسے ہندی مین مور کہتے ہین بڑھنا شروع ہوا اور معمول سے زیادہ تجاوز کر گیا تب اوسنے بانگ مثل مرغون کے دینا شروع کیا اب مرغیون سے جفت کرتی ہے مختصر یہ کہ مرغی سے مرغا بن گیا (راقم خریدار نمبر ۱۲۸۰۲) اس خبر کی تحقیق کو کہ کہین بازاری گپ نہ ہو راقم خبر کا پتہ دفتر اخبار سے معلوم کرکے اونکو خط لکھا کہ معتبر آدمیون کی تحریر جنہون نے اس واقع کو بچشم خود دیکھا ہو مع دستخط خاص میرے پاس بھیجو اوین جسکے جواب مین صاحب مضمون کا

(بقیہ صفحہ ...) مین کونسی قباحت ہوگی بالخصوص جبکہ پہلی آیت سے ہم صعود بجسد عنصری ثابت کر آئے ہین جس سے دونو آیتون کی تطبیق لفظی ومعنوی بخوبی ہوجاتی ہے تقدم - تاخر کی مزید تحقیق منظور ہو تو تفسیر اتقان ملاحظہ ہو جسمین چوالیسوین نوع خاص اسی مطلب کیلئے مصنف نے مقرر کی ہے کہ بعض الفاظ مقدم ہون لیکن ترجمہ اونکا موخر ہوتا ہے چنانچہ انی متوفیک ورافعک بہی اونہی مین بھی گنایا ہے

(بقیہ صفحہ ۵۵) اوسکا صریح اظہار فرمایا گیا ہے مسیح کے تمام خاندان کا ذکر در اصل تمہید تہا مقصود اس سب سے یہ تہا کہ الوہیت مسیح باطل ہے چنانچہ ہم موقع بموقع تفسیر مین اشارہ کرتے گئے ہین اس مسئلہ مین قرآن شریف نے کئی دلائل بیان کئے ہین مگر اون

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ

اور تو کرین جب خدانے ہر ایک نبی سے

لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ

عہد لیا تھا کہ جو کتاب اور دانائی کی باتین مینے تمکو دی

رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ

ہین پھر جو تمہارے پاس کوئی رسول آوے جو تمہاری

بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

ساتھ والی بات کی تصدیق کرے تو اوسکو ضرور مانیو اور اسکی

اور اوس کی مدد کیجو

ہرگز نہین۔ پس جب ایسی آیات بینات یہ لوگ سُنتے ہین تو اور تو کوئی عذر نہین کرتے جھٹ سے کہدیتے ہین کہ اگر یہہ نبی (محمد) برحق ہوتا تو اُسکے لئے کوئی پیشگوئی پہلی کتابون مین ضرور ہوتی حالانکہ اس دعوی مین بھی جھوٹے ہین کہ پیشگوئی نہین ذرہ یاد تو کرین جب خدانے ہر ایک نبی سے عہد لیا تھا کہ جو کتاب اور دانائی کی باتین مینے تمکو دی ہین اون پر تو عمل کرو پھر اگر تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری زندگی میں ہی آوے جو تمہاری ساتھ والی بات کی جو مینے تمہین دی ہے تصدیق کرے تو اوسکو ضرور مانیو

ع ۵

شان نزول وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ یہ آیت یہود ونصاری کی مذمت درباره کتمان حق نازل ہوئی۔ معالم

بقیہ تتمہ: خط پہنچا جو ذیل مین درج ہے

مولوی صاحب سرچشمۂ فیض وکرم مد افضالہ

وعلیکم السلام آپنے اوس خبر کی جو مینے ۸م نومبر کے پیسہ اخبار مین دی ہے تصدیق فرمائی ہے مین اس جگہہ کلکتہ میں ہون اور اس امر کے جائے وقوع یعنے اپنے مکان شہر در بھنگہ سے تین سو میل کے بعد پہ ہون ایسی حالت مین مجھ سے فورًا انجام ہونا آپکے حکم کا محال ہے لیکن اس بات کا وعدہ کرتا ہون کہ کچھ دنون بعد ضرور اس خبر کی تصدیق آپکی خواہش کے مطابق آپکے پاس بھجواؤن گا" خادم محمد جلیل نمبر ۱ کلو اسٹریٹ کلکتہ

بقیہ تکمیل: اب ہماری تقریر کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوا کہ اے عیسٰی مین ہی تجھ سے یہ سب معاملہ قیامت تک کرون گا۔ رہا یہ کہ پہلے کون ہوگا اور پیچھے کون اس کا ذکر نہیں اسکو دوسری آیت نے حل کردیا کہ رفع ہو چکا ہے توفی ابتک ہو گی اگر یہ سوال ہو کہ بیشک پہلی آیت سے رفع بجسد عنصری لینا ہی مناسب ہے اور کہ لفظ واؤ ترتیب کیلئے ہی نہین ہوتا مگر آخر

بقیہ حاشیہ نمبر ۵: دلایل کے بیان سے پہلے عیسائیون کا عقیدہ مذکورہ جو اون کے نزدیک مدار نجات ہے بیان کردینا بھی ضروری ہے۔

وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا

کہا کیا تم اقراری ہو اور اس

اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ

پر میرا عہد قبول کرتے ہو وہ بولے ہم اقراری ہین کہا

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

تم گواہ رہو اور مین خود بھی تمہارے ساتھ گواہ ہون پس جو کوئی

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥

پہریگا تو وہی بد کار ہو گا

پھر مزید تاکید کیلئے خدا نے کہا کیا تم اقراری ہو اور اسپر میرا عہد قبول کرتے ہو یا نہین وہ بیک زبان بولے ہم اقراری ہین خدا نے کہا تم اس معاملہ کے تم گواہ رہو اور مین خود بھی تمہارے ساتھ گواہ ہون

پس جو کوئی تم مین سے یا تمہاری امت مین سے بعد اس اقرار کے پہریگا سو وہی بد کار ہوگا یہلا نبیون کا عہد

اسکے بعد راقم خبر کی کوشش سے اس کے دیکھنے والون کا دستخطی خط پہنچا

مخدوم مکرم جناب مولنا صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم وعلی من لدیکم - الحمد للہ مزاج مبارک مین بمقام جالہ ضلع دربھنگہ مدرس مدرسہ تاج المدارس ہون اتفاقاً بماہ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ مدرسہ سے رخصت لیکر بمقام آسا پور ضلع دربھنگہ پہنچا قبل پہنچنے کے اثنای راہ مین سنا کہ بھائی گوہر خان کی ایک مرغی مرغ ہوگئی ہے کچھ خیال نہ کیا افواہ لغو سمجھا جب بھائی موصوف کے مکان پر پہنچا قدرت صانع مطلق نمود اپنی انکھون سے دیکھا ایک پرندہ ہے ہیئت بجنسہ مرغی کی نموزا اور طوق جسکی منادی مور ہے ایک گرہ دیکھا اور بانگ دیتا جو خاصہ مرغ کا ہے اوس سے بارہا سنا اور حقیقی کرتے ہو دیکھا - جناب! یہہ وہ مرغی ہے جس نے تین بار بیضے دئے اور اوسکے بچے ہوئے گرچہ یقین کامل اس کے

کلام خداوندی تو بہت بڑا افصح بلیغ ہے اس کا کیا سبب ہے کہ متوفی کو پہلے لائے ہین آخر بلا وجہ تو نہین سنو اس کا جواب یہ ہے کہ ہان بلا وجہ نہین بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح کو بتقاضائے بشریت اعدا سے ہر وقت خوف رہتا تھا اونکی تسلی کے لیے اس لفظ کو پہلے کردیا کہ اے عیسیٰ مین ہی تجھے موت طبعی سے مارون گا یہ نہ ہوگا کہ تیرے دشمن تجھے کچھ تکلیف

عیسائیون کی مشہور کتاب دعاے عمیم مین مسلمہ عقیدہ مقدس اتھاناسیس کا یون لکھا ہے "جو کوئی نجات چاہتا ہو اسکو سب

+ مرزا صاحب بہی یہ بات اتنے ہین کہ یا عیسیٰ انی متوفیک یہ الہام حضرت عیسیٰ کو بطور تسلی ہوا تھا جب یہود اونکو مصلوب کرنیکے لئے کوشش کر رہے تھے - سراج منیر صفحہ

افغیر دین اللہ یبغون ولہ
توکیا دین الہی کے سوائے اور دین چاہتے
اسلم من فی السموت والارض
ہین حالانکہ تمام آسمان وزمین کے لوگ
طوعا وکرھا والیہ یرجعون ۝
چار ونا چار اوسی کے زیر فرمان ہین اور اوسی کیطرف
قل امنا باللہ وما انزل علینا وما
تو کہدے کہ ہم خدا کو اور جو کچھ ہماری طرف اور
انزل علی ابرھیم واسمعیل واسحق ویعقوب
ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحق اور یعقوب

دیہان جو بحکم خداوندی اونہون نے کیا تھا جب نہین مانتے تو کیا دین الہی کے سوائے اور دین چاہتے ہین حالانکہ تمام آسمان وزمین کے لوگ چار ونا چار اوسی کے زیر فرمان ہین اور انجام کار اوسی کیطرف پھرینگے۔ پس تو بلند آواز سے کہدے کہ جاؤ جو تمہارا جی چاہے کرو ہم تو سب سے پہلے اکیلے خدا کو مانتے ہین اور جو کچھ ہماری طرف اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحق اور یعقوب اور اوسکی

دیکھتے ہو جاتا ہے کہ یہ مرغ ہے آور مرغ ہی ہے تاہم بیسیون تاویل اور توجیہ احقر نے کیا لیکن اوسکے دلایل ایسے قوی ہین کہ لامحالہ کہنا پڑتا ہے کہ واقعی ہے اور توجیہات اونکا دیلات سے مقصود تھا کہ کہین دہوکھا نہ ہوگیا ہو مثلاً اسی صورت کا مرغ رہا ہو خلاصہ یہ ہے کہ سر مو ہمین کلام نہین حسب الطلب مالک مرغی وچند اشخاص نمازی عادل کے دستخط بقلم اونکے پشت پر ثبت ہو روانہ خدمت عالی کرتا ہون والسلام۔

فقیر محمد اسحق مدرس مدرسہ تاریخ المدارس تاریخ ۲۴ رجب ۱۳۱۰ھ

مرغی مرغا ہوگیا العبد محمد رمضان خان بقلم گلذار خان ۔ العبد ظہور خان ۔ گوہر خان (مالک مرغی) بقلم اسمٰعیل خان پسر گوہر خان ۔ کئی ایک دستخط گجراتی یا کسی دوسری اجنبی زبان مین جو یہان کسی سے پڑہے نہین گئے خط آج تک ہمارے پاس ہے۔ اس قسم کے

بہنچا سکین اور یہ روشن قرآن کریم کی بلکہ کل فصحا کی عموماً ہے کہ کلام تسلی بخش کو پہلے لایا کرتے ہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے عفی اللہ عنک پہلے لاکر لم اذنت لھم کو پیچھے فرمایا

باتون سے پہلے ضرور ہے کہ عقیدہ جامعہ رکہے اس عقیدہ کو جو کوئی کامل اور بہ دماغ بگاڑ نہ رکہے وہ بیشک عذاب ابدی مین پڑیگا۔

+ خدا تجھے معاف کرے تو نے اونکو اجازت کیون دی تھی۔

وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی

اور اسکی ساری اولاد کیطرف اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ

وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ

اور نبیون کو خدا کی طرف سے ملا ہے سب کو مانتے ہین ہم انہین

اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ٥

کسی مین تفریق نہین کرتے اور ہم اوسی کے مخلص بندے ہین

ساری اولاد کیطرف خدا کے ہان سے اتارا گیا اور بالخصوص جو

موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیون کو خدا کی طرف سے ملا ہے سب کو مانتے ہین

ہم ان نبیون مین سے کسی مین تفریق نہین کرتے کہ بعض کو مانین

اور بعض سے انکاری ہون جیسے کہ تم اور بڑی بات یہ ہے کہ ہم

اوسی کے مخلص بندے ہین نہ کہ تمہاری طرح مشرک کہ مسیح کو

بھی خدا مانتے ہو۔ چونکہ ہمارے دین اسلام مین توحید اور اخلاص

حاشیہ نمبر ٤

اور کئی واقعات اخبارون مین دیکھنے مین آتے ہین مگر چونکہ اونکی اتنی تحقیق ہم سے نہین ہوتی اسلئے وہ نہین لکھے۔

بالآخر ہم سید صاحب کی ہی تحریرات سے اپنی راے کی تائید نقل کرکے حاشیہ کو ختم کرتے ہین

اسمین کچھ شک نہین ہو سکتا ہے کہ پہلی ہی صدی مین حضرت مسیح علیہ السلام کے باب مین اختلاف شروع ہوا اور یہ اختلاف ہونا ضروری تھا۔ پیدائش اور بناوٹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایسی تھی کہ وہ خود اس اختلاف کا ہونا چاہتے تھے جو شخص اونکی ظاہری صورت کو دیکھتا تھا وہ یقین جانتا تھا کہ وہ انسان و ابن مریم ہین۔ اور جب یہ خیال کرتا تھا کہ وہ کسی ظاہری سبب سے پیدا نہین ہوئے تو یقین کرتا تھا کہ وہ روح ہین۔ اور یہ ظاہری انسانی صورت صرف اس سبب سے حاصل ہوئی ہے کہ جبرئیل فرشتہ خدا کا انسان کی صورت مین خدا کا پیغام مریم پاس لیکر آیا۔ اگر وہ کسی اور صورت مین لیکر آتا تو بلاشبہ حضرت عیسیٰ اوسی صورت مین پیدا ہوتے۔ اور جب کوئی شخص اونکے اوس مقتدانہ معجزہ کو دیکھتا تھا کہ مُردون کو زندہ کرتے ہین جو خدا کا کام ہے تو اونکو خدا اور خدا کا حقیقی بیٹا

حاشیہ نمبر

تیسری آیت اس مسئلہ (وفات مسیح) پر سید صاحب نے یہ لکھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مسیح سے کہیگا کیا تونے لوگون سے کہا تھا کہ مجھ

اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم اانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ قال سبحانک ما یکون لی ان اقول مالیس لی بحق ان کنت قلتہ

اور میری مان کو اللہ کے سوا دو خدا بنالو مسیح کہیگا کہ تو ایسی شرکت سے پاک ہے مجھ کو لایق نہین کہ ایسی بات منہ پر لاؤن جو میرا حق نہو اگر مینے کہی ہوگی

حاشیہ نمبر ٥

اور عقیدہ جامعہ یہ ہے

کہ تم تثلیث مین واحد خدا کی اور توحید مین تثلیث کی پرستش کرو نہ اقانیم کو ملاؤ نہ ماہیت کو تقسیم کرو کیونکہ

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا
جو کوئی سوائے اسلام کے اور دین تلاش کریگا
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
ہرگز اوس سے قبول نہوگا اور وہ آخرت مین
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ
زیان کارون مین سے ہوگا بھلا ایسے لوگون کو کیونکر
قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا
خدا راہ دکہائے گا جو بعد ایمان لانیکے منکر ہوگئے حالانکہ شہادت

اعلی درجہ کا ہے اس لئے خدا کی طرف سے بھی عام اعلان
ہے کہ جو کوئی سوائے اسلام کے اور دین تلاش کرے گا
ہرگز اوس سے قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت مین زیان
کارون مین سے ہوگا بھلا ایسے لوگون کو
کیونکر خدا جنت کی راہ دکہائے گا
جو بعد ایمان لانیکے بغرض
دنیوی منکر ہوگئے
حالانکہ شہادت

کہتا تھا ۔ پس جس شخص نے اونکی ظاہری صورت پر نظر کی اوسنے اونکو نرا انسان جانا اور جس نے انسانی صورت بننے کی وجہ پر خیال کیا اوس نے اونکو صرف مسیح جانا اور جس نے اونکے معجزہ پر نظر کی اوس نے اللہ اور ابن اللہ جانا اور جس نے سب پر نظر کی اوس نے رسول اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ مانا اور ان سب چیزون کو خدائے واحد سے جانا اور پھر سب کو ایک مانا"۔ تصانیف احمدیہ جلد دوم صفحہ ۴

اس ورس مین جو یہ لکھا ہے کہ (اوس سے پہلے کہ وہ ہم بستر ہو) اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بعد اسکے حضرت مریم یوسف سے ہم بستر ہوئی ہون کیونکہ منگنی کے بعد حضرت مریم کا بیاہ ہونا پایا نہین جاتا بلکہ تقدس اور اوس بزرگی کے جو اللہ تعالی نے اس اعجازی حمل سے حضرت مریم کو مرحمت فرمائی تھی یوسف نے حضرت مریم کا ادب کیا اور بیاہ سے باز رہا۔ چنانچہ بعض علماء مسیحی نے اس ورس مین سے اس فقرہ کو کہ (قبل اس سے کہ ہم بستر ہون) بعض نسخون مین سے قصداً نکال ڈالا تہا تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر کچہہ شبہ نہ رہے۔ تصانیف احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۵

نقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب	تو جانتا ہے کیونکہ تو میرے اندر کی بات کو بھی جانتا ہے اور مین تیری بات مخفی نہین جانتا تو غیب دان ہے ۔

باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اقنوم اور روح القدس ایک اقنوم ہے ۔ مگر باپ بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان جیسا باپ ہے ویسا بیٹا اور ویسا ہی روح القدس ہے باپ غیر مخلوق

اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ بھی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور دلایل بھی اونکو وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پہنچ چکے خدا ظالمون کو راہ نہین دکھاتا	بھی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور سچائی کے دلایل بھی اونکو پہنچ چکے مگر بااین ہمہ سب منکر ہو بیٹھے تو خدا نے بھی اپنی رحمت سے اونکو محروم کر دیا اسلئے کہ خدا ایسے ظالمون کو جنت کی راہ نہین دکھاتا

"جب یہ واقع یوسف کو معلوم ہوا تو وہ نہایت متعجب ہوا کیونکہ حضرت مریم کا حمل ایسے عجوبہ طریقہ سے ہوا تھا
کہ انسان کی سمجھ سے باہر تھا مگر یوسف نے اپنی نیکی اور بردباری اور ستر تا پا خوبی سے اوسکا مشہور کرنا چاہا
کیونکہ اگر یہ بات اس طرح پر ہوتی جس طرح کہ یوسف کے دل مین وہم ہوا تھا تو یہودی شریعت کے بموجب حضرت مریم
کو سنگسار کرنے کی سزا دی جاتی اسلئے یوسف نے چاہا کہ چپ چپاتے اوس منگنی کو چھوڑ دے مگر اللہ تعالے
نے حضرت مریم کی ستھرائی اور برگزیدگی ظاہر کرنے اور یوسف کے دل کا شک مٹانے کو اپنا فرشتہ خواب مین
یوسف پاس بھیجا اور اوس فرشتے نے کہا کہ تو مریم کو مت چھوڑ اور کچھ اندیشہ مت کر کیونکہ وہ روح قدس
سے حاملہ ہے اس الہام سے یوسف کے دل کا شک مٹ گیا اور حضرت مریم کے تقدس کا اوسکو یقین ہوا
اور اوس نے اوسکو اپنے پاس رہنے دیا" تصانیف احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۹

"اس ورس مین وہ عبری لفظ جسکے معنی کنواری کے کئے ہین (علمہ) ہے مگر یہودی اسپر تکرار کرتے ہین اور وہ جوان
عورت کے معنی بتاتے ہین اور ترجمہ اکوئلا مین بھی جو ۱۲۹ء مین ہوا اور ترجمہ تھیوڈوشن مین بھی جو ۱۷۵ء مین
ہوا اور ترجمہ سِمّیکس مین جو ۲۰۰ء مین ہوا اوس کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے - اور بیبل مین بھی بعض لوگون نے
صرف ایک جگہ جوان عورت کے معنے کیے ہین مگر یہ تکرار یہودیون کی درست نہین ہے اصلی معنٰی اس لفظ کے
رو پوشیدہ کے ہین اور جو کہ یہودی اپنی کنواری لڑکیون کو لوگون سے چھپاتے تھے اسلئے یہ لفظ کنواری لڑکی

انجیل متی ۱ باب ۲۳ درس کیطرف اشارہ ہی جسمین حضرت مسیح کو کنواری سی پیدا ہوا لکھا ہے ۱۲ منہ

ما قلت لهم الا ما امرتنی به ان اعبدوا الله ربی وربکم وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت	مینے تو اون سے کہا تھا کہ اکیلے خدا کی جو میرا اور تمہارا رب ہے عبادت کرو اور مین خود جبتک اون مین تھا اونکا نگہبان رہا اور جب تو نے مجھے فوت کر لیا

بیٹا غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق باپ غیر محدود بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود باپ ازلی بیٹا ازلی اور روح
قدس ازلی تاہم تین ازلی نہین بلکہ ایک ازلی اسی طرح تین غیر محدود نہین اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر مخلوق

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ سزا اونکی یہ ہے کہ خدا کی اور فرشتون کی اور اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ جہان کے سب لوگون کی انپر لعنت ہو	سزا اون کی یہ ہے کہ خدا کی اور فرشتون کی اور جہان کے سب لوگون کی انپر لعنت ہو جس سے وہ کبہی ٹل نہ پاوین گے

۳

کے معنی مین بولا جاتا تھا چنانچہ کتب عہد عتیق مین کئی جگہ یہہ لفظ آیا ہے اور اوسکے معنی کنواری کے ہین لیکن اگر کہین ایسا قرینہ ہو کہ اوسکے سبب جوان عورت سمجہی جاوے تو اصلی استعمال سے پہیر کر بطور مجاز جوان عورت کے معنے لیتے ہین مگر اس درس مین کوئی ایسا قرینہ نہین بلکہ خلاف اسکے قرینہ ہے کیونکہ اشعیاہ نبی نے معجزہ بتایا ہے اور وہ معجزہ جب ہی ہوتا ہے جب کنواری بیٹا جنے اسلئے اس جگہ بلاشبہ کنواری کے معنی ہین نہ (سید) یعنے جوان عورت کے اور کچہہ شبہ نہین کہ اون پہلے تینون مترجمون نے اسکے ترجمہ مین غلطی کی چنانچہ سبٹو اجینٹ مین جسکو بہتر علماء یہود نے ملکر ترجمہ کیا اس لفظ کا اس مقام پر **کنواری** ترجمہ کیا ہے۔ (تصانیف احمدیہ جلد دویم صفحہ ۲۰۰)

غرضکہ ایک ایسا زمانہ آگیا تھا کہ روحانی تقدس کسی مین نہین رہا تھا اسلئے ضرور تھا کہ کوئی ایسا شخص پیدا ہوتا جو روحانی تقدس اور روحانی روشنی لوگون کو دکھاوے پہر وہ کوئی نہین ہو سکتا تہا مگر وہ جو **صرف روح** سے پیدا ہوا ہو نہ **کسی ظاہری سبب سے** چنانچہ اس روحانی روشنی کے چمکانے کو حضرت مسیح علیہ السلام **صرف** روح خدا سے پیدا ہوئے تصانیف احمدیہ جلد دویم صفحہ ۔

پس اب ہم سید صاحب کے بیانات کے بعد اہل مذاق کے انصاف پر بہروسہ کرکے حاشیہ کو ختم کرتے ہین - واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل -

منہ

۴

انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید (المائدہ)	تو تو ہی انپر نگہبان تھا اور ہر چیز تیری سامنے ہے -

اس آیت کے ترجمہ مین خاندان نیچریہ کا باہمی اختلاف ہے سید صاحب تو اسکے معنی جب اللہ کہیگا" کرتے ہین اور مرزا صاحب

۵

اور ایک غیر محدود یونہی باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق تو بہی تین قادر مطلق نہین بلکہ ایک قادر مطلق ہے ویسا ہی باپ خدا بیٹا خدا اور روح قدس خدا لیکن پر بہی تین خدا نہین بلکہ ایک خدا اسی طرح

جیسے سید صاحب لفظ نیچر کو استعمال کرتے ہین مرزا صاحب بجای لفظ سنت اللہ بولتے ہین دراصل دونو ایک ہین ۱۲ منہ

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
ہمیشہ اوسمین رہین گے نہ انکے عذاب مین تخفیف
وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا
ہوگی اور نہ انکو مہلت ملیگی لیکن جو لوگ بعد اس کے
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
باز آئے اور اعمال کو سنوارا خدا بڑا بخشش
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝
کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

بلکہ ہمیشہ اوس مین رہین گے نہ ان کے عذاب مین تخفیف ہوگی اور نہ اونکو عذر کی مہلت ملیگی۔ لیکن جو لوگ دنیا مین ہی بعد اس کفر کے باز آئے۔ اور اپنے اعمال بد کو سنوارا تو ایسے لوگ بخشش کا حصہ لیتے ہین کیونکہ خدا بڑا بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے

جب اللہ نے کہا" کہتے ہین اور مرزا صاحب کے خلیفہ راشد مولوی حکیم نورالدین صاحب سید صاحب سے متفق ہین (دیکھو مقدمۃ الکتاب صفحہ ۸۰) غرض مرزا صاحب ماضی اور سید صاحب و حکیم صاحب مستقبل کے لیتے ہین جس سے مطلب مین بھی کسی قدر فرق آجاتا ہے۔ مگر انصاف سے دیکھین تو سید صاحب و حکیم صاحب کے معنی صحیح ہین اسلئے کہ حضرت مسیح کے جواب مین خدا کی طرف سے جو جواب الجواب دیا جائیگا وہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ سوال و جواب بروز قیامت ہونگی چنانچہ ارشاد ہوگا کہ یہی دن ہے کہ سچون کا سچ اونکو نفع دیگا" اور یہہ ظاہر ہے ایسا دن کہ جسمین اعمال حسنہ کا حقیقی نفع ہو وہ دن قیامت کا ہے۔ خیر اس تصفیہ کے بعد ہم آیت کے مطلب کیطرف آتے ہین کہ ہمارے مخاطب کہتے ہین کہ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہوگئے کیونکہ وہ خود کہین گے کہ جبتک مین انمین تھا مین جانتا ہون اور جب تونے مجھے فوت کرلیا تو تو ہی اونکا نگہبان تھا"

باپ خداوند بیٹا خداوند اور روح قدس خداوند تو بھی تین خداوند نہین بلکہ ایک خداوند۔ دعا تعلیم مطبوعہ تجارتی دہلی ۱۸۶۹ء
عیسائیون کے گروگھنٹال پادری عماد الدین لکھتے ہین کہ ایماندارون (عیسائیون) پر لازم اور واجب ہے کہ جیسا باپ اور بیٹے پر ویسا ہی روح القدس پر ایمان لاکر اوسکی عبادت اور بندگی کرین اور عنایت اور نعمت کی امید اوس سے رکھین۔ مفتاح الاسرار طبع پنجم صفحہ ۴
عبارات مذکورہ بالا سے صاف سمجھ مین آتا ہے کہ ہر ایک ان تینون (باپ۔ بیٹا۔ روح قدس) مین سے مستقل خدا اور معبود ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ

وہ لوگ جو بعد ایمان لانیکے کافر ہوئے

ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ

پھر کفر مین ہی بڑہتے گئے اونکی توبہ ہرگز قبول

وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝

نہ ہوگی لوگ بہولے ہوئے ہین

اونکی بخشش کو اگر کسی کی سخت بدعملی مانع نہ ہو تو فورًا بند دن کو دبوچ لینی ہے۔ قابل ملامت وہ لوگ ہین جو بعد ایمان لانیکے کافر ہوئے۔ پھر کفر مین ہی بڑہتے گئے یہان تک کہ مر گئے اونکی توبہ جو بروز قیامت کرینگے ہرگز قبول نہ ہوگی اور نہ ہی اون پر نظر رحمت ہوگی اور یہی لوگ اصلی راہ سے

بہولے ہوئے ہین

بقیہ تفسیر: مین کہتا ہون کہ ہان بیشک جس وقت (یعنی بروز قیامت) حضرت مسیح یہ کلام کہین گے اوس وقت سے پہلے فوت ہو چکے ہونگے ہم بہی تو اس امر کے قایل ہین کہ قرب قیامت دنیا مین تشریف لاکر بنی آدم کیطرح فوت ہونگے اس سے یہ کہان سے ثابت ہوا کہ اس وقت بہی فوت شدہ ہین ہان ہم پر یہہ اعتراض ہوگا کہ سوال خداوندی کا مطلب تو یہہ تہا کہ تو نے اونکو اپنی الوہیت کیطرف بلایا تہا جس کا جواب مسیح نے یہ دیا اور پہر اسپر بس نہیں کی بلکہ یہ بہی کہا کہ جبتک مین انمین تہا ان کا نگران حال تہا اور جب تو نے مجہکو فوت کر لیا تو تو ہی نگہبان تہا اس سے صاف سمجہہ مین آتا ہے کہ حضرت مسیح کو عیسائیون کے شرک کی کوئی خبر نہیں اور یہہ جبہی صحیح ہو سکتا ہے کہ اب مسیح زندہ نہ ہون کیونکہ اگر زندہ ہین اور دنیا مین آوینگے (جیساکہ مسلمانون کا عام طور

بقیہ تفسیر: یہ ہے عیسائیون کا دعوےٰ جسپر مذکورہ ذیل دلایل نقلی دیا کرتے ہین۔ یون تو کہنے کو عیسائیون کا دعوےٰ ہے کہ انجیل سے کیا بلکہ توریت بلکہ کل نبیون کی کتب اور تحریرون بلکہ نیچرل لسٹ (نظام عالم) کے ہر ورق سے تثلیث اور الوہیت مسیح ہی ثابت ہوتی ہے تاہم اس بات کے قایل ہین کہ توریت مین اسکا اشارہ ہوا ہے مفتاح الاسرار صفحہ ۴۹ اور انجیل مین بالوضاحت بیان ہے۔ مفتاح صفحہ ۲۲ اس لئے ہم ہی اون دلایل کے بیان کرنے مین (بقول اونکے) انجیلی حوالوں پر بلکہ اونہین کے الفاظ پر قناعت کرتے ہین۔ مفتاح الاسرار کے مصنف پادری فنڈر جو ہندوستان مین عیسائیوں کے امام مناظرہ مانے جاتے ہین رسالہ مذکور مین یون رقم طراز ہین +

(۱) مسیح نے خدا کی ذات وصفات اور لفظ خدا کو بہی اپنے ساتھ نسبت دیا ہے چنانچہ آیندہ آیتوں سے معلوم ہوتا

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ
جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں مر گئے انمین
کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ
سے کسی سے زمین بھر کر بھی سونا ہرگز قبول
ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَھُمْ
نہ ہوگا گو وہ اپنا جرمانہ اتنے سے ادا ہی کرنا چاہے
عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ
بلکہ انکو دردناک عذاب ہوگا اور کوئی بھی انکا مددگار نہ ہوگا

اسلئے کہ ہمارے ہان عام دستور ہے کہ جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت مین مر جاوین تمام عمر بھر اسلام اور فرمانبرداری کیطرف نہ آئین ہمیشہ عذاب مین مبتلا رہین گے ایسے کہ ان مین سے کسی سے زمین بھر کر بھی سونا ہرگز قبول نہ ہوگا گو بفرض محال وہ اپنا جرمانہ بھی اتنے سونے سے ادا کرنا چاہے کسی طرح کی رعایت نہ ہوگی بلکہ انکو دردناک عذاب ہوگا اور کوئی بھی انکا مددگار نہ ہوگا - دیکھو تو یہی مال جسکے جمع کرنے مین انہون نے ازحد فزون جانفشانی کی تھی وہ بھی اس قابل نہ ہوا کہ آخرت مین

پر عقیدہ ہے) تو عیسائیون کے کفر و شرک کی انکو ضرور خبر ہوگی پھر اس سے انکار کیون کرینگے" اس کا جواب یہ ہے کہ معترض نے کچھ تو دھوکھا کھایا اور کچھ اپنی طرف سے حاشیہ لگا لیے - سوال خداوندی جسکا جواب مسیح کے ذمہ ہے صرف اتنا ہے کہ تونے لوگون سے کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو خدا بنا لو جس کے جواب مین حضرت مسیح مع شئے زائد جواب دینگے کہ یا اللہ تو شرک سے پاک ہے جو بات مجھے لائق نہین مینے وہ کیون کہنی تھی - اصل سوال کا جواب یہانتک آگیا اب آگے اس کام پر صرف اپنی بیزاری کا اظہار کرنا ہے مگر اسمین حضرت کو ان نالائقون کی جنہون نے جناب والا کی نسبت یہ افترا کیا ہوا تھا سفارش بھی کرنی ہے اسلئے دونو مطلبون کو حاصل کرنیکو اپنی بیزاری بھی ظاہر کی کہ جبتک مین انمین تھا ان کا نگہبان تھا (جس سے کسیقدر استحقاق شفاعت ثابت ہوتا ہے) اور جب تونے مجھے فوت کر لیا تو تو ہی ہر ایک پر نگہبان ہے جیسے وہ ہین تو جانتا

اور اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ایسے معنی سے خدا کا بیٹا نہین ہے جن معنی سے متقی پرہیزگار ایماندار لوگ خدا کے فرزند کہے جاتے ہین بلکہ اس معنے سے خدا کا بیٹا ہے کہ صفات اور ذات مین خدا کے برابر ہے پرہیزگار اور ایماندار لوگ تو اپنے ایمان کی جہت سے خدا کے بیٹے ہین لیکن مسیح وحدت ذات کی نسبت خدا کا بیٹا ہے چنانچہ مسیح نے اپنی الوہیت کا اشارہ کر کے یوحنا کے ۸ باب ۲۳ - آیت مین یہودیون سے ایسا فرمایا ہے کہ تم پستی سے ہو اور مین بلندی سے ہون تم اس جہان کے ہو مین اس جہان کا نہین اور اسی باب کی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا
تم نیکی ہرگز نہ پاؤ گے جبتک اپنی پسندیدہ
تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ
چیزون مین سے خرچ نہ کرو گے جو کچھ تم خرچ کرو گے
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ؕ كُلُّ الطَّعَامِ
خدا اوسکو خوب جانتا ہے سب کہانا گوشت
كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا
بنی اسرائیل کو حلال تہا لیکن

ادن کے کام آتا کیونکہ دنیا مین اونہون نے اسکو مناسب موقع خرچ نہین کیا تہا یعنی اللہ کی مرضی مین نہین لگایا بلکہ یا تو اوسکی نگرانی اور حفاظت ہی کرتے رہے یا عیش و عشرت میں کھویا۔ سو تم بھی مسلمانو! اس مال سے اگر یہی معاملہ کرو گے تو ان لوگون کیطرح بے نصیب ہو گے پس اگر تم اپنی بہتری چاہتے ہو تو اس مال کو اللہ کی راہ مین خرچ کرو اور یہہ بہی سمجھ رکہو کہ شکستہ دلی سے ردی مال کا خرچ کرنا تمہیں کسی طرح کام نہ آئیگا بلکہ تم نیکی اور اجر ہرگز نہ پاؤ گے جبتک اپنی محبت سے اپنی پسندیدہ چیزون مین سے خرچ نہ کرو گے اور پسندیدہ چیز دیتے ہوئے دل تنگ نہ ہو کیونکہ جو کچھ تم خرچ کرو گے اوسکا عوض ضرور پاؤ گے اس لئے کہ خدا اوسکو خوب جانتا ہے مناسب اوسکے بدلہ دیگا سب باتون کی اصل تو اخلاص ہے یونہی دوسرون پر زبان درازی کرنا اور خود اعمال حسنہ سے بے بہرہ رہنا جیسا کہ یہودیون کا حال ہے کچھ مفید نہین بہلا یہہ بھی کوئی دینداری کی باتین ہین جو یہہ کہہ رہے ہین اور عوام الناس مین مشہور کرتے ہین کہ مسلمان دعوی تو انبیاء سابقین کی اتباع کا کرین اور تورات کے خلاف جانورون کو کہاتے ہین کیونکہ تورات مین حلال مویشی کے بعض ٹکڑے حرام ہین اور یہہ سب کچھ ہضم کر جاتے ہین حالانکہ ماکول اللحم کا سارا گوشت بنی اسرائیل کو بھی حلال تہا یہ نہین کہ ایک ہی جانور کا ایک ہی ٹکڑا حلال ہو اور دوسرا حرام

شان نزول (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ) صحابہ طلب اجر کیلئے کچھ کھجورون کے گچھے لٹکا جاتے تھے جنمین اکثر ردی اور ناقص ہوتے انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی (كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا) یہودیون نے الزاماً حضرت اقدس سے کہا کہ آپ تو اتباع ابراہیمی کا دعوی کرتے ہین حالانکہ ابراہیم اور سارا اوسکی اولاد اونٹ کا گوشت ہرگز نہ کہاتے تہے اونکے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم۔ عام طور پر یہی شان نزول بیان کیا جاتا ہے اصل بحث حاشیہ

بقیہ حاشیہ نمبر اس سے آگے اونکی ضمناً سفارش بھی کی کہ اگر تو اون کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہین کوئی تجھے روک نہین سکتا اگر تو اون کو بخشے تو تو بڑا غالب | ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ ۵۸ آیت مین فرمایا ہے کہ پیشتر اس کے کہ ابراہیم ہو مین ہون اور اس بات کو بیان کر کے یوحنا کے ۸ باب کی ۵ آیت تہا

حاشیہ نمبر ۶ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا) اس آیت کے معنی مین عموماً یہہ روایت بیان کیجاتی ہے کہ یہودی اونٹ کا گوشت نہین کہاتے تھے اور کہتے تہے کہ ابراہیم

مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ
یعقوب نے توریت اُترنے سے پہلے
اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ
چھوڑ رکھا تھا تو کہہ دے توریت
فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
لاکر پڑھو تو اگر سچے ہو
فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ
جو لوگ بعد اسکے خدا پر جھوٹ باندھیں گے

حرام بلکہ جو جانور حلال ہے اوس کے کہانے کی سب چیزین حلال ہین اور پہلے بھی تھین لیکن جتنا حصہ یعقوب نے کسی مصلحت سے توریت کے اوترنے سے پہلے چھوڑ رکھا تھا سو وہ حکم اوسی کی ذات کیلئے مخصوص تہا نہ کہ تمام لوگون کے لئے تو کہدے توریت لاکر پڑھو تو اگر سچے ہو مویشی کے بعض حصون کی حرمت توریت مین ہے اگر توریت بہی نہ لاوین اور یون ہی کہتے جاوین کہ خدا کا یہی حکم ہے تو یاد رکہین کہ جو لوگ بعد اسکے خدا پر جھوٹ باندہین گے کہ بغیر بتلائے خدا کے کوئی حکم تجویز کر کے شرعی بتلا دین گے

فانك انت العزیز الحکیم | بڑی حکمت والا ہے کوئی نہین جو تیری اس بخشش کو خلاف مصلحت سمجھے۔

تفسیر: اب بتلائیے کہ اگر حضرت مسیح خود ہی اونکی اس نالایقی کا اقرار کر لیتے تو اونکی سفارش کیونکر کرتے حالانکہ اونکے شرک کرنے نہ کرنے سے سوال ہی نہ تہا بلکہ سوال صرف اسی قدر تھا کہ تو نے ان سے کہا تھا کہ مجھے خدا بنا لو پس جبکہ سوال ہی اس سے نہین اور اوس کا اقرار اونکی سفارش مین خلل انداز بہی ہے تو مسیح کو کیا غرض ہے کہ وہ اسکا اقرار کرین کہ یہہ مشرک تھے ہان کمال یہ ہے کہ انکار ہی نہین کیا کس طرح کرتے جبکہ جان چکے ہوئے تھے کہ ان عیسائیون نے بیشک میری نسبت کو یہہ افترا کیا ہوا ہے ہان اسمین شک نہین کہ مسیح کے اقرار عدم اقرار پر کوئی بات موقوف نہین معاملہ خدا غیب دان سے ہے جس کو یہہ بھی خبر ہے کہ اوہنون نے

یوحنا ۵ باب ۱۷: کہتا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اوس جلال سے جو مین دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا بزرگی دے۔ اور مکاشفات کے پہلے باپ کی ۱۱ آیت مین فرمایا ہے کہ مین الفا اور امیگا اول و آخر ہون اب ان آیتون مین مسیح صاف بیان کرتا ہے کہ مین آسمان سے اترا اور ابراہیم سے پیشتر بلکہ ساری عالم کے

شان نزول: یہودیون کے منع سے اوس پر یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو کہانے مسلمانون کو حلال ہین وہ یہودیون کو بھی حلال تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ توریت مین اونٹ کی حرمت نہین ہے بلکہ یہودی غلط کہتے ہین مگر یہہ معنی نہ تو توریت موجودہ کے مطابق

بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
وہی ظالم ہین

خدا کے نزدیک وہی ظالم ہین - تو کہہ دے خدا نے جو بتلایا سچ بتلایا ہے - پس اب تم اپنے پیچ چھوڑ کر اصل دین

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
تو کہہ دے خدا نے سچ بتلایا ہے پس تم دین ابراہیم کیطرف

ابراہیم یک طرفے کے پیچھے چلو جو خدا کا نیک مخلص بندہ تھا اور وہ نہی ہوا دہوس

حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
کے پیچھے چلو اور وہ مشرکون مین سے نہ تھا

کے پیچھے چلنے والے مشرکو نہین ہے نہ تنہا مگر ان یہودیون کو ابراہیمی اتباع کا صرف دعوی ہی دعوی ہے ورنہ دراصل بات بجز جاہ طلبی اور ابلہ فریبی کے انکی کچھ نہین چنانچہ اسی بنا پر ہے جو لوگون مین مشہور کر رہے ہین کہ مسلمان دعوی اتباع انبیاء سابقین کا کرین اور نماز اونکے قبلہ بیت المقدس کیطرف

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ
کعبہ جو مکہ مین ہے سب سے پہلا مکان ہے جو لوگو کی

نہین پڑھتے حالانکہ اگر بنظر غور بہی دیکھا جائے تو کعبہ جو مکہ مین ہے سب سے پہلا مکان ہے جو لوگون کی عبادت

شان نزول: (اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ) یہود نے مسلمانون پر طعنا کہا کہ ہمارا قبلہ بیت المقدس سب روئے زمین سے بہتر ہے مسلمانون نے اونکے جواب مین اپنے کعبہ شریف کی فضیلت کا اظہار کیا اس قصے کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ؛ معالم منہ

شرک کیا اور یہ بھی خبر ہے کہ مسیح بھی اوسکو جانتا ہے مگر مسیح کو کیا غرض پڑی کہ بلا سوال ایک ایسے جواب کیطرف متوجہ ہوں جس کا ان کو بھی ایک طرح سے امر مطلوب مین مضر ہونے کا اندیشہ ہو کہ وقت سفارش حکم ہو کہ ای مسیح خود ہی تو ان کے شرک کو مانتا ہے اور آپ ہی انکے حق مین شفاعت کرتا ہے -

---

پیدا ہونے سے پہلے موجود اور اول و آخر ہون پس ظاہر و عیان ہے کہ مسیح قدیم اور ازلی ہے پہر متی کے ۱۱ باب کی ۲۷ آیت مین اوس نے فرمایا کہ میرے باپ نے سب کچھ مجھے سونپا اور بیٹے کو کوئی نہین جانتا مگر باپ اور

ہین نہ قرآن کے توریت کے اسلئے مطابق نہین کہ توریت کی تیسری کتاب احبار کے باب ۱۱ مین اونٹ کی حرمت آجتک مرقوم ہے پس ایسی صریح حرمت کے ہوتے ہوئے یہودیون کو اس زور و شور سے توریت کے لانے پر اصرار بے معنی ہے

بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ
عبادت کے لئے بنا ہے جو بڑی برکت والا اور سب لوگوں کی ہدایت
فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ
اوسمین کئی نشان ہیں منجملہ ان کے مقام ابراہیم ہے
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ
اور جو اوسمین داخل ہو بے خوف ہو جاتا ہے جو لوگ کعبہ تک
عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
پہنچ سکیں خدا کے حکم سے عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا اونپر فرض ہے

کے لئے بنا ہے جو بڑی برکت والا
اور سب لوگون کیلئے ہدایت کا
منبع ہے اوس مین کئی نشان خداوندی
ہین منجملہ اون کے مقام ابراہیم ہے
اور یہہ کہ جو اوسمین داخل ہو بے خوف
ہو جاتا ہے اسی بزرگی اور قبولیت
کی وجہ سے جو لوگ کعبہ تک پہنچ
سکیں خدا کے حکم سے عمر بھر مین ایک دفعہ حج کرنا اونپر فرض ہے

پس اس آیت سے بھی یہہ نتیجہ نکالنا کہ مسیح علیہ السلام اسوقت مردہ اور فوت شدہ ہین کسی طرح ٹھیک نہین
پس حضرت مسیح کی وفات کا واقعہ بلحاظ کتب اسلامیہ اور نصرانیہ اسی طرح ہے کہ حضرت مسیح کی جب چارونطرف
سے دارو گیر شروع ہوئی تو اونکے شاگرد یہودا اسکریوطی نے اونکے پکڑوانے پر رشوت لیلی اور ایک مقام
پر آسانی سے پکڑوانا چاہا تو خدا نے اونکو بحفاظت اوٹھا لیا اور اونکی شکل کا حلیہ دوسرے کسی شخص مخالف پر ڈال دیا
اسی بیان سے آیت شُبِّهَ لَهُمْ اور قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ اللہ تعالی نے ایک شخص کو

فبعث الله جبرئيل فادخله في خوخة في سقفها روزنة فرفعه الى السماء من تلك الروزنة فالقى الله عليه شبه عيسى فقتلوه وصلبوه (تفسير معالم مختصراً)

جو مسیح کو پکڑوانے کیلئے مکان کے اندر گیا تھا مسیح کی شکل ڈالدی اور مسیح کو مکان کی چھت کے روزن سے آسمان پر اوٹھا لیا (دیکھو تفسیر معالم)

تفسیر ثنائی: باپ کو کوئی نہین جانتا مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا اوسے ظاہر کیا چاہتا ہے یعنی بیٹا کاشف ذات ہے پھر متی کے ۲۸ باب کی

تفسیر ثنائی: ۱۸۔ آیت مین اوس نے اپنے شاگردون سے کہا ہے کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھ کو دیا گیا یعنی الوہیت کی نسبت تو یہہ سب اختیار

تفسیر ثنائی: اگر خیال ہو کہ یہہ آیت الحاقی ہے تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی الحاقی ہے تو یہی آنحضرت کے زمانہ کے یہودیون
سے توریت طلب کی جاتی ہے تو اونہون نے کیون نہ کہہ دیا کہ یہہ دیکھو توریت مین صاف حکم اونٹ کی حرمت کا ہے

یہودیون اور عیسائیون کی بحث

اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور جو سرتابی کریگا

غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ قُلۡ یٰۤاَهۡلَ

خدا توسب جہان سے بے پرواہ ہے تو تو کہدیو اے

الۡکِتٰبِ لِمَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

کتاب والو کیون الله کے حکمون سے انکاری ہوتے ہو

وَ اللّٰهُ شَهِیۡدٌ عَلٰی مَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝

حالانکہ تمہارے سب کام خدا کے روبرو ہین

جو بموجب ہدایت شرع کے کرے گا وہ تو بدلہ پاوے گا اور جو اس سے سرتابی کریگا وہ کچھ اپنا ہی کھوئیگا خدا توسب جہان سے بے پرواہ ہے اب بھی اگر یہہ لوگ ایسی ویسی باتین کرین تو تو کہدیجو کہ اے کتاب والو! کیون الله کے حکمون سے جو ہمپر بذریعہ وحی اوترے ہین انکاری ہوتے ہو حالانکہ تمہارے سب کام خدا کے روبرو ہین۔

تفسیر: ۴ اور اناجیل مروجہ منطبق ہو جاتی ہین اور اگر غور کیا جائے تو درایۃً بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ بموجب بیان اناجیل مروجہ جن کو صاحب بھی معتبر جانتے ہین (دیکھو تبیین الکلام) اور مرزا صاحب تو انکی طرف رجوع لانا فرض بتلاتے ہین دیکھو ازالہ صلا) یہہ ثابت ہے کہ جب اوس شخص کو (جس پر مسیح کی شبیہ ڈالی گئی تھی) پھانسی دیگئی تو اوس نے ایسی کچھ گھبراہٹ کی جو انبیا تو کجا بلکہ عوام صلحا کی شان سے بھی بعید ہے تکلیف کیوقت چلانا اور شور مچانا اور پھر اوس (مسیح) نے دوبارہ جاکر دعا مانگی اور کہا کہ اے میری باپ (یعنی خدا) اگر میرے پینے کے بغیر یہہ پیالہ (موت) مجھ سے نہین گذر سکتا تو خیر تیری مرضی انجیل متی باب ۲۶ درس ۴۲ خدا کی شکایت کرنا کون نہین جانتا کہ صلاحیت سے کوسون دور ہین۔ اس قسم کی تکالیف مین ذرا صحابہ کرام کا حال بھی لاحظہ کیجیے کیسے استقلال اور بردباری سے جان دی

تفسیر: ۵ اوسے دیا گیا تھا اور الوہیت کی رو سے وہ اس حکومت کے لائق تھا ایسا ہی یوحنا کے ۵ باب کی ۱۷ اور ۱۹ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۸ و ۲۹ آیتون مین مسیح نے اپنی الوہیت ظاہر کرنیکے لئے یہودیون سے کہا ہے کہ میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور مین بھی کام کرتا ہون۔ مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ بیٹا آپ سے کچھ نہین کر سکتا مگر جو کچھ کہ وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے بیٹا بھی

تفسیر: ۶ جس کو ہم مانتے ہین اور اگر بعد کی الحاقی ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے اور قرآن شریف کے موافق یہہ معنی اسلئے نہین کہ کُلُّ کا لفظ الطعام معرف باللام آیا ہے جس سے استغراق اجزا ہوگا نہ استغراق افراد اصول مین محقق ہے کہ کُل

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

تو کہہ دے اے کتاب والو کیون ایمان لانے والون کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو کیا اس مین عیب جوئی کرتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو اور خدا تمہارے کامون سے بیخبر نہین۔

توان کو یہہ بھی کہہ دے۔ اے کتاب والو! کیون بیجا حیلون حوالون سے ایمان لانے والون کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو کیا اوسمین عیب جوئی کرتے ہو حالانکہ تم اوسکی حقیت کے گواہ ہو سنو! اور یاد رکھو کہ خدا تمہارے کامون سے بیخبر نہین تمہاری بداعمالیون کی پوری پوری سزا دیگا اصل یہہ ہے کہ کہ جس کے دل مین خوف خدا نہ ہو اور اپنی ہی بات پر ضدی ہو

اور یسوع (مسیح) نے بڑے شور سے چلا کر جان دی متی ۲۷ درس ۵۰ اور یون گھنٹہ یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا ایلی ایلی لما سبقتانی جسکا ترجمہ یہ ہو کہ او میرے خدا ای میرے خدا تونے مجھے کیون چھوڑدیا

دے رہے ہین اور بجائے چون وچرا کرنے کے شکریہ کرتے ہین۔ نمونہ کے لئے ذرا **خبیب** کا حال ہی دیکھئے جس کا قصہ صحیح بخاری مین بھی موجود ہے۔ کہ کس استقلال اور صبر سے جان دیتا ہے اور دشمنون کے سامنے یہ اشعار پڑھتا ہے۔

ولا ابالی حین اقتل مسلما ✤ علی ای شق کان للہ مصرعی
وذلک فی ذات الالہ وان یشأ ✤ یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب مین مسلمانی مین قتل کیا جاؤن تو مجھے کچھ پرواہ نہین کہ مین کس پہلو پر گرون یہہ میرا مرنا تو اللہ کی راہ مین ہو اگر وہ چاہیگا تو کٹے ہوئے جوڑون مین بھی برکت دیدیگا۔ کیا حضرت مسیح اس صحابی سا بھی حوصلہ رکھتے تھے معاذ اللہ وہ اللہ کے

اسی طرح ہی کرتا ہے یعنی بیٹا باپ کے ساتھ ایسا ایک اور متحد ہے کہ ممکن نہین کہ کچھ اور کرے مگر وہی جو باپ کرتا ہو اور بیٹا ارادت اور قدرت اور ذات مین باپ کے ساتھ ایک ہی پھر کہا کہ جس طرح باپ مردون کو اوٹھاتا ہے اور جلاتا ہے بیٹا بھی جنہین چاہتا ہے جلاتا ہے اور باپ کسی شخص کی عدالت نہین کرتا بلکہ اوس نے ساری عدالت بیٹے کو

فان دخلت (کل) علی المنکر اوجبت عموم افرادہ وان دخلت علی المعرف اوجبت عموم اجزائہ حتی فرقوا بین قولھم کل زمان ماکول وکل الزمان ماکول بالصدق والکذب (نور الانوار ص۳۰)

جب معرف باللام کو ہوے تو احاطہ اجزا ہوتا ہے اور اگر نکرہ پر آوے تو احاطہ افراد ہوتا ہے پس اصول مذکورہ کے مطابق الطعام کے افراد مراد نہین ہونگے بلکہ اجزا ہونگے جس سے ترجمہ آیت کا یہہ ہوگا کہ "سارا کھانا" نہ کہ سارے کھانے جو عموما افراد پر مشتمل ہے۔ خیر بعد اسکے ہمین یہ دیکھنا ہے کہ اصل قصہ کیا ہے اور وہ قصہ موجودہ توریت سے بھی ملتا ہے یا نہین۔ توریت کی پہلی کتاب پیدایش کے ۳۲ باب سے پایا جاتا ہے کہ حضرت یعقوب (اسرائیل) کی ران دکھنے کیوجہ سے بنی اسرائیل نے ران کی

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا

مسلمانو اگر تم کتاب والون مین سے کسی ایک بہی

فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ

گروہ کے بہی تابع ہوئے کر دے ایمان لائے

بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ۝ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ

کے بعد تم کا فر کرڈالین گے تم کیسے کافر ہونے لگے حالانکہ

وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ

اللہ کے احکام تمپر پڑہے جاتے ہین اور اوسکا رسول تم مین

تو لیسے شخص کو کسی طرح ہدایت مقصود نہین بلکہ دوسرون کو اس سے ضرر کا خوف ہے اسی لئے ہم کہین کہ مسلمانو! اگر تم کتاب والون مین سے جو محض ضد سے حق کو چہوڑے ہوئے ہین کسی ایک گروہ کے بہی مذہبی باتون مین تابع ہوئے اور اونکی باتون کو دل آویز لفظون مین سنکر بہنس گئے تو یاد رکہو کہ وے ایمان لانیکے بعد بہی تمکو کافر کرڈالینگے تم کیسے اونکی سنکر کافر ہونے لگے کیا تم اون ہی سے مسایل دینی پوچہتے ہو حالانکہ شب و روز اللہ کے احکام تم پر پڑہے جاتے ہین اور اوس کا رسول بذات خود تم مین موجود ہے

شان نزول

(يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا) انصار مسلمانون کے دو قبیلے اوس اور خزرج تہے قبل اسلام اونہین بہت سی کشت و خون ہنگی ہوئی تہی بعد حصول شرف اسلام پہلا کینہ اور عداوت کا انہین نشان بہی نہ رہا اس الفت اور برادری کو دیکہہ کر حاسدین اہل کتاب یہودیون کو رشک پیدا ہوا ایک شخص شماس نامی انصار کی مجلس مین آیا اور انکو پہلے منافشات یاد کرانے لگا چونکہ نئی نئی صلح تہی اوسکے مغالطہ مین آکر انصار آپس مین ناچاقی کرنے لگے یہان تک کہ دونو قبیلون کے مقابلہ کیلئے ایک دن مقرر ہوا کہ آپس مین جنگ کرینگے جب یہ خبر حضور اقدس کو پہنچی تو آپ مخالفون کی غرض کی تہ کو تو پہنچے ور بذات خود موقع لڑائی پر تشریف لیجا کر دونو قبیلونکو سمجہایا پہر کیا تہا سب سمجہہ گئے اور اوسیوقت آپسمین ملاقات اور معانقہ ہوگئے اس قصہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ

بقیہ تفسیر

مقرب رسول وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ صحابی کی کیا شان کہ مسیح کے گرد کو بھی پہنچے گو اپنے مرتبہ مین کیسا ہی بزرگ ہو وہ معصوم اور اولوالعزم پیغمبر وہ کلمۃ اللہ وہ روح اللہ پھر کیا وجہ کہ اس امتحان مقابلہ مین وہ فیل شدہ ہین۔ اس سے صاف سمجہہ مین آتا ہے کہ شخص پہانسی شدہ مسیح نہ تہا۔ گو سید ہین کہ کہین تو مسیح کو

بقیہ تفسیر

سونپ دی اس سے تعجب مت کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے جسمین وہ سب جو قبرون مین ہین اوسکی آواز سنین گے جنہون نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے۔ اب دیکہو کہ ان آیتون مین مسیح نے قادریت اور عالمیت کی صفتون کو

بقیہ تفسیر

نس کو نہین کہاتے تہے عجیب نہین کہ اصل مین اسرائیل نے ہی کسی وجہ ناموافق سے اوسکا کہانا چہوڑ دیا ہو وقتہ فقتہ

رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ
موجود ہے اور جو شخص اللہ ہی سے مضبوط تعلق کرتا ہے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
بیشک سیدھی راہ پر ہے مسلمانو !
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اللہ ہی سے ڈرتے رہو جتنا کہ اوسکے ڈرنے کا حق ہو اور مرتے دم
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ
تک اوسی کے تابع رہو اور سب ملکر خدا کی رسی

پس تم اللہ کی ہدایت جو رسول ہی سے ملے اوسکی اتباع کرو اور اسی پر بس کرو کیونکہ جو شخص اللہ ہی سے مضبوط تعلق کرتا ہے بیشک وہ سیدھی راہ پر ہے جو عنقریب اوس کو منزل مقصود تک پہنچا دے گی۔ مسلمانو! اسی لئے تمہیں کہا جاتا ہے کہ ان کو چھوڑو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جتنا کہ اوسکے ڈرنے کا حق ہے جیسا وہ حقیقی شہنشاہ دنیا اور آخرت کا مالک ہے اوسی انداز سے اوس کا ڈر رکھو اور مرتے دم تک اوسی کے تابع رہو اور سب ملکر خدا کی رسی قرآن مجید

سولی پر چڑہاتے ہین - دیکھو تفسیر احمدی صفحہ ۲۳ جلد ۲ اور جب اونکو ما صلبوا دستگیر ہوتا ہے تو یہ کہہ کر "حضرت عیسیٰ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ اون پر ایسی حالت طاری ہوگئی تہی کہ لوگوں نے اونکو مردہ سمجھا تھا" جان چہڑاتے ہین اور کہتے ہین لیکن شُبِّهَ لَهُمْ کا ترجمہ لیکن اون پر صلیب پر مار ڈالنے کی شبیہ کردیگئی" صفحہ ۱۶۵ جلد ۲ کہہ کر آگے چلدیتے ہین لیکن چلا کر جان دینے پر سب کچھ بہول جاتا ہے کیون نہ ہو جان دینے کا موقع ایسا ہی ہو کہ سب کچھ بہول جائے -

---

کھلا کھلی اپنے ساتھ منسوب کیا ہے کیونکہ جس صورت مین یہ کہتا ہے کہ جو کچھ باپ کرتا ہے مین بہی وہی کرتا ہون اور مردون کو جلاتا ہے اور زمین اور آسمان مین ساری قدرت مجہے دیگئی ہے اور باپ یعنی ذات کو جانتا ہون اور قیامت کے دن کا حاکم مین ہون تو ان سب باتون سے ظاہر ہے کہ مسیح نے اپنے عالم اور قادر ہونیکا اقرار کیا ہے کیونکہ جو کوئی وہی کام کرے جو خدا کرتا ہے اور جس کا حکم ساری زمین اور آسمان پر ہو وہ ضرور ہے کہ قادر ہو اور جو کوئی قیامت کے دن ساری خلقت کا حاکم اور اون کے سب فکرون اور کامون سے واقف ہو چاہیے

یہ ایک مذہبی شعار ہوگیا - حالانکہ در اصل مذہبی نہ تھا چنانچہ لکھا ہے "اس سبب سے بنی اسرائیل اوس نس کو جو ران مین بہیتر وارہ ہے آجتک نہین کھاتے - کیونکہ اوس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو بہیتر وارسے چڑھ گیی تہی چہوا تھا" پیدائش باب ۳۲ آیت ۳۲ - تفسیر کبیر مین بہی قفال سے بحوالہ ترجمہ توریت اس قصہ کو لکھا ہے -

جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ

کومضبوط پکڑو اور پھوٹ ڈالو اور خدا کا احسان اپنے پر

عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ

یاد کرو کہ جب تم آپس مین دشمن تہے اوس نے

بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

تمہارے دلون مین الفت ڈالی پس تم اوسکے فضل سے بہائی

وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

بہائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑہے کے کنارہ پر تہے

کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو ورنہ تمہارے دشمن تم پہ غالب آجاوینگے اور خدا کا احسان اپنے پر یاد کرو کہ جب تم آپسمین دشمن تھے پھر اوس نے تمہارے دلون مین الفت ڈالی پس تم اوسکی فضل اور مہربانی سے آپسمین بہائی بہائی ہوگئے اور یاد کرو کہ جب تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تہے اور قریب تھے

رہا اصل اعتراض کہ مسیح کی شکل دوسرے پر کس طرح ہوگئی یہ تو سپرنیچرل (خلاف عادت) ہے جو سید صاحب کا قدیمی ٹوٹا پہوٹا ہتیار ہے تو اسکا جواب یہی ہے کہ جس خدا نے حضرت موسیٰ کی لکڑی کی شکل بدل کر سانپ اور سانپ سے لکڑی بنادی وہ مسیح کی سی شکل دوسرے کو بہی بنا سکتا ہے۔ جو خدا مرغی انڈا دینے کو مرغا انڈے دلانیوالا بناتا ہے وہ ایک شکل کے دو آدمی یا ایک کی شکل دوسرے کو بہی دے سکتا ہے

گو ہماری معروضہ بالا تقریر سے کل مسئلہ حیات و ممات مسیح بالکل صاف ہے مگر منظور احسان مرزا صاحب کی پیش کردہ تمیس آیات کا مفصل جواب بہی دیتے ہین

کہ وہ عالم ہووے اور یہ کہ مسیح نے آیات مذکورہ مین اپنی الوہیت کا اشارہ کیا ہے اس بات سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ یہودیون نے اون باتون کو سنکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا جیسا کہ یوحنا کے ۵ باب کے ۱۸ آیت مین لکہا ہے کہ تب یہودیون نے اور بہی زیادہ اوسکو قتل کرنا چاہا کیونکہ اوس نے خدا کو اپنا باپ کہہ کر اپنے تئین خدا کے برابر کیا اور ایسا ہی متی کے ۸ باب کی ۲۰ آیت مین مسیح اپنی الوہیت کا اشارہ کرکے کہتا ہے کہ جہان کہین

خداوند تعالیٰ اسی قصہ کیطرف اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ حضرت یعقوب کا نس کے کہانے سے پرہیز کرنا شرعی امر نتہا اور نہ ہی تمہارا اوسکو چہوڑنا کوئی شرعی مسئلہ ہے

فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

پہر اوس نے تمکو اس سے بچایا اسیطرح تمہارے لئے اپنے

اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ

احکام بیان کرتا رہیگا تاکہ تم راہ پاؤ تم مین سے

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ

ایک جماعت موجود رہے جو لوگون کو بہلائی کی طرف بلاوے

وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

اور نیک کام بتلاوے اور برون سے روکے

کہ مرتے ہی اوس اگ مین داخل ہو جاتے پہر اوس نے تمکو اپنے رسول کے ذریعہ اوس سے بچایا جس طرح تمکو اس آگ سے رہائی دی اسی طرح حسب مصلحت تمہارے لئے احکام بیان کرتا رہے گا تاکہ تم راہ پاؤ - اسی تمہاری ہدایت کے لئے ہمنے یہ انتظامی حکم دیا ہے کہ تم مین سے ایک جماعت علماء کی ہمیشہ موجود رہے جو لوگون کو بھلائی کیطرف بلاتی رہے - اور نیک کام بتلائے اور بُرے کامون سے روکے اور خود بھی عمل نیک کرے یہی لوگ خدا کی خوشنودی حاصل کرین گے

مرزا صاحب نے حسب عادت شریفہ اس دعوی کو اس قدر بڑھایا ہے کہ رائی سے ہمالہ کی صورت دکھائی ہے چنانچہ کھینچ تان کر مجموعہ تیس آیات کا اس دعوے پر پیش کیا ہے گو میرے خیال مین اگر ایسی آیات کو ہی جمع کرنا تھا تو چالیس کا بھی ہو سکتی تھین بہرحال جو کچھ مرزا صاحب سے ہو سکا وہ یہی مجموعہ تیس آیات ہے جو مندرجہ ذیل ہین - مرزا صاحب کی تقریر حسب عادت طوالت سے بھری ہونے کیوجہ سے بہت سی جگہ چاہتی ہے اسلئے ہم اون کے مطلب کو خلاصہ کرکے لکھین گے جو اصل سے بالکل مطابق ہوگا جسکو شبہ ہو وہ اصل سے مقابلہ کرلے

(۱) پہلی آیت يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - ازالہ اوہام صفحہ ۵۹۸ اس آیت کا ترجمہ ہی کرکے چھوڑ

دنیا مین میرے نام پر اکٹھے ہون وہان مین اون کے بیچ ہون اور صعود کے وقت جب اپنے شاگردون کو حکم دیا تھا کہ سارے عالم مین جاکر میرا کلام بیان کرکے تعلیم دو تب ایسا کہا کہ دیکھو مین زمانہ کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہون - جیسا کہ متی کے ۲۸ باب کی ۲۰ آیت مین لکھا ہے پس اس سے کہ مسیح نے اپنے صعود کے وقت یہ بات فرمائی ظاہر ہے

مسلمانون مین ایسی مثال دیکھنی ہو تو کشمیریون کو دیکھو - کشمیر کے ایک گانو اسلام آباد مین ایک بزرگ گذرے ہین (والله حسیبہ) جنہون نے (بقول انکے) گوشت نہین کھایا کیونکہ گوشت کے کہانے سے اونکو شغل عبادت مین خلل

عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اور یہی لوگ باعزاز واکرام مراد پاوینگے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا

اور اون لوگون کی طرح جو پھوٹ پڑے احکام

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ

پہنچنے کے بعد مختلف ہو گئے مت ہوجیو۔

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ

جس دن بہت چہرے چمکتے

اور یہی لوگ باعزاز واکرام مراد پاوینگے البتہ یہ ضرور ہے کہ علم پڑھکر اغراض دنیوی کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن ہوکر دھڑے بندی نہ کرو اور اون لوگون کی طرح جو اپنی اغراض دنیاوی کے لئے پھوٹ پڑکر اور احکام پہنچنے اور سمجھنے کے بعد مختلف ہو گئے مت ہوجیو کیونکہ دنیا میں بھی وا اون کے نزدیک یہ لوگ ذلیل ہین +

جو ہمنے کردیا ہے جس پر مفصل بحث ہوچکی ہے۔

(۲) دوسری آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ رفع سے مراد باعزت موت ہے جیسی کہ حضرت ادریس کے لئے۔

ورفعناه مكانا عليا ۹۹ اسکی بحث بھی مفصل ہوچکی ہو مزید یہ ہے کہ حضرت مسیح والا جملہ بیان ہین۔

کہ اونکا حاضر ہونا جسمانی نہین بلکہ روحانی طور پر ہوگا اور اس حال مین کہ یہ وعدہ جو انتہاء عالم تک مین تمہارے ساتھ ہون نہ صرف ایک سے بلکہ ساری شاگردون اور ایماندارون سے کیا ہے تو ظاہر ہے کہ ان باتون سے اور اگلی آیت سے بھی اوس نے حاضریت کی صفت کو اپنے ساتھ منسوب کیا خلاصہ ان آیتون مین مسیح نے خدائی ذات اور صفات

ما تھا اب اون کے اس ترک پر بنا کرکے (خواہ اونکا ترک کسی وجہ سے تھا اور تھا بھی تو کوئی امر شرعی نہ تھا) اوس گانو والے کشمیریون پر نسلاً بعد نسل ہر سال تین چار روز گوشت کا چھوڑنا مثل فرض کے ہے جب وہ دن آتے ہین تو حضرات کشامرہ ایک روز پہلے ہی کل برتن جنمین گوشت پکا ہوتا ہے۔ اونکو دھوکر بالکل صاف کرکے گوشت کے نام سے ایسے بیزار ہوتے ہین کہ سال بھر خنزیر سے بھی ایسے نہ ہوتے ہون اونکا اعتقاد ہے کہ ان دنون مین اگر ہم (اسلام آباد کے رہنے والے) گوشت کھالین تو ہمارے مکانون کو آگ لگ جاتی ہے راقم خاکسار کا خاندان بھی اسلام آباد کے باشندے ہین۔ لیکن ع

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر گل از خار است ابراہیم از آذر

منہ

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ
جس دن بہت سے چہرے

فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ
چمکتے اور بہت سے سیاہ ہو گے

بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ
انکو بڑا عذاب ہوگا فرشتے پوچھینگے کہ کیا تم ایمان

بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ
کے بعد منکر ہوئے تھے پس اپنے انکار کیوجہ سے عذاب چکھو

اور قیامت کے روز بھی جس دن بہت سے چہرے اپنی نیک کرداری سے چمکتے اور بہت سے اپنی بدکرداری کیوجہ سے سیاہ ہونگے ان خود غرضون کو بڑا عذاب ہوگا اُس روز سیاہ منہ والون سے فرشتے پوچھینگے کہ کیا تم ایمان کی بات مین پہنچے کے بعد منکر ہوئے تھے پس اپنے کفر اور انکار کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو جس سے

(۳) تیسری آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم توفی کا لفظ موت کے لئے ہے پس ثابت ہوا کہ مسیح فوت ہو چکے ہین صنہ اسکی بحث بھی ہمارے مضمون سابق مین آگئی ہے

(۴) چوتھی آیت وان من اھل الکتب الا لیومنن بہ قبل موتہ ادہم اسی سالہ مین اسکی تفسیر بیان کر چکے ہین صنہ ۶۰۲ اوس تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام اہلکتاب اپنی موت سے پہلے مسیح کی موت طبعی پر ایمان لے آتے ہین اور سولی وغیرہ کے خیال سے پھر جاتے ہین" اس آیت کے پیش کرنے مین تو مرزا صاحب نے نکوون کی مثال کو بالکل سچ کر دکھایا جس آیت سے حیات مسیح کا ثبوت مرزا جی کے مخالف کرتے ہین مرزا جی نے جھٹ سے اوسے اپنے قبضہ مین کرنا چاہا کیون نہ ہو" چہ دلاورست ..... کہ بکف چراغ دارد"

ہم اس آیت پر مفصل بحث نہین کرتے صرف مرزا صاحب کے خلیفہ راشد بلکہ (بقول بعض ثقات) استاد کامل مولوی حکیم نورالدین صاحب ہی کا ترجمہ جو ہمنے بصفحہ صنہ نقل کیا ہے پیش کر دیتے ہین اس بارے مین ہمارے وہی حکم ہین

کو ایسا صریحًا اپنے ساتھ نسبت کیا ہے کہ رد کے قابل نہین ہے اور مابعد کی آیتون مین تو ماقبل سے واضح تر اپنے تئین ذات الٰہی کیساتھ موصوف اور منسوب کیا ہے چنانچہ یوحنا کے ۱۱ باب کی ۲۵ آیت مین فرمایا ہے کہ قیامت اور زندگی مین ہون اور یوحنا کی ۱۰ باب کی ۳۰ آیت میں کہا کہ مین اور باپ ایک ہین اور پھر یوحنا کے ۱۴ باب کی ۹ آیت سے ۱۱ تک مسیح نے فیلبوس کو فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا ہے باپ کو دیکھا

ابیضت وجوہہم ففی رحمۃ اللہ
سفید چہرے والے اللہ کی رحمت میں
ہم فیہا خلدون ۝ تلک ایت اللہ
ہمیشہ رہین گے یہ خدا کے احکام ہین
نتلوہا علیک بالحق وما اللہ یرید
جو تجھ کو (اے محمد) رسنی ہوسناتا ہی خدا کا ارادہ
ظلما للعلمین ۝ وللہ ما فی السموت
جہان کے لوگون سے ظلم کا ہرگز نہین سب کچھ جو آسمان

تمہاری نجات نہ ہوگی۔ دوسرے لوگ انکے مقابل سفید چہرہ والے
اللہ کی رحمت مین ہمیشہ رہین گے یہ خدا کے احکام ہین جو تجھ کو
(اے محمد) رسنی سے سناتا ہے جو چاہے نیک عمل کرکے رحمت الٰہی سے
حصہ لے اور جو چاہے سیاہ منہ کرکے عذاب مین پھنسے اپنے اپنے
کئے کا پہل پاوینگے خدا کا ارادہ جہان کے لوگون سے ظلم کا ہرگز
نہین۔ کیونکہ سب کچھ
جو آسمان
اور

---

(۵) پانچوین آیت ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام اس آیت مین ماں بیٹے (مریم و مسیح) کے ذکر مین "کہانا کھاتے تھے" کہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب نہین کہاتے اور چونکہ بغیر کھانا کھانے کے زندگی محال ہے اسلئے ضرور ہے کہ مسیح فوت ہوگئے ہین ص۶۰۳ مرزاجی! میدان مناظرہ مریدون کا حلقہ نہین کہ "بانگ گفت اینک ماہ و پروین" کا مصداق ہو۔ سنبھلکر پانون رکھنا میکدہ مین شیخ جی صاحب۔ یہان پگڑی اوچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہین اجی حضرت! یہ تو انکی حالت مشہودہ مسلمہ فریقین ہے جو دنیا مین اون پر آرہی تھی استدلال ہے اسے اس سے کیا علاقہ کہ اب وہ نہین کہاتے یہ کونسی دلالت ہے۔ عبارت النص ہے یا اشارۃ النص یا دلالت النص ہے یا اقتضاء النص اگر آپ صرف علم لدنی کے متعلم ہین تو آخر آپکے پاس آپکے خلیفہ راشد بقول آپکے مولوی

ہے اور تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمین دکھلا کیا تو یقین نہین کرتا کہ مین باپ مین اور باپ مجھ مین ہے یہ باتین جو مین تمہین کہتا ہون مین آپ سے نہین کہتا لیکن باپ جو مجھ مین رہتا ہے وہ یہ کام کرتا ہے میری بات یقین کرو کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجھ مین ہے اور ایسی وحدانیت کی نسبت جو مسیح نے ان آیتون مین اپنے ساتھ منسوب کی اور جس کے سبب باپ کے ساتھ یعنی خدا کے ساتھ ذات مین ایک ہے اوس نے ہم بندون پر واجب کیا کہ جیسا باپ کو ویسا ہی اوسکو بھی مانین اور اوسکی عبادت اور بندگی کرین

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ۝
اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اور سب کام اللہ ہی کیطرف پھرتے ہیں۔
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ
تم نیک جماعت ہو جو لوگون کے لئے پیدا کیے
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
گئے ہو نیک کامونکا حکم کرتے ہو اور برے کامون سے روکتے ہو اور اللہ
بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ أَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ
پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتاب والے بھی مانتے تو انکو لئے

زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اور اونکی حاجتون کے سب کام اللہ ہی کیطرف پھرتے ہین پس جبکہ پیدایش بھی اوسی کی اور محتاج بھی اوسی کے پھر بھلا وہ ظلم کیون کرنے لگا بلکہ وہ تو ہمیشہ اپنے بندون کی ہدایت کیلئے رسول بھیجتا رہا نیک بندون کو پیدا کرتا رہا چنانچہ تم بھی اے مسلمانو! ایک عمدہ اور نیک جماعت ہو جو لوگون کی بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو نیک کامون کا حکم کرتے ہو اور بُرے کامون سے روکتے ہو اور اللہ اکیلے پر ایمان رکھتے ہو اور اگر یہہ کتاب والے بھی تمہاری طرح مانتے تو اون کے لئے

تنبیہ: صاحبان بھی موجود ہے انہین سے دریافت فرمالین کہ "کانا" کے لفظ سے زمانہ حال کی نفی کس طرح ہوتی ہے۔

لیجیے ہم آپکی خاطر مان لیتے ہین کہ بیشک حضرت مسیح اس وقت کھانا نہین کہاتے تو کیا اونکی زندگی محال ہے کیا حضرت آدم ہبوط دنیا سے پہلے جنت مین کہانا کہاتے تھے حالانکہ آپ کے نزدیک جنت مین صرف روحانی لذایذ ہین نہ کہ جسمانی چنانچہ آپ کی تقریر جلسۂ مذاہب لاہور مندرجہ رپورٹ اسکی مظہر ہے۔ خیر یہہ تو الزامی جواب ہے۔ حقیقی یہہ ہے کہ شرعی طور پر بغیر طعام زندگی کا ثبوت ملتا ہے کیا آپکو وہ حدیث یاد نہین جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال صیام سے منع فرمایا تو صحابہ کے عرض کرنے پر کہ حضرت! آپ کیون وصال کیا کرتے ہین آپنے فرمایا کہتا انی ابیت عند ربی یطعمنی ربی ویسقینی مینی

تنبیہ: جیسا کہ یوحنا کے ۵ باب کی ۲۳ آیت مین لکھا ہے کہ مسیح نے فرمایا کہ جس طرح باپ کی عزت کرتے ہین بیٹے کی عزت کرین وہ جو بیٹے کی عزت نہین کرتا باپ کی جس نے اوسے بھیجا ہے عزت نہین کرتا اور علاوہ اسکے مسیح نے خدا کا لفظ بھی اپنے ساتھ منسوب کیا ہے یعنی اپنے قیام کے بعد توما کو جو اوسکے شاگردون مین سے تھا اجازت دی کہ اوسے خدا کہے جیسا کہ یوحنا کے ۲۰ باب کی ۲۸ و ۲۹ آیتون مین ذکر ہے یعنے جب شاگردون نے توما کو کہا کہ مسیح نے قیام کیا ہمنے اوسے دیکھا ہے تب اس نے اونہین کہا کہ مین جبتک

خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

اچھا تھا بعض انمین سے مومن ہین بہت سے انمین بدکار ہین ہرگز تمکو بجز زبانی ایذا کے کوئی تکلیف نہ پہنچا سکین گے تم سے لڑینگے ہو تو پیٹھ دیکر بھاگینگے پھر انکو مدد نہ پہنچیگی جہاں کہین پائے جاوین ذلت مین دبے

اچھا تھا گو بعض انمین سے مومن ہین لیکن بہت سے ان مین سے بدکار ہین اسلئے تو یہہ تم سے عداوت رکھتے ہین لیکن یاد رکھو کہ ہرگز تمکو بجز زبانی ایذا کے کوئی تکلیف نہ پہنچا سکینگے اور اگر بقول شخصے ؎ چو حجت نماند جفا جوئے را - بہ پیکار گردن کشد روئے را تم سے لڑنے کو ہون گے تو پیٹھ دیکر بھاگینگے پھر یہہ بھی نہین کہ مجتمع ہوکر غلبہ اور فتح پا دینگے بلکہ ذلیل و خوار ہون گے اور کبھی اونکو خدا کے ہان سے مدد نہ پہنچیگی جہان کہین پائے جاوین ذلت مین دبے ہوئے ہونگے مگر اللہ کی پناہ اسلام مین یا لوگون کی

شان نزول

*(لن یضروکم الا اذی) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور اوسکے ساتھی جب مسلمان ہوئے تو یہودیون نے اونکو تکلیف پہنچانے کا قصد کیا اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی - معالم

اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہون وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے تم میرے جیسے نہین اگر یہہ حقیقی کھانا تھا تو آنحضرت کا وصال صیام ہی نہین تھا حالانکہ اوسکے کرنے کی دلیل بیان ہے پھر آپکا سیح کی بابت مخول کرنا کہ خدا کے پاس کیا کھاتا ہے کہاتا ہے تو پاخانہ کہان پھرتا ہے وغیرہ وغیرہ قابل مخول ہے یا نہین کیا آپنے اصحاب کہف کا قصہ بھی قرآن شریف مین نہین دیکھا کہ تین سو نو برس غارمین بے خبر سوتے رہے اور زندہ رہے اگر آپ کو اونکی موجودہ زندگی مین شبہ ہی جیسا صفحہ ۶۰ سے مفہوم ہوتا ہے تو کیا فلبثوا فی کھفھم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعا* مین بھی شبہ ہے جو نص قطعی ہے اگر

میخون کا نشان اوسکے ہاتھ مین نہ دیکھون اور اپنی اونگلی میخون کے نشان مین نہ ڈالون اور اپنا ہاتھ اوسکی پسلی مین نہ رکھون تبتک باور نہ کرون گا - آٹھ دن کے بعد مسیح نے پھر اون پر ظاہر ہوکے توما سے کہا کہ اپنا ہاتھ پاس لا اور میری پسلی ٹٹول اور بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا - تب توما سجدہ کرکے کہا اے میرے خداوندا اے میرے خدا اب اس صورت مین کہ مسیح نے اوسکو منع نہ کیا بلکہ یون فرمایا کہ اے توما اس لئے

بائیبل

* منہ (اصحاب کہف) اپنی غار مین تین سو نو برس پڑے رہے - منہ

اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ

مگر اللہ کی پناہ میں یا لوگون کی

مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ

اور خدا کے غضب مین آئے ہوئے ہین

عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا

ہین اور انپر خواری برس رہی ہے کیونکہ

يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ

اللہ کے حکمون سے انکار کرتے اور نبیون کو

آڑ مین جسقدر اونکیں دیکر مین گئے تو امن پا ونگی اور خدا کے

غضب مین آئے ہوئے ہین اوران پر ذلت اور خواری برس رہی

ہے کیونکہ اللہ کے حکمون سے انکار کرتے۔ اور

نبیون کو ناحق قتل

کرتے تھے۔

یہ اُن کی حالت

اس لئے ہوئی

کہ ابتدا مین شریعت

کہین کہ وہ تین سو نو برس بے طعام نہ تھے بلکہ کہانے پینے تھے تو اون کے باہمی سوالات کا کیا مطلب ہے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ (کہف)

جو اونہون نے بعد بیداری کے آپس مین کئے تہے کہ ایک نے دوسرے سے پوچہا کہ تم کتنی مدت ٹہرے ہو بولے کہ ایک دن یا کم (بعد غور وفکر) بولے کہ خدا خوب جانتا ہے جتنے ٹہرے ہو"۔

اگر وہ غذا کہاتے پیتے تو اون کو اپنے ٹہرنے کا بہی وقت نہ معلوم ہوتا جسکی مدت خدا نے تین سو نو برس بتلادی ہے۔ کیا آپ نے وہ حدیث بہی نہین دیکہی جو مشکوۃ کے باب العلامات بین یدی الساعۃ کی دوسری فصل مین ہے جس کا مضمون ہے کہ تسبیح تہلیل بہی بندون کی غذا کا کام دے سکتی ہین پس جبتک آپ چاروں سوالات

کہ تو نے مجہے دیکہا ہے ایمان لایا۔ مبارک وے ہین جنہون نے نہین دیکہا اور ایمان لائے پس صاف ظاہر ہے کہ اپنی الوہیت کا اشارہ کرکے اپنے تئین خدا کہلانا زیادتی نہ جانا۔ مفتاح الاسرار طبع پنجم صفحہ ۱۸۱ ایسا ہی رسالہ "مسیح ابن اللہ" کا مصنف بہی اپنا خیال یون ظاہر کرتا ہے"۔ اب ہم پرانے اور نئے وثیقون کی بعض آیتون کو جدول ذیل مین باہم مقابلہ کرکے لکہتے ہین تاکہ یہ ہمارے اس منشا کا کہ اسی طرح اور آیتین بہی مقابلہ کرکے دیکہی جائین ایک نمونہ ہو

جدول یہ ہے

بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

ناحق قتل کرتے تھے یہ اسلئے کہ بے فرمانی کرتے اور

يَعْتَدُوْنَ ۞ لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ

حد سے بڑھتے تھے یہ سب یکسان نہین کتاب والون

الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ

مین سے بعض لوگ سیدھی راہ پر بھی ہین جو سجدہ کرتے

اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۞ يُؤْمِنُوْنَ

ہوئے اللہ کی آیتین دن رات پڑھتے ہین خدا اور

کی بے فرمانی کرتے اور حد سے بڑھتے تھے حتی کہ نوبت باینجا

رسید ہان یہ ٹھیک ہے

کہ یہ سب یکسان ہی نہین ان

کتاب والون مین سے بعض لوگ

سیدھی راہ پر بھی ہین جو سجدہ

کرتے ہوئے اللہ کی آیتین

دن رات پڑھتے ہین خدا

اور آخرت

+ (لَيْسُوْا سَوَآءً) عبد اللہ بن سلام وغیرہ کے مسلمان ہو نے پر یہودیون نے طعن کیا کہ محمدؐ کے ساتھ شریر شریر لوگ ہوتے ہین کوئی شریف نہین ہے اگر شریف ہوتے تو اپنے باپ دادا کے طریق کو کیون چھوڑتے اس قصہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم راقم کہتا ہے باپ دادا کے طریق کی محبت اکثر دفعہ عوام کو باعث گمراہی ہوتی ہے جس کا بارہا تجربہ ہو چکا۔ مسلمان بھی اسی بلا مین پھنسے ہوئے ہین اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون

کرنہ اوٹھائین اس آیت کا پیش کرنا آپکا حق نہین ورنہ خرط القتاد

(۶) چھٹی یہ آیت ہے وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ سنتا اسمے ہے کہ کوئی جسم خاکی بغیر طعام زندہ نہین رہ سکتا صفحہ ۶۰ اس کا جواب بہت سا لندہ بن اگیا۔ علاوہ اس کے اس آیت کا مطلب بالکل صاف ہی خدا فرماتا ہے ہمنے انکو ایسے جسم مین نہین بنایا کہ کھانا نہ کھا ئین یعنی کھانیکو چھوئین ہی نہین۔

پرانا وثیقہ + خدا کے حق مین اور خدا اپنے حقین کیا کہتا ہے	نیا وثیقہ + عیسی کے حقین اور عیسی اپنے حقین کیا کہتا ہے
خداوند کہتا ہے کہ آسمان اور زمین مجھ سے بھرے ہین	وہ جو اترا وہی ہے جو سارے آسمانون پر چڑھا تاکہ سب کچھ
یرمیاہ - ۲۳ باب ۲۴ آیت	بھر پور کرے - افسیون ۴ باب ۱۰ آیت۔
تیرا تخت قدیم سے مستحکم ہے تو ازلی ہے ۹۳ زبور ۲ آیت	وہ بیٹے سے کہتا ہے ای بیٹا تیرا تخت ابد الآباد ہی خط عبرانیون کو پہلا باب ۸ آیت -

+ انجیل سے پہلے حصہ کا نام ہے۔

+ انجیل سے آخر تک حصہ کا نام ہے۔

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ آخرت کے دن پر کامل یقین رکہتے ہین اور نیک کام بتلاتے وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي ہین اور بدان سے رکتے ہین اور نیک کامون مین الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ دوڑتے ہین اور وہ نیک ہین وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ اور جو نیکی کام کرینگے اوسکی بے قدری نہ کئے جائینگے	آخرت کے دن پر کامل یقین رکہتے ہین اور نیک کام بتلاتے ہین اور برون سے روکتے ہین اور نیک کامون کو تو ایسے خوش ہوکر کرتے ہین کہ گویا اون میں دوڑتے ہین اور سب سے بڑھکر یہہ ہے کہ وہ طبیعت کے نیک ہین اور اپنے کئے پر مغرور نہین ہوتے یہی وجہ ہے کہ خدا کے ہان اونکی قبولیت ہے اور آیندہ کو عام مژدہ ہے کہ جو نیکی کا کام کرین گے اوسکی بیقدری نہ کئے جائین گے

یہ مشرکین عرب کا جواب ہے جو کہا کرتے تہے کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازارون پھرتا ہے جسکو مالھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق جواب مین ارشاد پہنچا کہ پہلے نبیون کو بھی ہمنے ایسا نہ بنایا تہا کہ وہ کہانا نہ کہاتے۔ اس سے یہ تو ثابت ہوا کہ کوئی نبی ایسا نہین ہوا کہ کہانا نہ کہاتا ہو۔ یہ نہین کہ ہمیشہ کہاتے ہی رہین کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ وصال مین کئی کئی روز جو کھانا ترک فرماتے تھے تو اس وقت وہ جسم نہ تھے۔ بیرزاجی! مطلقہ عامہ کے ثبوت سے دائمہ مطلقہ لازم نہین آتا اگر نہ سمجھے ہون تو کسی سے پوچھ لیجئے،

(۷) ساتوین آیت یہ ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے صلّ۔ شاباش مرزا صاحب باوجود دعوی الہام وغیرہ وغیرہ اتنی چالاکی سے

خوب کھولا کہان تم اس یار نے بی اے پیر ٭ خدا نا خواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

میں اول اور میں آخر ہون اور میرے سوا کوئی خدا نہین یشعیاہ ۴۴ باب ۶ آیت مین یہوواہ ہوں اور بدل نہین ہوتا۔ ملاکی ۳ باب ۶ آیت	میں اول اور آخر ہون اور وہی ہون جو ہوا تھا اور زندہ ہون۔ مکاشفات پہلا باب ۱۷ و ۱۸ آیات یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکسان ہے خط عبرانیون کو ۱۳ باب ۸ آیت

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

خدا پرہیزگارون کو خوب جانتا ہے اور جو لوگ

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

منکر ہین اون کے مال و

وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ

اولاد خدا کے ہان اونکو کچھ کام نہ آوینگے یہی

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ

لوگ ہمیشہ جہنم مین رہین گے۔

کیونکہ خدا پرہیزگارون کو خوب جانتا ہے اونکی نیک نیتی کا اونکو بدلہ دیگا اور جو اوسکے حکمون سے منکر ہین وہ بہت ہی بُری حالت مین ہونگے اونکے مال و اولاد خدا کے ہان اونکو کچھ کام نہ آوینگے یہی لوگ ہمیشہ جہنم مین رہین گے۔

کیا ہی عمدہ ترجمہ آپ ہی گھڑ لیا کہ فوت ہو گئے جناب کے مرید تو سُن کر علما کو کوستے ہونگے کہ صاف آیت مین لکھا ہے "سب نبی فوت ہو گئے" تو پھر جو علما نہین مانتے بیشک یہودیون کی طرح انکے دل سیاہ ہین بیشک ایسے ہین ویسے ہین بیشک اِن کے پیچھے نماز درست نہین ان سے سلام علیکم ناجائز ہے لیکن یہ معلوم نہین کہ پیغمبر خدا کی +پیش گوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔ بھلا مرزاجی! "فوت ہو گئے" کس لفظ کا ترجمہ ہے شاید "خلت" کیطرف توجہ امی لگ رہی ہے جس کے معنی گزرنے۔ جانے۔ خالی کرنے وغیرہ کے ہین جو ان تمام معنی ہین

مین قادر مطلق خدا ہون ۔ پیدایش ۱۷ باب پہلی آیت
تو اپنی تلاش سے خدا کو پا سکتا ہے - ایوب ۱۱ باب ۷ آیت
مین خداوند تیرا قدوس خدا ہون - یشعیاہ ۴۳ باب ۳ آیت
ابتدا مین خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا
پیدایش پہلا باب پہلی آیت
مین خدا سب کا بنانیوالا ہون مین اکیلا آسمان کو تانتا اور آپ تنہا زمین کو فرش کرتا ہون یشعیاہ ۴۴ باب ۲۴ آیت

مین قادر مطلق ہون مکاشفات پہلا باب ۸ آیت
کوئی بیٹے کو نہین جانتا مگر باپ متی ۱۱ باب ۲۷ آیت
تم نے اوس قدوس اور راستکار کا انکار کیا - اعمال ۳ باب ۱۴ آیت
ابتدا مین کلام تھا سب چیزین اوس سے موجود ہوئین یوحنا پہلا باب ۳ آیت
کیونکہ اوس سے ساری چیزین جو آسمان اور زمین پر ہین دیکھی اور اندیکھی کیا تخت کیا خاوندیاں کیا ریاستین کیا مختاریاں پیدا کیگئین
خط کلسیون کو پہلا باب ۱۶ آیت

+ یأتی بعدی اسمہ احمد - للحدیث

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

دنیا مین جو کچھ خرچ کرتے ہین وہ

كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ

پالے والی باؤ کی طرح ہے جو ظالمون کے کہیت

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَمَا

پر پہنچ کر اوسکو ضایع کرتی ہو خدا تو

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

ان پر کسیطرح ظلم نہین کرتا لیکن یہ لوگ خود اپنے پر ظلم کرتے ہین

دنیا مین جو کچھ بغرض اشاعت مذہب خرچ کرتے ہین کسیطرح سے لوگ انکے اس تدبیر مین پہنسین یہ سمجہین کہ اوسکا انکو ثواب ہوگا بلکہ وہ پالے والی باؤ کی طرح ہے جو ظالمون کے کہیت پر پہنچ کر اوسکو ضایع کرتی ہی اسی طرح انکے چندے ہین جو لوگون کے گمراہ کرنے مین خرچتے ہین ان کے باقی اعمال کو بھی جو کبھی نیت خالص کر ہین ضایع کردیتے ہین خدا تو ان پر کسیطرح ظلم نہین کرتا لیکن یہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہین اور خدا کا غضب لیتے ہین۔ انسان کی گمراہی

(مثل ما ینفقون) اہل کتاب ہمیشہ اس فکر مین رہتے تہے کہ کسی طرح مسلمانون کو پہسلا دین اس تدبیر مین سینکڑون ہزارون روپیہ بھی خرچ کرتے جیساکہ آج کل پادری لوگ کر رہے ہین اللہ تعالیٰ ان کے خرچ اور چندہ کی متعلق بیان فرماتا ہے (معالم مفصل منہ)

قرآن شریف مین آیا ہے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ - قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ - فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ پس آیت کے صاف معنی یہہ ہین کہ تجھ سے پہلے کل نبی اپنے اپنے وقت مین کام کرکے چلے گئے جیسے کوئی کہے کہ موجودہ لفٹنٹ گورنر سے پہلے کئی لفٹنٹ گورنر گذر گئے تو کیا اس سے یہی مفہوم ہے کہ سب مر گئے پس اسی تقریر سے نوین آیت تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ کا جواب بھی آگیا کیونکہ آپ وہان بھی خلا ہی پہ پہنسے ہوئے ہین ٭

خداوند نے ہر چیز اپنے لئے بنائی امثال ۱۶ باب ۴ آیت

خداوند تعالیٰ ساری زمین کا بادشاہ عظیم ہے
۴۷ زبور ۲ آیت

اسلئے کہ تو فقط سارے بنی آدم کے دلون کو جانتا ہے۔
پہلا سلاطین پہلا باب ۳۹ آیت

ساری چیزین اوس سے اور اوسکے لئے پیدا ہوئین۔
خط کلسیونکو پہلا باب ۱۶ آیت

بادشاہون کا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند
مکاشفات ۱۹ باب ۱۶ آیت

اور ساری کلیسیاؤن کو معلوم ہوگا کہ مین وہی ہون جو دلون اور گردون کا جانچنے والا ہون
مکاشفات ۲ باب ۲۳ آیت

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
مسلمانو! اپنی قوم کے سوا غیر قوموں کو رازدار
بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا
نہ بناؤ وہ تمہارے نقصان مین کمی نہین کرتے تمہارے
وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ
رنج سے خوش ہوتے ہین تمہاری عداوت اونکے
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ
مونہون سے ظاہر ہوچکی ہے اور جو اونکے دلوں مین مخفی

کا سبب بسا اوقات بد صحبت بھی ہو اسی لئے تمکو ہدایت کیجاتی ہے
کہ مسلمانو! اپنی قوم کے سوا غیر قومون کو رازدار دوست نہ بناؤ وہ
تمہارے نقصان مین کمی نہین کرتے تمہارے رنج سے خوش ہوتے
ہین تمہاری عداوت اونکے مونہون سے کئی دفعہ ظاہر ہوچکی ہے
اور ابھی تو جو تمہارے متعلق
اونکے دلون مین مخفی
ہے بہت ہی
بُرا ہے

(یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا) بعض مسلمان بوجہ قرابت اور صداقت یہودیون سے دوستی رکھتے تھے اونکے روکنے کو آیت
نازل ہوئی۔ معالم

(۸) آٹھوین آیت ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ہ کوئی بشر ہمیشہ زندہ نہین رہا
اسلئے مسیح بھی نہتیا بوڑھے ہوکر فوت ہوگئی ہونگے صفحہ ۶۰ کیون نہ ہو "دا ور دو چار روٹیان" کی مثال لے ہی کہین ۔
حضرت! آیت کا مطلب تو بالکل صاف ہے کہ ہمنے تجھ سے پہلے کسی بشر کیلئے ہمیشگی نہین کی بھلا اگر تو مرگیا تو کیا
یہ کافر ہمیشہ رہین گے ہرگز نہین۔ بتلائے کس کے مخالف ہے کیا ہم مسیح کو ہمیشہ زندہ رہنے والا مانتے ہین کیا دائمہ کے سلب
مطلقہ عامہ مسلوب ہوجاتا ہے یہی منطق ہے بیشک آیت کا مطلب بالکل صاف ہے لیکن جب مجدد کی قبضہ مین آپہنچے
تو کیا کرے۔

خدا ہی عدالت کرنیوالا ہے۔ ۵۰ زبور ۶ آیت
اوسکی بادشاہت سب پر مسلط ہے۔ زبور ۱۰۳ آیت ۱۹ ۔
اوس دن ایک خداوند ہوگا اور اوسکا نام ایک ہوگا
زکریا ۱۴ باب ۹ آیت

کیونکہ ہم سب کو ضرور ہے کہ مسیح کی مسند عدالت کے آگے
حاضر ہووین۔ ۲ خط قرنتیوں کو ۵ باب ۱۰ آیت
وہ سب کا خداوند ہے۔ اعمال ۱۰ باب ۳۶ آیت
اور ایک خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے جسکی سبب سے ساری

اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ
ہے بہت ہی بڑا ہے ہمنے تمہارے لئے نشانات بتلائے ہین

تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ
اگر تم سمجھو دیکھو تو تم انہین چاہتے ہو اور وہ

وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ کُلِّهٖ
تمہین نہین چاہتے اور تم سب کتابون کو مانتے ہو

وَاِذَا لَقُوْکُمْ قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا
اور جب کبھی تم سے ملین تو کہتے ہین کہ ہم مانتے ہین اور جب

ہمنے تمہارے سمجھنے کے لئے نشانات بتلائے ہین اگر تم سمجھو تو
لو دیکھو تو کیا بات ہے کہ تم تو او نہین چاہتے ہو اور وہ تمہین
نہین چاہتے اور تم سب کتابون توریت انجیل وغیرہ کو مانتے ہو
اور وہ دل سے سب کو نہین مانتے بلکہ اولٹے مسخری کرتے ہین
اور جب کبھی تم سے ملین تو براہ مخول کہتے ہیں کہ ہم بھی قرآن کو
مانتے ہین اور
جب تم سے
علیحدہ ہون

ثنائی

(۱۰) دسوین آیت وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا ۝ اس آیت سے بھی معلوم نہین مرزا صاحب کیا مطلب لے رہے ہین شاید یہ مطلب ہے کہ زندگی تک تو زکوۃ کا حکم ہے اگر وہ اب زندہ ہین تو زکوۃ کس کو دیتے ہونگے۔ پس معلوم ہوا کہ مسیح فوت ہوگئے۔ یہ خوشی ہین بار بار دی دد اور دو چار روٹیاں والی مثال یاد آتی ہے۔ اجی حضرت آپ یہ تو بتلادین کہ جتنے روز مسیح دنیا مین زندہ رہے تھے زکوۃ کس کو دیتے تھے مرزا صاحب غلطی تو ہر ایک انسان سے ممکن ہے لیکن ایسی غلطی کہ "بر دزد وطمع دیدہ ہوشمند" پناہ خدا۔ کیا زکوۃ کیلئے

ثنائی

دیکھو خدا وند خدا زبردستی کیساتھ آوے گا اوس کا
صلہ اوسکے ساتھ ہے یشعیاہ ۴۰ باب ۱۰ آیت
میں میں ہی خداوند ہون میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں
یشعیاہ ۴۳ باب ۱۱ آیت

چیزین ہوئین اور ہم اوسکے وسیلے سے ہین
پہلا خط قرنتیون کو ۸ باب ۶ آیت
دیکھ مین جلد آتا ہون اور میرا اجر میرے ساتھ ہے
مکاشفات ۲۲ باب ۱۲ آیت
اور وہ کامل ہوکر اپنے سب فرمان برداروں کیلئے نجات کا باعث ہوا
خط عبرانیون کو ۵ باب ۹ آیت
اور کسی دوسرے سے نجات نہین کیونکہ آسمان کے تلے آدمیون کو
کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پاسکین۔ اعمال ۴ باب
۱۲ آیت

عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ
علیحدہ ہون تو تمہارے حسد مین اپنی انگلیان چابتے
قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
ہین کہدے کہ اپنے غصے مین مر رہو اللہ تمہارے دلونکی باتو
بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِنْ تَمْسَسْكُمْ
کو جانتا ہے اگر تمکو بہلائی
حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ
پہنچے تو رنجیدہ ہوتے ہین اور اگر تمکو تکلیف ہو تو

تو تمہارے حسد مین اپنی انگلیان چباتے ہین کہ ہائے انکی دن دونے ترقی کیون ہو رہی ہے تو بہی ان شریرون کی پرواہ نہ کر اور کہہ دے کہ اپنے غصے مین مر رہو اللہ تمہارے دلون کی باتون کو بھی جانتا ہے خوب ہی سزا دے گا انکی شرارت تو اس حد کو پہنچ چکی ہے کہ اگر تمکو بہلائی پہنچے تو رنجیدہ ہوتے ہین اور اگر تمکو تکلیف ہو تو اوس سے

مال و اسباب زاید عن الحاجت ہونا بہی ضروری ہے یا نہین تو پس جبکہ اون کے پاس مال دنیاوی ہی نہین تو زکوۃ کیسے اور دین کس کو۔ اس آیت مین مرزا جی نے ایک عجیب بات بھی لکھی ہے جسکو ہم بعینہ نقل کرتے ہین وہ اس سے بہی ظاہر ہے کہ انجیل کا طریق نماز پڑھنے کے لئے حضرت عیسی کو وصیت کی گئی تہی اور وہ آسمان پر عیسائیون کی طرح نماز پڑہتے ہین اور حضرت یحیی اونکی نماز کی حالت مین اونکے پاس یونہی پڑے رہتے ہین مردے جو ہوئے اور جب دنیا مین حضرت عیسی آوینگے تو برخلاف اس وصیت کے امتی بنکر

وہ ظفر مندی سے موت کو نگل جائیگا۔ یشعیاہ ۲۵ باب ۸ آیت
مین نے اپنی حیات کی قسم کھائی ہے کلام صدق میری منہ سے نکلتا ہے اور نہ پھرے گا کہ ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان میری قسم کہائیگی یشعیاہ ۴۵ باب ۲۳ آیت

اب ہمارے بچانے والے یسوع مسیح نے موت کو نیست کیا۔ دوسرا تمطاؤس پہلا باب ۱۰ آیت۔
ہم سب مسیح کے تخت عدالت کے آگے حاضر کئے جائین گے چنانچہ یہ لکھا ہے کہ خداوند کہتا ہے کہ اپنی حیات کی قسم ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان خدا کے سامنے اقرار کرے گی خط رومیون کو ۱۴ باب ۱۰ و ۱۱ آیات۔
عیسی کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکیگا خط فلپیون کا ۲ باب ۱۰ آیت

یَفْرَحُوا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
اوس سے خوش ہوتے ہین اگر تم صبر کرتے
لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ
اور بچتے رہوگے تو انکی فریب بازیان تمکو کچہہ بہی ضرر نہ دینگی
بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ وَاِذْ غَدَوْتَ
یقینًا خدا انکے کامونکو گہیرے ہوئے ہے اور یاد کر جب تو
مِنْ اَھْلِکَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ
اپنے گہر والون سے نکل کر مومنون کو لڑائی کی

خوش ہوتے ہین کہ اچھا ہوا ان مسلمانون کی ذلت ہوئی
اگر تم ہوشیار رہوگے اور تکلیف کے وقت صبر کرتے اور
حدود شرعی کی تجاوز سے بچتے رہوگے تو انکی فریب بازیان
تمکو کچھ بھی ضرر نہ دینگی یقینًا خدا اونکے کامون کو گھیرے ہوئے
ہے ہمیشہ اون کے حیلا اور فریب تمسے دفع کرتا رہیگا اور
بطور نظیر اوس وقت کو یاد کر اور ان کو سُنا کہ دیکھو کس طرح خدا
نے کفار کے مکر تم سے دفع کئے تہے جب تو اپنے گھر والون
سے نکلکر مومنون کو لڑائی کی جگہ پر بٹھاتا تھا اور کفار بھی

ع ۱۲

(وَاِذْ غَدَوْتَ) جنگ اُحد کے متعلق ہو تیسرے سال ہوئی تہی) یہ آیات نازل ہوئین۔ معالم

مسلمانون کی طرح نماز پڑھین گے" صفحہ مرزا صاحب نے اِس جگہ یہ بڑا استحالہ قایم کیا ہے کہ حضرت مسیح دوطرح
کی نماز کس طرح پڑھینگے مگر کاش کہ تبلایا ہوتا کہ عیسائیون کی نماز ہان اصل عیسائی نماز کس طرح کی ہے اور وہ کتنی حصے
مین اسلامی نماز سے مخالف ہے۔ کیا آپنے مسیح کی والدہ بابت فرمان ربانی نہین سُنا یٰمریم اقنتی لربک
واسجدی وارکعی مع الرّاکعین تبلائیے آپ کی نماز سے یہ نماز کتنی کچھ مخالف ہے ہان آپ نے موجودہ
عیسائیون کی نماز دیکھی ہوگی جسمین تثلیث کی پرستش بہی کرتے ہین بیشک ہم بہی مانتے ہین کہ حضرت مسیح

اگرچہ اس جدول کو طول دینا آسان تھا لیکن ہمارا منشا خاص کردونون وثیقون کی مطابقت کا نمونہ دکھلانا ہے
نہ اس قسم کی سب آیات کو پیش کرنا بڑے فایدہ کی بات ہوگی اگر اس جدول کے دیکھنے سے ناظرین کو اس
امر کی طرف رغبت ہوجاوے کہ اس ضروری مسئلہ کے ثبوت مین پاک کتاب کے دونون حصّون کی شہادت کو
آپ ہی دریافت کرین اگر اس طرح کی تحقیقات صداقت سے کرین تو انکی خاطر جمع ہوجائیگی کہ حضرت عیسیٰ حقیقی اور ابدی
خدا ہے اور وہ دریافت کرینگے کہ جو کچھ ایک وثیقہ مین خاص خدا باپ کی طرف منسوب ہے وہ سب دوسرے مین
بالکل عیسیٰ ناصری کیطرف منسوب ہے اور وہ دیکھین گے کہ خدا کے خاص خطاب اور قدرت اور کاملیت اور الٰہی کاروبار

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

جگہ پر بٹھاتا تہا　　اور خدا سنتا جانتا تہا

اِذْ ہَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ

اور جبکہ تم مین سے دو قبیلون نے پہسلنا چاہا

تَفْشَلَا وَاللّٰہُ وَلِیُّہُمَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ

خدا اون کا والی تہا اور مومنون کو چاہئے کہ خدا پر

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ

ہی بہروسہ کیا کرین۔ اللہ نے جنگ بدر کے موقع پر جبکہ تم

تو بین جرار لیکر تمہارے مارنے اور تباہ کرنے کو آئے تھے اور بڑے
دعوون سے کہتے تہے کہ کسی مسلمان کو زندہ نہین چھوڑینگے
اور جو کچھ وہ کہتے یا کرتے تہے خدا اوس کو سنتا اور جانتا تہا
اور اوس وقت جبکہ اپنی جماعت کی قلت اور مخالفون کی کثرت
دیکھکر تم مین سے دو قبیلون نے پہسلنا چاہا کہ چاربی کو چہوڑ چلین
اور اپنی جان بچائین مگر چونکہ خدا اون کے اخلاص سابق کی وجہ
سے اُن کا والی تہا اوس نے انکو تہام لیا آخر کار اونہون نے
خدا پر بھروسہ کیا اور اصل مین مومنون کو چاہئے کہ خدا ہی پر بھروسہ کیا کرین
تاکہ اپنی بہبودی کو پاوین خدا اپنے بندون کو ضایع نہین کیا کرتا دیکہو تو اللہ نے جنگ بدر کے موقع پر جبکہ تم

(اذ ہمت طایفتان) جنگ اُحد مین مسلمان قریباً ایک ہزار لڑنے کو نکلے تہے جنمین سے قریباً تین سو کے جو
صرف ظاہری مسلمان اندرون منافق تہے میدان مین پہنچنے سے پہلے ہی علیحدہ ہو گئے اونکی علیحدگی کو دیکھکر
بعض سادہ لوح مسلمان سست ہو گئے مگر در اصل چونکہ یہہ منافق نہ تہے اسلئے اللہ تعالی نے اونکو اپنی حمایت مین لیا
اور اللہ ولیہما فرمایا۔ معالم بتفصیل منہ۔

اس نماز سے مخالف نماز پڑھین گے بلکہ اس نماز کے مٹانے کیلئے ہی تشریف لاوینگے چنانچہ آپ براہین جلد
رابع صفحہ ۴۹۹ مین تسلیم کرتے ہین معلوم نہین مرزا صاحب کو ایسی باتون سے کیا فایدہ مگر چونکہ علم لدنی کے

نئے وثیقے مین سب کے سب عیسے کی طرف منسوب ہین اور یہ نسبت انہین الفاظ کے ساتھ بیان کی جاتی ہے جو کہ
قدیم الایام سے پاک نبیون اور خود خدا نے پرانے وثیقے مین استعمال کئے تہے بلکہ وہ یہی دیکہین کہ بار بار
ان مین اس پاک وجود کے جس نے پہلے آسمان سے کلام کیا اور عیسی کے جس نے کئی صدیون کے بعد انسانی
شکل مین زمین پر گفتگو کی اصل یگانگت تھی " (رسالہ مسیح ابن اللہ ص ۱۲۹ سطر ۲۳ مطبوعہ لدیانہ ۱۸۸۸ء)
گو اہل انصاف اس مسئلہ کی تصویر سے ہی متنفر ہو کر اسکے دلایل سے اور بھی نفرت کر گئے ہونگے اور ہرگز امید
نہین کہ کسی صاف دل مین اس بیہودگی کو کچھ دہندسے کو جگہ ملے تاہم اسکے ابطال مین کسیقدر دلایل

وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

نہایت کمزور تہے تمہاری مدد کی پس تم اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گذار رہو

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ

اور جب تو مومنوں کو کہہ رہا تہا نہین کافی ہین ہے کہ تمہارا

يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

رب اُترے ہوئے تین ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے

مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا

کیون نہین اگر تم صبر کرتے اور ڈرتے رہو گے

نہایت کمزور بے طاقت تہے تمہاری مدد کی پس تم اللہ کی نعمت کو غیرون کیطرف نسبت کرنے سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار رہو اور اوس وقت کا واقعہ بہی اونکو سنا جب تو مومنون سے کہہ رہا تھا کہ اگر تمہارے دشمن ہجوم کرکے آئے ہین تو کوئی خوف نہیں کیا نہین کافی نہین کہ تمہارا رب اور مالک آسمان سے اُترے ہوئے تین ہزار فرشتون سے تمہاری مدد کرے جسکا جواب تو اونکی طرف سے خود ہی دیتا تھا کہ کیون نہین بیشک کافی ہے بلکہ اگر تم ایسی تکلیفون پر صبر کرتے اور حدود شرعی کی تجاوز سے

متعلم ہین اسلئے بقول مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ غلطی ممکن ہے

(۱۱) گیارہوین آیت والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا اس آیت مین مسیح کے تین واقعات ولادت ۔ موت ۔ بعثت کے ایام گنے گئے ہین یوم رفع نہین گنا اس لئے وہ کوئی جدا نہین بلکہ بذریعہ موت ہی ہوا ‘‘ صفحہ ۶۰۸ مرزا جی کی قوت استنباطیہ تو بہت صحیح ہے حالانکہ بوجہ بڑھاپے اور بیماری کے تو زندگی مین مسیح کے مشابہ ہی بنا کرتے ہین ۔ خیر اس سے ہمین بحث نہین مگر مرزا صاحب یہہ تو بتلاوین کہ عدم ذکر سے عدم شے لازم آتا ہے انسان کے لئے تین ہی واقعات عام طور پر پیش آتے ہین اور یہہ تینون محل خطر ہین موت اور حیات

واضح کا بیان کردینا اہل مذاق کے لئے ہر طرح مفید ہوگا پس ہم اون دلایل کو پہلے بیان کرتے ہین جو خدا کی پاک کتاب (**قرآن شریف**) نے بیان کئے ہین

لیکن چونکہ اون دلایل مین حکیمانہ طرز سے استدلال کئے گئے ہین اسلئے بطور تمہید پہلے کئی امور کا بیان ضروری ہے

قاعدہ عقلیہ ہے کہ جب دو نقیضون مین سے ایک کو باطل کردیا جاوے تو دوسری کا وجود ضرور ہوتا ہی یا ایک کا وجود ثابت ہو تو دوسری کا عدم ہوگا مثلاً ثابت کیا جاوے کہ کسی خاص وقت مین رات نہین تو دن ضرور ہوگا اور اگر ثابت کیا جاوے کہ کسی خاص وقت مین دن ہے تو رات نہ ہوگی اس قسم کی دلیل کو علماء مناظرہ **دلیل خلف** کہتے ہین اور جو حکم بعد تتبع اور تلاش جزئیات کثیرہ کے لگایا ہو اوسکو **استقرا**

وَيَأْتُوكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ
اور وہ تم پر ایسے ہی جوش سے چڑھینگے تو
رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ
پانچہزار فرشتوں کی لبس فوج سے خدا تمہاری
مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا
مدد کریگا یہ تو اللہ نے تمہاری خوش کرنیکو
بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ
کیا تھا تاکہ تمہاری دل اس سے مضبوط رہین

اور وہ تم پر ایسے ہی جوش سے چڑھین گے تو آئندہ کو پانچہزار فرشتوں کی لبس اور طیار فوج سے خدا تمہاری مدد کرے گا۔

اصل میں یہ تو
اللہ نے تمہارے
خوش کرنیکو ہی کیا
تہا تاکہ تم گھبراؤ
نہین اور اس سے
تمہارے دل مضبوط ہین

(حاشیہ) کے دن کا خطرناک ہونا تو ظاہر ہے البتہ پیدایش کے دن کا خطرناک ہونا جسکی طرف مسیح نے اشارہ کیا ہے دو وجہ سے ہے ایک تو اس حدیث کی وجہ سے جس کا مضمون ہے کہ ہر ایک بچہ کو شیطان وقت ولادت چھوتا ہے سوا مسیح اور اوسکی مان کے کہ ان دونو کو نہین چھوا تہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ولادت کا وقت بھی ایک خطرناک وقت ہے جسکی سلامتی کیطرف حضرت مسیح نے اشارہ کیا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہودی حضرت مسیح کی ولادت ناجائز بتلاتے تھے اور ناجائز ولادت والے کو خدا کی بادشاہت مین ذلیل سمجھتے تھے اسلئے مسیح نے ایسے واقعات کا کہ جو سب لوگون کو پیش آنے والے ہین جن کے وقوع کا سب کو یقین ہے ذکر کیا اور رفع بجسد عنصری کا ذکر نہین کیا کہ جو پہلے سے منکر ہین کہین اور بھی زیادہ نہ بگڑین علاوہ ان توجیہات کے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ حضرت مسیح کو اس کلام کے بولتے وقت اپنے رفع بجسد عنصری کا علم ہی نہ تہا کیونکہ جبتک خداوند کریم

مامن مولود الا ویمسہ الشیطان الامریم وابنہا (او کما قال)

(حاشیہ) کہتے ہین جیسا کہ بہت سے افراد انسانی کو خلقۃً دو پایا دیکھ کر سب پر حکم لگایا جاوے کہ سب افراد انسانی دوپائی ہین یہ بھی ایک قسم دلیل سے ہے مگر **خلف** کی نسبت سے کمزور۔ اور جو بطور مشابہت کے حکم ہو اوسکو تمثیل کہتے ہین جیسا شراب کے نشہ پر دوسری نشہ آور چیزون کو بھی قیاس کرلین یہ قسم بھی گو درجہ اول کے برابر زور آور نہین لیکن کسیقدر کارآمد ہین۔

بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ
ورنہ فتح تو اللہ ہی کے ہاں سے ہے جو سب پر غالب
الْحَكِيْمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
بڑی حکمت والا ہے تا کافروں کی ایک جماعت کو
اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ لَيْسَ
ہلاک اور بعض کو ذلیل کرے تجھے
لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ
کوئی اختیار نہیں کہ ان پر رحم کرے

ورنہ فتح تو صرف اللہ ہی کے ہاں سے ہی جو سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے تمہاری فتح و نصرت اسلیئے ہے کہ تا کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک اور بعض کو ذلیل کرے لیکن یہ اختیارات خدا کو ہیں تجھے اے نبی کوئی اختیار نہیں کہ ان پر رحم کرے

(لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) جنگ احد میں جب آپ کو بہت تکلیف پہنچی یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور سر میں بھی زخم پہنچا تو اس وقت آپ نے فرمایا کسی طرح وہ قوم چھوٹ سکتی ہے جس نے اپنے نبی کا سر پھوڑا اور دانت توڑا پھر بعض کفار کے حق میں بتقاضائے طبیعت نام بنام لعنتیں کیں بعض ان میں سے ایسے ہی تھے جو انجام کار مشرف باسلام ہوئے اس سے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ

کوئی وعدہ نہ کرے یا کوئی خبر نہ بتلاوے نبی ہو یا رسول بلکہ افضل الرسل (علیہم السلام) کو بھی خبر نہیں ہوتی لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء کو پڑھ لو۔
(۱۲) بارھویں آیت ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان عمر طبعی تک پہنچ کر مر جاتا ہے پس مسیح بھی جو عمر طبعی کو پہنچ گئے ہیں ضرور فوت ہو گئے ہونگے صفحہ ۶۰۲ عجیب نئی منطق ہے۔ مرزا صاحب مسیح عمر طبعی کو دنیا میں ہی پہنچ

(۵) پس انہی دلائل ثلثہ کیطرف قرآن شریف نے اشارہ کر کے فرمایا ہے۔ کہ مسیح تو صرف اللہ کا رسول ہے اوس سے
ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقہ کانا یاکلان الطعام انظر
پہلے کئی رسول گزر چکے ہیں اور اوسکی ماں صدیقہ۔ (نیک بندی) تھی دونو (ماں بیٹا) کھانا کھایا کرتے تھے دیکھ تو ہم کیسے دلائل بیان

أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝

یا عذاب دے یقیناً وہ ظالم ہین

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

آسمان اور زمین کی سب چیزین اللہ ہی کی ہین

يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ

جسکو چاہے بخش سکتا ہے اور جسکو چاہے معذب کر سکتا ہے

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اور خدا بخشنہار بڑا مہربان ہے

یا عذاب دے گو یہہ بات ٹہیک ہے کہ وے عذاب کے ہی مستحق ہین کیونکہ یقیناً وہ ظالم ہین مگر پھر بھی یہ سب کام اور اختیار خدا کو ہے کیونکہ آسمان اور زمین کی سب چیزین اسی کی ہین وہ اپنی حکومت مین کسی کی رائے کا تابع یا کسی رکن الدولہ کا محتاج نہین بلکہ جس کو چاہے بخش سکتا ہے اور جسکو چاہے معذب کر سکتا ہے کوئی اوسکے حکم کو مانع نہین اور یہ بات بھی ٹہیک ہے کہ خدا اس حکومت مین بیضابطہ حکم نہین کرتا۔ بلکہ باضابطہ چلنے والون کے حق مین بخشنہار اور بڑا مہربان ہے جو اوسکی مخلوق سے بھلائی کرے اوسے وہ بھی

ہو گئے تھے یا اب پہنچے ہونگے اگر دنیا مین ہی پہنچے تھے تو کیا ثبوت حالانکہ روایات سے جیسا کہ تفسیر ابن کثیر مین مرقوم ہین صاف مفہوم ہے کہ حضرت مسیح کی عمر بوقت رفع تینتیس سال کی تہی اور اگر بعد رفع عمر طبعی کو پہنچے ہین تو غنیمت ہے کہ آپ نے اونکا رفع بجسدہ تو مانا بعد رفع بجسدہ کے موت کا ثبوت آپکے ذمہ ہے دیجئے ودونہ خرط القتاد۔ علاوہ اسکے عمر طبعی بہی تو مختلف ہے ایک عمر طبعی آپ کی ہے اور ایک حضرت نوح کی تہی جن کے صرف وعظ کا زمانہ ساڑھے نو سو برس کا قرآن کریم مین مذکور ہے تو کل

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (المائدہ)

کرین پھر بھی یہ کیسے بہکے جا رہے ہین ۱۲

اس لفظ مین کہ مسیح تو صرف ایک اللہ کا رسول ہے **تمثیل** کیطرف اشارہ ہے یعنے جیسے اور رسول ہین جنکو بندگی سے بڑہکر خدائی مین اونکو کوئی دخل نہین اسی طرح مسیح بھی فقط رسول ہی ہے نہ کہ خدا۔ اور اس لفظ مین کہ اوس سے پہلے کئی رسول گذر چکے **استقرا** کیطرف اشارہ ہے یعنے کل رسول جو خدا کی طرف سے آئے ہین اُن کے لئے بجز بندگی کے اور مرتبہ نہین ہوتا پھر مسیح کا کیونکر ہونے لگا اور اس لفظ مین کہ اوسکی ماں خدا کی نیک بندی تہی اور وہ دونو کھانا کہاتے تھے ۱۲۔ اوس بڑی زبردست دلیل کیطرف اشارہ ہے جسکو دلیل **خلف** کہتے ہین یعنی جب اوسکی ماں تہی اور وہ بھی پھر خدا کی نیک بندی اور وہ دونو کھانے کے بھی محتاج تھے تو ایک دو وجہ سے نہین بلکہ کئی وجہ سے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۚ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

مسلمانو! دگنا چوگنا سود نہ لیا کرو اور خدا سے ڈرو تاکہ تمہارا بھلا ہو اور اوس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار ہے اور اللہ اور اوسکے رسول کی تابعداری کرو

محبت کرتا ہے اور جو ان سے جور و ظلم سے پیش آوے اوسے بھی اپنی مہربانی سے پہلے روکتا ہے اور اگر وہ باز نہ ہی آوے تو پھر مناسب طور پر پکڑ بھی لیتا ہے اسی لئے تمکو حکم دیتا ہے کہ مسلمانو! مخلوق پر رحم کرو اور دگنا چوگنا سود نہ لیا کرو جیسا کہ تم اور تمہارے زمانہ کے لوگ لیتے ہیں بلکہ سرے سے ہی اس عادت قبیحہ کو چھوڑ دو اور اس ظلم کرنے میں خدا سے ڈرو تا تمہارا بھلا ہو خدا جب ثروت اور توفیق دیوے تو خدا کے بندوں پر مہربانی کرو اور اوس آگ سے ڈرو جو ناشکرے بندوں کے لئے تیار ہے اور اللہ اور اسکے رسول کی تابعداری کرو

شان نزول (لا تاکلوا الربوا) کفار کا عام دستور تھا کہ قرضداروں پر بہت سختی کرتے تھے اس سے روکنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی

جواب: عمر بلوغت کے سال اور بعد طوفان ملا کر دیکھیں تو اور بھی بڑہ جاتی ہے اور قصص میں بعض نبیوں کی چودہ چودہ سو برس تک بھی عمر پہنچی ہے۔ نص قرآنی سے تو آپ کو انکار نہ ہوگا۔ پھر بتلا دیں کہ آیت موصوفہ سے آپ کے دعوے کو کہاں تک تقویت یا تائید ہوتی ہے کیا ممکن نہیں کہ حضرت مسیح کی عمر طبعی کا اندازہ کوئی غیر محدود زمانہ ہو جسکی مثال دنیا میں آجتک کسی فرد بشر پر نہ آئی ہو۔

جواب: مسیح کی عبودیت ثابت ہوئی ایک تو یہ کہ اوسکی ماں ہے جس نے اوسکو جنا۔ دوم یہ کہ اوسکی ماں خدا کی نیک تابعدار بندی تھی تو بیٹا بھی ضرور بالضرور بحکم الولد سر لابیہ خدا کا بندہ ہوگا۔ سیوم یہ کہ وہ دونو ماں بیٹا طعام کے محتاج بھی تھے ایسے کہ جیسے اور لوگ محتاج ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ جو کوئی محتاج الی الغیر ہو وہ مخلوق ہے کیونکہ اگر خدا بھی طعام وغیرہ کیطرف محتاج ہو تو اسمیں شک نہیں کہ طعام بلکہ کل دنیا کی چیزیں حادث ہیں ایک وقت انکی ابتدا ہوئی ہے جس سے پہلے نہ تہیں پس جس وقت نہ تہیں تو خدا کا گذارہ کیسے چلتا ہوگا یا تو خدا بھی اوس وقت نہ تہا تو خدا بھی حادث ہوا یا تہا تو بڑی دقت میں گذارا کرتا ہوگا۔
چونکہ اس بات کو ہمارے مخاطبین بھی مانتے ہیں کہ جو شے کہانے وغیرہ کیطرف محتاج ہو وہ بیشک مخلوق ہوگی

شان نزول ... [illegible]

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَسَارِعُوا إِلَىٰ
تاکہ تم پر رحم ہو اور اپنے رب کی بخشش
مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
کیطرف دوڑو اور اوس باغ کیطرف
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ
جلدی کرو جسکا پھیلاؤ آسمانوں اور زمینوں جتنا ہے وہ
لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ
پرہیزگاروں کیلئے طیار ہے جو فراخی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں

تاکہ تم پر رحم ہو اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور نیک عمل کر کے اوس باغ کی طرف جلدی کرو جس کا پھیلاؤ آسمانوں اور زمینوں جتنا ہے وہ پرہیزگاروں نیکو کاروں کے لئے طیار ہے جو محض خدا کی رضا جوئی کیلئے فراخی اور تنگی میں اپنی ہمت کے موافق خرچ کرتے ہیں

اس جگہ ایک لطیفہ بھی قابل بیان ہے جو مرزا جی کی تحریر سے نہیں بلکہ اون کے بعض مریدوں کی زبان سے سنا گیا ہے کہ اگر حضرت مسیح کو آجتک زندہ سمجھیں تو حیّ قیوم کی صفت خداوندی میں شریک ہوتا ہے اور شرک تو اسلام میں کسی طرح درست نہیں پس ثابت ہوا کہ مسیح بھی کسی طرح زندہ نہیں رہ سکتے کسی شہدے کو مولوی صاحب نے نماز کی تاکید کی تھی شہدا بولا کہ آپنے دعوت کی تھی تو نمک زیادہ نہیں ڈالا تھا مولوی صاحب نے فرمایا اس بات کو یہاں کیا علاقہ۔ شہدا بولا کہ بات سے بات نکل آتی ہے سو یہی حال ہماری اس **الہامی جماعت** کا ہے مسیح کی موت کے پیچھے ایسے پڑے ہیں کہ اگر اون کیلئے ایک سیکنڈ کا اختیار بھی ملجائے تو سب سے پہلے جو کام ان سے سرزد ہو وہ یہی ہو کہ حضرت مسیح کو فوت کریں لیکن نہیں جانتے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین بھلا حضرات اگر درازی عمر کی وجہ سے کوئی جاندار خدا کا شریک ہو جاتا ہے تو شیطان تو خدا کا شریک ضرور ہی ہوگا جسکی عمر مسیح سے ہزارہا سال پہلے اور ہزارہا سال بعد تک ہوگی اگر

اسلئے اسپر زیادہ زور دینا کچھ ضروری نہیں پس **قرآن کریم** کی تینوں دلیلوں کی شرح ہو گئی کہ خوبی سے بالاجمال مختصر الفاظ میں تینوں کیطرف اشارہ ہے **عیسائیو! اب بھی قرآن کی بلاغت کے قایل نہ ہوگے**؟ علاوہ اس فایدہ کے یہ فایدہ بھی ان آیات سے بآسانی حاصل ہوا کہ عیسائیوں کے فرقہ رومن کیتھلک کے خیالات بھی رد ہو گئے جو مسیح اور اوسکی ماں دونوں کی عبادت کرتے ہیں۔ ان

وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

اور غصہ دبا لیتے ہین اور لوگون سے معاف کردیتے ہین

عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ

احسان کرنے والے خدا کو بھاتے ہین ۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا

اور جو کبھی فحش یا اپنے حق مین برائی کر گزرین

اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

تو فوراً اللہ کو یاد کرتے اور گناہونکی بخشش چاہتے ہین

اور اگر اون کو کوئی تکلیف پہنچاوے جس سے اونکو سخت صدمہ بھی ہو تو غصہ بھی دبا لیتے ہین اور موذی لوگون سے قصور معاف کردیتے ہین بلکہ اون پر احسان کرتے ہین جس کا بدلہ انکو ضرور ہی ملیگا اسلئے کہ احسان کرنیوالے خدا کو بھاتے ہین اور پرہیزگار وہ لوگ بھی ہین جو کبھی کسی قسم کا فحش یا بوجہ کسی غلطی کے اپنے حق مین برائی کر گزرین تو فوراً اللہ کو یاد کرتے اور گناہونکی بخشش چاہتے ہین ۔

اپنے بانئے خاندان جیسے کی طرح شیطان تو اسے حیوانیہ کو جانتے ہو تو قرآن کریم مین غور کرو قال فانظرنی الی یوم یبعثون ۔

(۱۳) تیرھوین آیت یہ ہے ۔ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین ۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم خاکی آسمان پر جا نہین سکتا طنز سے بلا سے کوئی ادا اونکی بدنما ہو جائے کسیطرح سی تو مٹھا ڈ لولہ دل کا مرزاجی! دوسری آیت بہی تو غور کر لی ہوتی جسمین مثل اس آیت کے لکم آیا ہوا ہے ولکم فیھا منافع ومشارب افلا تشکرون ۔ اگر اس آیت سے جسم خاکی کا آسمان پر جانا منع معلوم ہوتا ہے تو اس آیت سے سوا چارپایون کے دودھ اور منافع کے اور چیزون کا دودھ اور منافع بلکہ تمام دنیا کے پانی پینے بہی منع ہو گئے کیونکہ اگر اس آیت مین مستقر مبتدا موخر ہے تو اس مین منافع اور مشارب وہی حکم رکہتا ہے حالانکہ ہم تمام دنیا کے کنؤن کا پانی پیتے ہین اور تمام چیزون سے نفع لیتے ہین کوئی چارپایون کی خصوصیت نہین ۔ بتلادین تو (بقول آپکے)

آیات مین بہی جن پر ہم حاشیہ لکھ رہے ہین دلیل خلف کو ایسے طریق سے بیان کیا ہے کہ جسکی کوئی کسر نہین چھوڑی چنانچہ تفسیر مین ناظرین نے ملاحظہ فرمایا ہوگا ۔

چونکہ یہ دلیل قرآنی ایسی بدیہی اور پُر زور ہے کہ ادنےٰ عقل کا آدمی بہی اس سے انکار نہ کرے اسلئے عیسائیون نے بہی صریح انکار تو نہین کیا لیکن ایک عذر یا رد اوس کے متعلق یون کیا ۔ مسیح بندہ

[illegible]

وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ

خدا کے سوا کون گناہ بخشتا ہے　　تو وہ ضد نہ

يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

اپنی غلطی پر اڑتے نہیں　انہیں لوگوں کا بدلہ

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ

خدا کے ہان سے بخشش ہے

وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اور کئی ایک باغ جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہین

اور اس بات پر پورا یقین رکھتے ہین کہ خدا ہی بخشنہار ہے

اور خدا کے سوا کون گناہ بخشتا

ہے اور بڑی بات اون مین

یہ ہے کہ جو کبھی اون سے غلطی

ہو جائے تو دانستہ اپنی غلطی پر

اڑتے نہین کیونکہ غلطی ہو جانا تو

انسانی فطرت مین داخل ہے گناہ اگر ہو جائے تو فوراً توبہ کرنا اسکا علاج ہی نہین

لوگون کا بدلہ خدا کے ہان سے بخشش ہے اور کئی ایک باغ جنکے نیچے نہرین بہ رہی ہین

یہ دجال کا گدہا ریل گاڑی جسپر حضور آنجناب سوار ہوا کرتے ہین کونسے چارپایون کا نفع ہے حالانکہ بقول آپ کے آیت مین حصر ہے کہ سوائے چارپایون کے اور کسی چیز مین ہمارا نفع نہین اور نہ ہی ہمارے بچے کسی جاندار کا خواہ وہ بچے کی والدہ ہی ہو دودہ پی سکتے ہین کیونکہ مشارب کا لفظ اس سے روکتا ہی اگر یہی معنے ہین تو مین نہین جانتا کہ اس آیت سے (نعوذ باللہ) کوئی کلام غلطی مین مقابلہ کر سکے +

مرزا صاحب نے اس آیت کی تقریر مین کچھ علمیت کے جوہر بھی دکھائے ہین آپ فرماتے ہین کیونکہ لکم جو اس جگہ فایدہ تخصیص کا دیتا ہے اس بات پر بصراحت دلالت کر رہا ہے کہ جسم خاکی آسمان پر نہین جا سکتا بلکہ زمین سے نکلا اور زمین مین ہی رہیگا اور زمین مین ہی داخل ہوگا ص ۶۰۹

بھی ہے اور مالک بھی ہے اور آدمی ہے اور خدا بھی ہے اسی سبب سے بعض آیتون مین اوسکی بشریت اور بعض مین الوہیت بیان و عیان ہوتی ہے - (مفتاح الاسرار صفحہ ۱۹ دفعہ پنجم کیونکہ ایمان صحیح یہ ہے کہ ہم اعتقاد اور اقرار کرین کہ خدا کا بیٹا ہمارا خداوند یسوع مسیح خدا اور انسان بھی ہے - خدا ہے باپ کی ماہیت سے عالمون کے پیشتر مولود اور انسان ہے اپنی مان کی ماہیت سے عالم مین پیدا ہوا کامل خدا اور کامل انسان نفس ناطقہ اور انسانی جسم کے ساتھ - (دعائے عمیم صفحہ ۲۵ مطبوعہ افتخار دہلی -

ناظرین غور فرما سکتے ہین کہ کہان تک اجتماع ضدین ہے - اسپر بھی یہ سوال ہے کہ کیا مسیح بشریت اور

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝
ہمیشہ رہیں گے اور نیک کام کرنیوالوں کا کیسا اچھا بدلہ ہے
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِیْرُوْا
تم سے پہلے بہت سے واقعات گذر چکے ہیں پس تم
فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
زمین میں پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام
الْمُكَذِّبِیْنَ ۝ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى
کیسا ہوا　یہ　لوگوں کیلئے سمجھوتی اور ہدایت

ہمیشہ انہیں میں رہیں گے تو ایک عمل کر دو اور غور کرو کہ نیک کام کرنیوالوں کا کیسا اچھا بدلہ ہے اگر اس سے
صاف اور سیدھی تعلیم سے منہ پھیریں تو تو ان سے کہہ دے
کہ تم سے پہلے بہت سے واقعات گذر چکے ہیں پس تم زمین میں پھر
پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ابتر ہوا یہ

پہلے
لوگوں کے
واقعات

اس زمانہ کے لوگوں کے لئے سمجھوتی اور ہدایت اور بالخصوص

مرزا صاحب ہم پہلے بھی کہہ آئے ہیں کہ "یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں" اس جگہ تو آپنے ایک پرانا قصہ ہمکو یاد دلایا جسکو ہم آپکے خاندان نیچریہ کے بانی سر سید مرحوم کیلئے کسی جگہ لکھ آئے ہیں کہ ایک دفعہ بادشاہ دہلی مدرسہ عربی کا امتحان لینے گئے ایک طالب علم سے پوچھا کہ اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّهٖ میں واؤ کیسا ہے طالب علم جھٹ سے بولا بندہ نواز! عطف کا بادشاہ نے کہا یہ بھی لائق انعام ہے کیونکہ اتنا تو جانتا ہے کہ واؤ عطف کا بھی ہوتا ہے" ہم بھی مرزا صاحب کو قابل انعام سمجھتے ہیں اور واقعی مرزا صاحب کی تعریف کرتے ہیں کہ آنجناب حصر کو جانتے ہیں۔ لیکن بڑے ادب سے عرض ہے کہ اگر لکم فائدہ حصر کا دیتا ہے تو غالباً یہ حصر مسند الیہ (مُسْتَقَرٌّ) کا مسند میں ہوگا جیسا کہ مختصر معانی اور مطول سے مفہوم ہوتا ہے تو بتلائیے

الوہیت سے مرکب تھا اگر مرکب تھا تو حادث ہوگا کیونکہ ترکیب حدوث کو مستلزم ہے پس پھر بھی خدا نہ ہوا بلکہ حادث بنا

+ اما تقدیمہ ای المسند فلتخصیصہ بالمسند الیہ ای لقصر المسند الیہ علی المسند علی ما حققنا ہ فی ضمیر الفصل نحو لا فیہا غول ای بخلاف خمور الدنیا فان فیہا غولاً ولہذا ای ولان التقدیم یفید التخصیص لم یقدم الظرف الذی ھو المسند علی المسند الیہ فی لا ریب فیہ ولم یقل لا فیہ ریب لئلا یفید تقدیمہ علیہ ثبوت الریب فی سائر کتب اللہ تعالیٰ بناء علی اختصاص عدم الریب بالقرآن مختصر ص۱۰۳

وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا

پرہیزگارون کیلئے نصیحت ہے۔ نہ تو سست ہو اور

تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

غمگین اگر تم ایمانداری پر مضبوط ہوگے تو تم ہی غالب

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ

ہوگے اگر تم کو تکلیف پہونچی تو

فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

کفار کی قوم کو بھی اتنی ہی تکلیف پہنچ چکی ہے۔ اس قسم کی

پرہیزگارون کیلئے تو بہت بڑی نصیحت ہے وہ ان واقعات سے عمدہ عمدہ نتائج نکالتے ہین کہ اصلی عزت خدا ہی کے تعلق سے حاصل ہوتی ہے اسی لئے ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ تم نہ تو سست ہو نہ غمگین اگر تم ایمانداری پر مضبوط رہوگے تو تم ہی غالب ہوگے ہان بعض دفعہ بظاہر کسیقدر تکلیف تمکو بھی ہو تو اس سے گھبراؤ نہین اگر تمکو تکلیف پہنچے تو سست ہونیکی کوئی وجہ نہین آخر کفار کی قوم کو بھی اتنی ہی تکلیف پہنچ چکی ہے چنانچہ جنگ احد مین تمہاری جماعت کو تکلیف ہوئی تو اس سے پہلے جنگ بدر مین انکو بھی ہو چکی ہے پھر جب وہ لوگ باوجود کفر شرک کے سست نہین ہوئے تو تم باوجود توحید اور دعوی صادق کے کیون سست

(وَلَا تَهِنُوْا) جنگ احد مین جو مسلمانون کو بعد فتح ہونیکے اپنی غلطی کی وجہ سے قدرے تکلیف پہنچی اوسکی تسلی کے متعلق آیتہ نازل ہوئی

کہ اس حصر کا مطلب کیا ہوگا اور آیت کے معنی کیا نہین گے وہی جو مختصر معانی مطول مین لکھے ہین لا فیہا غول بخلاف خمور الدنیا فان فیہا غول یعنے تمہارے ہی لئے زمین مستقر (جگہ) ہے نہ کسی اور جانور کیلئے۔ بھلا اس حصر سے جسم خاکی کا آسمان پر جانا کیونکر منع ہوا ہان یہ تو بیشک ثابت ہوا کہ دنیا مین سوائے انسان کے جو لکم کے مخاطب ہین کسی جاندار کی جگہ نہین۔ یہ معنے قطع نظر اس سے کہ واقع مین صحیح ہون یا غلط آپکے دعوی (جسم خاکی آسمان پر جا نہین سکتا) سے کیا علاقہ انی ھذا من ذالک۔
ہان اگر آپ کے معنی (در بطن شاعر کے مصداق) مراد ہوتے تو کلام خداوندی مین فی الارض مقدم ہوتا یعنے آیت یون ہوتی وفی الارض مستقر لکم ومتاع الی حین ایسی اصلاح قرآن شریف مین کرنا کون نہین جانتا کہ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي الْاَرْضِ کے مصداق ہے۔

جو اپنی ترکیب اور حدوث مین ترکیب دہندہ اور پیدا کرنیوالے کا محتاج علاوہ اسکے اگر مسیح مین بھی خدا تھا اور دوسرے دو حصون مین بھی خدا ہے تو تین خدا ہوئے تو پھر شرک کس کا نام ہے جس کے ماننے والے کو تم بھی عیسائی مذہب سے خارج جانتے ہو (مفتاح مذکور صـ۱۲)
عیسائی اس پیش بندی کے لئے ایک اور چال چلتے ہین جس سے صریحاً تثلیث کی تکذیب ہوتی ہے وہ یہ

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
گردش ہم لوگون مین پہیرتے رہتے ہین باکہ اللہ ایمانداروں
اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
کی تمیز کردے اور بعض کو تم مین سے شہید بنائے خدا کو
الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ظالم نہین بہاتے اور تاکہ خدا مومنوں کو نکہارے اور
وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
کفار کو جڑ سے کاٹے کیا تم سمجہ بیٹھے ہو کہ یونہی جنت مین

ہوتے ہوا س زمانہ کی گردش ہم لوگون مین ہم پہیرتے رہتے ہین کبہی کسی
کے ہاتھ ہے کبہی کسی کے ہاتھ اور ابکے دفعہ تکلیف کسی قدر تمکو اسلئے
پہنچی ہے کہ اللہ خالص ایمانداروں کی منافقون سے تمیز کردے
کہ جو لوگ بعد تکلیف بہی رسول کا حکم بسر وچشم رکہین گے وہی خالص
مومن ہونگے اور جو تکلیف سے ڈر کر سستی کرینگے اون کے ایمان مین ضعف
ثابت ہوگا اور جو خدا کو منظور تہا کہ بعض کو تم مین سے درجہ شہادت دیکر
شہید بنائے وہ بہی اس جنگ احد کی تکلیف سے پورا ہوا ورنہ یہ مت سمجہو کہ یہ
مشرک خدا کو بہلے معلوم ہون کیونکہ خدا کو ظالم مشرک نہین بہاتے
اور اس تکلیف رسانی سے یہ بہی ملحوظ ہے کہ تاکہ خدا مومنون کو ان تکالیف سے نکہارے اور کفار کو جڑ سے کاٹے کیونکہ دے
ابکی دفعہ کی کسیقدر خوشی مین آیندہ سال جمع ہوکر آوینگے اور ذلیل وخوار ہوکر واپس جاوینگے اصل تو یہ ہے کہ آسایش بعد
تکلیف کے حاصل ہو تو قابل قدر ہوتی ہے کیا تم سمجہ بیٹھے ہو کہ یونہی جنت مین چلے جاؤگے

رہی یہ بحث کہ گو حصر مسند کا نہین لیکن یہ تو معلوم ہوا کہ زمین مین مستقر ہے پس آسمان کا مستقر ہونا اسکے
خلاف ہوا تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب حصر نہین تو خلاف ہی نہین - نہین تو بتلا دین کہ مسلمان جو سب
محمد رسول اللہ پڑہتے ہین جس کا ترجمہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہین تو کیا حضرت
موسے اور حضرت عیسٰی رسول نہین ہین صرف محمدؐ رسول اللہ ہی رسول ہین پس جس طرح کہ محمدؐ رسول اللہ کہنے سے
موسے رسول اللہ کی نفی نہین ہوتی اسی طرح فی الارض مستقر کہنے سے فی السماء مستقر کی نفی
لازم نہین - علاوہ اسکے آسمان مین تو مستقر ہی نہین خصوصًا لکم کے مخاطبین کا جو تمام بنی انسان

کہ شرک تو جب ہو ہم مسیح - روح القدس اور خدا کو مستقل خدا جانین بلکہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ خدا باپ -
خدا بیٹا - اور خدا روح القدس کہنا یعنے ہر نام کے اول لفظ خدا کا استعمال کرنا درحالیکہ کوئی ان تینون
مین سے بغیر دوسرے کے خدا نہین ہو سکتا درست نہین ہے - الوہیت کے اقانیم (حصے) ثلثہ سے
ایسے استعمال سے عیسائیون کو محتاط رہنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارا عقیدہ نہین کہ صرف بیٹا - یا روح القدس یا فقط

الجنة ولما يعلم الله الذين جاهدوا
چلے جاؤگے حالانکہ ابھی تو اللہ نے جہاد کرنیوالون
منكم ويعلم الصبرين ○ ولقد كنتم
تم مین سے الگ نہین کیا اور کیا صابرون کی تمیز سے پہلے ہی
تمنون الموت من قبل ان تلقوه
تم تو اس سے پہلے مرنیکی خواہش رکھتے تھے
فقد رايتموه وانتم تنظرون
پس اب تم اوسے آنکھ سے دیکھ چکے ہو

حالانکہ ابھی تو اللہ نے نیت
خالص جہاد کرنیوالون کو تم مین سے
الگ نہین کیا اور کیا صابرون
کی تمیز سے پہلے ہی چلے جاؤگے
اس تھوڑی سی تکلیف پر تمہاری سستی عجب ہے تم تو اس سے پہلے میدان جنگ مین مرنیکی
خواہش رکھتے تھے پس اب
تم اسے آنکھ سے دیکھ چکے
ہو۔ ابھی تو ہمارا رسول بھی تم مین

ہین اگر مسیح چند روزہ چلے گئے تو اول تو عارضی ہے دوم وہ ایک فرد مخصوص ہین سمّا من عام الا دقد خص منه البعض کو یاد کرو ایسے استدلالات مین ہاتھ پاؤں مارنے سے بجز اسکے کہ علما ہین ہنسی ہو اور کیا فائدہ ؎

(۱۴) چودھوین یہ آیت ہے ومن نعمره ننكسه في الخلق یعنے درازی عمر مین حواس اور عقل ابتر ہو جاتی ہے اگر مسیح اتبک زندہ ہون تو اونکی عقل مین فرق آگیا ہوگا جس سے یقینی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مدت سے مر گئے ہون گے صفحہ ۶۱۰ ؎

واہ ری نئی منطق بدوزد طمع دیدہ ہوشمند مرزا صاحب چونکہ علم لدنی کے متعلم ہین اسلئے بیچارے علوم ظاہرہ کی اصطلاحات بدعیہ سے بالکل ناواقف ہون تو انکی ذات ستودہ صفات مین کوئی نقص نہین تا ہم یہی وجہ ہے کہ میرزا جی کے کان مبارک تقریب تام سے جو علم مناظرہ مین پہلا سبق ہے کبھی آشنا نہین ہوئے مرزا صاحب کا دعویٰ ممات مسیح اور دلیل تو مسلم نقصان عقل۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

باپ خدا ہے ہم اکیلے باپ (خدا) کو بھی خدا نہین کہتے۔ تشریح التثلیث صفحہ
ناظرین! ذرہ ہوش سے ان ہندون کی باتین سنئے انہین کچھ بھی اپنے مذہب مین مخالف یا ناقض کا خوف ہے؟
پہلی عبارتین عقیدہ اتھاناسیس اور پادری فنڈر کی عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ تینون مستقل ہین جس سے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

محمد اللہ کا صرف رسول ہے اوس سے پہلے کئی رسول

الرُّسُلُ اَفَاِئْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى

ہوگزرے ہین کیا اگر وہ (محمد) مرگیا یا مارا گیا تو تم

اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ

دین سے پہر جاوٴگے جو کوئی دین سے پہر لگا وہ اللہ

يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ

کا کچھہ نہ لگاڑے گا۔ اور اللہ نے شکر گذارونکو بدلہ دینا ہے

موجود ہے پہر باوجود اسکے تمہین تسلی نہین حالانکہ محمد اللہ کا صرف

رسول ہے جسکا ہمیشہ کے لئے جینا ممکن ہی نہین اوس سے

پہلے کئی رسول ہو گزرے ہین کیا اگر وہ (محمد) خدا نخواستہ موت طبعی سے مرگیا

یا میدان جنگ مین مارا گیا تو تم دین سے پہر جاوٴگے۔ یاد رکہو جو

کوئی دین سے پہریگا وہ اللہ کا کچھہ نہ لگاڑے گا۔ جو کچھہ لگاڑے گا

اپنا ہی لگاڑے گا

اور اللہ نے شکر گذارون

تابع دارون کو بدلہ دینا ہے۔

(وما محمد الا رسول) جنگ احد مین عین تکلیف اور گریز کے وقت یہ آواز آئی کہ محمد قتل ہوگئے جس سے صحابہ کرام کی کمرین ضعیف ہوگئین جیسا کہ عام دستور ہے کہ سردار کے نہ ہونے سے ہوا کرتا ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم

مرزا صاحب اگر کوئی شخص ستر برس کی عمر سے (جس کو آپ ونیسوین آیت مین اُمت محمدیہ کیلئے محدود کرتے ہین) متجاوز ہوگیا جیسے کہ مولنا فضل الرحمن صاحب مرحوم گنج مرادآبادی یا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی یا مولانا محمد نذیر حسین صاحب دہلوی جن مین سے بعض صاحب سو اور بعض سو سے بھی متجاوز تہے کیا آپکے نزدیک انکا جنازہ بغیر روح نکلے ہی درست ہے کیونکہ آپ کی دلیل کا مقدمہ تو ثابت ہے کہ عمر درازی موت کو مستلزم ہے پہر مدعا کیون ثابت نہین آئندہ کو آپکے خاندان مین سے جو شخص ستر برس سے متجاوز ہو (جیسے خود بدولت بھی ہین) تو بغیر نکلے روح اوسکی کے اوسکو میت قرار دیکر قبر مین داخل کردیا کرین پھر دیکھین گورنمنٹ کی طرف سے انکی مسیحیت کی تصدیق ہوتی ہے یا نہین۔ افسوس مرزا صاحب

صاحب تشریح کو انکار ہے۔ خبر ہمین اس سے ہی بحث نہین کہ آپ اسمین مخالف ہین یا موافق۔ ہم اس پہلو پر ہی نظر کرتے ہین بہلا جب خدا ہی اجزا سے ملکر مرکب ہوا تو حادث پہر کس کو کہتے ہین اوس کا ترکیب دہندہ پہر کون ہے اور نیز ظاہر ہے کہ جو حادث ہو وہ ایک وقت پر ہیچ کرنا ہی ہوگا جس سے لازم آتا ہے کہ خدا ہی ایک وقت پر فنا ہو کیا پہر عجب نہین کہ اپنے پرستارون کو بدلہ دینے سے پہلے ہی چلدے جس سے اونکی حق تلفی کا الزام ہی

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا

بغیر حکم الہی کے کوئی مرنہیں سکتا خدا

بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَمَنْ يُّرِدْ

کا مقرر کیا ہوا وقت ہے جو کوئی دنیا ہی

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ

کی نیکنامی چاہے ہم بھی اوسہین اوسی کچھ دیدیتے ہین

ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِي

اور جو کوئی آخرت کا بدلہ چاہے ہم اوسکو اوس سے دینگے اور ہم شکرگزارون

موت تو کوئی امر اختیاری نہین بغیر حکم الہی کے کوئی مرنہیں سکتا خدا کا مقرر کیا ہوا وقت ہے البتہ بعض کوتہ اندیش اس خدائی تقرر کو نہین سمجھتے اور صرف دنیا ہی کو اپنا مدار کار جانتے ہین سو جو کوئی ایسا ہو کہ اپنے کامون سے دنیا ہی کی نیکنامی چاہے ہم بھی اوسہین سے اوسے کچھ دیدیتے ہین کہ چند لوگ اوسکی چند روزہ واہ واہ کر دیتے ہین اور جو کوئی اپنے نیک اعمال سے صرف آخرت کا بدلہ چاہے ہم اوسکو اوس سے دینگے اور ہم ایسے شکرگزارون کو ضرور

کو یہ خبر نہین یا جان بوجھ کر تجاہل عارفانہ کرتے ہین کہ عمر درازی کو اگر کچھ لازم ہے تو "نکوس" لازم ہے جو خود زندگی کو چاہتا ہے مردہ کی بابت نکوس فی الخلق کون کہے گا نکوس کے معنی اوندھا کرنے کے ہین مطلب آیت کا بالکل واضح ہے کہ جسکی عمر دراز ہوتی اوسکی خلقت اور عادات پیرانہ سالی مین جوانی سے مغایر بچپنہ کیسی ہوجاتی ہین بالکل درست ہے صدق اللہ ورسولہ لیکن اوسکو موت خصوصاً مسیح کی موت سے کیا علاقہ اگر آپکے نزدیک ستر برس سے متجاوز پر نکوس فی الخلق ضروری ہے تو حضرت نوح تو آپکے نزدیک تمام تبلیغ نکوس کے زمانہ بلکہ موت مین کرتے رہے ہونگے کیونکہ نہ ہو مجاز مسیحیت ہی تو ہے۔

اوسپر عاید رہے گا۔ ایسے خدا سے تو ہر وقت اندیشہ ہے کہ ہمسے بیگار ہی نہ لیتا ہو دینے دلانے کا شاید آہے موقع ہی نہ ملے۔ علاوہ اسکے جب چلدیگا تو اوسوقت خدا کا قایم مقام کون ہوگا اور اوسکو قایم مقام کرنے والا بڑا خدا ہوگا تو پہلے ہی سے اوسے ہی کیون نہین خدا مان لیتے اس لفٹنٹ کی کیا حاجت ہے اور اگر اوسکا قایم مقام کرنیوالا کوئی نہین بلکہ جس کا زور چلے گا وہ ہو جائے گا تو دنیا کی بربادی کا کیا انتظام ہے خدا کا سچا فرمان بیشک سچ ہے کہ اگر دنیا مین چند معبود ہوتے تو دنیا کی خراب ہو چکتی۔ لوكان فيهما آلهة الا الله لفسدتا الآية اس پہلو سے بھی جان بچانے کو عیسائیون نے ایک نفر نکالا ہے وہ بھی قابل سماع ہے وہ یہ ہے کہ مسیح مین خود ہی خدا تھا جو آسمان و زمین کا مالک ہے

الشّٰکِرِیۡنَ ۝ وَکَاَیِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ
بدلہ دینگے بہت سے اللہ والے لوگ کئی نبیون
رِبِّیُّوۡنَ کَثِیۡرٌ ۚ فَمَا وَہَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَہُمۡ
کے ساتھ ہوکر لڑتے رہے پھر نہ تو خدا کی راہ مین
فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَکَانُوۡا ؕ
تکلیف پہنچنے سے ہارے اور نہ سست ہوئے اور نہ دبے
وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ وَمَا کَانَ قَوۡلَہُمۡ
اللہ صابرون سے محبت کرتا ہے اونکی آواز بہی ہوتی تہی

بدلہ دینگے۔ بھلا تم اس تہوڑی سے تکلیف سے کیون رنجیدہ ہوتے ہو کیا تم نہین جانتے کہ بہت سے اللہ والے لوگ کئی نبیون کے ساتھ ہوکر دشمنان دین سے لڑتے رہے پھر نہ تو وے خدا کی راہ مین تکلیف پہنچنے سے ہارے اور نہ سست ہوئے اور نہ دشمنون سے دبے اِس ثابت قدمی کا اجر عظیم پاوینگے اِسلئے کہ اللہ ثابت قدمون صابرون سے محبت کرتا ہے وہ تو ایسے ثابت قدم تہے کہ عین تکلیف شدید مین بہی اون کی آواز بہی ہوتی تہی کہ

(۱۵) پندرہوین آیت یہ ہے اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا وشیبۃ اِس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انسان کی عمر پر اثر کرتا ہے یہان تک کہ پیر فرتوت ہوجاتا ہے اور پھر مرجاتا ہے صفحہ ۹۱ آمنّا وصدّقنا بیشک اثر کرتا ہے مگر اسکی حد مختلف ہے ایک حد بقول آپ کے ساٹھ ستر برس ہے دوسری بقول خداوندی عمر نوحی ہے جبتک آپ مسیح کیلئے حد نہ لگادین اِس آیت کو پیش کرنے کا حق نہین رکھتے اعمار امتی ما بین الستّین کا جواب آگے آتا ہے

(۱۶) سولہوین آیت یہ ہے۔ انّما مثل الحیوۃ الدنیا کماءٍ انزلنٰہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یأکل الناس والانعام یعنے کھیتی کی طرح انسان بعد کمال زوال کیطرف رخ کرتا ہے کیا اِس قانون سے مسیح باہر رکھا گیا ہے صفحہ ۹۱ مثل مشہور "مرتا کیا نہین کرتا" بالکل سچ ہے مرزا صاحب کل ہی انسان کی اگر یہ حالت ہے تو بتلادین کہ ایک بچہ جو ایک دن کا ہوکر مرجاتا ہے اوسکا وہی کمال ہے دوسرا آپ کی

کوئی دوسرا نہین تہا جس نے موسے کو کوہ طور پر درخت مین جلوہ دکھایا وہ مسیح تھا (رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور صفحہ مفتاح الاسرار دفعہ پنجم صفحہ ۳۸) ناظرین! گھبرائیے نہین آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا" بہت اچھا صاحب جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا وہ مسیح ہی تہا لیکن یہ تو بتلادین اس سے تثلیث کیونکر ثابت ہوئی غایت فی الباب اِس سے تو حلول ثابت ہوا جس کو آپ اور آپ کے پیرومرشد پادری فنڈر مفتاح کے منکر مین ردّ

إِلَّآ أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

کہ اے ہمارے مولا! ہمارے گناہ بخش دے

وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا

اور ہماری سستی جو دین کے بارہ میں ہوئی ہو معاف فرما

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اور ہمکو کافرون کی قوم پر فتح نصیب کر

فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ

پھر اللہ نے اونکو دنیا کا بدلہ بھی دیا اور آخرت کا بدلہ بھی

کہ اے ہمارے مولا! ہماری گناہ بخشدے اور ہماری سستی جو دین کے بارہ میں ہمسے ہوئی ہو ہمین معاف فرما اور ہمکو دشمنون کے مقابلہ مین ثابت قدم رکھ اور ہمکو کافرون کی قوم پر فتح نصیب کر پھر اللہ نے اونکو دنیا کا بدلہ یعنی غلبہ بھی دیا اور آخرت کا بدلہ بھی

طرح ستر برس کا ہوکر "خس کم جہان پاک" کا مصداق بنتا ہے اور سکے لئے وہی کمال ہے ایک ایسا ہوتا ہو کہ حضرت نوح کیطرح ہزار سال تک بھی اس کمال کو نہین پہنچتا ہے پس اسی تفاوت سے اگر مسیح کو بھی وہ کمال جسکے بعد ونکو زوال آتا ہے (جو بقول آپکے موت کا مرادف ہے) ابھی تک نہ آیا ہو تو کیا محال ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

(۱۷) سترھوین آیت ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ تم اپنا کمال پورا کرنیکے بعد زوال کیطرف میل کرتے ہوگے صلالہ بیشک سچ ہے اسکا جواب آیت سابقہ کی تقریر میں پڑھو۔

(۱۸) اٹھارھوین آیت الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلكه ينابيع في الارض ثم يخرج به زرعا مختلفا الوانه ثم يهيج فتراه مصفرا ثم يجعله حطاما ان في ذلك لذكرى لاولي الالباب انسان کھیتی کیطرح اپنی عمر کو پورا کرکے مرجاتا ہے صلالہ بالکل سچ ہے لیکن عمرین مختلف ہین

(۱۹) انیسوین آیت۔ وما ارسلنا من قبلك من المرسلين الا انهم ليأكلون الطعام ويمشون في الاسواق کوئی انسان بغیر کھانے پینے کے زندہ نہین رہ سکتا صلالہ اس کا جواب پانچوین آیت کی تقریر مین ملاحظہ ہو۔

کرتے ہین پس اگر حلول ہی نہین بلکہ عینیت ہے تو وہی خدا کے کلام کی دلیل خلف اِس پہلو پر بھی وارد ہوگی کیونکہ کانا یأکلان الطعام اس صورت مین بھی عیسائیون کو کہانا۔ پینا بھلاتا ہے اس بلا ناگہانی سے بچنے کی تدبیر عیسائیون نے یہ کی ہے کہ مسیح کی عبودیت کے اقراری ہوکر صرف مسیح سے خدا کا اتحاد علاقہ

الاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ يٰاَيُّهَا
بہت خوب بخشا اسلئے کہ اللہ نیکو کار بہاتے ہین۔
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مسلمانو! اگر تم کافرون کے تابع ہوئے
يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
تو تمکو دین سے پہیر دینگے پس تم ٹوٹے مین
خٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
پڑجاؤگے بلکہ اللہ تمہارا متولی ہے اور وہ سب

بہت خوب
بخشا اسلئے کہ اللہ کو نیکو کار
لوگ بہاتے ہین مسلمانو! اس قصہ سے تم سمجھ
گئے ہوگے کہ مومن کافرون پر فتحیابی کی ہمیشہ دعا کرتے
رہتے ہین پس اگر تم بجاے اس دعا فتح کے ان کافرون کے کسی بات مین
تابع ہوئے تو تمکو دین سے پہیر دینگے
پس تم ٹوٹے مین پڑجاؤگے غلط کہتے ہین
کہ خدا تمہارا مددگار نہین بلکہ اللہ تمہارا متولی ہے اور وہ سب سے

(۲۰) بیسوین آیت یہ ہے والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون ۝ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ اس آیت مین مصنوعی معبودون کی موت کی خبر دی گئی ہے مسیحؑ بہی عیسائیون کے مصنوعی معبود ہین پس ضرور ہے کہ وہ بھی فوت ہو گئے ہون صفحہ ۶۱۳
مرزا صاحب نے اس آیت کے لفظ "اموات" سے استدلال کیا ہے مگر یہہ ایسین غور نہین فرمایا کہ اموات جمع میّت کی ہے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے حق مین عین زندگی مین وارد ہوا ہے غور سے پڑھو۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ کیا مرزا صاحب اس آیت کے اترنے وقت آنحضرت (فداہ ابی وامی) اور کفار مکہ سب کے سب فوت شدہ تہے؟ تو پہر اس سے پہلی آیتین بلکہ خود یہی

خاص بتلایا ہے جسکی کیفیت ہم نہین جانتے چنانچہ پادری فنڈر صاف مظہر ہے کہ وہ ایک خاص علاقہ ہے جسکی ماہیت اسرار الٰہی مین سے ہوکر عقل کی دریافت سے خارج اور معدوم الادراک کی قسم سے ہے مفتاح مکو صفحہ
اور ڈاکٹر پادری کلارک میڈیکل مشنری امرتسر نے تو بالکل ہی صاف کہہ دیا کہ کثرت فی الوحدت ایک ایسا مسئلہ ہے کہ نہ اوسکا سمجھنے والا پیدا ہوا۔ نہ ہوگا (جنگ مقدس ص)
شاباش عیسائیون کے حال پر کہ ملا آن باشد کہ چپ نشود" انہون نے ہی عمل کرکے دکہا دیا "قاضی نے ہرائی مین نہ ہاری" اسے ہی کہین اب کوئی اپنا سر ناحق پہوڑے جبکہ یہہ مدار نجات ہی سمجہ مین نہین آتا اور نہ آئیگی

النّٰصِرِیْنَ ۝ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ
اچھا مددگار ہے ہم کافرون کے دلون مین
کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ
تمہارا خوف ڈالینگے کیونکہ اونہون نے اللہ کیساتھ ایسی
یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ
کہ جسکی شرکت کی خدانے کوئی دلیل نہین اتاری انکا ٹھکانا آگ ہے
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلَقَدْ صَدَقَ
ظالمون کیلئے بُری جگہ ہے خدانے تو اپنا

اچھا مددگار ہے۔
کیسکی مدد ہمارے برابر نہین ہو سکتی
چنانچہ آیندہ ہم کو ہمارے مدد کی ابتدا یون ہوگی
کہ ہم کافرون کے دلو نمین تمہارا رعب اور خوف
ڈالینگے کیونکہ اونہون نے اللہ کیساتھ ایسی چیز کو شریک
ٹھہرایا ہے کہ جسکی شرکت کی خدانے کوئی دلیل نہین
اتاری اسلئے اونکا ٹھکانا آگ دوزخ ہے جسمین ہمیشہ تڑپین گے
کیونکہ جہنم ظالمونکے لئے بہت بُری جگہ ہے خدانے تو اپنا

آیت کس پر نازل ہوئی تھی۔ اور اگر فوت شدہ نہ تھے تو کیون نہ تھے حالانکہ مَيِّتٌ کا لفظ بقول آپکے سابقہ موت چاہتا ہے۔ مرزا صاحب آپ تو کبھی ادہر اور ادہر جاتے ہین آیت کا مطلب بالکل واضح ہے یعنے خدا فرماتا ہے کہ جن لوگون کو یہ مشرک پکارتے ہین وہ تو ممکنات ہالکِ الذات ہین نہ دایم الحیات حالانکہ معبودیت کے لئے غیر ہالک الذات دایم الحیات ہونا چاہئے پس علی طریق البرہان آیت کے مطلب کی تقریر یون ہوگی معبود کم ممکن الفناء ولا شئ من ممکن الفناء بمعبود نتیجہ صریح ہے کہ تمہارے مصنوعی معبود لائق عبادت نہین۔ اموات کے معنی ممکن الموت کے لینا (باالحق) ایسے آیت موصوفہ اِنَّكَ مَيِّتٌ کی بتلا رہی ہے۔ دوئم ممکن الموت کا لفظ تمام معبود باطلہ کو خواہ وہ نزول آیت سے پہلے کے ہون

اُمید ہے تو پھر کسی بحث مباحثہ سے کیا فائدہ ؟ بہلا وہ تعلق مانا کہ مجہول الکیفیت ہی ہے لیکن اس سے مسیح کی اُلوہیت کا ثبوت کیونکر ہوا کیا تمام مخلوق سے خدا کا تعلق نہین۔ علاوہ اسکے عیسائیون کو اسمین بھی غلطی ہوئی ہے کہ وہ وراء عقل اور خلاف از عقل مین فرق نہین کرتے وراء عقل تو اوسے کہین کہ عقل اوسکی کیفیت کو پا نہین سکتی جیسے خدا کے کامون (مثلاً انسان کا دیکھنا سُننا۔ زبان سے ذایقہ کا چکھنا اور کسی چمڑہ سے یہ کام نہ ہونا) سے عموماً حیران رہتی ہے ایسے تو سب کام خدا کے ہونے ہی ہین خلاف از عقل یہ ہے کہ عقل ایک امر دریافت کرے اور بڑی تحقیق سے ثابت کردے۔ جسمین کوئی شبہ نہ رہے لیکن خدا کی شریعت

سنلقی
جنگ احد کو فتح پاکر مشرکین جب مکہ شریف کو واپس گئے تو راہ مین اونہون نے پھر حملہ کرنے کا قصد کیا مگر خدا نے اون کے دلون مین مسلمانون کا رعب ڈال دیا
معالم
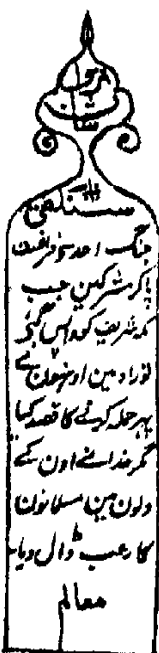
اللہ وَعْدَہٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَہُمْ بِاِذْنِہٖ حَتّٰٓی
اپنا وعدہ تم سے سچا کر دیا تہا جب تم اونکو اوسکے حکم سے قتل
اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ
کر رہے تہے یہان تک کہ تم خود ہی اکھڑے اور جہگڑنے لگے اور بعد
مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ
اوسکے کہ خدا نے تمہاری پسندیدہ چیز تمکو دکہادی تمنے
یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ
بے فرمانی کی بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعض آخرت مانگتے ہین

اپنا وعدہ فتح کے متعلق تمسے سچا کر دیا تہا جب تم اونکو اوسکے حکم سے قتل کر رہے تہے اور وہ تمسے آگے بھاگ رہے تہے یہان تک کہ تم خود ہی اکھڑے اور رسول کے حکم مین جہگڑنے لگے اور بعد اوسکے کہ خدا نے تمہاری پسندیدہ چیز یعنے فتح مندی تمکو دکہادی تمنے بیفرمانی کی کیونکہ بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین - اور بعض آخرت مانگتے ہین پھر

شان نزول

(لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللہُ) حضرت اقدس نے جنگ احد مین ایک پہاڑ کے دروازہ پر چند آدمی مقرر کئے تہے اور اون سے فرمایا تہا کہ ہماری فتح ہو یا شکست تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا - جب اونہون نے دیکھا کہ مسلمان غالب آگئے اور لوٹ مین مصروف ہین اور کفار بھاگ گئے اب تو ہمارا یہان ٹہرنا فضول ہے ہرچند اونکے سردار نے سمجہایا اور حضرت کا فرمان عالی یاد کرایا مگر ظاہرداری سے وہ غلطی کھا گئے صرف دس بارہ آدمی اوس سردار کے ساتھ اوس دروازہ پر ٹہرے رہے اتنے مین کفار نے درہ خالی پاکر اون پر حملہ کیا تو مسلمانون کو لینے کے دینے پڑ گئے - فتح سے شکست مبدل ہوگئی اوس واقع کو اللہ تعالی یاد دلاتا ہے - معالم

یا اوسی وقت کے یا پیچہے کے سبکو شامل ہے اور اگر اموات کے معنی فوت شدہ کے لین تو یہ فایدہ مقصود نہین - بلیہ احیاء کے معنی غیر دایم الحیات کے ہمنے اسلئے کئے ہین کہ احیا "حیّ" کی جمع ہے جس کے معنی دایم الحیات کے ہین پس ہماری تقریر بفضلہ تعالی ہر طرح سے قابل پذیرائی اور مشتمل مزید فواید ہوئی اور آپ کی مطلب برا رسی

اوس امر ثابت شدہ کے خلاف کہے مثلاً دلایل قطعیہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دو دونے چار ہوتے ہین مگر خدائی تعلیم ہے دو دونے پانچ کہلوادے تو ایسی تعلیم خدا کی طرف سے نہ ہوگی مسیح کی الوہیت کا مسئلہ

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ

پہر تم کو اون سے ہٹا لیا تاکہ تمکو مبتلا کرے اور اب

عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

تمسے معاف کردیا خدا مومنون کے حال پر بڑے فضل والا ہے

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ

جب چڑھے جا رہے تھے اور پہر کر کسیکو نہ

وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ

دیکھتے تہے اور رسول تمکو پیچھے سے بلا رہا ہت

پہر تم کو اون سے ہٹا لیا بلکہ اولٹی تکلیف تمکو پہنچی تاکہ تمہاری غلط کاری کی وجہ سے تمکو مبتلا کرے اور اب تو تم سے یہ قصور معاف کردیا کیونکہ خدا مومنون کے حال پر بڑے فضل والا ہے تم سخت غلطی کر رہے تہے جب بھاگ کر ہو سے چڑھے جا رہے تہے اور پہر کر کسیکو نہ دیکھتے تہے اور خدا کا رسول تمکو پیچھے سے بلا رہا تہا

ورلطن قایل۔ کہین جناب والا کے کسی حواری کو یہ شبہ نہ ہو کہ شکل اول مین فعلیت صغری ضروری ہے اور مذکورہ شکل مین صغری ممکنہ ہے پس منتج نہ ہوگی اِسلئے امکان شکل مذکور مین بطلٰی قید نہین بلکہ خود محکوم بہ ہے۔ فافہم

(۲۱) اکیسوین آیت یہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین چونکہ آنحضرت خاتم الانبیاء ہین اِسلئے مسیح اونکے بعد نہین آسکتا پس معلوم ہوا کہ فوت ہوگئے

مرزا جی یہان بہی اصطلاحات بدعیہ سے معذوری کی وجہ سے تقریب تام سے غافل ہوگئے دعوی موت مسیح اور دلیل عدم تشریف آوری انی ہذا من ذلک آیت کا مطلب تو بالکل صاف ہے کہ آنحضرت خاتم الانبیا ہین ان کے بعد کسی کو نبوت نہین ملنے کی پس مسیح قرب قیامت باوصف نبوت آنحضرت کی امت بنکر آوینگے تو کچھ مضائقہ نہین کیونکہ اونکو نبوت آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہین ملی بلکہ نبوت سابقہ سے ہی موصوف ہونگے پس جیسے حضرت ہارون بلکہ خود حضرت مسیح پہلے تورت کی تابع احکام تبلیغ کرتے رہے

مسئلہ بعید از عقل نہین بلکہ خلاف از عقل ہے اِسلئے خدائی تعلیم نہین ہوسکتا مختصر یہہ کہ اگر مسیح۔ روح القدس۔ خدا تینون مستقل معبود ہین جیسا کہ مفتاح ص۲۵ سے مفہوم ہوتا ہے تو شرک صریح لازم آتا ہے جو کسی کے نزدیک بہی جائز نہین جس کو عیسائی بہی تسلیم مانتے ہین دیکہو مفتاح ص۱۲ اور اگر تینون ملکر ایک خدا بنتا ہے جیسا تشریح التثلیث کا

فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى

پس تمکو غم پر غم پہنچایا تاکہ تم ہاتھ سے گئی ہوئی چیز پر

مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ

غم نہ کرو اور نہ پہنچی ہوئی مصیبت پر رنج کرو اللہ تمہارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

کاموں سے آگاہ ہے پہر خدا نے بعد غم کے تم پر

الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ

بغرض آرام نیند ڈالدی جو تم مین سے بعد ایک جماعت پر غالب

پس تمکو غم پر غم پہنچایا تاکہ تم ہاتھ سے گئی ہوئی چیز یعنے فتح پر غم کرو

اور نہ پہنچی ہوئی مصیبت پر رنج کر یعنے بعد اس رنج کے دفع ہونیکے

فتح کے جاتے رہنے کا بھی تمکو غم ہے اسمین شک نہین کہ تمہارا یہ قصور

عناد اور سرکشی سے نہ تھا بلکہ ایک غلط فہمی کیوجہ سے تھا چونکہ اللہ

تمہارے سب کامون

سے آگاہ ہے اس لئے

پہر خدا نے بعد غم کے تم پر بغرض آرام جسمانی نیند

ڈالدی جو تم مین سے ایک جماعت پر غالب آرہی تہی جس سے

اسی طرح بعد تشریف آوری قرآن شریف کی تابع ہوکر رہین گے اسمین کوئی حرج نہین صاف ارشاد ہے لو کان

کان موسیٰ حیًا لما وسعہ الا اتباعی " ایک نبی اگر دوسرے نبی کی کتاب کی تابع ہو تو اس مین کیا

برائی ہے حالانکہ خدا نے سب نبیون سے عام طور پر وعدہ لیا ہوا ہے کہ جب تمہارے زمانہ مین کوئی رسول آوے

تو تمنے اوسکو مان لینا اور اوسپر ایمان لانا یہ تو مرزا جی کے ڈوبتے کے سہارے ہین

(۲۲) بائیسوین آیت ہمنے صفحہ ۳۸ نقل کی ہوئی ہے وہین مع جواب ملاحظہ ہو

(۲۳) تیئسوین آیت يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ

عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ " اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جبتک آدمی مرے نہین خدا کے نیک بندون مین

نہین ملتا - چونکہ بموجب شہادت حدیث معراج حضرت مسیح نیک بندون مین داخل ہو چکے ہین اسلئے ضرور فوت

شدہ مین ملخصاً " کیا نئی منطق ہے - مرزا صاحب بموجب شہادت حدیث معراج خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا مضمون تو ترکیب آلہ ضروری ہوگی جس سے خدا کا حادث ہونا لازم آئے گا - اور اگر مسیح وہی خدا ہے جو تمام جہان کا مالک

ہے تو مسیح کی بشریت اور الوہیت مرکب ہوکر حدوث لازم آئے گا اور اگر الوہیت مین بشریت کو دخل نہین بلکہ مسیح سے

خدا کا تعلق ظرف مظروف کا سا ہے جیسا کہ پانی کا برتن سے تو حلول لازم آیا جسکو تم بھی ناجائز جانتے ہو دیکھو مفتاح منہ

اور اگر مسیح سے خدا کا کوئی خاص تعلق ہے جو عام افراد انسانی سے نہین تو اس کا انکار کس کو ہے بیشک خدا کا

وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ	اونکے نکان وغیرہ سب دور ہوگئے اور منافقون کی ایک جماعت
اور ایک جماعت کو جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اللہ کی	کو جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اللہ کی نسبت جاہلانہ
بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ	غلط گمان کر رہے تھے اور منہ سے کہہ رہے تھے کہ ہماری بھی کچھ عزت ہے
نسبت جاہلانہ غلط گمان کر رہے تھے	تو کہہ دے کہ اختیار سارا اللہ کو ہے جو چاہتا ہے ویسا ہی کرتا ہے
يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ	ابھی تو یہ باتین انکی منہ کی ہین دل مین تو وہ وہ باتین رکھتے ہین جو
اور کہہ رہے تھے کہ ہماری بھی کچھ عزت ہے تو کہہ دے	تیرے سامنے بیان نہین کرسکتے عام مسلمانون کے بہلانے کو
شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ	یہ بھی کہتے ہین کہ اگر ہماری (مسلمانون کی) ہی خدا کے ہان کچھ عزت ہوتی
کہ اختیار سارا اللہ کو ہے دل مین وہ باتین رکھتے ہین	

نیک بندون مین داخل تھے یا نہین پہر آپ اوس سے بعد دنیا مین دوسری زندگی سے آئے تھے یا اوسی سے - سچ ہے حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ مرزا صاحب کو موت نہ اپنی بلکہ مسیح کی موت سے بڑی ہی محبت ہے اسلئے عموماً آپ کھینچ تان کر دو اور دو چار روٹیان والی مثل پوری کر دیتے ہین آیت کا مطلب بالکل صاف ہے اس آیت کی تفسیر بڑی صحیح ہے جو حبر الامت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کی ہے (جنکی تفسیر کو مرزا صاحب عموماً اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ مین پیش کیا کرتے ہین اور اوسکے منوانے پر مخالفون پر بڑا زور دیا کرتے ہین) ابن عباس فرماتے ہین کہ جب نیک بندے قیامت کو قبرون سے اوٹھین گے تو اوس وقت خدا کے فرشتے اون سے کہین گے "اے نفس خدا کے ذکر سے تسلی پانے والے خدا کی طرف چل اور راضی خوشی خدا کے نیک بندون مین داخل ہو" (دیکھو تفسیر معالم) اسکو مسیح کے فوت شدہ ہونے سے کیا تعلق ہے *

(۲۴) چوبیسوین آیت اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ اس آیت مین چار واقعات انسان کی زندگی کے ہین پیدائش پہر تکمیل و تربیت کیلئے رزق مقسوم کا ملنا پہر اوسپر موت کا وارد ہونا

نیک بندون سے جو تعلق خاص بلحاظ عنایت ہے وہ عام لوگون سے نہین ہوتا - خدا کی پاک کتاب بتلاتی ہے کہ خدا ایمان

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ الاٰیہ	دارون کا والی ہے اندہیرون سے انکو نور کیطرف لیجاتا ہے -
وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ الاٰیہ	اور وہ نیکو کارون کا ہمیشہ متولی ہوا کرتا ہے" لیکن اس سے مسیح کی الوہیت

فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ یَقُوْلُوْنَ
جو بہت سا شے بیان نہیں کر سکتے کہتے ہین
لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا
کہ اگر ہماری عزت ہوتی تو ہم یہان نہ مارے جاتے تو کہہ دے
هٰهُنَا قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ
اگر تم اپنے گہرون مین ہوتے جنکی تقدیر مین
الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ
قتل لکہا تہا اپنے قتلگاہ مین ضرور ہی آجاتے
وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ
اللہ نے تمہارے جی کی باتین ظاہر کرنی تہین اور تمہارے دلونکے خیالات

توہم یہان نہ مارے جاتے۔ تو کہہ دے کہ موت تو ایک وقت
معین ہے اگر تم اپنے گہرون مین ہی ہوتے تو جنکی تقدیر مین قتل
ہونا لکہا تہا اپنے قتلگاہ مین ضرور ہی آجاتے اور یہہ تکلیف پہنچا کر
اللہ نے سب لوگون پر تمہارے جی کی باتین ظاہر کرنی تہین
اور تمہارے دلون کے خیالات کو نکھارنا تہا اور یون تو اللہ
بذات خود سب سینون کے بہید جانتا ہے یہ بہی جانتا ہے
کہ جو لوگ دو فوجون کے ملنے کے دن (یعنی بدر جنگ احد) منہ
پہیر گئے تہے انکو شیطان ہی نے بعض اعمال کی شامت سے

پس معلوم ہوا کہ مسیح فوت شدہ ہین ص۶۱۹ **مرزا صاحب** تکمیل اور تربیت کی حدود مختلف ہین رزق مقسوم بہی ہر زندگی کے مناسب ہوتا ہے

(۲۵) پچیسوین آیت یہ ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہر نفس پر ہر دم فنا آتی رہتی ہے "فَانٍ" کا لفظ لانا اور یبقٰی نہ لانا اسی طرف اشارہ ہے کہ فنا کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ مگر ہمارے مولوی صاحب گمان کر رہے ہین کہ مسیح ابن مریم اس خاکی جسم کے ساتھ جسکو ہر دم فنا لگی ہوئی ہے زمانہ کے اثر سے محفوظ ہے ص۶۱۹

مرزا صاحب کی اس نئی منطق سے ہم تنگ آرہے ہین کہ کہان کی دلیل کہان کا دعوے بلا ربط و ضبط کہین کی کہین ہانک دیتے ہین بہلا ہر دم فنا دار ہونے سے فوت ہونا کیسے ثابت ہوا کیا آپ بہی اوس فنا کے اثر سے متاثر ہین یا نہین ضرور ہونگے۔ کیونکہ بقول آپ کے جیسی مسیح کو کوئی آیت مستثنی کرنے والی نہین آپکو بہی نہین پس محض فنا سے متاثر ہونا اگر فوتیدگی کو چاہتا ہے تو آپ ہی اپنے کفن کی تیاری کرین

کو گویا علاوہ نظر عنایت سے مخصوص ہونے الوہیت کا ثبوت نہین ہو سکتا نہین تو بہت سے اللہ کے نیک بندے خدا بنینگے اور اگر کوئی ایسا تعلق ہے جو ہم نہین جانتے اور نہ جان سکتے ہین جیسا کہ مفتاح ص۔۔۔ سے مفہوم ہوتا ہے تو جب ہم اوس تعلق کی کیفیت ہی نہین جانتے تو یہ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ اوس تعلق سے مسیح کی الوہیت ثابت ہو گی بلکہ

قُلُوبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
اور اللہ سینوں کے بھید جانتا ہے

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ
جو لوگ دو فوجوں کے ملنے کے دن

إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا
منہ پھیر گئے تھے اونکو شیطان ہی نے بعض اعمال کی

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ
شامت سے پھسلایا تھا ● لیے اونکو معاف کر دیا خدا بڑا ہی بخشنے والا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
اے مسلمانو ان لوگوں جیسے مت بنو جو

پھسلایا تھا۔ مگر خیر اللہ نے اونکو معاف کر دیا اسلئے کہ خدا بڑا ہی بخشنے والا حوصلہ والا ہے۔ یہ بھی اوسکی بخشش ہے جو تمکو سمجھاتا ہے کہ اے مسلمانو اون لوگون جیسے مت بنو جو خود بھی منکر ہوئے اور اپنے بھائیون کے حق جب وہ دینی سفر کو جائین یا کہین جنگ کرنے کو روانہ ہوان اور بقضائے الٰہی وہین مرجائین تو یہہ کافر کہتے ہین اگر وہ ہمارے پاس ٹھہرے ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے بھلا ان کا کہنا کہان تک صحیح ہے اگر انکی موت آجاتی تو یہہ انکو موت سے بچا سکتے تھے ہرگز نہین پھر اس بات کے کہنے سے

مرزا صاحب اب تو اس آیت کے معنی وا کثری تحقیقات سے بھی متحقق ہو چکے ہین کہ سات سال بعد موجودہ جسم قائم کا تمام فنا ہو جاتا ہے لیکن موت اور شے ہے کیونکہ اس فنا کے ساتھ بدل ما یتحلل بھی تو ہے پس آیت موصوفہ کے معنی بالکل صاف ہین کہ ہر زمین والے کو فنا دامنگیر ہے جو بالکل صحیح ہے **ناظرین!** مرزاجی کی قوت علمیہ کو اور راستبازی کو دیکھین کہ اپنے مطلب کو آیت قرآنی کے لفظ "علیہا" کو ہضم ہی کر گئے کیونکہ اسکے ہونے ہوئے آیت کے معنے یہ بنتے تھے کہ جو شخص زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے چونکہ مرزاجی کے مخاطب مسیح کو آسمان پر مانتے ہین تو بھلا وہ اس آیت مین کیسے آسکتا ہے ہان اگر آسمان پر ہونا کسی دلیل سے باطل کہین تو اصلی دلیل وہ ہوگی نہ کہ یہ آیت پھر اس آیت کا پیش کرنا بجز اسکے کہ تعداد تیس کی پوری ہو کیا معنے رکھتا ہے لیکن اگر ہم سے پوچھ لیتے تو ہم مرزاجی کو ایسی آیات بتلاتے کہ جن سے بجائے تیس کے پچاس تک تعداد پہونچتی ٭

کا جیسا خدا سے تعلق ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا اوس سے بڑھکر ایسا تعلق کہ اوس سے الوہیت کا ثبوت ہو چونکہ بنفسہٖ محال ہے اسلئے اس مجہول تعلق کی تعیین بھی ایسے تعلق سے نہ کی جاویگی جو مثبت الوہیت ہو ورنہ وہ تعلق بھی محال ہوگا کیونکہ مستلزم محال محال ہے۔ فَتَدَبَّرُوا
بعض عیسائیون نے مجھ سے بالمواجہہ یہ کہا کہ تم مسلمان توحید محض کے مدعی ہو حالانکہ تم بھی کثرت کے [illegible]

كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي
منکر ہوئے اور اپنے بھائیوں کے حق میں جب وہ سفر کو
الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا
جائیں یا جنگ کرنیکو روانہ ہوں تو کہتے ہیں
مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ
اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے خدا اس خیال کو
حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
انکے دلوں میں باعث حسرت کریگا اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے

کیا
فائدہ ان یہ کہو
کہ خدا انکے اس خیال کو انکے دلون
مین باعث حسرت اور افسوس کا کرے گا کہ جس قدر
اپنی تدبیر پر بھروسہ کرینگے اسی قدر زیادہ افسوس اٹھاوینگے
اور ناحق اپنا دل دکھاوینگے اصل بات تو
یہ ہے کہ اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور
وہی مارتا ہے

(۲۶) چھبیسوین آیت ان المتقین فی جنات ونهر فی مقعد صدق عند مليك مقتدر
خدا کے پاس جاکر بندے جنت مین داخل ہو جاتے ہین اور یہہ سب کچھہ بعد موت کے ہے صلا
بیشک اس آیت مین جس جنت کا ذکر ہے وہ بعد موت ہی ہے لیکن حضرت مسیح کا ایسی جنت مین داخل
ہونا جو بعد موت کے ہے کسی دوسری آیت سے ثابت کرین جب وہ ثابت ہوگا تو جواب دینگے ردو نحرط القتاد
(۲۷) ستائیسوین آیت یہ ہے ان الذین سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون لا يسمعون
حسيسها وهم فيما اشتهت انفسهم خلدون اس آیت سے مسیح اور عزیر کا جنت مین داخل ہونا ثابت
ہوتا ہے جو بعد موت کے واقع ہے۔ صلا ۶۲
حضرت "جنت" جس لفظ کا ترجمہ ہے جسمین آپنے مسیح اور عزیر کو داخل کیا ہے فيما اشتهت کا لفظ ہے
جسکے معنی ہین "اپنی مرادون مین رہین گے"۔ کیا مراد ہونا جنت کو ہی چاہتا ہے انکی مراد منکوحہ آسمانی ہے

مانتے ہو کیونکہ ذات باری کی صفات (مثلاً صفت علم صفت خلق صفت حیات وغیرہ وغیرہ) کو تم بھی مانتے ہو
پس یہ بھی کثرت ہے محض وحدت تو جب ہو کہ ذات بحیث کو بلا صفات ہی مانو (ایسا ہی مفتاح سے بھی مفہوم ہے)
سو اسکا **جواب** دو طرح سے ہے **الزامی** اور **تحقیقی** - **الزامی** تو یہہ کہ اگر صفات سے ہی تعدد آتا ہے
کہ تمہارے مین خدا ہی نہین بلکہ مع صفات کئی خدا ہون گے کیونکہ صفات خداوندی کے تم بھی قائل ہو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَئِنْ

اور خدا تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اگر تم

قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

اللہ کی راہ میں قتل کئے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

ہاں سے بخشش اور مہربانی سب لوگوں کے مال اسباب جمع کئے ہوئے

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اگر تم موت طبعی سے مرے یا اللہ کی راہ میں مقتول ہوئے آخر اللہ کے پاس

اور خدا

تمہاری کاموں کو دیکھ رہا

ہے باقی رہا مرنا اور جینا سو اسکی بابت بھی

سن لو کہ اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جاؤ یا دینی سفر میں مر جاؤ

تو جو بعد مرنے پر اللہ کے ہاں سے بخشش اور مہربانی ہے سب

لوگوں کے مال اسباب جمع کئے ہوئے سے اچھی ہے

بھلا زندگی کے اتنے سامان بنانے اور اسپر اتنا رنج ظاہر کرنا کیا فایدہ آخر بھی

تو مرنا ہے پس اگر تم موت طبعی سے مرے یا اللہ کی راہ میں مقتول ہوئے آخر اللہ کے پاس آؤ

تو اوسکے حاصل ہوتے ہی آپ جنت میں چل بسیں گے۔ آپکے دشمن جنت میں جائیں آپ ایسے وہم و گمان

کو پاس بھی نہ آنے دیں۔ علاوہ اسکے اس آیت کا لفظ سبقت لہم منا الحسنیٰ خود جناب رسالتمآب (فداہ ابی

و امی) اور اون کے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم و دیگر بزرگان کو بھی جنکو بے دین لوگ پکارتے ہیں اور ان

سے حاجات طلب کرتے ہیں شامل ہے یا نہیں تو کیا یہ بزرگ آیت کے اترنے کے وقت سب کے سب فوت شدہ

تھے تو کیا پھر یہ آیت آپ پر نازل ہوئی ہے؟ یہ بھی تو آپکے مریداں لیں لیکن مشکل یہ ہے کہ پھر آپ سبقت

لہم منا الحسنیٰ سے خارج ہوتے ہیں کیونکہ اسمیں داخل ہونے سے تو آپ کو موت سوجھتی ہے۔ فافہم

(۲۸) اٹھائیسویں آیت اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ اس آیت سے

بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان جہاں ہو موت اور لوازم موت اوسپر جاری ہو جاتے ہیں۔ بطور اشارۃ النص کے

مسیح کو بھی شامل ہے ص۶۲۳ بیشک صحیح ہے لیکن اپنے وقت مقدر پر اذا جاء اجلہم لا یستاخرون

ساعۃ ولا یستقدمون کون کہتا ہے کہ مسیح کو موت نہیں پاویگی بیشک پاویگی۔ اس آیت میں اشارۃ النص

پھر تثلیث پر ہی بس کیوں کرتے ہو آگے بھی چلو اور اگر آگے کے عدد میں کوئی خلل ہے تو وہ بتلاؤ کہ کیوں؟

کونسی چیز تعدد صفات سو تعدد الٰہ کو روکتی ہے جو تم بتلاؤ گے وہی ہماری طرف سے ہوگی۔ تحقیقی جواب یہ ہے

کہ تعدد صفات سے تعدد حقیقی موصوف کا نہیں ہوا کرتا کیا اگر کوئی شخص مثلاً زید چار پیشے (سوت کاتنا۔ کپڑا بننا۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ
اس لئے کہ اللہ کی رحمت سے تو نرم دل ہو رہا ہے اگر تو
فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
بدخو سخت دل ہوتا تو تیرے پاس سے بھاگ جاتے پس تو
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ
اونکو معاف کر اور اونکے لئے بخشش مانگ اور ان سے اپنے
فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
کام مین مشورہ لیا کر پھر کسی کام کا تو قصد کرے تو اللہ پر بھروسہ کر

جہان تمکو اپنے اپنے کئے کا پورا پورا بدلہ ملیگا اس جنگ احد کی تھوڑی سی تکلیف کے متعلق جس قدر منافقون اور اسلام کے دشمنون نے زبان درازیان کی ہین ان کا تو اظہار ہی کیا ہے تعجب تو یہ ہے کہ عوام مسلمانون نے بھی اسکے متعلق جو کچھ کیا ہے تیرا حوصلہ تھا جو تو دیکھ اور سن کر رنجیدہ نہ ہوا اسلئے کہ اللہ کی رحمت سے تو نرم دل ہو رہا ہے کیونکہ خدا نے اعلیٰ درجہ کا حلم تجھکو بخشا ہے اور اگر تو بدخو سخت دل ہوتا تو تیرے پاس سے بوجہ سخت زبانی کے فوراً یہ لوگ بھاگ جاتے پس مناسب ہے کہ تو انکو معاف کر اور اونکے لئے خدا سے بخشش مانگ اور ان سے اپنے کام مین مشورہ کیا کر تاکہ اونکی دل شکنی نہ ہو پھر بعد مشورہ کے تو جب کسی کام کا قصد کرے تو اپنے اسباب سے

کا لفظ سنکر بیساختہ میرے منہ سے "پیر کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است" نکل گیا کہاں مرزا جی اور کہاں اشارۃ النص کا لفظ ہرن کو گانے سے کے گوشت سے کیا نسبت لیکن ہمارا جو خیال تھا کہ مرزا جی بقول خود علم لدنی کے متعلم ہونیکی وجہ سے ظاہری علوم کے بوجھ سے سبکدوش ہین وہ صحیح نکلا حضرت! اشارۃ النص تو کہتے ہین

اما اشارۃ النص فهي ما ثبت بنظم النص لغة وهو غير ظاهر من كل وجه ولا سيق الكلام لاجله - شاشی - نور الانوار - توضیح وغیرہ

جو کلام کے ظاہری ترجمہ سے سمجھ مین آئے اور کلام سے مقصود اصلی نہ ہو جیسے کوئی کہے کہ مین مرزا جی سے آتھم کی پیش گوئی کے زمانہ مین ملا تھا تو آتھم کی پیشگوئی کا ذکر صاف لفظون کے ترجمہ سے سمجھ مین آتا ہے لیکن متکلم کی غرض اصلی ملاقات کا واقع بتلانا ہے پس آپ جو مسیح کا ذکر بطور اشارۃ النص فرماتے ہین کس لفظ کے ترجمہ سے سمجھ مین آتا ہے اگر کنتم کی ضمیر مخاطب سے عام بنی آدم مراد ہون جیسا کہ آپ کا مافی الضمیر ہے تو پھر تو مسیح کیلئے عبارۃ النص ہے جو اشارۃ النص سے

کپڑے سینا - کپڑا رنگنا) جانتا ہو تو کیا ایک زید سے چار زید ہو گئے؟ کوئی دانا یہ کہے گا اسی طرح صفات خداوندی کا معاملہ ہے ہان اعتباری تعدد ضرور ہے یعنی اس لحاظ سے کہ خدا علیم ہے اور ہے اور اس لحاظ سے کہ خدا قدیر ہے اور ہے مگر ایسے اعتبارات بالکل اوس قصہ کے مشابہ ہونگے جو دو منطقی بھائیون کا مشہور ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ
خدا کو بہروسہ کرنیوالے بہلے لگتے ہین اگر وہ تمہاری
اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ
مدد کرے تو کوئی بہی تمپر غالب نہ آویگا اور اگر وہ ذلیل کرنیکو ہو
ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ
تو کون ہے جو اسکے بعد تمکو فتح دیوے مومنون کو چاہئے
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ
کہ اللہ ہی پر بہروسہ کرین کسی نبی کی شان نہین

قطع نظر اللہ پر بہروسہ کرو وہ تیری ضرور ہی مدد کریگا کیونکہ خدا کو بہروسہ کرنیوالے بہلے لگتے ہین بہلا اگر تو خدا پر بہروسہ کریگا تو پہر کس پر کریگا وہ تو ایسا زبردست حاکم ہے کہ اگر وہ تمہاری مدد کرے تو کوئی بہی تمپر غالب نہ آویگا اور اگر وہ ذلیل کرنے کو ہو تو بتلاؤ تو کون ہے جو اسکے بعد تمکو فتح دیوے اسی لئے تو مومنون کو چاہئے کہ اللہ ہی پر بہروسہ کرین جب ہی تو ہر قسم کی برائی سے باز رہین گے یعنی جب اللہ ہی پر بہروسہ کرینگے تو کسیکا مال بہی نہ کہائینگے چوری بہی نہ کرینگے اس لئے کہ یہ امور توکل کے منافی ہین چونکہ اس توکل کے وصف سے انبیاء سب سے زیادہ موصوف ہون بالخصوص خاتم الانبیاء تو بہمہ وجوہ متصف ہے اسی لئے کسی نبی کی شان نہین

شان نزول: جنگ احد مین بعض بدگمانون نے بدگمانی کی کہ پیغمبر علیہ السلام مال غنیمت سے کچہہ علیحدہ نہ رکہ لین چونکہ یہ بدگمانی بہت بیجا اور کفر تک پہنچانیوالی تہی اسکے رد مین یہ آیت نازل ہوئی - معالم بتفصیل منہ

تنبیہ: توی ہے اشارہ کہنے کے کیا معنی بہرحال اشارہ کا لفظ آپنے بولکر ہماری موہومی خیال کو مضبوط کر دیا خدا آپ کو اسکا نیک عوض دے اور راہ رست دکہائے -
(۲۹) انتیسوین آیت مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا آنحضرت نے ہمکو دیا ہے کہ اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین و اقلہم من یجوز ذلک نبوت ہونے وقت فرمایا ما من نفس منفوسۃ یاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی حیۃ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاکی ہے سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہین رہ سکتا صفحہ ۹۲

تنبیہ: کہ آپسمین گالی گلوچ ہو پڑے گر چہ مکہ والوں کی ماں بہن ایک تہی اسلئے گالی دیتے ہوئے قید اعتباری لگا دین کہ تیری ماں کو اس حیثیت سے کہ تیری ماں ہے دوسرا بہی اسی ماں کو گالی دے مگر بقید حیثیت اس حیثیت سے کہ تیری ماں ہے پس جیسا انکی ماں مین حقیقۃً تعدد نہ تہا بلکہ یہ انکی جہالت کا ثبوت تہا اسی طرح صفات

اَنۡ یَّغُلَّ وَمَنۡ یَّغۡلُلۡ یَاۡتِ بِمَا غَلَّ

خیانت کرے　جو کوئی خیانت کریگا قیامت کے

یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ

روز اپنی خیانت کو لائیگا پہر ہر ایک شخص کو اسکی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا

وَهُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ۝ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ

اور کسیطرح سے اونپر ظلم نہوگا　جو شخص اللہ کی مرضی کا تابع رہا ہو

اللّٰهِ کَمَنۡ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰىهُ

اوسکی طرح ہوجائیگا جسنے خدا کا غصہ اپنے پر لیا ہو اور اوسکا ٹہکانا

کہ کسی قسم کی خیانت کرے بہلا ایسا برا کام کیونکر ایسے معزز اور برگزیدون سے ہوسکے حالانکہ حکم خداوندی اسکے متعلق یہ ہے کہ جو کوئی خیانت کریگا قیامت کے روز اپنی خیانت کو سب کے روبرو ذلت سے اوٹھا کر جناب باری مین لائیگا جہان اپنے کیے کا پورا بدلہ پائے گا یہی خائن کیا وہان تو سب لوگ حاضر ہونگے اور اپنا اپنا حساب دینگے پہر ہر ایک شخص کو اوسکی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا نہ انپر گناہ زیادہ کئے جاوینگے اور نہ اونکی نیکیان ضائع ہونگی غرض کہ کسی طرح انپر ظلم نہ ہوگا ایسے وقت مین بہلا بتلاؤ کہ جو شخص اللہ کی مرضی کا تابع رہا ہو اوسکی طرح ہوجائیگا جسنے بوجہ بدکاری کے خدا کا غصہ اپنے پر لیا ہو اور اس بدکاری کی وجہ سے اوس کا ٹھکانا

شاباش این کار از تو آید و مردان چنین کنند" مرزا صاحب بہادری اسیکا نام ہے مرزا صاحب نے دو حدیثین اس باب مین نقل کی ہین جنمین سے پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت فرماتے ہین کہ میری امت کی عموماً ساٹھ ستر برس عمر ہوا کریگی بہت کم لوگ ہونگے جو اس حد سے بڑہین گے اس مضمون کو تو مرزا صاحب کے دعوی سے کوئی تعلق ہی نہین حدیث مین بعض لوگون کی عمر متجاوز ہونے کا بہی ثبوت ہے ممکن ہے کہ مسیح بہی اونہین مین ہون علاوہ اسکے حضرت مسیح ہنوز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین محسوب بہی نہین ہوئے تو اونکا حکم ان پر کیسے لگیگا جب تشریف لاوینگے اوس وقت امت بنین گے بعد امتی بننے کے چالیس سال زندہ رہکر فوت ہوجائینگے

کے اعتبار سے خدا مین تعدد پیدا کرنا ایک نادانی کا اظہار ہے۔ پادری صاحب بہی اسی کے قریب قریب نئی طرز چلاکر قائلین وحدت الوجود کے اقوال کو سنداً بیان کرکے اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے کہ جس طرح یہ لوگ تجلی اول اور تجلی ثانی جناب باری کے مراتب مختلفہ مانتے ہین اوسی طرح ہم بہی ثالوث فی التوحید کے قائل ہین چنانچہ صفحہ ۵۵ سے مفہوم ہے۔ ہمارے خیال مین عیسائیون کو پادری صاحب کا نہایت ہی مشکور ہونا چاہئے کہ اونہون نے ان تثلیث جیسے ناقابل ثبوت مسئلہ کو حتی الامکان پوری کوشش سے نبہایا ہے۔ **بہلا پادری صاحب** یہ تو غور کرلیتا کہ وحدة الوجود کے قائل مسلمانون کے نزدیک عیسائیون سے کچھ زیادہ عزت رکھتے ہین جیسے وہ ویسے یہ

جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ هُمْ دَرَجٰتٌ

جہنم مین ہو جو بہت بری جگہ ہے خدا کے

عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

نزدیک اونکے کئی درجے ہین اور خدا انکے کامونکو دیکھتا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ

اوسنے مسلمانون پر احسان کیا جبکہ انہین مین سے ایک

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

رسول انکے سکھانیکو بھیجا جو اوسکی آیتین پڑھکر

جہنم مین ہو جو بہت بری جگہ ہے ہرگز یہ دونو برابر نہین ہو سکتے بلکہ وہ لوگ جو اللہ کی مرضی مین عمر گذارے ہونگے خدا کے نزدیک اونکے کئی درجے ہین اسلئے کہ خدا اونکے کامون کو جو دنیا مین اوسکی رضا جوئی کیلئے کر رہے ہین دیکھتا ہے بنی آدم مین جبکہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسیکے خوش کرنے کو اپنے پر تکلیف شاق اوٹھاتا ہے تو وہ اوسکی قدر کرتا ہے خدا تو بندون کے حال پر بڑا ہی مہربان ہے اسکی مہربانی کا ثبوت یہ ہے کہ اوس نے مسلمانون پر کتنا بڑا احسان کیا جبکہ انہین مین سے ایک آدمی رسول کرکے انکو سکھانے کو

علاوہ اسکے آپکے نزدیک تو مسیح امت محمدیہ مین ہی نہین تو پھر امت محمدیہ کا حکم انپر کیون لگاتے ہو اگر بطور الزام ہے تو امت محمدیہ بننے کے بعد نہ کہ پہلے ہی۔

دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت (فداہ ابی وامی) نے فوت ہوتے وقت فرمایا تھا کہ جو جاندار زمین پر ہین آج سے سو سال تک کوئی بھی زندہ نہین رہیگا یعنی انکی نسل رہجاویگی خود نہین رہینگے چونکہ اس حدیث مین لفظ علی ظہر الارض بھی تھا جسکے معنی ہین کہ "جاندار زمین پر ہے" اور مرزاجی کے مخاطب تو مسیح کو زمین پر نہین مانتے جس سے مرزاجی کی دلیل بازی مین ضعف آتا تھا اس لئے حدیث پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہا اور جھٹ سے تاویل یا تحریف کردی کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک مین سے نکلا" مرزاجی کی اس تقریر سے مجھے ایک قصہ یاد آگیا۔ ایک دفعہ کسی عیسائی سے تثلیث کے متعلق گفتگو تھی۔ عیسائی بولا کہ آپ تو یونہی اس سے انکار کرتے ہین حالانکہ تثلیث تو قرآن سے بھی ثابت ہے مینے کہا کہان قرآن مین تو تثلیث کا مدلل رد ہے۔ بولا دیکھو تو پہلے ہی بسم اللہ۔ الرحمن۔ الرحیم اللہ سے

الکفر ملة واحدة جیسے اونکے خیالات ہی ویسے ہی انکی تباہی۔ علاوہ اسکے انہین بھی پادریجات کو غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ وحدۃ الوجود والے مرتبہ تعینات کو ممکن اور مخلوق جانتے ہین صرف مرتبہ تجلی اول کو ہی معبود برحق مانتے ہین باقی کو نہین اور آپ تو دونو تینون تعینات کو درجہ الوہیت دیرہے ہین فانی لہم ذالک

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تو سناتا ہے اور اونکو بری خصلتون سے پاک کرتا ہے

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

اور اونکو کتاب الٰہی اور تہذیب روحانی سکھاتا ہے ورنہ پہلے تو سخت غلطی مین تھے

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ

کیا کہ جب تمہین کچھ تکلیف پہنچی جس سے دگنی تم اونکو پہنچا چکے

مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ

تھے تم بول اوٹھے کہ یہ کہان سے آگئی تو آپ کہدے

بھیجا اوسکی آیتین پڑھکر اونکو سناتا ہے اور اونکو بری خصلتون شرک کفر حسد کبر وغیرہ سے پاک کرتا ہے اور اونکو کتاب الٰہی اور تہذیب روحانی سکھاتا ہے ورنہ پہلے تو سخت غلطی مین ہر قسم کی خرابیون مین مبتلا تھے پھر کیا مسلمانون نعمت کی شکرگزاری یہی ہے کہ جب تمہین جنگ احد مین کچھ تکلیف پہنچی جس سے دگنی تم اونکو پہنچا چکے تھے تو بڑے حیران ہوکر تم بول اوٹھے کہا ئے یہ کہان سے آگئی اے محمد تو انسے کہدے کہ اصل مین تو سب تکلیف اور راحت پہنچانیوالا اوہی خدا ہے گر اوسکی

مراد باپ (خدا) ہے اور رحمٰن سے مراد مسیح اور رحیم سے مراد روح القدس ہے ؎ چہ خوش گفت سعدی در زلیخا ﴿ الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا - مین حیران ہون کہ میرزا جی اپنی تقریر مین مخالفانہ نظر کیون نہین ڈالا کرتے - کیون اوس تقریر کو پیار سے دیکھا کرتے ہین جس کا نتیجہ اپنا بیٹا کانا بھی ہو تو "سب سے اچھا نظر آئے" ہوتا ہے - یہ تو ہمنے سنا ہے کہ بعض مریدون سے مشورہ کیا جاتا ہے لیکن مریدون سے مشورہ اور عیوب نمائی - این خیالست و محالست و جنون ؎

ہمنے چاہا تہا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ﴿ وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

لیجئے مرزا صاحب آپ کہان جارہے ہین - ہم آپ کو بتلاتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارہ مین کیا فرمایا ہے سنو ! اور انصاف سے سنو !

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء وامامکم منکم یعنے کیسے اچھے ہوگے تم جس وقت مسیح ابن مریم آسمان سے اترینگے حالانکہ امیر المومنین خلیفہ اسلام بھی اوسوقت تم مین سے ہوگا (رواہ البیہقی)

اگر کہو کہ تم مسلمان بھی جبکہ انجیل - توریت کو کلام الٰہی مانتے ہو تو پھر مسیح کی الوہیت جبکہ اونمین صاف مرقوم ہے تو کیون نہین تسلیم کرتے تو اس کا جواب یہ ہے ، ہم جلد اول مین زیر آیت وما انزل من قبلك ثابت کرآئے ہین کہ توریت انجیل موجودہ کو ہم کلام الٰہی نہین مانتے بہلا کیونکر مانین حالانکہ جس کے ذریعہ سے

+ مرزا صاحب نے حمامۃ البشریٰ کے ص مین بڑی زور سے دعویٰ کیا ہے کہ مسیح کے نزول کے متعلق سما کا لفظ کسی حدیث مین نہین آیا پس ناظرین خود الہامی صاحب ہی اس لفظ کو غور سے پڑہین

أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
تمہاری ہی طرف سے ہے خدا سب کام کرسکتا ہے
وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
اور جو تکلیف تمکو دو لشکروں کے مقابلہ کے روز
فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
پہنچی تہی وہ بہی اللہ کے حکم سے تہی کہ اللہ بخیثہ مومنون
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَقِيْلَ لَهُمْ
کو تمیز کر دی اور نیز ان لوگون کو جدا کر دیا جو دلمین نفاق رکہتے ہین

لئے ایسی تکالیف پہنچانے کو کئی وجوہ ہوئی ہین یہ تکلیف تمہارے ہی طرف سے ہے کہ تمنے رسول کا بتلایا ہوا مقام چہوڑ کر اور طرف چلےگئے مگر تمہین اس سے شکستہ خاطر نہونا چاہیئے آخر کار تمہاری ہی نام کی فتح ہے گو بالفعل آزردہ دل ہو رہے ہین کیونکہ خدا سب کام کرسکتا اور جو تکلیف تمکو دو لشکرون کے مقابلہ کے روز جنگ احد مین پہنچی اوس سے بہی آزردہ خاطر نہو اس لئے کہ وہ بہی اللہ کے حکم سے تہی جسمین تمہین ثواب پہنچانیکے علاوہ یہہ بہی حکمت تہی کہ اللہ مخلص مومنون کو تمیز کرے اور نیز اون لوگون کو جدا کرے جو دل مین نفاق رکہتے ہین اور کو

واصلہ فی البخاری — اور بہی اگر فرمان نبوی سننے ہون تو مشکوٰۃ مین باب نزول عیسیٰ کو انصاف سے پڑہو۔

(۳۰) تیسوین آیت یہ ہے او ترقے فی السماء قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا۔ کفار مکہ نے آن حضرت سے درخواست کی کہ آپ آسمان پر چڑھ جائین جواب ملا کہ یہہ عادت اللہ نہین کہ خاکی جسم آسمان پر چڑہ جاوے پس مسیح بجسد عنصری آسمان پر نہین گئے بلکہ بعد موت گئے ہین ص۶۴۵

سبحان اللہ ہذا بہتان عظیم آیت کا مطلب بالکل صاف ہے کفار مکہ نے آنحضرت سے کہا تہا کہ جبتک تو آسمان پر نہین چڑہیگا ہم تیری بات نہین مانین گے جواب ملا کہ خدا تو سب کچھ کرسکتا ہے وہ ایسے کامون سے عاجز تہوڑا ہی ہے وہ تو عاجزی سے پاک ہے ہان میرا کام نہین کہ مین خود بخود چڑہ جاؤن مین تو صرف اوسکا رسول ہون جو مجہے ارشاد ہوگا تعمیل ارشاد کو حاضر ہون۔ بتلائیے یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے کہ عادت اللہ نہین کہ خاکی جسم آسمان پر جائے۔ آپنے سبحان ربی کے معنی تو خوب تراش لئے کہ ایسے خلاف عادت کام کرنے سے میرا خدا پاک ہے مگر هل کنت الا بشرا رسولا کو کیا کرینگے جو اپنے عہد عبودیت کا مظہر ہے جس سے صاف سمجہہ مین آتا ہے کہ مین اس سوال کا مخاطب نہین ہوسکتا چنانچہ دوسری آیات مین بہی یہی مفہوم ہے

ہمنے اونکو مانا تہا وہ تو ایسے مضامین کی صاف صاف الفاظ مین تردید کرتا ہے اور ایسے مضامین کو تمہاری ہی ساختہ بتلا کر صاف کہتا ہے کہ اے کتاب والو اپنے دین مین غلو
یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم

تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ ادْفَعُوا

آؤ اللہ کی راہ مین کفار سے لڑو یا دور ہی کردو

قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ

بولے اگر ہم لڑنا جانتے تو تمہارا ساتھ دیتے وہ اوس

يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ يَقُولُونَ

روز بہ نسبت ایمان کے کفر کی طرف بہت جھکے ہوئے تھے اپنے

بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاللهُ

منہ سے وہ باتین کہہ رہے تھے جو اون کے دل مین نہین

نے جب اون سے کہا کہ آؤ اللہ کی راہ مین کفار سے لڑو اگر لڑ نہین سکتے ہو تو بوجہ ہجوم کے کفار کو ڈرا کر دور ہی کرو انکے کہنے پر عمل تو کجا بلکہ ایک غلط عذر کر کے اونکو ٹال دیا بولے اگر ہم لڑنا جانتے تو تمہارا ساتھ دیتے مگر کیا کرین ہم تو لڑائی کرنا بھی نہین جانتے تو بغیر جانے کے میدان جنگ مین بغلین بجاتے ہوئے جانا کیا فایدہ یہ ایک غلط عذر کر کے اونکو ٹالتے رہے اصل یہ ہے کہ وہ اوس روز بہ نسبت ایمان کی کفر کیطرف بہت جھکے ہوئے تھے اپنے منہ سے وہ باتین خلاص مندی کی کہہ رہے تھے جو اونکے دلمین نہین

نمبر ۱۶ لا املك لكم ضرا ولا رشدا ولن اجد من دونه ملتحدا کو غور سے پڑھو

تکملہ: اخیر اس بحث طویل کے جسکی طوالت کی وجہ سے ناظرین کے ملال طبیعت کا اندیشہ ہے مرزا صاحب کی ایک حیرت انگیز کارروائی پر ناظرین کو متنبہ کرنا ضروری ہے - مرزا صاحب اِنِّي مُتَوَفِّيكَ والی آیت کو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہین اور مریدون کو ایسی ضبط کرا رکھی ہے کہ خواب مین بھی اونکو شاید یہی سوجھتی ہو اور اوسکی شرح مین حضرت ابن عباس کی تفسیر جو انہون نے اس آیت کے متعلق کی ہوئی ہے نقل کیا کرتے ہین - یعنی اِنِّي مُمِيتُكَ اس آیت اور اس تفسیر عباسی پر بار بار دیگر اپنے مخالفین سے وفات مسیح کا اقرار کرانا چاہتے ہین گر واہ ری قرآن کی سچائی کس طرح ظہور کرتی ہے لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا مرزا صاحب اپنی مطلب برآری کی وجہ سے یا اگر ہم اون سے حسن ظن کرین تو عمر رسیدہ ہونیکی وجہ سے بہت کچھ بھول جاتے ہین - اسی آیت انی متوفی کا ترجمہ مرزا صاحب نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ جلد چارم صــ مین مُتَوَفِّي اجرك (پورا بدلہ دینے والا) کیا ہے

نمبر ۱۵ ولا تقولوا على الله الا الحق انما المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وكلمته القاها الى مريم وروح منه فامنوا بالله ورسله ولا تقولوا ثلثه

اور خدا کے ذمہ سچی بات ہی کہو (یہ نہ کہو کہ مسیح خدا یا بیٹا اوسکا ہے) مسیح تو فقط (اللہ کی بندی) مریم کا بیٹا اور اللہ کا رسول اور اوسکے حکم سے جو مریم کیطرف بھیجا تھا پیدا شدہ ہے اور اللہ کیطرف سے ایک روح معزز ہے پس اللہ اور اوسکے رسولون پر ایمان لاؤ اور تین خدا مت کہو"

اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا
جو چھپا رہے ہین خدا کو خوب معلوم ہے جنہون نے
لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا
اپنی برادری کے لوگون کی نسبت کہا کہ اگر ہمارا کہا
مَا قُتِلُوْا ۗ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
مانتے تو مارے نہ جاتے تو ان سے کہدے کہ اپنی جان سے
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
تو موت کو ٹالدیجو اگر تم سچ بولتے ہو۔

تو کیا ان کو ظاہر داری کی باتین کچھ بھی مفید ہونگی ہرگز نہین جو چھپاتے ہین خدا کو خوب معلوم ہے یہ دورخے وہی تو ہین جنہون نے گھر بیٹھ کر اپنی برادری کے لوگون کی نسبت کہا کہ اگر ہمارا کہا مانتے اور جیسا کہ ہمنے اونکو کہا تہا جنگ مین نہ جاتے تو مارے نہ جاتے۔ تو اے محمد ان سے کہدے کہ جو مرتا ہے اپنی اجل سے مرتا ہے یہ لوگ جو مرے ہین تو اپنی اجل سے مرے ہین ایسا ہی جب تمہاری تقدیر آئیگی تو تم بھی چلدوگے ذرہ اپنی جان سے تو موت کو ٹالدیجو اگر تم سچ بولتے ہو کہ تدبیر سے جان بچ جاتی ہے اور یہ بھی ان کا غلط خیال

اور موت کے معنے جس سے ابن عباس کا قول ”ممیتُ“ ماخوذ ہے تو م ”اونگہی“ کے خود ہی کئے ہین دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۶۵ پس اگر ہم مرزا صاحب کی ان ”دو الہامی کتابون“ کے ترجمہ کو لکتے تو ہمین بہت کچھ آسانی تہی یعنے توفی کے معنی ”اجر پورا دینا“ لیتے یا ابن عباس کی تفسیر کو بسند صحیح مانکر ممیت کے معنی منیم اونگہی کے کرین تو بہرحال ہمین آسانی تہی مگر ہمنے کسی الزامی جواب پر قناعت نہ کی کیونکہ الزامی جواب جدل ہونیکے علاوہ آجکل کے مناظرہ مین پسند ہی نہین۔ منہ

قرآن شریف جبکہ صریح الفاظ مین تثلیث اور الوہیت مسیح کا رد کرتا ہے تو پہر مسلمانون پر یہ کیسا الزام ہے کہ تم توریت انجیل کو مانتے ہو حالانکہ خود ہی عیسائی انکار الوہیت مسیح کو توریت و انجیل کا انکار لازم جانتے ہین (دیکھو مفتاح مذکور صفحہ ۳۵) پس جبکہ مسلمان اور مسلمانون کی الہامی کتاب الوہیت مسیح سے انکاری ہے تو اون کتابون کو جنمین الوہیت مسیح واقع ہین بالفعل تمہارے مذکورہ ہوگی اون کو کیسے تسلیم کرینگے

تقریر بالا سے نہ صرف الوہیت مسیح کا بطلان ثابت ہوا بلکہ توریت انجیل کا (جنمین الوہیت مسیح مذکور ہے) بے اعتبار ہونا

[1] جو لوگ مسلمان مصنف توریت انجیل سے توحید کا ثبوت اور تثلیث کا رد بیان کیا کرتے ہین ہم اونکی راے سے مخالف ہین جبکہ فریق مقابل خود ان باتکے قائل ہین کہ ہماری کتابون کا مضمون مثبت تثلیث ہے تو ہمین کیا ضرورت پڑی ہے کہ اونکو خلاف منشا کرین ہم بجائے مضمون کو ماننے کے ان کی کتابون کی بے اعتباری ثابت کرینگے جس سے بآسانی ظہور ہو سکتی ہے۔ منہ

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
تو اللہ کی راہ مین مارے گیئون کو مردہ نہ سمجھ
اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ
بلکہ وے زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
اللہ کے دئیے ہوئے فضل سے خوشی مناتے ہین اور
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ
اون لوگون کیطرف سے جو ہنوز اونکو نہین ملے
مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
یہی خوشخبری چاہتے ہین کہ اونکو نہ تو کوئی خوف ہو اور نہ غم

ہے کہ شہیدون کو مردہ جانتے ہین تو اللہ کی راہ مین مارے گئے
کو مردہ نہ سمجھ بلکہ وے دراصل زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی
پاتے ہین اللہ کے دئیے ہوئے فضل سے خوشی مناتے ہین اور
اون لوگون کیطرف سے جو اون کے پیچھے ہین اور ہنوز اونکو
نہین ملے یعنی زندہ مسلمانون کیطرف سے
یہی خوش خبری چاہتے ہین کہ اونکو
بھی شہادت نصیب ہو تاکہ اونپر
بھی نہ تو کوئی خوف ہو اور نہ
کسی قسم کے غم مین
مبتلا ہون

شان نزول — لا تحسبن الذین جنگ احد مین قریبًا ستر مسلمان شہید ہوئے تو اونکے رشتہ دار حسب تقاضا طبیعت ملول ہوئے اور آپس مین ماتم پرسی کے طور پر افسوس سے کہین کہ فلان مرگیا چونکہ ان الفاظ سے اہانت کو اکثر رنج ہوا کرتا ہے اسکو دفعیہ کیلئے یہ آیت نازل ہوئی
معالم

نہ رہا اور کلام اللہ ہونیکے مرتبہ سے ساقط الاعتبار ہوگئین پس تثلیثی عیسائیون پر واجب ہے کہ یا تو الوہیت مسیح اور تثلیث کے عقیدہ سے باز آئین اور جن مقامات مین مسیح کی الوہیت مذکور ہے اونکی تاویلات مثل یونیٹیرین[۱] کے کرین اور اگر وہ قابل تاویل نہ ہون تو ایسے گورکھ دھندے سے باز آئین اور سیدھی صاف تعلیم کو مانین جسمین کوئی اینچ پینچ نہین قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد "خدا ایک ہے خدا سب سے بے نیاز ہے نہ کسیکو اوسنے جنا نہ اوسکو کسی نے
ولم یکن لہ کفوا احد — جنا نہ اوس کا کوئی ہم قوم ہے"
لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر — "نہ اوس جیسا کوئی ہے اور وہ سنتا اور دیکھتا ہے"

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عبادت — نہ عنایت تجھے درکار کسی کی نہ حمایت
نہ شراکت ہے کسو سے نہ کسی سے ہے قرابت — نہ نیابت نہ ولادت نہ بفرزند تو حاجت
تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

منہ

[۱] یونیٹیرین ایک فرقہ عیسائیون کا ہے جو مسیح کی الوہیت نہین مانتے اور اوسکو مثل مسلمانون کے نبی مانتے ہین مگر نبوت محمدی کے قایل نہین عام عیسائی اونکو کافر کہتے ہین اور اپنی جماعت سے خارج بتلاتے ہین - منہ

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ
اور وے اسد کی رحمت اور مہربانی کیساتھ خوشیان
وَّأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝
منارہے ہین اور کہ اسد ایماندارون کا اجر ضایع نہین کرتا
الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ
جن لوگون نے بعد تکلیف پہنچنے کے
مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ
اسد اور رسول کی فرمانبرداری کی ان نیکوکارون اور
أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝
پرہیزگارون کیلئے بہی بڑا اجر ہے
الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ
وہ لوگ ہین جن کو بعض لوگون نے کہا کہ
قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا
سب لوگ تمہارے مارنے کو جمع ہوگئے ہین تو تم اون سے ڈرتے رہو

اب بتلاؤ کہ اون کا تو یہہ حال ہے اور یہہ جھوٹے مکار کہتے ہین کہ
اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے گویا یہ اونکے شہید ہونے پر رنج
کرتے ہین اور وے اسد کی رحمت اور مہربانی کے ساتھ خوشیان
منارہے ہین اور بڑی خوشی اونکو یہ ہے کہ اسد ایماندارون کا اجر
ضایع نہین کرتا جس سے اونکو بروز قیامت اور بھی اعزاز کی امید
ہے شہادت تو بلا ریب ایک اعلیٰ درجہ ہے لیکن جن لوگون نے
بعد تکلیف پہنچنے کے بہی اسد اور رسول کی فرمانبرداری کی وہ بہی شہدا
کے قریب قریب ہین اسلئے کہ ان نیکوکارون اور پرہیزگارون
کیلئے بہی بڑا اجر ہے بعد تکلیف کے بہی فرمانبرداری کرنیوالے وہ لوگ
ہین جن کو بعض لوگون نے خوف دلانے کی نیت سے آکر کہا کہ سب
لوگ تمہارے مارنے کو جمع ہورہے ہین تو تم اون سے ڈرتے رہو اور
اسلام کو چھوڑکر اون سے موافقت کرلو پس
انکو بجائے خوف کے ایمان
مین ترقی ہوگی

شان نزول

* الَّذِينَ اسْتَجَابُوا) بعد واپسی جنگ احد کے مشرکین مکہ نے راہ مین مشورہ کرکے ایک آدمی کو مدینہ مین اِس
غرض سے بہیجا کہ وہان جاکر مشہور کرے کہ تمہارے مقابلہ کو کئی ہزار آدمی جمع ہورہے ہین اور ابہی تمپر حملہ ہوگا۔
جب یہ خبر مدینہ مین پہنچی تو آپ نے چند صحابہ کو اس خبر کی تحقیق کے لئے بہیجا۔ جنہین خلفا راشدین ابوبکر۔
عمر۔ عثمان۔ علی۔ رضی اسد عنہم بھی تہے۔ جب یہہ بزرگ وہان پہنچے تو وہ خبر غلط نکلی۔ وہان پر ایک منڈی
لگا کرتی تہی وہان سے اونہون نے مال خریدا اور مدینہ مین لاکر فروخت کیا۔ جس مین بہت نفع پایا۔ اِس قصہ
کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ
راقم کہتا ہے اس آیت سے حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین اور سیدنا علی علیہم السلام کی بزرگی اور عزت اور شجاعت اور اخلاص کا علم

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؀
اور بولے اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز
فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ
سے خدا کی نعمت اور فضل کیساتھہ واپس آئے پہر اونکو
سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ
کچھہ بہی ضرر نہ پہنچا اور اللہ کی مرضی پر چلے خدا بڑے فضل
عَظِيْمٍ ؀ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ
والا ہے اس مین شک نہین کہ ڈرانیوالا ایک شیطان
اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ
تہا جو اپنے دوستون (کفار) سے ڈرارہا تہا سو اوسکے دوستون سے
مُّؤْمِنِيْنَ ؀ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ
نہ ڈرو اور مجہہ سے ہی ڈرو اگر تم ایماندار ہو تو کفر مین کوشش کرنیوالون
يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّھُمْ لَنْ يَّضُرُّوا
کی فکر نہ کر ہرگز اللہ کے دین کا کچھہ نہ
اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَھُمْ
بگاڑینگے اللہ کو منظور ہے کہ اونکے لئے
حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
آخرت مین کچھہ حصہ نہ کرے اور اونکو بڑا عذاب ہوگا
اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
جو لوگ ایمان کے عوض کفر

اور بولے کہ اگر لوگ ہماری ایذا رسانی پر جمع ہو رہے ہین تو کچھہ پرواہ نہین اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ بہت ہی اچہا کارساز ہے جس مقام پر کفار کا جمع ہونا انہون نے سنا تہا فوراً وہان پہنچے اور کسی دشمن کو نہ پایا پھر وے خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھہ واپس آئے وہان پر انہون نے سوداگری کا مال خریدا جسمین اونکو مدینہ مین بہت ہی نفع ہوا اور اون کو کچھہ بہی ضرر نہ پہنچا اور اللہ کی مرضی پر چلے جس کے بدلے مین خدا نے اونکو بہی خوشی دکھائی کیونکہ خدا بڑے فضل والا ہے اسمین شک نہین کہ ڈرانے والا ایک شیطان تہا جو اپنے دوستون (کفار) سے ڈرا رہا تہا سو اوسکے دوستون سے نہ ڈرو وہ کچھہ بہی ضرر نہین دے سکتے میری مرضی پر چلو اور مجہہ سے ہی ڈرو اگر تم ایماندار ہو آخر کار تمہارے ہی نام کی فتح ہوگی۔ گو بظاہر ان دنون کفار جوش و خروش کر رہے ہین۔ اے نبی تو کفر مین کوشش کرنیوالون کی فکر نہ کر کتنی ہی کوشش کرین ہرگز اللہ کے دین کا کچھہ نہ بگاڑینگے انجام کار ذلیل و خوار ہونگے اللہ کو منظور ہے کہ ان کیلئے آخرت مین کچھہ حصہ نہ کرے اور اون کو بڑا عذاب ہوگا

اسلئے کہ خدا کے ہان عام دستور ہے کہ جو لوگ ایمان کے عوض کفر

لن یضروا اللہ شیئا ولہم عذاب

اختیار کرتے ہین وہ اللہ کا کچھہ نہین بگاڑتے اونکو دکھہ

الیم ۝ ولا یحسبن الذین کفروا انما

کی مار ہوگی کافر ہرگز یہہ گمان نکرین کہ ہماری ڈھیل انکو

نملی لہم خیر لانفسہم انما نملی

لئے بہتر ہے ہم اونکو ڈھیل دیرہے ہین

لہم لیزدادوا اثما ولہم عذاب مہین

کہ اور بھی گناہ کرین اور اونکو ذلت کا عذاب ہوگا

ما کان اللہ لیذر المؤمنین

اللہ کو منظور نہین کہ مومنون کو تمہاری موجودہ حالت

علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث

پر چھوڑ رکھے جب تک کہ ناپاک کو پاک

من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم

سے علیحدہ نہ کرے اللہ کو منظور نہین کہ تمہین غیب

علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ

کی خبر بتلادے ہان خدا اپنے رسولون کو

من یشاء فآمنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا

اطلاع کیلئے چن لیا کرتا ہے پس تم اللہ اور اسکے رسول کی بات مانو

وتتقوا فلکم اجر عظیم ۝

اور اگر تم اللہ اور اوسکے رسول کی بات مانوگے اور پرہیزگاری کروگے تو تمکو بڑا بھاری اجر

اختیار کرتے ہین وہ اللہ کا کچھہ نہین بگاڑتے بلکہ اپنا
کچھہ کھوتے ہین اور اونکو دکھہ کی مار ہوگی۔ کافر ہرگز گمان نکرین
کہ ہماری ڈھیل اونکے لئے بہتر ہے چونکہ وہ بوجہ اپنی بدکرداری
کے ہماری جناب سے مردود ہین ہم صرف اسلئے اونکو ڈھیل دے
رہے ہین کہ اور بھی گناہ کرین اور اونکو ذلت کا عذاب ہوگا
اسیطرح کفار جنگ احد سے اپنی سلامتی اور مسلمانون کی تکلیف
کو اپنی عزت اور انکی ذلت نہ سمجھین اسمین حکمت خداوندی
یہ ہے کہ اللہ کو منظور نہین کہ مومنون کو تمہاری موجودہ حالت
پر چھوڑ رکھے جبتک کہ بسبب تکالیف چند در چند کے ناپاک
کو پاک سے علیحدہ نہ کرے جس سے نکو دوست دشمن مین
تمیز ہو جاوے اور بغیر ان تکالیف کے اللہ کو منظور نہین کہ
تمہین غیب کی خبر بتلادے کہ فلان شخص تم مین منافق ہے
اور فلان شخص ضعیف الایمان ہے ہان خدا اپنے رسولون کو
اس اطلاع کیلئے چن لیا کرتا ہے سو اون کو بتا دیتا ہے کہ
فلان شخص منافق ہے فلان تمہارا دشمن ہے اسکے واسطے
بچتے رہیو پس تم اللہ اور اوسکے رسول کی بات مانو جو کچھہ وہ ارشاد
کرین اوسے بسر وچشم تسلیم کرو کیونکہ اگر تم اللہ اور رسول کی بات
کو خواہ تمہاری جان یا تمہارے مال کے متعلق ہو مانوگے اور
اون کے حکم کے موافق پرہیزگاری کروگے تو تم کو
بڑا ہی اجر ملیگا۔ بعض دنیادارون کو اللہ اور رسول کے حکم ماننے

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ
اللہ کے دیئے ہوئے سے بخل کرنیوالے اس
اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ
بخل کو اپنے لئے بہتر نہ جانیں بلکہ وہ
شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ
اونکو برا ہوگا بد تر ہوگا اونکو جس مال کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ
قیامت کے دن طوق پہنایا جائیگا آسمان اور
وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
زمین کی سب چیزیں اللہ ہی کی ملک ہیں اور خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے
لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ
بیشک اللہ نے اُن لوگوں کی بات چیت سن لی کہ کہتے ہیں
فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا
اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں ہم بھی اونکی یہ بیہودہ بات
وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ
اور انبیاء کو ناحق قتل کرنا دونو لکھ رکھیں گے اور اونکو کہیں گے
ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
کہ لو اب آگ کا عذاب چکھو یہ اُن کاموں کے

ہے اور کوئی امر بجز اسکے مانع نہیں ہوتا کہ اللہ اور رسول نیک کام میں مال خرچ کرنیکا اونکو حکم کرتے ہیں اور وہ اونکو پسند نہیں کرتے کہ کسی فقیر کو پھوٹی کوڑی بھی دیں بلکہ مال کو جمع کرنے میں اپنی عزت اور بھلائی جانتے ہیں سو اللہ کے دئے ہوئے سے بخل کرنیوالے اس بخل کو اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ اونکا انجام کار بُرا ہوگا اونکو اسی مال کا جسکے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائیگا دراصل یہ خرچ کرنا انہیں کو مفید تھا اسی لئے خدا اونکو حکم کرتا ہے ورنہ یوں تو آسمان اور زمین کی سب چیزیں اللہ ہی کی ملک ہیں اور خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے ہر پہلو اوسکا جانتا ہے جس نیت اور جس خیال سے کروگے اوسکے موافق بدلہ دیگا بیشک اللہ نے اون لوگوں کی بات چیت سن لی ہے جو خرچ کرنیکے حکم میں اپنی حماقت سے سمجھ گئے کہ شاید اسمیں خدا کا اپنا فایدہ ہوگا جب ہی تو کہتے ہیں کہ اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں کیونکہ وہ ہمیں بار بار خرچ کرنے کا حکم کرتا ہے یاد رکھیں ہم بھی اونکی بیہودہ بات اور انبیا کو ناحق قتل کرنا دونو لکھ رکھیں گے تاکہ وقت پر اونکو انکار کی گنجایش نہ رہے اور بروز حساب اونکو کہیں گے کہ لو اب آگ کا عذاب اپنی بدزبانی کے عوض میں چکھو تم جانتے ہو کہ یہ عذاب تمکو کیوں ہوا یہ اون کاموں کے

شانِ نزول (لقد سمع اللہ) مخالفین اسلام نے زکوۃ کا حکم سنکر طعنًا اور مسخرًا کہا کہ ہم غنی ہیں اور اللہ فقیر ہے جب ہی تو ہمسے کوئی مانگتا ہے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ

وجہ سے ہے جو تمنے پہلے بہیجے تہے اور اسوجہ کہ اللہ بندونکے حق مین

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ

ظالم نہین - یہ وہی تو ہین جنہون نے کہا ہے کہ اللہ نے ہمسے کہہ رکہا ہے

اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ

کہ ہم کسی رسول کو نمانین جبتک وہ ہمارے پاس

تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ

قربانی نہ لاوے کہ جسکو آگ جلادے تو کہدو کہ بیشک مجھسے

قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ

پہلے کئی رسول تمہارے پاس کہلی نشانیان لیکر آئے تہے اور نیز وہ چیز

قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ

بہی لائے تہے جو تمنے بتلائی ہے پہر تمنے انکو کیون قتل کیا تہا اگر تم سچے ہو

كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

پہر اگر تجہکو جہٹلاوین اسلیئے کہ بہت سے رسول تجہ سے پہلے جہٹلائے

جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ

جاچکے ہین حالانکہ وہ دلیلین روشن اور کتب سماوی یعنی کتاب روشن بہی لا

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ

ہر ایک شخص نے موت کا مزہ چکہنا ہے اور قیامت کے روز ہی اپنے

اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیئے جاؤگے پس جو کوئی آگ

وجہ سے ہے جو تمنے دنیا مین اس دن کیلئے پہلے بہیجے تہے

اور نیز اس وجہ سے کہ اللہ بندون کے حق مین ظالم نہین کہ

بدمعاشون بدذاتون کو چہوڑ دے اور نیکو کے برابر ان کو

کردے جو ایک قسم کا اونپر ظلم ہے اسلئے اوسکی حکمت اور

عدالت کا تقاضا ہے کہ ظالمون اور بے ایمانون کو ضرور

سزا دیوے یہ وہی تو ہین جنہون نے کہا ہے کہ اللہ نے ہمسے

کہہ رکہا ہے کہ ہم کسی رسول کو نہ مانین جبتک وہ ہمارے پاس

سوختنی قربانی نہ لاوے کہ جسکو آگ جلادے یعنی ہماری طریقہ کے

موافق سوختنی قربانی کرے اور اوسکا حکم دے - یہ ایک بہانہ

صرف ہٹ دہرمی کا ہے ورنہ کوئی حکم خدا نے ایسا نہین کیا -

تو کہدے کہ بیشک مجہ سے پہلے کئی رسول تمہارے پاس

کہلی نشانیان لیکر آئے تہے اور نیز وہ چیز بہی لائے تہے جو تمنے

بتلائی ہے پہر تمنے انکو کیون قتل کیا تہا اگر تم اس بات مین

سچے ہو جب اسکا جواب کچہہ نہ دیوین اور نہ کچہہ دینگے تو پہر

اگر تجہکو جہٹلاوین تو تو غم نہ کر اسلیئے کہ بہت سے رسول تجہ سے

پہلے جہٹلائے جا چکے ہین حالانکہ وہ دلیلین روشن یعنی معجزے

اور کتب سماوی یعنی کتاب روشن صاف ہدایت والی بہی لائے

باوجود اسکے انہون نے محض اپنی خواہش نفسانی کے پیچہے چلکر انکو

ناحق قتل کیا اور آخرکار خود ہی بڑی ذلت سے ہلاک ہوئے ایسا ہی تم بہی

اے عرب کے نادانو اور اہلکتاب کے پیشواؤ اپنی خواہش نفسانی سے اس رسول کی

وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ

سے بچکر جنت مین داخل کیا گیا پس مراد پا گیا یہ دنیا کی زندگی

اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ

تو صرف دہوکے کی پونجی ہے تم اپنی مالون اور

وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

جانون مین آزمائے جاؤ گے اور ان لوگون سے

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا

جنکو تمسے پہلے کتاب ملی تہی اور نیز عرب کے مشرکون سے بہت رنج کی

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

اگر اون پر صبر کروگے اور ڈرتے رہوگے تو یہ بڑی ہمت

الْاُمُوْرِ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

کا کام ہے جب اللہ نے ان کتاب والون سے

الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ

وعدہ لیا تھا کہ ضرور اس کتاب کو لوگون سے بیان کرنا اور ہرگز اسکو

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

نہ چھپانا پھر اوسکو پس پشت پھینکدیا اور اسکے عوض مین کسیقدر دام وصول کرلئے

تکذیب کروگے تو جان رکھو کہ ہر ایک شخص نے موت کا مزہ چکھنا ہے تم بھی اس دنیا مین ہمیشہ نہ رہوگے بلکہ آخر مروگے اور قیامت کے روز ہی اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دئے جاؤگے یہان کے چند روزہ مزے کسی کام نہین اصل عیش تو آخرت کا ہے پس جو کوئی اوس روز آگ سے بچکر جنت مین داخل کیا گیا پس وہ مراد پا گیا باقی رہا دنیا کا چند روزہ عیش جسکے لئے تم اتنی دقتین اٹھا رہے ہو سو یہہ دنیا کی زندگی کے مزے تو صرف دہوکے کی پونجی ہے - اے مسلمانون دنیا مین حقیقی عیش کہان ہے اور کیسکو ہے دنیا مین تو تم اپنے مالون اور جانون مین آزمائے جاؤگے اور اون لوگون سے جن کو تمسے پہلے کتاب ملی تھی اور نیز عرب کے مشرکون سے بہت سے رنج کی باتین سنوگے او پر گھبراؤ نہین کیونکہ اگر تم انکی تکلیفون پر صبر کروگے اور گھبراہٹ اور بے چینی کرنے مین اللہ سے ڈرتے رہوگے تو تمہین اس دنیا کے نقصان اور ان تکالیف کے عوض مین بہت بڑا اجر ملیگا اس لئے کہ یہ بڑی ہمت کا کام ہے اہل کتاب کی بدزبانی سے تو بالکل رنجیدہ خاطر نہ ہو یہ تو اس سے بھی بڑھکر بداعمالیون مین پڑے ہوئے ہین خدا اور خدا کے حکمون کو ہیچ سمجھتے ہین حالانکہ جب اللہ نے ان کتاب والون سے وعدہ لیا تہا تو بہت تاکیدی حکم دیا تہا کہ ضرور اس کتاب کو لوگون سے بیان کرنا اور ہرگز اسکو نہ چھپانا اسوقت تو سب نے قبول کیا پہر بعد مین اوسکو پس پشت پھینکدیا اور سچا بیان کرنیکے بغرض طمع دنیاوی اوسکو چھپا کر اوسکے عوض مین کسی قدر دنیا کے دام وصول کرلئے پس جان لین کہ بہت

فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ
بہت ہی برے دام لے رہے ہین تو ان کو
الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ
جو اپنے کردار بد پر خوش ہوتے ہین اور چاہتے ہین کہ بن کئے نیک کامون کے
اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
اپنی تعریف چاہتے ہین عذاب سے خلاص نہ سمجھ
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
ان کو سخت درد کا عذاب ہوگا
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ
تمام آسمان اور سب زمین کا مالک تو اللہ ہے
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ
اللہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے اور آسمان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے
وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝
آگے پیچھے آنے میں عقلمندون کیلئے کئی ایک نشان ہین

ہی برے دام سے لے رہے ہین کیونکہ اسکے بدلہ مین انکو بہت ہی سختی اوٹھانی ہوگی اور پھر اسپر طرہ یہہ کہ نادم نہین ہوتے بلکہ الٹے خوش ہوتے ہین سو تو ان جاہلون کو جو اپنے کردار بد پر خوش ہوتے ہین اور کہ بن کئے نیک کامون کے اپنی تعریف چاہتے ہین عذاب سے خلاص نہ سمجھ بلکہ انکو سخت درد کا عذاب ہوگا۔ وہان پر انکی تیز زبانی ایک نہ چلیگی اور نہ کسی طرف بھاگ سکینگے اسلئے کہ تمام آسمان اور زمین کا مالک تو اللہ کا ہے پھر جاوین تو کہان جاوین کتنا ہی آپکو بچانا چاہین اوس کے عذاب سے کسیطرح چھوٹ نہین سکینگے وہ اللہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے جہان ہونگے وہان ہی انکو عذاب پہنچاویگا اگر اوسکی قدرت کا ثبوت چاہین تو آسمان و زمین کی پیدایش میں غور کرین کیونکہ آسمان و زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے آگے پیچھے ہونے میں عقلمندون کے لئے کئی ایک نشان ہین تم جانتے ہو عقلمند کون ہین جو کھڑے اور بیٹھے

شان نزول (لا تحسبن الذین) آنحضرت نے یہود سے ایک دفعہ ایکبات دریافت کی اونہون نے واقعی نہ بتلائی باوجود خیانت کے مستحق ... ۱۲
شان نزول (ان فی خلق السموت) فضول جھگڑون سے منہ پھیر کر اصل مطلب کیطرف توجہ دلانے کو یہہ آیت نازل ہوئی۔ معالم

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
وہ جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر
قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى
لیٹے ہوئے اللہ ہی کو یاد کرتے
جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ
رہتے ہین اور زمین وآسمان
فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ
کی پیدایش مین غور وفکر کرتے
الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
ہین کہ اے ہمارے مولا! تونے
هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا
اسکو عبث نہین بنایا تو پاک ہے
عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ
تو ہمکو آگ کے عذاب سے رہائی دے
مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
جسکو تو جہنم مین داخل کریگا تو وہ
اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ
ذلیل ہوگا اور ان ظالمون کا کوئی حمایتی ہوگا
رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ
اے ہمارے مولا ہمنے ایک پکارنیوالے (محمد) کو ایمان کیطرف پکارتے ہوئے

اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اللہ ہی کو یاد کرتے رہتے ہین اور زمین وآسمان کی پیدایش مین غور وفکر کرتے ہین اور ایسی عجیب عجیب حکمتین پاتے ہین نہ کہ دنیا دار جنکو بجز دنیاوی فوائد کے کسیطرف کا خیال ہی نہین ان عقلمندون کا خیال اصل اللہ کیطرف ہوتا ہے اسی لئے تو وہ کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا! تونے اسکو عبث نہین بنایا عبث کرنیسے تو پاک ہے بلکہ اسمین کئی حکمتین اور غائتین ہین منجملہ یہہ ہے کہ جوان مین سے تیری قدرت کا ثبوت پاکر تجھ کو مالک الملک قادر قدیم جانینگے اونپر تیرا انعام واکرام اعلیٰ درجہ کا ہوگا اور جو اپنے فوائد دنیاوی مثلاً جہاز رانی وغیرہ کے لئے ہی ان مین غور کرینگے اور تیری توحید اور اقرار ربوبیت سے بغرض رہینگے تو انکو عذاب اٹھانا ہوگا سو تو ہمکو پہلی قسم کے لوگون سے بناکر آگ کے عذاب سے رہائی دے اے ہمارے مولا! جسکو تو بسبب اوسکی بداعمالی کے جہنم مین داخل کریگا تو وہ سب کے سامنے ذلیل ہوگا ایسی ذلت کہ جس سے اوسکو کبھی نجات نہ ہوگی نہ تو تیرا ہی وعدہ بدلے گا اسلئے کہ تو سچا ہے اور ان ظالمون کا کوئی حمایتی ہوگا جو اس بلا سے اونکو چھڑائے۔ اے ہمارے مولا! قطع نظر ان دلایل کے جو آسمان زمین سے ہمنے سمجھے ہین ایک اور وجہ بھی ہماری ایمان کی ہے کہ ہمنے ایک پکارنیوالے (محمد) کو ایمان کے لئے پکارتے ہوئے سنا کہ لوگو

أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

اپنے رب کو مان لو پس ہم مان گئے اے ہمارے مولا!

ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا

تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور

مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا

اور ہمکو نیکوں کے ساتھ موت دے اے ہمارے مولا جو تو نے اپنے لوگوں

عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے ہمکو عنایت کر اور قیامت کے دن ہمکو ذلیل نہ کیجیو

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

بیشک تو اپنے وعدے سے خلاف نہیں کرتا　پس

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ

خدا نے ان کی قبول کیا کہ میں ہرگز تم میں سے کسیکا

عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ

کام ضایع نہیں کرونگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت

بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا

تم آپس میں ایک ہی ہو پس جن لوگون نے

وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي

وطن چھوڑا اور اپنے گھرون سے نکالے گئے اور میری

سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ

وجہ سے ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے تو ضرور

اپنے رب کو مان لو پس اسکو سنتے ہی ہم تجھ کو مان گئے اے ہمارے مولا! چونکہ اس ماننے میں ہماری کوئی دنیاوی غرض نہیں ہے بلکہ محض تیری ہی رضا جوئی منظور ہے پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور انجام کار ہمکو نیکبختوں کے ساتھ موت دے اے ہمارے مولا! جو تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے بعد مرنے کے ہمکو عنایت کیجو اور قیامت کے روز ہمکو ذلیل نہ کیجیو ہم تیرے وعدہ کے موافق اعزاز کی امید کرتے ہیں بیشک تو اپنے وعدے سے خلاف نہیں کرتا پس انکی دعا کرنے میں دیر نہ ہوئی تھی کہ خدا نے اونکی قبول کیا کہ تم گھبراؤ نہیں بلکہ تسلی رکھو میں ہرگز تم میں سے کسیکا کام ضایع نہیں کرونگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس لئے کہ تم سب آپس میں ایک ہی ہو کیا عورتیں اور کیا مرد سب کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دونگا پس سنو! جن

لوگون

نے

دین کی حفاظت

میں

اپنا وطن چھوڑا

اور اپنے گھرون سے

نکالے گئے اور میری

راہ میں ستائے گئے اور دین کے دشمنوں سے لڑے اور مارے گئے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
انکی برائیاں ان سے دور کرونگا اور ضرور انکو ایسے باغون مین داخل
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
کرونگا جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی اللہ کیطرف سے انکو یہ بدلہ ملیگا علاوہ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ
اسکے اللہ کے ہان اور بہی نیک بدلہ ہے - تو کافرون کو شہرون مین
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ
پہرنے سے دہوکہ نہ کہا ہو یہ تو تہوڑا سا اسباب ہے
ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لٰكِنِ
پہر انکا ٹہکانا جہنم مین ہوگا اور وہ بہت بُری جگہ ہے ہان جو
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین انکو لئے ایسے عمدہ باغ ہین جنکے نیچے نہرین
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
بہتی ہین ہمیشہ انہین مین رہینگے اللہ کے ہان کی مہمانی کہاینگے
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ
علاوہ اسکے جو نیک لوگون کیلئے اللہ کے ہان موجود ہے وہ سب دنیا سے بہتر ہے
الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَا
بعض اہل کتاب بہی اللہ کو مانتے ہین اور جو کچھہ تمہارے طرف اور
اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
انکی طرف اللہ کے ہان سے اتارا گیا ہے اللہ سے ڈرتے ہوئے مانتے ہین اور اللہ کے حکمون کے
ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ
عوض تہوڑے سے دام نہین لیتے انہین لوگون کیلئے اللہ کے
سَرِيْعُ الْحِسَابِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
ہان بدلہ ہے بیشک خدا اچہا بدلہ دینے والا ہے اے مسلمانو صبر کیا کرو اور صبر
سکہایا کرو اور تیار رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد پاؤ

تو ضرور انکی برائیان انسے دور کرون گا اور ضرور انکو ایسے عمدہ باغون مین داخل
کرون گا جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی اللہ کیطرف سے انکو یہ بدلہ ملیگا
علاوہ اسکے اللہ کے ہان اور بہی نیک بدلہ ہے جس سے وہ نہایت محظوظ
ہونگے یعنی خوشنودی خدا تعالیٰ اصل انعام اور اصل عزت تو یہہ ہے باقی ہے
ظاہری بناوٹ سو چند روزہ ہے اسکا کوئی اعتبار نہین جب ہی تو تجہہ کو
اسے مخاطب کہا جاتا ہے کہ تو کافرون کے جوش خروش سے شہرون مین
پہرنے اور ہر قسم کی سوداگری اور تارون اور ریلون کا ایجاد کرنے سے دہوکا
نہ کہائیو اس سے تو انکے دین کی مقبولیت سمجھہ کر بیٹہ نہ جائیو یہ تو تہوڑا سا دنیا کا
اسباب ہے پہر انکا ٹہکانا جہنم مین ہوگا جہان انکو ہمیشہ تک رہنا ہوگا
وہ بہت بُری جگہ ہے ہان جو لوگ انمین سے اپنے رب سے ڈرتے ہین انکے
لئے ایسے عمدہ باغ ہین جنکے نیچے نہرین بہتی ہین ہمیشہ انہین مین رہین گے
اللہ کے ہان کی مہمانی کہائینگے - علاوہ اسکے جو نیک لوگون کیلئے اللہ کے
ہان موجود ہے وہ سب دنیا سے بہتر ہے اس انعام و اکرام کو دیکہہ کر بعض اہل کتاب
بہی اللہ کو اکیلا مالک الملک مانتے ہین اور جو کچہہ تمہاری طرف اور نیز انکی طرف
اللہ کے ہان سے توریت و انجیل و قرآن اتارا گیا ہے اوسکو بہی اللہ سے ڈرتے ہوئے
مانتے ہین اور اللہ کے حکمون کو عوض دنیا کے تہوڑے سے دام نہین لیتے
انہین لوگون کیلئے اللہ کے ہان بدلہ ہے بیشک خدا اچہا بدلہ دینے والا ہے اے مسلمانو
یہ انعام و اکرام اگر حاصل کرنا ہو تو تکلیفون پر صبر کیا کرو اور صبر سکہایا
کرو اور وقت پر مقابلہ کیلئے بہی طیار رہو اور بڑی بات یہ ہے کہ اللہ سے ڈرتے
رہو تاکہ تم اوس اعزاز و اکرام کی مراد پاؤ ؞

تمت

شان نزول
لہ
وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
بعض لوگ اخلاص مند
یہود و نصاریٰ سے دین اپنا
چہوڑ کر مشرف باسلام
ہوئے انکے حق مین یہ آیت
نازل ہوئی ۱۲ معالم

شان نزول
لہ
اصْبِرُوْا مسلمانون کو
تکالیف پر صبر و شکیب
سکہانیکو یہ آیت نازل
ہوئی معالم

ع ۲۰

سورۃ النساء مدنیہ وھی مائۃ وست وسبعون آیۃ واربعۃ وعشرون رکوعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم

لوگو! اپنے پالنہار سے ڈرتے رہو جس نے تمکو

مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

ایک جان سے پیدا کیا پہر اوس ہی سے اوسکا جوڑا یعنی بیوی پیدا کی

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا

اور پہر ان دو سے بہت سے مرد اور عورتین پہیلائے اور خداوند

اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ

عالم سے ڈرو جسکے نام سے تم ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور قطع رحم کرنے سے

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ

بچتے رہو بیشک خدا تمکو دیکہہ رہا ہے اور یتیمون کا مال واپس دیدو

وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ

اور اچہے کے عوض میں خراب نہ دو اور اونکے مال اپنے مال ساتھ ملا کر کہا جاؤ

اے لوگو! چند احکام مالک الملک کیطرف سے تم کو سنائے جاتے ہین اونکو سنو اور عمل کرو سب سے اول اور ضروری یہ ہے کہ اپنے مولا حقیقی پالنہار سے ڈرتے رہو وہ مالک جسنے تمکو ایک جان سے پیدا کیا اس طرح کہ ایک جان یعنی آدم کو پیدا کیا پہر اوس سے اوسکا جوڑا یعنی بیوی پیدا کی پہر ان دونو سے بہت سے مرد اور عورتین پیدا کرکے تمام دنیا مین پہیلائے اور اوس مالک الملک خداوند عالم سے ڈرو جسکے نام سے تم ایک دوسرے سے بوقت ضرورت سوال کیا کرتے ہو اور نیز قطع رحم سے بچتے رہو بیشک خدا تمکو دیکہہ رہا ہے اس ڈرنیکا یہ مطلب نہین کہ صرف زبانی کہو کہ ہم ڈرتے ہین اور عمل اوسکے خلاف کئے جاؤ نہین بلکہ اوسکے سب احکام دل و جان سے مانو منجملہ اونکے یہ ہے کہ یتیمون کے مال جو تم پاس اونکی نابالغی کے زمانہ مین سپرد کئے گئے تہے اب اونکو جب وہ بلوغ کو پہنچ جاوین واپس دیدو اور اچہے کے عوض اونکو برا اور خراب دو اور ایسا بہی نہ کرو کہ اگر بوجہ ظاہری دنیاوی شرم کے سارا مال کہا جانے سے پرہیز کرو تو حساب کی ایچ پیچ مین لگا کر اونکے مال اپنے مال ساتھ ملا کر کہا جاؤ

شان نزول (واٰتوا الیتمیٰ اموالهم) ایک شخص کے پاس اوسکے ... یتیم بہتیجے کا مال تہا جب وہ بالغ ہوا ... طلب کیا تو ... اوسکے ... نہ دیا اوس ... ہوئی تب ...

اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا

یہ بڑا گناہ ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰى فَانْكِحُوْا

اور اگر تم یتیمون کے حق مین انصاف کرنے سے

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ

ڈرو تو اور عورتون سے نکاح کرو جو تمہارے لئے حلال ہین

وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً

خواہ ایک سے خواہ دو سے خواہ تین سے خواہ چار سے پھر اگر تم بے انصافی سے ڈرو

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى

یا لونڈی پر قناعت رکھو یہ بے انصافی سے بچنے کا بہت اچھا

اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ

ذریعہ ہے اور عورتون کے مہر خوشی سے دو

خبردار اس سے بچتے رہو اسلئے کہ یہ بڑا گناہ کا کام ہے اور یتیم لڑکیون کے بارے مین انصاف کرو اگر تم ان یتیمون کے حقین انصاف نہ کرنے سے ڈرو تو ان سے نکاح نہ کرو بلکہ اور عورتون سے نکاح کرو جو تمہارے لئے حلال کی گئی ہین خواہ ایک ہی کرو خواہ دو سے خواہ تین سے خواہ چار سے پھر اسمین بھی ایک شرط ہے کہ اگر تم زیادہ عورتین کرنے مین بے انصافی سے ڈرو تو بس ایک ہی سے نکاح کرو یا بصورت نہ پانے عورت منکوحہ کے لونڈی پر ہی قناعت رکھو یہ بے انصافی سے بچنے کا بہت اچھا ذریعہ ہے اور عورتون کے مہر

تعدد ازدواج

(مثنیٰ وثلث) اس آیت مین خدا نے اپنے اٹل قانون کے لحاظ سے مردون کو حسب ضرورت متعدد ازدواج کے نکاح مین لانیکا حکم دیا ہے اس مسئلہ (تعدد ازدواج) کے متعلق تو مخالفین نے جس قدر ورق سیاہ کئے ہین اون کا کچھ حساب نہین کسی نے اسی مسئلہ کی طفیل خدا کے پاک مذہب اسلام کو ظالم بتایا کسی نے آزادی بنی آدم کے مخالف کا خطاب عطا کیا کسی نے اپنے لکچرون مین کہا کہ اسلام سے بجز تعدد ازدواج کے کچھ بھی روشنی دنیا مین نہین آئی غرض کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ لیکن یہہ مسئلہ اپنی بناء قوی (قانون فطرت) کی وجہ سے ایسا مضبوط ہے کہ ایسے ویسے ہولکے جھونکون تو کیا بڑے بڑے زلزلون سے بھی متاثر نہین ہونے کا اس مسئلہ کی تصحیح اور مخالفین کے جوابات مین علماء اسلام نے بہت کچھ لکھا اور لکھتے ہین اور لکھینگے لیکن ہمارے خیال مین جبتک اسکی بنا اور قانون فطرت جس پر یہہ مبنی ہے بیان نہ کیا جاوے کسی دوسرے جواب کا ذکر موزون نہین اسلئے ہم اوس قانون فطرت کو پہلے بیان کرینگے جس پر اس مسئلہ کی بنا ہے۔

نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ
پھر اگر وہ بخوشی خاطر اوس مین سے کچھ تکو
نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝ وَلَا
چھوڑ دین تو اوسکو مزے سے بلا کھٹکا کھالو اور
تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ
بیوقوفون کو اپنا سارا مال جسکو اللہ نے
اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ
تمہارا گذارا بنا رکھا ہے حوالہ نہ کردیا کرو ہان اوس مین سے
وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَابْتَلُوا
کچھ اونکو کہلاتے پہناتے رہو اور بھلی بات کہتے رہو اور
الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ
جوانی کو پہنچنے تک یتیمون کا امتحان کیا کرو

خوشی سے دو۔ پھر اگر وہ بخوشی خاطر اوس مین سے کچھ تم کو چھوڑ دین تو اوسکو
مزے سے بلا کھٹکا کھالو اور بے وقوفون عورتون اور بچون کو اپنا
سارا مال جسکو اللہ نے تمہارا گذارہ بنا رکھا ہے حوالہ نہ کردیا کرو ہان اوس
مین سے کچھ اونکو کھلاتے پہناتے رہو اور اگر وہ زیادہ ہی تنگ کرین
اور تم اونکو بوجہ اونکی نادانی اور کم فہمی کے دینا مناسب جانو تو اون
پر سختی نہ کرو بلکہ بھلی بات کہتے رہو کہ تمہارا ہی مال ہے مین تو سکو
تمہارے ہی
لئے کماتا
ہون وغیرہ
وغیرہ اور جوانی
کو پہنچنے تک گاہے
بگاہے یتیمون کا امتحان کیا کرو۔ +

نظام عالم مین دنیا کی مختلف چیزون کی طرف نظر کرنے سے اتنا پتہ تو چلتا ہے کہ خالق کائنات نے ان سب چیزون
مین سے بعض کو مستعمِل (کام مین لانیوالی برتنے والی) اور بعض کو مستعمَلہ (قابل استعمال) بنایا ہے۔ بیجان چیزون
مین تو کچھ خفا نہیں کہ کپڑا برتن وغیرہ سب مستعملہ ہین۔ جاندارون مین سے بھی سوائے انسان کے باقی تمام حیوانات
انسان کے مستعملہ ہین مثلاً گھوڑا۔ اونٹ۔ ہاتھی۔ گائے۔ بیل۔ بھینس وغیرہ وغیرہ سب کے سب انسان کے لئے
مستعملہ ہین اور انسان انکا مستعمل (برتنے والا) ہے اسی طرح انسان کے دونو قسمون (مرد عورت) کو بھی دیکھین
کہ ان مین بھی یہہ دستور جاری ہے کہ دونو مساوی ہین۔ بعد غور اِس نتیجہ پر پہنچنا کچھ مشکل نہین کہ بیشک مرد مستعمل (برتنے
والا) اور عورت مستعملہ ہے۔ اس دعوی پر ہمارے پاس ہر طرح کے دلایل (فطری۔ عرفی۔ مذہبی) موجود ہین

دلایل فطریہ

(۱) غرض تزوج مین مرد مستعمل اور عورت مستعملہ ہے کیونکہ جبتک مرد جماع کرنا نہ چاہے عورت اوس سے جبراً نہین

شان نزول
۵
پہلی آیت کے ... صحابہ ... یتیمون
کا مال واپس کرنیکا
وقت دریافت
کیا اون کے حق مین
یہ آیت نازل ہوئی
معالم

فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ

پہر اگر اون مین کچھ ہوشیاری اور لیاقت پاؤ تو اون کے

أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ

مال دے دو اور فضول خرچی سے اور اون کے بڑا

يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ

ہو نیکے ڈر سے پہلے ہی جلدی سے کہا جاؤ جو غنی ہو وہ پرہیز کرے

كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ

اور جو فقیر ہو وہ دستور کے موافق لے لیا کرے پہر جب اونکو

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ

دینے لگو تو اون کے سامنے گواہ کر لیا کرو خدا اکیلا ہی

بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا

حساب لینے والا بس ہے نہین کیونکہ جو کچھ ان باپ

پہر اگر اون مین کچھ ہوشیاری اور لیاقت پاؤ تو اونکے مال جو تمہارے پاس امانت رکھے ہون دیدو اور اونکی شادی وغیرہ مین فضول خرچی سے اور اونکے بڑا ہونے کے ڈر سے پہلے ہی جلدی سے نکھا جاؤ کہ بڑے ہوکر تقاضا نہ کرین بلکہ اوس مال کو بذریعہ تجارت کے بڑہاؤ جو امین غنی ہو وہ اس کام کا عوض لینے سے پرہیز کرے اور جو فقیر ہو وہ اپنی محنت کا عوض دستور کے موافق اونکے مال سے لیا کرے پھر جب اونکو دینے لگو تو اون کے سامنے گواہ کر لیا کرو باوجود اسکے اگر کچھ خیانت کروگے تو جان لو کہ خدا اکیلا ہی حساب لینے والا بس ہے ایسا ہی نہ کرو کہ یتیمون کے ماں باپ مرتے وقت ناحق کی فضول خرچیون مین اونکا روپیہ اس خیال سے اڑا جاؤ کہ ہنوز یتیمون کے قبضہ مین نہین آیا اس لئے انکا نہین کیونکہ جو کچھ ان باپ

شان نزول

(لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ) ایک شخص انصاریون مین سے فوت ہوگیا ایک بیوی اور تین لڑکیین چھوڑ گیا اوس کا سب مال حسب دستور مشرکین عرب اسکے چچازاد بہائیون نے سمیٹ لیا اوسکی بیوی اور لڑکیون کو کچھہ نہ دیا اس واقع کے متعلق آیت نازل ہوئی — معالم بتفصیل منہ

راقم کہتا ہے لڑکیون کو حصہ دینا جیسا کہ مشرکین عرب پر دشوار تہا اسیطرح بلکہ اوس سے بڑہ کر زمانہ حال کے مسلمانون پر ہے ان سب آفتون کی جڑ حب دنیا ہے جسکی بابت حب الدنیا راس کل خطیئۃ ارشاد وارد ہے۔

بقیہ حاشیہ

نہین کہا سکتی ہان اگر مرد چبرًا چاہے تو کر سکتا ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ مرد مستعمل اور عورت مستعملہ ہے۔

(۲) آلہ جماع واستعمال مرد کو عطا ہوا ہے تو پہر مرد کے مستعمل ہونے مین کیا شک ہے؟

(۳) مرد عورت کی ظاہری شکل اور ہیئت بہی اس نسبت کو بیان کرتی ہے مرد کے چہرہ پر عمومًا وقت بلوغت بالون کا نکلنا

تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ

اور قریبی چھوڑ جاتے ہین اوس مین لڑکون

نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

کا حصہ ہوتا ہے اور ماں باپ اور قریبیون کے چھوڑے ہوئے مال مین

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝

لڑکیون کا بہی حصہ ہے خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ حصہ مقرر ہیگا

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

اور جب بانٹنے کے وقت قریبی رشتہ دار اور یتیم بچے

وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ

اور مساکین آجاوین تو اونکو بہی اوس مال مین سے کچھ دیا کرو

اور قریبی چھوڑ جاتے ہین اوسمین لڑکون کا حصہ ہوتا ہے گو اونکے قبضے مین بالفعل نہ ہو ایسا ہی ماں باپ اور قریبیون کے چھوڑے ہوے مال مین لڑکیون کا بہی حصہ ہے گو اونکے قبضے مین نہین ہے اور نہ وہ بوجہ اپنے ضعف بنیانی کے قبضہ کرسکتی ہین خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ موافق شریعت کے جو آگے حکم آتا ہے حصہ مقرر ہینگے - اور جب بانٹنے کے وقت قریبی رشتہ دار مفلس (جن کا حصہ اس مال مین نہین) اور کسی غریب آدمی کے یتیم بچے اور فقیر مساکین آجاوین تو اونکو بہی اوس مال مین سے احسانا کچھہ دیا کرو

اور عورت کا مونہہ ہمیشہ کے لئے صاف رہنا جو اوسکے مرغوب الطبع ہونے کا ایک قوی ذریعہ ہے اس نسبت کی قوی دلیل ہے +

(۴) اولاد کے حق مین ماں کا مشقت اور تکلیف شاقہ اوٹھانا حالانکہ وہ نطفہ یقینًا مرد کا ہے اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ عورت مثل ایک مزدور کے مستعملہ ہے اور مرد اوس کا مستعمل *

(۵) مرد کا عمومًا تنومند اور طاقت ور ہونا یہان تک کہ تمام طاقت کے کامون کا (مثل جنگ وغیرہ) سیکا متکفل ہونا اور عورت کا اس سے بالکل سبکدوش رہنا بہی اس امر کی دلیل باقرینہ ہے کہ مرد مستعمل اور عورت مستعملہ ہے

[۱] اس روشنی کے زمانہ مین بہی اس مسئلہ کے مخالفون سے یہ نہ ہوسکا کہ اپنے عورتون کو اس قابل بنادین کہ وہ بہی مثل مردون کے میدان جنگ مین آسکین - افسوس ہے یورپ کے بادریون پر جو عورتون کو **مساوی حقوق** دلانے کے خواہشمند ہین وہ بہی اس کام کی طرف توجہ نہین کرتے کہ عورتون کو ملٹری (جنگی محکمہ) مین داخل کراوین بہلا کرین کیسے قانون قدرت سے مقابلہ ہوا خالہ جی کا حلوا ہوا

منہ

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا
اور انکو اچھی بات کہو خاصکر جو لوگ کہ گر ... اولاد کے
مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ
پیچھے رہنے مین خوف کرتے ہین وہ خوف کرین اور
فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝
اللہ سے ڈرین اور معقول بات کہین
اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا
جو لوگ یتیمون کا مال بیجا طور سے کہاتے ہین
اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا
وے اپنے پیٹون مین آگ ہی بہرتے ہین

اور بغرض تسلی انکو اچھی بات کہو ہان ایسا بھی نہ کرو کہ ادن سایلونکو یتیم سمجھکر ایسے خوش کرنے لگجاؤ کہ تمام مال یا کوئی بڑا حصہ اوسمین سے انکو دیدو کہ جس سے ان یتیمون کا جو اصلی مالک ہین حرج ہو اس کام سے پرہیز کرو خاص کر جو لوگ اپنی کمزور اور نابالغ اولاد کے پیچھے رہنے مین خوف کرتے ہین کہ کوئی اون کا مال ضایع نہ کرے وہ تو اس معاملہ مین دل سے خوف کرین اور اللہ سے ڈرین کہ ایسے کام کیون کرتے ہین جس سے یتیمون کا حرج ہو اور اگر زیادہ ہی سایل پیچھے پڑین تو اونکو جواب مین معقول بات کہین کہ صاحب ہمارا اسمین بس نہین یہہ مال یتیمون کا ہے ہم تو صرف تقسیم کرنے کا حق رکہتے ہین حق تو سہارے اختیار مین تہا ہنی مشہود دیگر ورثا تم کو دیدیا زیادہ ہماری وسعت مین نہین۔ اگر یتیمون کا مال بیجا خرچ کروگے گو کسی دوسرے کو ہی دو خدا کے ہان اوس کا کہانا تمہارے ہی ذمہ ہوگا پھر یاد رکہو کہ جو لوگ یتیمون کا مال بیجا طور سے کہاتے ہین وہ جان لین کہ اپنی پیٹون مین آگ ہی

دلایل عرفی یعنی وہ دلایل جنپر کل بنی آدم بلالحاظ مذہب عمل کرتی ہین

(۱) عموماً شادی کرکے خاوند کا عورت کو اپنے گہر مین لیجانا اور وقت نکاح اوسکو کچھہ دینا اور گہر مین لیجا کر اوس پر مناسب حکمرانی کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ عموماً بنی آدم عورت کو مستعملہ جانتے ہین۔

(۲) عموماً بازارون مین عورتون کا زنا کیلئے مزین ہوکر بیٹھنا اور مردون سے عوض لیکر اون سے زنا کرانا اور مردون کا عوض دیکر اون سے بدفعلی کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ عورت بھی مثل دیگر اشیا خریدنی و فروختنی کے ہے۔

(۳) عموماً ہر قوم کا عورتون کو زیب و زینت سے مزین رکھنا اور اس زینت کو معیوب نہ سمجھنا بلکہ عورتون کا بھی طبعی طور سے اس طرف مایل رہنا اس امر کا ثبوت ہے کہ کل قومین عورت کو مستعملہ جانتی ہین +

+ اس امر کا زیادہ ثبوت لینا ہو تو ہماری ملک کے ہندؤنکی چال دیکھئے کہ کس طرح سے عورتون کو زینت لگا کر بازارون مین گشت کرایا کرتے ہین اور اسیطرح سے معیوب نہین جانتے۔ بلکہ جنٹلمین عیسائیون کی عورتین بھی مردون کی نسبت سباس کمر اور دیگر لوازمات ضروریہ سے مزین رہتی ہین - منہ

وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ
اور عنقریب وے جہنم میں جائینگے خدا تمکو اولاد کے حصوں
اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ
کی بابت حکم فرماتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر
فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ
ہے - پھر اگر عورتیں (دو) یا دو سے زیادہ ہوں
ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً
توان سب کے لئے دو تہائی چھوڑے ہوے مال میں سے اور اگر
فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ
ایک ہو تو اسکو نصف ترکہ ملیگا اور اوس میت کے ماں باپ کو

بہرتے ہیں جن کا انجام یہ ہوگا کہ عنقریب وے جہنم میں جائینگے
یہی نہیں کہ خدا تمکو غیروں کے مال کہانے سے روکتا ہے
بلکہ مسلمانوں کے اولاد کے حصوں کی بابت حکم فرماتا ہے

کہ مرد کا حصہ دو
عورتوں کے برابر ہوتا ہے
پھر اگر اوس میت کی وارث
عورتیں دو یا دو سے زاید ہوں
توان سب کے لئے دو تہائی

چھوڑے ہوئے مال میں سے ہے اور اگر ایک
ہو تو اوسکو نصف ترکہ ملیگا اور اوس میت کے ماں باپ کو

(۴) عورت کا حمل کی وجہ سے تکلیف اوٹھاکر بھی ہر مذہب میں بچہ کا باپ کی نسل سے ہونا ہی اس امر کا قرینہ بلکہ دلیل ہے کہ عورت مستعملہ ہے -

دلایل مذہبی یعنی وہ دستور العمل جو ہر ایک اہل مذہب تعلیم مذہب مانتے ہیں

سب سے پہلے اس امر میں ہم اپنے قدیمی مہربان عیسائیوں کی شہادت لیتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں بحیثیت مذہبی کیا فتوے دیتے ہیں کہ عورت مستعملہ ہے یا نہیں -
عیسائیوں کا دستور العمل جس کا نام "دعاے عمیم کی کتاب" ہے دیکھنے سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ عورت کو عیسائی بھی مستعملہ مانتے ہیں چنانچہ کتاب مذکور میں نکاح کی ترتیب کے بیان میں لکھا ہے کہ خادم الدین (پادری)

(يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ) اس آیت کے مضمون کی نسبت مسلمانوں کے دو گروہ سنی شیعہ مختلف ہیں - شیعہ اسے عام اور سب لوگوں کے حق میں جانتے ہیں حتے کہ انبیاء (علیہم السلام) کو بھی شامل بتلاتے ہیں یعنی جس طرح ہمارے مال اسکے حصے ہمارے ورثہ میں ہوتے ہیں اسیطرح انبیاء اور بالخصوص سید الانبیاء کے مال کے حصے ہونے چاہئیں - یہی وجہ ہے کہ جناب امیر المومنین ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے ترکہ نبوی تقسیم نہ کرنے سے یہ لوگ ناراض ہیں - نہ صرف ناراض بلکہ

مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ

چھٹا چھٹا حصہ ترکہ مین سے دیا جاوے بشرطیکہ میت کی اولاد

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ

بچہ بچی ہی ہو اور اگر اوسکے اولاد نہین ہے اور مان باپ ہی اوسکے وارث ہون

الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ

تو مان کا ثلث ہے اور اگر میت کے چند بہائی ہون تو مان کا چھٹا حصہ

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ

بعد ادائے وصیت کے جو میت کر مرے اور بعد قرض کے

آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

تم نہین جانتے کہ تمہارے باپ اور بیٹون مین سے کون تمکو

چھٹا چھٹا حصہ ترکہ مین سے دیا جاوے بشرطیکہ میت کی اولاد بچہ بچی ہی ہو۔ اور اگر اوسکی اولاد نہین ہے اور مان باپ ہی اوسکے وارث ہون تو اس صورت مین مان کا ثلث ہی اور باقی سب باپ کا اور اگر میت کے چند بہائی ہون تو ان کا چھٹا حصہ ہے یہ سب حصص بعد ادائے وصیت کے ہین جو میت کسی کے حق مین کر مرے اور بعد قرض کے جو کسیکا اوسکے ذمہ ہو یعنی اگر میت قرضدار مرے تو واجب ہے کہ اوسکا قرضہ ادا کر دو پھر اگر کچھ وصیت کر مرا ہے تو اوسکو موافق شریعت کے عمل مین لاؤ مال کو اسطرح بانٹو جس طرح ہم نے تمکو بتلایا یہ نہ سمجھو کہ فلان شخص زیادہ کا حقدار ہی اور فلان شخص کم کا تم نہین جانتے

مرد سے یہہ کہے۔ فلا نے (مثلاً زید) کیا تو اس عورت کو اپنی بیاہتا جورو ہونی قبول کرتا ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب نکاح کی پاکیزہ حالت مین اوسکے ساتھ زندگانی گزارے آیا تو اوس سے محبت رکھیگا اوسکو تسلی دیگا اوسکی عزت کریگا اور بیماری و تندرستی مین اوسکی خبر لیگا اور سب دوسریوں کو چھوڑ کر دونو کی زندگی بھر فقط اوسی کے ساتھ رہیگا۔ مرد جواب دے۔ ہان البتہ۔ تب قسیس عورت سے کہے فلانی (مثلاً ہندہ) کیا تو اس مرد کو اپنا بیاہتا شوہر ہونا قبول کرتی ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب نکاح کی پاکیزہ حالت مین اوسکے ساتھ زندگانی گذارے **آیا تو اوسکے حکم مین رہیگی اور اوسکی خدمت کریگی** اور اوس سے محبت رکھیگی اوسکا ادب کریگی اور بیماری و تندرستی مین اوسکی خبر لیگی اور سب دوسرون کو چھوڑ کر دونوں کی زندگانی بہر اوسیکے ساتھ رہیگی عورت جواب دے ہان البتہ۔ دعائیہ صفحہ ۲۶۲ مطبع افتخار دہلی اس سے زیادہ تاکید دیکہنی ہو تو افسیون ۵ باب ۲۲ آیت ملاحظہ ہو

نارضگی کو داخل ایمان جانتے ہین شیعہ نے اس مسئلہ کی آڑ مین اکثر صحابہ کو عموماً اور شیخین کو خصوصاً وہ صلواتین سنائی ہین کہ خدا اونکو صلواتین ہی بنائے۔ افسوس اس گروہ اسلام کے حال پر کہ انکو طبقہ اولی کا اتنا بہی لحاظ نہین کہ اونکی طفیل ہمکو اسلام پہنچا بالخصوص ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ (جن کے فضایل بعد تحریر مسئلہ فریقین کی کتابون سے ہم نقل کرین گے)

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ

زیادہ نفع پہنچا سکتا ہے کہ یہہ حصہ اللہ کیطرف

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَكُمْ

سے مقرر ہین بیشک اللہ بڑی علم والا بڑی حکمت والا ہے۔

نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن

تمہاری بیویون کے ترکہ مین سے بشرطیکہ اون کی

لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

اولاد نہ ہو تمہارے لئے نصف مال ہے اور اگر اونکی اولاد

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ

ہو تو تمکو ربع ملیگا بعد وصیت کے ہے

کہ تمہارے باپ اور بیٹون مین سے کون تمکو زیادہ نفع پہنچا سکتا ہے

اسی طرح کرو ہرگز اسکے خلاف نہ کرو اسلئے کہ یہہ حصہ اللہ کیطرف

سے مقرر ہین جو کچھ اوس نے حصے مقرر کئے ہین

وہی ٹھیک اور انصاف کے ہین بیشک اللہ

بڑے علم والا بڑی حکمت والا ہے۔ ابھی کچھ

حصے باقی ہین سو وہ بھی سنو! اور تمہاری

بیویون کے ترکہ مین سے بشرطیکہ اونکی

اولاد نہ ہو تمہارے لئے نصف مال ہے

اور اگر اونکی اولاد ہو تو تمکو ربع ملیگا

یہ حکم بھی بعد وصیت کے ہے

عبارت مذکورہ بالا ہمارے دعوی کی صریح شہادت ہے کہ عورت مستعار ہے جب ہی تو اوسکو ہانجنت اور تابع رکہے کی پادری صاحب ہی وصیت کرتے ہین جو مرد کو نہین (افسوس پادری صاحب یہان پر ساوی حقوق دلانا بہول گئے) اسکے بعد ہم اپنے پڑوسی **ہندوؤن** کا رواج دیکہتے ہین

رسالہ کہتری ہتکاری آگرہ مین یون لکہا ہے "بالپن مین والدین کی اور بعد شادی کے شوہر کی مرضی مطابق چلنا اون (عورتون) کا فرض قرار دیا ہے۔ اسی فرض کا انتقال شادی کنیا (کنواری) کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور بعدادائے اس رسم کے اسی معنے پر وہ اپنے سوامی (خاوند) کے اقتدار مین آجاتی ہے۔ والدین

کو (نہین اونکے دشمنون کو) تو ایسا کچھہ انہون نے سب وشتم کا ہدف بنایا ہوا ہے کہ بکنے سننے سے باہر ہے کوئی تو اونکو منافق بتلاتا ہے (معاذ اللہ) کوئی کافر کہتا ہے (نعوذ باللہ) غرض آئے دن آنجناب والا کے اعدا کا نیا نام تجویز ہوتا ہے وجہ یہہ کہ اونہون نے باوجود تقاضا جنابہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا (علی ابیہا وعلیہا السلام) کے آنحضرت کے مال سے اونکو حصہ نہین دیا اور حدیث بیان کردی کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماگئے ہوئے ہین کہ ہم انبیا کی جماعت ہین نہ کسی کے وارث

نحن معاشر الانبیاء لانرث ولانورث ماترکنا صدقتہ (بخاری)

يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا

جو مرتے ہوئے وہ کر جاویں یا قرض اور تمہارے چھوڑے

تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ

ہوئے مال سے انکا حصہ ربع ہے بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ ہو

وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

پھر اگر تمہاری اولاد ہے تو اون کا آٹھواں حصہ ہوگا تمہاری وصیت

تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ

اور قرض کے بعد اور اگر مرد یا عورت جسکی میراث بانٹنی ہے

كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ

ماں باپ اور بیٹا بیٹی نہیں رکھتے اور اوسکا ایک بھائی یا بہن ہے

جو مرتے ہوئے کر جاہیں یا کسی کا قرض اون

پر ہو اور تمہارے چھوڑے ہوئے مال

سے اون (تمہاری بیویوں) کا

حصہ ربع ہے بشرطیکہ تمہاری

اولاد نہ ہو۔ اور اگر تمہاری

اولاد بھی ہے تو اونکا

آٹھواں حصہ ہوگا

تمہاری وصیت

اور قرض کے بعد اور اگر مرد یا عورت جسکی میراث

بانٹنی ہے ماں باپ اور بیٹا بیٹی نہیں رکھتے اور اوسکا ایک بھائی یا بہن

کو اسباب کا حق حاصل نہیں رہتا کہ خلاف اوسکے سوامی کی مرضی کے اپنی مرضی کو مقدم مان کر اوس پر اوسپر کاربند ہونیکے خواستگار ہو سکیں "۔ رسالہ مذکورہ بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

مصنف رسالہ آریوں کے مقابل اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ بیوہ کا نکاح ثانی درست نہیں اس لئے کہ پہلی نکاح کے وقت لڑکی کا باپ یا کوئی دوسرا جایز ولی اپنی لڑکی اوسکے خاوند کو بخش دیتا ہے جسے ہندی میں

ہوئے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ مگر واہ رے **شیعو**! سعدی کے قول سے گلستان سعدی و درچشم دشمنان خار است کی تصدیق کرنیوالو! واہ رے ظنوا المومنین خیرا پر عمل کرنیوالو! واہ رے اللہ اللہ فی اصحابی سے ڈرنیوالو! کاش کہ آپ لوگ اس غیظ و غضب میں آنے سے پہلے اپنی کتابوں کا بھی مطالعہ کر لیتے۔ بھلا صاحب اگر حضرت ابوبکر نے محض ایک بہانہ بنایا تھا تو کس فائدہ کو اگر آن حضرت کی تقسیم جایداد ہوتی تو حضرت ابوبکر رضی صدیق کی دختر نیک اختر ام المومنین عایشہ صدیقہ کو بھی تو حصہ ملتا۔ جب اونہوں نے اپنی صاحبزادی بلکہ امیر المومنین حضرت عمر رض کی صاحبزادی کو بھی حصہ سے محروم رکھا تو اوسکی کیا وجہ۔ کیا خود دبا لیا یا اپنی اولاد کے نام پر رجسٹری کرا دیا یا بیت المال میں داخل

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ
تو ہر ایک کے لئے ان دونوں میں سے چھٹا چھٹا حصہ ہو اگر
مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ
اس سے زاید ہوں تو وے تہائی میں سب شریک ہوں
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ
بعد وصیت کی ہوئی کے اور بعد ادا قرض کے جس سے کسیکا
غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
نقصان نہ کیا ہو اللہ کا ہی حکم ہے اور اللہ
عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
سب کچھ جانتا حلیم ہے یہہ حدود خداوندی ہیں

تو ہر ایک کے لئے ان دونوں میں سے چھٹا چھٹا حصہ ہے اور اگر
اس سے زائد ہوں تو پورے تہائی میں سب شریک ہوں بعد
وصیت کی ہوئی کے اور بعد ادائے قرض کے جس سے کسیکا
نقصان نہ کیا ہو یعنی ثلث سے زاید وصیت نہ ہو اور ناحق کسی کا
قرض
بوجہ محبت
اپنے ذمہ لیا ہو
اللہ کا ہی حکم ہے اور جان لو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ظالم اور ظلم کو خوب
پہچانتا ہے باوجود اسکے پھر عذاب میں جلدی نہیں کرتا اس لئے
کہ نہایت حلیم ہے - یہہ حدود خداوندی ہیں

کنیا دان (کنواری کا ہبہ) کہتے ہیں جب وہ بخش چکا تو اب لڑکی باپ کے قبضہ میں نہ رہی پس نہ نکاح
ثانی کرانے کا ہی مجاز نہیں - **راقم** کہتا ہے یہہ دلیل نکاح ثانی بیوہ کے متعلق ضعیف[1] ہو یا قوی
اس سے ہمیں یہاں بحث نہیں - بہر حال اس سے صاف ظاہر ہے کہ اہل ہنود بھی عورت کو مذہبی تعلیم کے

[1] ضعف تو اسکا ظاہر ہے کہ وقت نکاح اپنی لڑکی کو خاوند کے جائز استعمال کیلئے مبین حیات بخشتا ہے نہ کہ غلام ہی بنا دیتا ہے ایسا کہ اگر خاوند چاہے
تو اوسے اپنی مملوکہ چیز کیطرح فروخت یا عاریت دیسکے ہرگز نہیں ایسا اختیار تو لڑکی کے باپ کو بھی نہیں تو اوسکی اختیار دہی سے خاوند کو کیسے ہوگا
اور اگر خاوند ایسا ہی بیوی کا مالک ہوتا تو اوسکے مرنیکے بعد اسکو وارثوں کو اوس بیوہ پر بھی وہی حق ہونا چاہئے جو میت کی دیگر اشیا مملوکہ پر ہے
پس جسطرح سے میت اوسکو استعمال کرتی تھی اوسی طرح اوس کا (بیٹا - بھائی وغیرہ) بھی کریں تو منع نہ ہونا چاہئے حالانکہ اس امر کی مذہبی
اجازت نہیں دیسکتے لہذا یہہ معنی تو درست نہ ہوئے پس ضرور ہے کہ یہہ ہبہ تا حین حیات بغرض استعمال متعلق خانہ داری کے ہوگا پس
اگر اس کنیادان کے یہہ معنی ہیں (اور ضرور یہی معنی ہیں) تو بعد فوت ہونے خاوند کے کوئی وجہ نہیں کہ لڑکی کا باپ سلسر خاوند نہ کرا سکے یا خود
لڑکی نہ کر سکے حیرانی کی بات ہے کہ ہمارے پڑوسی ہندوؤں کو کس قدر غلط فہمی اس مسئلہ میں ہے کہ تعدد ازدواج کی مخالفت اس بنا پر مرد و عورت
دونوں کو مساوی حقوق ہونے چاہئیں اور اس امر میں کہانتک پہنچے ہیں کہ مرد تو یکے بعد دیگرے جس قدر چاہے نکاح کرتا چلا جاے لیکن عورتکو ایک سے زاید کی اجازت نہیں
منہ

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

جو لوگ خدا اور اوسکے رسول کے حکم پر چلینگے خدا اونکو ایسے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

باغون مین داخل کریگا جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی ہمیشہ کیلئے

وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

اون مین ہی رہینگے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ اور اسکے

وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا

رسول کی بے فرمانی کریگا اور حدود خداوندی سے آگے بڑھ جائیگا

جو لوگ خدا اور اوسکے رسول کے حکم پر چلین گے خدا اونکو ایسے باغون مین داخل کریگا جنکے نیچے نہرین بہتی ہون گی نہ چند روزہ بلکہ ہمیشہ کے لئے اون مین ہی رہین گے اور اگر غور کرو تو یہی بڑی بہاری کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ اور اوس کے رسول کی بے فرمانی کرے گا اور حدود خداوندی سے آگے بڑھ جائیگا کہ جو کچھ خدا نے احکام بتلائے ہین اون کی پروا نہین کریگا اللہ اوسکو دوزخ کی آگ مین داخل کریگا

لحاظ سے ایک چیز بخشیدنی اور دادنی جانتے ہین - ایسی ہی دوسری شہادت ہندؤون کی طرف سے بہہ ہے کہ منوجی مہاراج کے ادھیا پانچوین کے شلوک ۱۴۶ مندرجہ ذیل ہین لڑکی ہو جوان ہو یا بوڑھی مگر ستری (عورت) کو واجب (جایز) نہین کہ اپنے گہر مین کوئی کام اپنی آزادی یا خودروی سے کرے بچپن مین ستری باپ کے بس مین رہے جوانی مین **خاوند کی تابعدار رہے** - رسالہ سناتن دھرم گزٹ لاہور نمبر ۵ جلد اول آریون نے تو عورت کو استعمال مین یہانتک بڑھایا ہے کہ اگر کسی مرد کے نطفہ مین ضعف ہو جسسے اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ خاوند عورت کو اجازت دیگر کسی دوسرے کا نطفہ ڈلوا کر اپنی اولاد بنا سکتا ہے (الہی پناہ) گویا عورت بہی مثل زمین وغیرہ کے ہوئی کہ جس کا مالک بوجہ ضعف کے اوسمین ہل نہین چلا سکتا تو کسی دوسرے کو دیکر پیداوار لے سکتا ہے - اس مسئلہ کو پنڈت دیانند بانئے فرقہ آریہ نے اپنے متعدد رسالون ستیارتھ پرکاش

کرلیا آخر کیا تو کیا ؟ وہی کیا جو آنحضرت (فداہ روحی) اپنی زندگی مین کیا کرتے تہے پہر اوس سے ابوبکر رض کو فایدہ کیا ہوا - ان نقول شیعہ اہلبیت کو محض تکلیف روحانی منظور ہو تو اوس حدیث کا کیا جواب جو خود شیعون کی مشہور کتاب

عن ابی عبد اللہ قال ان العلماء ورثة الانبیاء وذالك ان الانبیاء لم یورثوا | کلینی مین ابو عبد اللہ کی روایت سے مرقوم ہے کہ علماء ہی انبیا کے وارث ہین اس لئے کہ انبیاء **درہمون اور دینارون**

خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝

جہان اوسکو ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا اور اوسکو ذلت کا عذاب ہوگا

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ

جو تمہاری عورتون مین سے زنا کرین اون پر اپنے

فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ

لوگون (مسلمانون) مین سے چار گواہ مقرر کرلو

فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ

پس اگر وہ گواہی دین تو بالفعل اونکو تو گہرونمین بند رکہو

جہان اور کو ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا اور علاوہ اس کے اوس کو ذلت کا عذاب ہوگا احکام میراث کے بعد کچھ احکام تہذیب و شائستگی بھی سنو! تمہاری تہذیب کے بگاڑنیکا ذریعہ زنا ہے اسکے لئے سب سے پہلے عورتون کا انتظام ضروری ہے پس جو تمہاری عورتون مین سے زنا کرین اون پر اپنے لوگون (مسلمانون) مین سے بدکاری دیکھنے والے چار گواہ مقرر کرلو پھر اگر وہ قاضی کے سامنے گواہی دیدین تو بالفعل اونکی یہ سزا ہے کہ اونکو

اپنے گہرونمین بند رکہو

وغیرہ مین بیان کیا ہے غرض دنیا مین کوئی شخص نہ ایسا ہوگا جو ہمارے اس دعوی (عورت کے مستعملہ ہونے) کے خلاف کہنیکی جرات کرے اگر کریگا تو قانون قدرت کی مضبوط بنا اور زمانہ کا رواج اور تمام اہل مذاہب اوسکی تکذیب پر کمربستہ ہوجاوینگے۔ پس جبکہ عورت مستعملہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ حسب ضرورت مثل دیگر اشیاء مستعملہ (کرتہ کوٹ اچکن وغیرہ) کے اسکا تعدد جایز نہ ہو۔ اسی مضبوط بنا کی طرف خدا کی پاک کتاب قرآن شریف نے اشارہ کرکے مخالفون کے تمام سوالون کا دندان شکن جواب دیا ہے جہان ارشاد ہے الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا یعنی مردون کی حکومت عورتون پر دو وجہ سے ہے ایک تو قدرتی (جسکی شہادت نیچرل سٹڈی دلیل فطریہ دے رہے ہین) دوسری وجہ یہہ ہے کہ مرد اپنی کمائی مین سے عورتون کو خرچ وغیرہ دیتے ہین۔

درھما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثھم فمن اخذ بشیء منھا اخذ حظا وافرا۔ (کلینی کتاب العلم) کا ورثہ نہین چھوڑا کرتے وہ تو اپنی (علمی) باتون مین کی باتین ورثہ دیتے ہین پس جس نے ان باتون مین سے کچھ لیا اوس نے بڑا ایک حصہ عظیم لے لیا"۔ پس معلوم ہوا کہ اس مسئلہ کی وجہ سے شیعون کا رنج جناب صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے اپنے ہی ایمان کا تقاضا ہے، رہا دونو گروہون کی کتابون مین اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ انبیا کا ورثہ اونکی اولاد کو نہین ملا کرتا

حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
یہانتک کہ وے مرجاوین یا اللہ اونکے لئے کوئی
سَبِيْلًا ۝ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا
حکم بتلاوے جو دو مرد تم میں سے وہی کام کرین تو اونکو تکلیف پہنچاؤ
فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
پہر اگر وہ توبہ کرین اور اپنے اعمال کو درست رکہین تو اونکا پیچہا چہوڑ دو اللہ
كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ
توبہ قبول کرنیوالا نہایت مہربان ہے صرف اونہی لوگون کی توبہ
لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ
خدا قبول کرتا ہے جو غلطی سے برے کام کرین اور پہر جلدی سے توبہ کرین

بالکل کہین جانے نہ دو یہانتک کہ وے مرجاوین یا اللہ اونکے لئے کوئی حکم بتلاوے جو متعلق سزا ہو جسے بھگت کر پہر وہ چہوٹ جاوین چونکہ صرف عورتون کے رکنے سے زنا بند نہین ہوسکتا بلکہ ایک اور ذریعہ بہی زانیون کیلئے موجود ہے کہ لڑکون سے زنا کرین سو اسکی بابت بہی سنو کہ جو دو مرد تم مین سے آپس مین وہی لوطیون کا کام کرین اور اون کا زنا بشہادت ثابت بہی ہوجاوے تو اونکو تکلیف پہنچاؤ اور زبانی بہی لعن طعن کرو کہ تمنے بہت بیجا کیا جس سے تمہارے اعتبار اور نیکبختی مین فرق آگیا جب ہر طرف سے اونکو برا سننا ہوگا تو خود ہی اس فعل قبیح سے باز آجاوینگی پہر اگر وہ توبہ کرین اور اپنے اعمال کو درست کرین تو اون کا پیچہا چہوڑ دو خدا ہی اونکو معاف کریگا اسلئے کہ خدا توبہ قبول کرنیوالا نہایت مہربان ہے یہ بہی نہین کہ ہر ایک کی توبہ قبولیت کو پہنچ جاوے بلکہ صرف انہین لوگون کی توبہ خدا قبول کرتا ہے جو غلطی سے برے کام کرین اور پہر جلدی سے توبہ کرین

شبہ

اس تقریر پر یہہ شبہ کرنا جو عموماً اس مسئلہ کے مخالفین کیطرف سے کہا جاتا ہے کہ مرد عورت لذات نفسانی مین برابر ہین۔ پہر کیا وجہ ہے کہ مرد کو متعدد نکاحون کا حکم ہو اور عورت کو ایک وقت مین صرف ایک پر قناعت کا ارشاد گویا قانون قدرت کا مقابلہ ہے جو کسیطرح سے چل نہین سکتا جبکہ قدرت نے جیسا کہ ابہی ہم ثابت کر آئے ہین عورت کو منفعلہ بنایا ہے اور مرد کو مستعمل تو اون کو مساوی حقوق دینا یا دینے کا خیال کرنا گویا کہ پانی کو اوپر کیطرف کہینچنا اور ہوا کو نیچے کیطرف لانا ہے علاوہ اسکے ہم بداہتہً دیکہتے ہین کہ عورت مرد کی نسبت سے عموماً کم زور اور موانع قدرتی زمثل حیض و نفاس وغیرہ) کی وجہ سے بہت ہی کمزور ہوتی ہے اور بسا اوقات اوسین کئی ایک امور مثل حمل وغیرہ بہی ایسے ہوتے ہین جنکی وجہ سے جماع کو سخت کروہ جانتی ہے اس امر کا تجربہ انہین لوگونکو ہوگا

نکتہ

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ حدیث نبوی چونکہ مفسر قرآن ہے اسلئے اوس کا یہہ حق ہے کہ احکام عامہ قرآنی کے معنی بتلاتے ہوئے یہہ بتلاوے کہ اس عام سے سب افراد مراد ہین یا بعض۔ اس تفسیر کو عرف اصول مین تخصیص کہتے ہین

مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

سوان لوگون کو خدا معاف کر دیتا ہی اور خدا کو سب کچھ معلوم ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ

اور وہ بڑی حکمت والا ہے اور اون لوگون

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ

کی توبہ قبول نہین ہوتی جو بُری کام کرتے رہتے ہین یہانتک

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ

کہ جب کسیکو اونمین سے موت آ دی تو کہنے لگتا ہے کہ اب مین

لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ

توبہ کرتا ہون اور نہ اون لوگون کی توبہ قبول ہوتی ہی جو کفر کیحالت مین

سواون لوگون کو خدا معاف کر دیتا ہے اور خدا کو سب کچھ معلوم ہے کہ کون دل کے اخلاص سے توبہ کرتا ہی اور کون نہین اور وہ بڑی حکمت والا ہے اس قبول توبہ مین بھی اوسکی کئی حکمتین ہین

اور اون لوگون کی توبہ قبول نہین ہوتی جو بُرے کام کرتے رہتے ہین یہان تک کہ جب کسی کو اون مین سے موت آتی ہے تو مرتے وقت عذاب الٰہی دیکھہ کر کہنے لگتا ہے کہ اب مین توبہ کرتا ہون اور نہ اون لوگون کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کفر کی حالت مین مرتے ہین اور عذاب دیکھہ کر کہنے لگتے ہین کہ ہمنے توبہ کی

جو حمل کے وقت اس امر مین غور کرتے ہونگے یا علم طب سے اونکو کچھ واقفیت ہوگی ۔ نیز ہم اس فرق کی وجہ دوسرے طور سے بھی بضمن تقریر ثانی کرینگے اور اس شبہ کا جواب بھی اسی تقریر مین دینگے کہ اگر عورت مستعمل ہے تو مثل دیگر اشیا مستعملہ کے دو مالکون مین بھی مشترک ہونے مین کیا حرج ہے

(تقریر ثانی) تقریر اول تو بلحاظ قانون فطرت کے تھی اب ہم اس مسئلہ کے فوائد پر لحاظ کرتے ہین اور اوسکے خلاف کے نقائص بتلاتے ہین تاکہ "سالیکہ نکوست از بہارش پیداست" کے مطابق اس مسئلہ کا بھی کمال ظاہر ہو

سب سے بڑا فائدہ اس مسئلہ کا کثرت بنی آدم ہے اس امر (کثرت بنی آدم) کے ضروری اور اہم ہونے مین کسکو کلام ہے ۔ ذیل مین ہم ایک شہادت نقلی پیش کرتے ہین جس سے یہ ثابت ہوگا کہ کثرت بنی آدم ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ اوسکی فکر مین صرف مسلمان ہی نہین بلکہ تمام یورپ اور ایشیا وغیرہ ممالک اوسکو اہم سمجھتے ہین اور

علمائے اصول کی آپس مین گفتگو ہے کہ عام اپنے افراد پر یقینی اور قطعی دلالت کرتا ہے یا ظنی جمہور اور اکثر کا مذہب ہے کہ ظنی جو لوگ قطعی مانتے ہین وہ تو آیات کے عام حکم کو حدیث خبر واحد سے تخصیص نہین کرتے اور جو ظنی مانتے ہین وہ خبر واحد سے بھی تخصیص

عند جمہور العلماء اثبات الحکم فی جمیع ما یتناولہ من الافراد قطعًا و یقینًا عند مشائخ العراق و عامة المتأخرین

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
انکے لئے تو ہمنے دردناک عذاب طیار کر رکھا ہے مسلمانو
اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا
تمکو جایز نہیں کہ عورتون کے زبردستی سے مالک بنجاؤ
وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
اور نہ انکو بیجا تنگ کر کے روک رکھو کہ کسیطرح دئے ہوئے سے
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
کچھ واپس لیلو ہان جب وہ کھلی بیحیائی (زنا وغیرہ) کرین

انکی توبہ کہان انکے لئے تو ہمنے دردناک عذاب طیار کر رکھا ہے ایک اور امر بھی زناکے پھیلنے کا بڑا بھاری ذریعہ ہے کہ عورت مرد کی نارضامندگی جسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ابتدا مین عورتون کو مجبور کر کے نکاح کرایا جاتا ہے جیسا کہ عرب مین عموماً اور ہندوستان کی بعض قومون مین خصوصاً دستور ہے کہ جب ایک بھائی مرتا ہے تو اوسکے وارث یون سمجھتے ہین کہ یہ عورت بھی ہماری ورثہ کی چیز ہے جبراً و قہراً خود نکاح کر لیتے ہین یا اپنی مرضی سے کسی سے کچھ لیکر کرا دیتے ہین اور وہ بیچاری بوجہ لحاظ خاندان کے خاموش رہتی ہے مگر آخر کار دل کی بخیل کو کون دور کرے جس کا کبھی نہ کبھی ظہور ہو ہی جاتا ہے اسی لئے تمکو حکم ہوتا ہے کہ مسلمانو! تمکو جایز نہیں کہ عورتون کی زبردستی سے مالک بنجاؤ گو وہ ناراض ہون مگر زدہ بیکر ہی اون سے نکاح کر لو یا کسی سے بغیر مرضی اونکی کے کرا دو؟ اور نہ اونکو بیجا تنگ کر کے روک رکھو کہ کسی طرح سے دئے ہوئے مہر مین سے کچھ واپس لیلو ہان جب

شان نزول ﴿لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ﴾ مشرکین عرب کا دستور تھا کہ اگر ایک بھائی مرتا تو اوسکے وارث جہان اوسکی جایداد تقسیم کرتے اوسکی بیوی بھی جایداد مین شمار کر کے اوسپر کپڑا ڈال دیتے پھر جیسا سلوک چاہتے اوس عورت سے کرتے خواہ اپنے نکاح مین لاتے یا کچھ وصول کر کے دوسری جگہ نکاح کرواتے اس فعل شنیع سے روکنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ۔

تنبیہ: اسکے لئے مختلف ذرایع نکالے جاتے ہین مگر کیا مجال کہ کوئی اسلام کے تبلائے ہوئے ذریعہ کا مقابلہ کر سکے۔ پچھلے دنون علیگڈھ گزٹ مین ایک مضمون **کثرت بنی آدم** کے متعلق نکلا تھا جو ہمارے دعوی کی شہادت کامل ہے

تحقیق: وظنًا عند جمہور الفقہاء والمتکلمین وھو مذھب الشافعی والمختار عند مشایخ سمرقند حتی یفید وجوب العمل دون الاعتقاد ویصح تخصیص العام من الکتاب بخبر الواحد والقیاس - تلویح

جائز جانتے ہین لیکن یہ اختلاف بھی اونکا اوسی صورت مین ہے کہ عام کی تخصیص کسی حکم سے نہ ہو چکی ہو اگر تخصیص ہو چکی ہو تو پھر اوس آیت کی تخصیص کر لینے مین کوئی شکل نہین ۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ

اور عورتون سے موافق دستور کے نبہا کرو پہر اگر تم اونکو کسی

فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ

سے ناپسند کرو تو شاید کہ خدا تمہاری ناپسند چیز مین

خَيْرًا كَثِيرًا وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ

تمہارے لئے بہت سی بہتری کردے اور اگر ایک بیوی کو چھوڑکر

زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ

دوسری سے نکاح کرنا چاہو اور اوس کو بہت سا

قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا

مال دے چکے ہو تو پھر بھی اوس مین سے کچھ نہ لو

تو اس صورت مین اون سے بطور خلع کچھ لیکر چھوڑ دو تو جایز ہے ورنہ نہین

اور عورتون سے موافق دستور کے نبہا کرو پہر اگر تم اون کو کسیوجہ

(سیاہ فامی وغیرہ) سے ناپسند کرو تو بھی نبھاؤ شاید کہ خدا تمہاری

ناپسند چیزون مین تمہارے لئے بہت سی بہتری کردے کہ اون سے

کوئی اولاد صالح پیدا ہوجائے جو تمہاری فلاح دارین کے لئے

کافی ہو اور اگر ایک بیوی کو

چھوڑکر دوسری بیوی سے نکاح

کرنا چاہو اور اس پہلی کو

بہت سا مال دیچکے ہو تو پھر بھی

اوس مین سے کچھ نہ لو۔

"کثرت نفوس یعنی ترقی تعداد بنی آدم ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ یورپ کے ہر ایک گوشہ مین قابل غور وفکر قرار دیا گیا ہے

"فرانس کے ملک مین اس آخری زمانہ کے اندر انسانی تعداد مین ترقی نہونے کے سبب سے وہان کے منتظم اور علمائے

"سیاست (پولیٹیشن) کے اندر بہت اندیشہ پیدا ہوا اور جو کچھ تدابیر اس بارہ مین کیجا سکتی ہین اونکے اجرا مین

"گورنمنٹ فرانس برابر آگے کو قدم بڑہا رہی ہے ۔جرمنی مین اولاد کی بیشی مین ترقی دینے کے واسطے یہ تدبیر اختیار

"کیگئی ہے کہ جو اشخاص تین لڑکوں کے والدین ہوجائین اونکی اعانت گورنمنٹ کے خزانہ سے کیجاتی ہے اسقاط

"(جنین یعنی بچون کے گرنے) کے سبب سے جو نقصان کہ ترقی بنی آدم کے واسطے ہوتا ہے اوسکے انسداد کرنے کے واسطے

"بعض ملکون مین طرح طرح کی تدابیر جاری کیگئی ہین اور جہانتک ممکن ہوسکا ہے اوسکی روک کیگئی ہے خواہ اسقاط

"جنین کسی طرح سے ہو واضعان قوانین کی طرف سے اوسکو جرم قرار دئے جانے اور اوسکے ارتکاب کرنیوالون کے

پس اس مسئلہ مین دونو طرح سے بآسانی جواب ہوسکتا ہے۔ پہلا مذہب کہ عام قرآنی کی تخصیص خبر واحد سے جایز ہے مین

اسس موقعہ پر لینے کی کوئی خاص ضرورت نہین گو ہمارے نزدیک وہی صحیح ہے ۔ دوسرے مذہب پر بنا کرکے بھی ہم جواب

بآسانی دیسکتے ہین کیونکہ آیت توریث مخصوص البعض ہے اس لئے خاص اس فرد مین تخصیص کرنا کسی طرح منع نہین

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَكَيْفَ

کیا دئے ہوئے کو ناحق اور صریح ظلم سے لینا چاہتے ہو بھلا

تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ

کیونکر اسکو لیتے ہو حالانکہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو چکے ہیں

وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

اور وہ تمسے عہد مضبوط بھی لے چکی ہیں -

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا

اپنے باپ کی بیاہی ہوئی عورتوں سے نکاح مت کرو

مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ

مگر جو گذر چکا یہ بڑا بیحیائی کا کام ہے اور غضب کی بات ہے

کیا دئے ہوئے کو ناحق اور صریح ظلم سے لینا چاہتے ہو

بھلا کیونکر اوس کو لیتے ہو حالانکہ ایک دوسری سے بیوی خاوند

علیحدہ مل چکے ہیں اور وہ تمسے عہد مضبوط بھی لے چکی ہیں

کہ ہمارا تمہارا ہمیشہ کا نبھاؤ ہوگا - چھوڑتے ہو تو تم اپنی مرضی سے چھوڑتے

کیا قصور - ہاں یہہ بھی نہیں کہ ہر قسم کی عورت کو نکاح میں لے آؤ

بلکہ یہہ ضروری ہے

کہ اپنے باپ کی بیاہی ہوئی عورتوں سے نکاح مت کرو

مگر جو گذر چکا سو معاف ہے آیندہ ایسا نہ کرو اسلئے کہ

یہہ بڑا بیحیائی کا کام اور

غضب کی بات ہے

شان نزول

(ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم) مشرکین عرب میں عام دستور تھا کہ سوتیلی ماں سے نکاح کرنا معیوب نہیں جانتے تھے چنانچہ ایک شخص قیس نامی نے حضرت اقدس کے زمانہ میں بھی بعد انتقال باپ کے سوتیلی ماں کو نکاح کا پیغام دیا اوس نے کہا کہ میں آن حضرت سے مشورہ کرلوں - اِس واقعہ پر یہہ آیت نازل ہوئی - م بتفصیل منہ -

"سنگین سزائیں مقرر کئے جانیسے غرض صرف یہی ہے کہ ملک کی آبادی میں ترقی ہو"

"چونکہ تکثیر نفوس کا مسئلہ اہم مسئلہ ہے اور تمام سلطنت اور گورنمنٹ نے اوس کو نہایت ضروری اور اہم مسئلہ قرار دیا ہے"

"اس وجہ سے وہ ملک اور قومیں جسمیں توالد و تناسل زیادہ ہوتا ہے دیگر اقوام کی نظر تجسس کو اپنی طرف زیادہ مائل کرتی ہیں"

مختصر علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۶ع

المانع من الارث اربعۃ الرق وافرا کان اوناقصا والقتل الذی یتعلق بہ وجوب القصاص اوالکفارۃ واختلاف الدینین اما حقیقۃ کالحربی والذمی اوحکما کالمستامن والذمی اوالحربیین من دارین مختلفین - (واختلاف الدارین)

(شرائع الاسلام سراجی بلفظہ)

اب بیٹوں میں سے ایک غلام ہو یا ایک دوسرے کا قاتل ہو یا ایک دونوں سے کافر ہو یا ایک دونوں سے اہل اسلام کی رعیت ہو اور دوسرا حربی کفار کی ہو تو وراثت نہیں ملتی حالانکہ آیت سب کو شامل ہے کیونکہ مطلب آیت کا یہ ہے کہ

وَسَاۤءَ سَبِيۡلًا ۞ حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ
اور برا طریق ہے تمہاری
اُمَّهٰتُكُمۡ وَبَنٰتُكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ
مائین اور بیٹیاں اور بہنین اور پھوپھیاں
وَخٰلٰتُكُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ
اور خالائین اور بھتیجیاں اور بھانجیاں
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ
اور دودہ مائین اور ہمشیرین
مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَاۤئِكُمۡ
اور ساسین

اور برا طریق ہے علاوہ
اسکے تمہاری مائین اور
بیٹیاں اور بہنین اور
پھوپھیاں اور خالائین
اور بھتیجیاں اور بھانجیاں
اور
دودھ مائین اور
ہمشیرین
اور
ساسین

مضمون بالاسے ہمارے دعوی کا پورا ثبوت ہے کہ کثرت بنی آدم نہایت ضروری مسئلہ ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ کیا یہ اہم مسئلہ تعدد ازدواج کی صورت مین آسانی سے طے ہوسکتا ہے یا وحدت کی حالت مین۔ جسمین مرد کے تین برس مفت ضایع جاتے ہین مثلاً آج اگر عورت کو حمل ہوا تو اوسکے جننے کیوقت تک مرد کا اوسکے ساتھ جماع کرنا اس مسئلہ (کثرت اولاد) کے لحاظ سے بالکل بیفائدہ ہے کیونکہ رحم کا منہ بند ہوچکا ہے اب اوسمین نہ نطفہ جاسکتا ہے اور نہ ہی جانے سے کوئی فایدہ متصور ہے بعد جننے کے کچھ مدت تو عورت مین خواہ مخواہ علاوہ ضعف کے طبعی کراہت بوجہ غلاظت آلودہ ہونیکے رہتی ہے نیز اوس وقت مین جماع کرنے سے بچہ کو ضرر ہوتا ہے اس ضرر کو وہی محسوس کرسکتے ہین جنکو ایسے وقت مین جماع کرنے کا اتفاق ہوا ہو یا طبی قاعدہ سے واقف ہون کیونکہ مرد کی حرکت سے عورت مین ضرور ایک قسم کی حرارت پیدا ہوتی ہے جس سے اوسکے

"خدا تمہاری اولاد کے بارے مین تمکو حکم دیتا ہے" پس جیسے یہ افراد سب کے نزدیک اس حکم سے مستثنی ہین اسی طرح نبی کی وراثت بھی مستثنی ہے سو دلیل اس تخصیص کی وہی حدیث ہے جو **امام بخاری** نے بروایت **ابوبکر صدیق** آنحضرت سے اور کلینی نے بروایت امام **ابوعبداللہ** موقوف و مرفوع بیان کی ہے
ہان اگر یہ **سوال** ہو کہ جب انبیا کا کوئی وارث نہین ہوتا جیسا کہ حدیث فریقین سے ثابت ہے تو ان آیات قرآنی

وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ

اور تمہاری بیویوں کی جنسے تم صحبت کر چکے ہو

الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ

پہلی لڑکیاں جو تمہاری ہی پرورش میں

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ

ہوں سب حرام ہیں۔ ہاں اگر تم نے اپنی بیویوں سے جماع نہیں کیا

الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ

تو تم پر گناہ نہیں اور تمہاری صلبی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں

الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کا ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا بھی حرام ہے مگر جو گذرا (سو گذرا) خدا بخشنے

رَّحِيْمًا وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ

والا مہربان ہے اور خاوندوں والیاں عورتیں بھی حرام ہیں

اور تمہاری بیویوں کی جن سے تم صحبت کر چکے ہو پہلی لڑکیاں جو اکثر اوقات تمہاری ہی پرورش میں ہوں سب حرام ہیں ہاں اگر تم نے اپنی بیویوں سے جماع نہیں کیا تو تم پر ان منکوحہ کے بعد لڑکیوں سے نکاح کرنے میں گناہ نہیں۔ اور تمہاری صلبی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا بھی حرام ہے مگر جو گذرا (سو گذرا) کیونکہ خدا بخشنے والا مہربان ہے اور خاوندوں والیاں عورتیں بھی حرام ہیں

دودھ میں گرمی ہو کر بچہ کو ضرر ہوتا ہے اور اگر اس وقت (شیرخواری) میں حمل ثانی بھی ہو جائے تو از صعبت کیونکہ حمل کے ہوتے ہی دودھ بگڑ جاتا ہے ایسے وقت کا دودھ بچے کے حق میں ہر طرح سے مضر ہے۔
اور دودھ کی مدت وہ ڈیڑھ برس ہے تو کیا ہی کم ہوگی۔ پس نو مہینے حمل کے ملانے سے پونے تین برس کا مل یا کم سے کم سوا دو برس کا جماع اس مسئلہ کے لحاظ سے بالکل بیفائدہ ہے۔
اگر یہ سوال ہو کہ دودھ پلانیکو اور عورت رکھی جاوے تو اس صورت میں نقصان کا اندیشہ نہیں۔ تو اسکا **جواب** ہے کہ علاوہ اسکے کہ ہر ایک شخص کی مقدرت اور وسعت نہیں کہ وہ ہر ایک بچہ کیلئے ایک ایک دایہ بھی رکھ سکے۔ دایہ رکھنا بھی خلاف قانون فطرت ہے۔ کیونکہ قانون قدرت نے ان کو ہی اسلئے بنایا ہے کہ وہ بچہ کو دودھ پلائے یہی وجہ ہے

کا کیا جواب ہے جنمیں حضرت سلیمان کی وراثت حضرت داؤد سے اور حضرت یحییٰ کی وراثت کی دعا حضرت زکریا سے مذکور ہے تو اس کا **جواب** یہ ہے کہ ان آیات میں وراثت مالی مراد نہیں بلکہ علمی مراد ہے قرینہ اسکا یہ ہے

اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کِتٰبَ اللّٰهِ
مگر جن کے تم مالک ہوئے ہو یہ خدا کے حکم ہیں تمپر
عَلَیْکُمْ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ
اور ان کے سوا عورتیں زر مہر دیکر چاہو
تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ
تو جایز ہیں بشرطیکہ گھر باری بنو نہ مستی نکالنے کو
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ
پھر جتنے مال کے عوض تمنے ان سے تعلق کیا ہو انکا
اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ
حق مقرر شدہ حوالہ کرو اور بعد مقرر کرلینے مہر کے بھی کسی مقدار
فِیْمَا تَرَاضَیْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ
پر تم آپس میں راضی ہوجاؤ تو گناہ کی بات نہیں۔

مگر جنکے تم جنگ کی لوٹ میں مالک ہوئی ہو وہ بعد انتظار ایک ماہ تمکو حلال ہیں۔ یہ خدا کے حکم ہیں تمپر اور ان عورات مذکورہ بالا کے سوا عورتیں بطریق شرع زر مہر دیکر چاہو تو جائز ہے بشرطیکہ گھر باری بنو نہ صرف چند روزہ مستی نکالنے کو پھر جتنے مال کے عوض تمنے اون سے تعلق کیا ہو اون کا حق پورا مقرر شدہ حوالے کرو اور بعد مقرر کرلینے مہر کے بھی کسی مقدار کم یا زیادہ پر تم خاوند بیوی آپس میں راضی ہو جاؤ تو مضایقہ اور گناہ کی بات نہیں۔

کہ بعد ولادت بلا کسی دوا اور تدبیر کے ماں کو دودھ آجاتا ہے۔ اسی احسان کیطرف خداوند تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے الم نجعل له عینین ولسانا وشفتین وهدیناه النجدین اور بعد چھوڑنے بچہ کے خود ہی بند ہوجاتا ہے اور اگر یہہ بھی کہا جاوے تو حمل کے نو مہینے اور بعد ولادت ورنہ خون کا نقصان تو کسیطرح پورا نہیں ہوسکتا۔ پس اسی بہید سے اسلام نے متعدد ازدواج کو جایز رکھا ہے جو بالکل تہذیب ولسٹ کے مطابق ہو۔ اس صورت میں اسلام کا اگر کچھہ قصور ہے تو یہی ہے کہ اوس نے اِس تعداد کو بلا تعداد نہیں چھوڑا بلکہ چار میں محدود کردیا اور ساتھ ہی اسکے ایسا اختیار نہیں دیا کہ جو شخص چاہے کرسکے اور جس طرح چاہے معاملہ کرے بلکہ اوسکو بھی بہت سی مناسب قیودوں سے مقید کیا جس کا کسیقدر ذکر ہم کرینگے۔

کہ حضرت داؤد کے اور کئی بیٹے بھی تھے حالانکہ اونکی وراثت کا ذکر نہیں کیا بلکہ اونمیں سے خاص کر حضرت سلیمان کا ہی ذکر کیا۔ نیز اگر وراثت مالی ہوتی تو اس امر کا اظہار ہی کیا تھا کہ سلیمان داؤد کا وارث ہوا جبکہ وہ بیٹا تھا تو

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ

بیشک خدا جانتا ہو اور بڑی حکمت والا ہو اور جو کوئی تم مین

مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ

سے آزاد مسلمان عورتون سے نکاح کرنیکی مقدور نرکھتا تو

فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ

تمہاری ملوکہ مسلمان لونڈیون سے ہی نکاح کرلے

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ

اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہو بعض قوم بعض کی اولاد ہو

فَانْکِحُوْھُنَّ بِاِذْنِ اَھْلِھِنَّ وَاٰتُوْھُنَّ

پس انکے مالکون کی اجازت سے اون کے ساتھ نکاح کرلو

بیشک خدا جانتا ہے کہ کبھی خاوند بیوی خود ہی اپنی خوشی سے

ایسا کیا کرتے ہین اور

بڑی حکمت والا ہے

جو باہمی تعلقات ہین

سختی کا حکم نہین دیتا۔

اور جو کوئی تم مین سے آزاد مسلمان عورتون سے نکاح کرنے کی سبب

زاید خرچ ہونیکے مقدور نرکھتا ہو تو تمہاری ملوکہ مسلمان لونڈیون ہی

(نکاح کرلے) اون لونڈیون کے ایمان کی زیادہ کھوج کرنیکی حاجت نہین

ظاہر پر ہی اکتفا کرو اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہو باوجود ضرورت نکاح

کے لونڈیون کے نکاح سے عار نہ کرو اسلئے کہ اصل مین تم ایک ہی ہو

بعض قوم بعض کی اولاد ہو پس اگر تم کو ضرورت ہو تو اونکے مالکون کی اجازت سے اون کیساتھ نکاح کرلو بشرطیکہ

تنبیہ پس اس تقریر سے ان دونو شبہون کا جواب آگیا جنکے جواب دینے کا ہمنے اول وعدہ کیا تھا کیونکہ عورت کو اگر متعدد خاوندون کی اجازت ہو تو اس مسئلہ (کثرت بنی آدم) کے لحاظ سے بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک زمین مین جسمین تخم وغیرہ ایک کسان نے ڈالا ہوا ہے دوسرے کو اوسمین تخم ڈالنے کی اجازت دیجاے جسے کون نہین جانتا کہ بیہودہ پن ہے۔ اسی طرح اگرچہ عورت مستعملہ ہے اور مرد مستعمل لیکن عورت کے استعمال سے جن نتائج کی بلحاظ اس مسئلہ (کثرت بنی آدم بلکہ توالد وتناسل) کے امید ہے وہ اسکے اشتراک کی ہرگز ہرگز اجازت نہین دیتے علاوہ اس کے اس صورت مین اولاد مشتبہ رہکر کس کے نام سے کہلاوے گی۔ مثلاً ایک مسماۃ ہندہ کے چار خاوند زید۔ عمر۔ بکر۔ خالد ہین اب ہندہ کے حمل کا کون دعویدار اور مربی ہوگا جبکہ سب کے حقوق مساوی ہین اگر سب نے اگر اوسکی پرورش

تنبیہ اوس نے وارث ہونا ہی تھا اس بات کو علم اصول معقول کے جاننے والے بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہین ہوتا یہی جواب حضرت یحییٰ کی نسبت ہو کہ اگر وراثت مالی ہوتی تو قطع نظر اس سے کہ ایسے خیال ہو دی مال کا پیچھے کوئی وارث ہو انبیا کی شان سے کوسون دور ہین اس امر کا ذکر ہی کیا ضروری ہے کہ مجھے بیٹا ہو جو میرے مال

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

بشرطیکہ گہر باری باری بننا چاہین نہ کہ

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ

مستی نکالنا اور نہ چہپے چہپے دوست کہنےوالیان

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

اور ان کے مہر دستور اونکو دو پہر اگر نکاح مین آکر بیحیائی

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ

(زنا) کرین تو آزاد عورتون کی نسبت نصف سزا اونکو ہوگی

الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ

یہ ان کیلئے ہے جو تم مین سے بدکاری کا اندیشہ کرے

گہر باری بننا چاہین نہ کہ صرف مستی نکالنا ہی اونکو منظور ہو اور نہ چہپے چہپے دوست رکہنےوالیان کہ خاوند صرف پردہ پوشی کی غرض سے کرین اور در پردہ تعلق کسی اور سے رکہین اور بعد نکاح کے اونکے مہر حسب دستور اونکو دو۔ پہر اگر وے نکاح مین آکر بہی

بیحیائی (زنا)

کرین تو آزاد عورتون

کی نسبت نصف سزا

اونکو ہوگی یعنی پچاس درے

یہ لونڈیون سے نکاح کی تجویز اوسکے لئے ہے جو تم مین سے بدکاری کا اندیشہ کرے اور زنا مین مبتلا ہونیکا اوسے خوف ہو اور باوجود

کا ذمہ لے ہی لیا اور چند روز سے کام چلا ہی لیا تو نسبت کا کیا انتظام آخر نسبت اولاد کی تو ایک ہی باپ کیطرف ہوگی جو صورت مذکورہ مین محال ہے کیونکہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے۔ پس ایک عورت کو متعدد نکاح کرنے کی صورت مین یہ خرابیان ہین جنکی وجہ سے اسلام نے عورت کو اجازت نہین دی بلکہ مرد کو دی ہے جو سراسر قانون فطرت اور نیچر کے بالکل موافق ہے هذا مما تفردت به بالهام الله تعالى لعلك لا تجد مثل هذا في غير هذا التعليق۔

اب ہم اون ہدایات کا کسیقدر مختصر سا ذکر کرتے ہین جو اسلام نے تعدد ازدواج کے متعلق فرمائی ہین عام طور پر حسن سلوک کی ہدایت اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے کہ عورتون سے نیک سلوک کیا کرو عاشروهن بالمعروف (نساء) ایک جگہ فرمایا کہ جن عورتون سے تم مخالفت اور سرکشی پاؤ تو پہلے اونکو وعظ و نصیحت کرو اگر پہر بہی نہ مانین تو اون کو واللتي تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن في المضاجع واضربوهن فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن بستر ون سے الگ کردو اور اگر پہر بہی نہ مانین تو اونکو خفیف سی مار مارو“

وارث ہو جب بیٹا ہوتا تو اوس نے وارث ہونا ہی تہا۔ علاوہ اسکے یہہ کہ نہ صرف اپنی ہی وراثت کا مالک چاہا بلکہ آل یعقوب کی وراثت بہی اوسکے لئے مانگی تو کیا آل یعقوب کا وارث سوا اوسکے اور کوئی نہ تہا اپنے باپ کی وراثت تو بہلا ایک بات بہی تمام قوم کی وراثت ایکو کیسی ہوسکتی تہی جسکی حضرت زکریا نے درخواست کی حالانکہ خود ہی کہا

وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

صبر کرنا تمہارے لئے اچھا ہے اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ

خدا کو منظور ہے کہ تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ

اور تمکو پہلے بزرگوں کی راہ دکھاوے اور تمپر مہربانی کرے

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ

اللہ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے اللہ تمپر مہربانی کرنا

عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ

چاہتا ہے اور جو لوگ اپنی خواہش کے غلام ہیں

صبر کرنا تمہارے لئے اچھا ہے بشرطیکہ گناہ میں نہ پہنس جاؤ۔ اسلئے کہ لونڈیوں سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بہ تبعیت اپنی والدہ کی غلام ہوگی جس سے تمہاری اولاد میں ایک قسم کا نقصان رہیگا کیونکہ انکی آزادی دوسرے کے ہاتھ ہوگی اور اگر اس تجرد کی حالت میں تمہیں کسی نوع بدکاری کا دل میں خیال گذرے اور تم صبر پر ثابت قدم رہو تو اللہ ایسے خیالات کو معاف کریگا اسلئے کہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے تمہارے حق میں یہاں تک مہربانی ہے کہ خدا کو منظور ہے کہ تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرے اور تمکو پہلے دیندار لوگوں کی راہ دکھاوے اور تمپر مہربانی کرے اسلئے کہ اللہ جانتا ہے کہ تمہارا اخلاص اپنی حد کو پہنچ چکا ہے اور باوجود علم کے بڑی حکمت والا ہے اس رتبہ اخلاص پر اسکی حکمت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندوں سے ایسے معاملے کرتا ہے مگر اس مرتبہ والوں کے عموماً جہلا بدباطن بدخواہ اور دشمن ہوا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تمپر مہربانی کرنا چاہتا ہے۔ اور جو لوگ اپنی خواہش کے غلام ہیں ہر طرح سے

خاص اسی مسئلہ (تعدد ازواج) کے متعلق صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ اگر تمہیں بے انصافی کا خوف ہو تو ایک پر ہی گزارہ کرو یا صرف باندیوں سے جو تمہاری بیویاں کیطرح میں نبھا کرتے رہو۔ فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة او ما ملکت ایمانکم ذلک ادنی ان لا تعولوا۔ اسلام تمام بنی آدم کو جس مساوی نظر سے دیکھتا ہے دنیا میں شاید ہی کوئی مذہب ہوگا۔ میراث کے بارے میں بیٹا بیٹی دونو کو حصہ دلاتا ہے مرد کو عورت کا وارث

کہ میں اپنے پیچھے اپنے موالی سے ڈرتا ہوں بھلا ان سب کا وارث یحیی کیسے ہو سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آیت موضوعہ میں ان حضرات کا مالی ورثہ مراد نہیں بلکہ دینی خلافت ہے جو ہر طرح سے شان انبیاء کے لائق اور مناسب
یہ تقریر ہماری (متعلقہ تخصیص آیت توریث بعد تخصیص) تنزل سے ہے ورنہ یہ حدیث تو ایسی ہے کہ اس سے تخصیص کرلینا کسی فرق کے نزدیک بھی منع نہیں کیونکہ یہ حدیث متواتر یا کم سے کم مشہور ہے اسلئے کہ تمام امت سلفاً و خلفاً سنی و شیعہ سب کے سب اس بات کو مانتے ہیں کہ آنحضرت (فداہ روحی) کے ترکہ کی تقسیم نہیں ہوئی جسکی وجہ بھی باجماع امت یہی ہے

میں اتنی کثرت راویوں کی رکھنی ہو جس پر کذب کا احتمال ہو۔ منہ

اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا ۞ یُرِیْدُ اللّٰہُ

یہی چاہتے ہین کہ تم کسی سخت غلطی مین پڑو خدا تمہاری

اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

تکلیف مین تخفیف چاہتا ہے انسان کی

ضَعِیْفًا ۞ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْۤا

خلقت ضعیف ہے مسلمانو! ایکدوسرے

اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ

کا مال آپسمین برے طریق سے نہ کہاؤ ہان

تَکُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ

اپنی مرضی سے سوداگری کرو

یہی چاہتے ہین کہ تم کسی سخت غلطی مین پڑو جس سے تم پر عذاب خداوندی نازل ہو اور تم مورد عذاب ہو مگر اللہ کو ہر طرح سے منظور ہے کہ تمہاری فلاح دارین ہو جب ہی تو خدا تمہاری تکلیف مین تخفیف چاہتا ہے کیونکہ انسان کی خلقت عموماً ضعیف ہے چونکہ خدا کو ہر طرح سے تمہاری بہتری منظور ہے لہذا ایک امر ضروری سے جو عموماً بہت سی خرابیون کا سرچشمہ ہے تمکو مطلع کرتا ہے کہ اے مسلمانو ایک دوسرے کا مال آپسمین برے طریق دغا فریب چوری رشوت ظلم وستم سے نہ کہاؤ ہان ایک طریق ہے کہ اوس سے غیر کے مال کو کھا سکتے ہو وہ یہہ کہ اپنی مرضی سے سوداگری کرو جسمین دو نے تگنے چوگنے بھی کرلو تو مضایقہ نہین

(لا تاکلوا اموالکم) اہل عرب مین جوا شراب خواری ایک بڑا فخر سمجھا جاتا تھا چنانچہ اون کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے لوٹ مار تو اون کا رات دن کا شیوہ ہی تھا ایسے افعال شنیعہ سے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم منہ

بتاتا ہے تو عورت کو بھی مرد کے ورثہ سے حصہ مقرر دلاتا ہے عورت کے مال سے مرد کو بالکل بے تعلق بتلاتا ہے حتیٰ کہ زر مہر مین سے بھی مرد کو اختیار نہین کہ بدون اجازت عورت کے کچھ دبالے چنانچہ ارشاد ہے کہ

وآتوا النساء صدقاتهن نحلة فان طبن لكم عن شئ منه نفسا فكلوه هنيئا مريا (النسا)

عورتون کو اونکے مہر خوشی بخوشی بغیر کسی دل آزاری کے دیا کرو پھر اگر وہ اپنی مرضی سے اوسمین سے کچھہ تمکو چھوڑین تو اوسے بخوشی خاطر لے لو۔ ذرہ اسکے مقابل انگلستان جیسے مہذب ملک کا حال بھی سن لو کہ وہان عورتون کی تجہیز تھیٹرہال کے تماشہ دیکھنے کے کچھہ اور بھی وقعت ہے

کہ ابوبکر صدیق نے ایک حدیث اس باب مین بیان کی تھی کہ انبیاء کا ورثہ تقسیم نہین ہوا کرتا جسے ایک فریق سُنی تو صحیح مانتے ہین اور دوسرے فریق شیعہ تسلیم نہین کرتے۔ مگر چونکہ وہ روایت اونکی کتابون مین بھی موجود ہے اسلئے اونکو بھی اسکی تسلیم سے چارہ نہ ہوگا۔ پس بہرحال ابوبکر صدیق تک تو متواتر ہوئی اون کے بعد آنحضرت تک چونکہ صحابہ نے سنکر

وَلَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

اور اپنے بہائیون کو قتل مت کرو خدا تمپر مہربان ہے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ

جو کوئی کام سرکشی اور ظلم سے کرتا ہی رہے گا تو ہم

نُصْلِيْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اِنْ

اوسکو آگ مین ڈالین گے یہ اللہ پر آسان ہی ہان اگر

تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اگر تم بڑے بڑے گناہون سی جن سے تمکو روکا جاتا ہے

اور اپنے بہائیون کو قتل مت کرو - یہ احکام تمہاری ہی فائدہ کو خداوند تعالی بیان فرماتا ہے اسلئے کہ خدا تمپر مہربان ہی ہان جو کوئی باوجود سُننے احکام خداوندی کے بازنہ آئیگا بلکہ یہہ کام قتل وقتال سرکشی اور ظلم سے کرتا ہی رہے گا تو ہم بہی اوس کو جہنم کی آگ مین ڈالین گے گو وہ کتنا ہی رئیس کیون نہ ہو ضرور ہی اوسکو سزا ملیگی کیونکہ یہہ اللہ پر آسان ہے کہ بڑے بڑون کو بہی سزا دے سکتا ہے ہان ہم اتنا تو بتقاضائے رحمت ضرور کرینگے کہ اگر تم بڑے

بڑے گناہون سے (جیسے شرک کفر - زنا - چوری - غیبت شکایت وغیرہ) جن سے تمکو روکا جاتا ہے

عورتون کے حقوق کے باب مین قدیم رسوم سے قطع نظر کرکے صرف انگلستان کے قانون کو دیکہا جاوے کہ ان لوگون نے باایہمہ اصلاح وتہذیب عورتون کے حق مین کیسے جور وحیف کو جائز رکہا ہے اور مردون کی خود رائی کے تابع کر دیا ہے نکاح کے بعد بہت سے احکام مین عورت کی ذات ہی قائم نہین رہتی وہ اپنے نام سے کوئی معاہدہ نہین کرسکتی اور اوسکی ذاتی جائداد جو قبل نکاح سے حاصل کی ہو وہ بہی شوہر کے ملک مین آتی ہے اور اوسے اختیار ہوتا ہے جیسے چاہے اوسے صرف کر دے - عورت کو اتنا ہی حق نہین ہوتا کہ وہ اپنے نام سے یا اپنی ذات خاص کیلئے ضروریات خرید کرے یا منگوا بہیجے - گو مرد پر نان ونفقہ عورت کا واجب ہے مگر انگلستان مین اوسکی تعمیل کا کوئی صاف ذریعہ نہین ہے اور نہ عورت کو روٹی کپڑے کی نالش کرسکنے کا حکم ہے - مگر کچہہ ضمنی صورتین نکالی گئی ہین اور نیز بہت سی طرح بدسلوکی اور اذیت کے ایسے جن کا کچہہ چارہ نہین

اس امر سے انکار نہین کیا تو ضرور ہی کہ اونہون نے بہی آنحضرت ﷺ سے سنا ہوگا - پس حدیث احاد نہ رہی بلکہ متواتر یا کم سی کم مشہور ضرور ہوئی پس اس مسئلہ کے متعلق فرقہ نیچریہ وما یتعلق بہا منکرین احادیث بہی اگر اس بنا پر اعتراض کرین کہ احادیث احاد کا اعتبار نہین چونکہ یہ مسئلہ (عدم تقسیم ترکہ انبیا) حدیث پر مبنی ہے اسلئے صحیح نہین " تو اونکا جواب بہی ہماری تقریر بالا مین آگیا ہی کیونکہ قطع نظر اس بحث سی کہ احادیث احاد حجت ہین یا نہین خاص اس مسئلہ مین بالطریق آسان ہم کہہ سکتے ہین کہ یہ حدیث

سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًاؕ

باز رہو گے تو تمہاری غلطیوں کو ہم معاف کر دینگے

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی

اور تمکو بڑی عزت کی جگہ مین داخل کرینگے اور جن امور کیساتھ

بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا

خدا نے بعض کو بعض پر بڑائی دے رکھی ہو انکا خیال تک بہی

وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ وَ

نکرو ۔ مردون کو مردون کے کئے سے اور عورتون کو عورتون

سْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ

کے کئے سے حصہ ہو اور اللہ سے اوسکا فضل و کرم مانگو

باز رہو گے تو تمہاری غلطیون کو ہم معاف کر دینگے اور تمکو بعد مرنیکے بڑی عزت کی جگہ (جنت) مین داخل کرینگے ۔ پس اگر یہ عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اخلاقی برائیون کی جڑ یعنے حسد نہ کیا کرو اس حسد کا ازالہ سرے سے یون ہو سکتا ہے کہ جو کچھہ خدا نے تمکو دیا ہوا ہے اوسی پر قناعت کرو اور جن امور کے ساتھ خدا نے بعض کو بعض پر برائی دے رکھی ہے اسکا خیال تک بہی نہ کرو اور یاد رکھو کہ مردون کو مردون کے کئے ہو اور عورتون کو عورتون کے کئے حصہ ہے کوئی کسی کا بدلہ نہین لیگا مرد نیک و بد جو کچھہ کرین گے اونکو ہو گا عورتین نیک و بد جو کچھہ کرینگی اونکو ملیگا پس تم ان بیہودہ خیالات تمنی ۔ حسد وغیرہ سے باز آؤ اور اللہ سے اوسکا فضل و کرم مانگو ٹھیک

(لاتتمنوا) مرد کے لئے عورت کی نسبت دو گنا حصہ کر عورتون نے خواہش ظاہر کی کہ ہمین مردون سے کمی کیون رکہی حالانکہ ہم زیادہ محتاج معاش ہین اس آرزو سے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی ۔ م تفصیل میں

نہ عورت کی کوئی فریاد سنتا ہے نہ عدالت کچھہ کر سکتی ہے گو عورت اپنے شوہر سے مفارقت کرلے عرصہ سے الگ رہے مگر جو کچھہ جایداد وہ حاصل کریگی وہ شوہر ہی کی ہو گی اگر عورت پیشتر کچھہ بندوبست نہ کر لے تو عورت کا وہ مال و اسباب جو اوسنے ایام مفارقت مین حاصل کیا ہے اوسکے شوہر کے قرضخواہ اوس سے لے سکتے ہین ۔ مرد کو اپنی کل جایداد کا اختیار حاصل ہے چاہے وہ اپنے حین حیات مین غیرون کو دیجائے عورت کو کچھہ نہین مل سکتا جب ایسے دستور جاری

چونکہ متواتر یا کم سے کم مشہور ہے جو دونو گروہون کی کتابون مین موجود ہے اسلئے اسپر اسی ٹوٹے ہوئے ہتیار سے حملہ کرنا کہ احادیث احاد حجت نہین ۔ صحیح نہین ۔

بعد فراغت مسئلہ ہذا کے ہم ابوبکر صدیق اکبر کی حدیث مذکور کے فضایل مختصر فریقین کی کتابون سے نقل کرتے ہین ۔ کل دنیا کی تاریخین اس پر متفق ہین کہ بعد پیغمبر (علیہ السلام) کے عرب کے مسلمانون مین ایک عجیب ہل چل مچگئی تہی ایکطرف مسیلمہ کذاب

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا
سب کچھ جانتا ہے　اور ہر ایک　مال مین　جو
تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَالَّذِيْنَ
ماں باپ　اور قریبی رشتہ دار چھوڑ مرین ہمنے
عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
حصہ دار مقرر کئے ہین　اور جن لوگون سے تمکو دوستی کا عہد پیمان کئے
كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝
ہین انکا حصہ بہی دیا کرو سب چیزین خدا کو سامنے　ہین

خدا سب کچھ جانتا ہے پس تم جسے مانگو ہم تمہاری ہر ایک حاجت مناسب مصلحت پوری کرینگے مگر دنیاوی ہیر پہیر اور ترقی تنزل اور کمی زیادتی کے متعلق نہ گہبرایا کرو اور

چونکہ ہر ایک مال مین جو ماں باپ اور قریبی رشتہ دار بہن بھائی بیوی خاوند چھوڑ مرین ہمنے حصہ دار مقرر کئے ہین پس مارے حسد او رنج سکے اونکے حصے نہ دباؤ

بلکہ ہر ایک کو پورا پورا دیا کرو اور جن لوگون سے تمکو دوستی کے عہد پیمان کئے ہین اونکے ساتھ بہی ہمدردی کرو

اور اون کا حصہ مرشد بہی جو کچھ دوستی تمپر واجب ہو پورا دیا کرو اور جان رکہو کہ سب چیزین خدا کے سامنے ہین

ہون اور مرد تنگ مزاج اور سوم کی ناک ہو تو عورت کی بڑی حق تلفی ہوتی ہے علاوہ ازین بعض باتون مین عورتون کی رعایت اور مردونکی حق تلفی بہی ہے - جرایم سنگین مین تو نہین مگر اور جب مون مین اگر عورت اور مرد دونون اوسکے مرتکب ہوئے ہون تو عورت سزایاب ہوگی - احصان (خاوند داری) کی وجہ سے عورت کو یہان تک پروانگی ہے کہ زنا کی سزا سے بہی محفوظ ہے اور اگر عورت اپنے شوہر کا کیسا ہی مال متاع لیجاوے اوسکی پرسش نہ ہوگی اگر کوئی غیر شخص صرف مال کی لالچ سے (بغیر زنا) عورت کے ساتھ اوسکے شوہر کا مال نکلوا لیجاوے تو اکثر صورتون مین تو دونو مین سے ایک ہی سزا پاوے غرض یہ سب افراط تفریط کے بیموقع قانون ہین جنکی مہذب قومین پابند ہین گو اب اوسکے ابطال کیلئے بہت کچھ زور مارتے ہین اور اوسکی شناعت اور قباحت رفع کرنے کو حیلے بہی پیدا کئے ہین مگر وہ امیرون کیلئے اوسط اور ادنی درجہ کی قومین اون سے محروم ہین البتہ سکاٹ لینڈ کے قانون بعض باتون مین کچھ معقول ہین مگر پہر بہی سب کے سب **احکام الٰہی او روحی** کی اصلاح کی محتاج ہین

منہ　اسلام کی دنیوی برکتین ص۱۸

نے زور پکڑ کر اپنی نبوت کا نشان بلند کیا جسکے ساتھ کئی ایک قبیلے ملگئے - دوسری طرف منکرین زکوٰۃ وغیرہ نے بغاوت شروع کر دی یہان تک کہ بجز مکہ مدینہ (زادہما اللہ شرفًا) اور کوئی ہی مقام ہوگا جہان بغاوت نہ پہیل گئی ہو اس سب بلائے ناگہانی کو صدیق اکبر رضنے بڑی متانت اور جوانمردی سے فرو کیا - ایک طرف مسیلمہ کذاب کو مارا دوسری طرف تمام ملک مین امن قایم کرکے صرف اڑہائی سال کی مدت خلافت مین دمشق تک فتح بہی کرلی آخر انہی ملک شام

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ
مرد عورتوں پر *
عَلَی النِّسَآءِ بِمَا
حاکم اس لئے
فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ
ہین کہ اللہ نے ایک کو
عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَا
دوسرے پر بڑائی دی
اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ
رکھی ہے اور وہ اپنے مال خرچ کرتے ہین پس جو عورتین

یہ نہ سمجھو کہ ہم کو میراث مین حصہ ادہ ملا ہے وہ بلا وجہ ہی خدا کی معبودیت کا حق رکھتے ہین جیسا کہ بعض مردون نے اپنا دُگنا حصہ سنکر یہہ جانا کہ ہمین نیک اعمال کا بھی دُگنا ہی بدلہ ملیگا سو یہ خیال اون کا غلط ہے

کیونکہ مرد عورتون پر حاکم اور افضل اسلئے ہین کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر بڑائی دے رکھی ہے کہ مرد بہ نسبت عورتون کے فہم فراست مین عموماً بڑہکر ہوتے ہین اور نیز اس وجہ سے کہ وہ اپنے مال بیویون کے نان و نفقہ اور مہر مین خرچ کرتے ہین جیسی اونکی حاجتین بہ نسبت عورتون کے زیادہ ہون ویسا ہی اون کا حصہ بھی زاید کیا گیا ہے عورتون کو چاہئے کہ اس مصلحت خداوندی کو سمجھین اور بمقابلہ اس خرچ کے خاوندون کی تابعداری کرین پس جو عورتین نیک ہین اونکی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے خاوندون کی تابعدار

شان نزول

* (اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ) ایک صحابی سعد بن ربیع نامی نے اپنی بیوی کو جنگل مین ایک طمانچہ مارا اوسکے باپ نے حضرت اقدس کی خدمت مین شکایت کی آپ نے فرمایا کہ عورت اوس سے بدلہ لیلے مگر چونکہ ایسا قاعدہ عام طور پر عورتون کو ادب سے مانع تھا اوس پر یہہ آیت نازل ہوئی۔ م بتفصیل منہ

رضی اللہ عنہ وارضاہ کیا ایسے مخصوص مین کسی دشمن اسلام کا کام تھا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کر دکھا دیا کیا یہہ وقت ایسا نہ تھا کہ اگر ابوبکر صدیق ذرہ سی بھی غفلت کرتے تو اسلام عرب سے کیا کل دنیا سے اٹھ گیا ہوتا۔ مین سچ کہتا ہون قطع نظر اون احسانات کے جو صدیق اکبر نے آنحضرت کی زندگی مین اسلام اور اہل اسلام پر کئے تھے جنکی بابت خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابابکر (مشکوٰۃ باب مناقب ابی بکر)

منتظر ہین کہ مین نے سب کے احسانات کا عوض دیدیا مگر ابوبکر کا عوض مجھ سے نہ ہوسکا۔ بعد وفات کا احسان مسلمانون پر ایسا ہے کہ تاقیامت اونکی گردنین اوسکے شکر سے سبکدوش نہین ہوسکتین۔ اس وقت جو کچھ اسلام کی تازگی یا نام و نشان ہے اسکے متعلق اس کہنے مین بالکل مبالغہ نہین کہ ابوبکر ہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے چونکہ یہہ مضمون بموقع ہے اسلئے بطریق اختصار علاوہ شہادت متفقہ مذکورہ بالا کے ایک حدیث دونو فریق (سنی شیعہ)

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ

خاوند کی تابعدار ہین بمقابلہ اسکے جو اللہ نے انکو

اللّٰهُ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ

حقوق محفوظ رکہے ہین غائبانہ محفوظ رکہتی ہین اور جن عورتون کی

فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ

تم شرارت معلوم کرو انکو سمجہاؤ پہر اپنے بسترون سے انکو علیحدہ کردو

وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

اور مارو پہر اگر تمہاری فرمانبرداری کرین تو بیجا الزام

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا

لگانے کی فکر نہ کرو خدا ہی سب سے بلند اور بڑا ہے

كَبِيْرًا وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا

اور اگر خاوند بیوی مین مخالفت پاؤ

ہین اور بمقابلے اسکے جو اللہ نے اون کے حقوق محفوظ رکہے
ہین خاوندون کے اسباب اور اپنے آپ کو غیرون کے سامنے
آنے سے غائبانہ محفوظ رکہتی ہین ایسی عورتون کی تم بہی قدر کرو
اور جن عورتون کی تم شرارت معلوم کرو پہلے انکو آہستگی سمجہاؤ۔ پہر اگر
نہ مانین تو اپنے بسترون سے انکو علیحدہ کردو پہر بہی اگر نہ سمجہین
اور باز نہ آوین تو خفیف سا انکو مارو۔ پہر اگر تمہاری فرمان برداری
کرین تو اس خیال سے کہ ہم حاکم ہین اُن پر بیجا الزام لگانے کی
فکر نہ کرو تم سب جہان کے حاکم تو نہین ہو خدا ہی سب سے بلند اور
بڑا حاکم ہے پس وہ باوجود بڑا ہونے کے رحم کرتا ہے تو تم صرف چند
روزہ حکومت پر اتنا زور کیون کہاتے ہو اور اگر خاوند بیوی مین مخالفت
پاؤ جو معمولی کوشش سے رفع صلح
نہ ہو سکتی ہو

کی کتابون سے نقل کرکے حاشیہ کو ختم کرتے ہین

عن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعی ابا بکر اباک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول انا اولی ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر (مشکوۃ باب مناقب ابی بکر)

عائشہ صدیقہؓ نے کہا ہے کہ مجہے پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکر کو بلا کہ مین لکہدون اور فیصلہ کردون ایسا نہ ہو کہ کوئی متمنی اس بات کی تمنی کرنے لگے کہ میرے سوا کوئی خلافت کے لائق نہین حالانکہ ابوبکر ہی خدا کو اور سب مومنون کو منظور ہے (کیا ہی واقعی بات ہے)

شیعون کی مشہور کتاب **کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ** مین لکہا ہے کہ امام ابوجعفر سے کسی نے پوچہا کہ تلوار کے قبضہ کو چاندی سے مرصع کیا کرون امام نے فرمایا ہان **ابوبکر صدیق** بہی اپنی تلوار کو چاندی سے مزین کر لیا کرتے تہے سائل نے کہا حضرت! آپ بہی ابوبکر کی نسبت صدیق کہتے ہین! امام اپنی جگہ سے کہڑے ہو کر بڑے زور سے فرمانے لگے کہ **نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق** جو اسکو صدیق نہ جانے خدا اوسکو دنیا و آخرت مین سچا نکرے (خدا چاہے ایسا ہی ہوگا)

منہ

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا
توایک منصف مرد کے کنبہ سے تجویز کرو اور ایک عورت کے کنبہ
اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا
سو اگر وہ دونو ملکر صلح کرانی چاہینگے تو اللہ بھی ان میں صلح کی توفیق
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ وَاعْبُدُوا
دیگا بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا اور خبر رکھتا ہے اسکی عبادت
اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
میں مصروف رہو اسکا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ماں باپ کے
اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
ساتھ احسان کرو قریبی رشتہ داروں اور یتیموں
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ
اور مسکینوں اور نزدیک اور دور کے پڑوسیوں
الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ
سے اور ساتھ والوں سے اور مسافروں
السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اور غلاموں سے بھی احسان کرو خدا متکبروں
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ
اترانے والوں سے محبت نہیں کرتا جو خود بھی
يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
احسان سے رکتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں

اور کنبے میں سے دو پنچ یعنی ایک منصف مرد کے کنبہ سے تجویز کرو اور ایک عورت کے کنبہ سے اگر وہ دونو منصف ملکر صلح کرانی چاہینگے اور نیک نیتی سے کوشش کرینگے تو اللہ بھی ان میں صلح کی توفیق دیگا بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اور ہر ایک شے سے خبر رکھتا ہے چونکہ اکثر دفعہ عورتوں سے جھگڑے مفضی الی النزاع ہو جایا کرتے ہیں لہذا مناسب ہے کہ ہمیشہ جو اس طرف نہ جھکے جاؤ بلکہ خدا کی توحید کا عالم میں نقارہ بجاؤ اور اللہ کی عبادت میں مصروف رہو کہ تمہارے بخشنے کا بھی لوگوں کو اثر ہو اور ہیچ وجہ اسکا شریک کسیکو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو جیسا کہ انہوں نے تم کو ابتدا سے پرورش کیا نہ صرف ماں باپ سے بلکہ قریبی رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور نزدیک اور دور کے پڑوسیوں سے اور ساتھ والوں سے خواہ گاڑی میں ہی چند منٹ تک تمہارے ساتھ ہوں اور مسافروں اور غلاموں سے بھی احسان کرو کیونکہ توفیق ہوتے مخلوق سے احسان نہ کرنا ایک طرح کا تکبر ہے اور خدا متکبروں اترانے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ جو خود بھی احسان سے رکتے ہیں اور اپنی طبیعت کے موافق اور لوگوں کو بھی بخل ہی سکھاتے ہیں مثلاً اگر کوئی ان سے کچھ طلب کرے تو دینا درکنار
اوپر سے اپنے آپ کو
ایسا محتاج ظاہر کرتے ہیں

وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاَعْتَدْنَا
اللہ کے دئے ہوئے فضل کو چھپاتے ہیں ہم نے ایسے ن
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
ناشکرون کے لئے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے جو لوگ
اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
کے دکھانیکو خرچ کرتے ہیں اور اللہ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ
اور قیامت کے دن کو نہیں مانتے جسکا شیطان
لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۚ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ
دوست بنے اسلئے تو بہت ہی برا دوست ہے بہلا انکا کیا
لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا
خرچ تہا اگر وے خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور اللہ کے
مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝
دئے ہوئے خرچ کرتے ہیں اللہ انکو خوب جانتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ
خدا کی عادت نہیں کہ ایک ذرہ بہر بہی ظلم کرے جسقدر بہی نیکی ہو
حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا
تو اوسے بہی دگنا کرتا ہے اور بڑا بدلہ دیتا ہے۔

کہ گویا اللہ کے دئے ہوئے فضل مال و دولت عیش و آرام کو چھپاتے ہین جو ایک قسم کی سخت ناشکری ہی پڑے کرین اور یہہ بھی سن لین کہ ہمنے ایسے ناشکرون کے لئے ذلت کا عذاب طیار کر رکہا ہے جیسا کہ یہہ لوگ دنیا مین اپنی ذلت ظاہر کرتے ہین ویسے ہی قیامت مین ذلیل و خوار ہونگے اور انہین کے بہائی ہین وہ بہی جو لوگون کے دکہانے کو خرچ کرتے ہین اور اللہ پر ایمان نہین رکھتے اور قیامت کے دن کو نہین مانتے کہ امید نیک جزا کی رکہین بلکہ شیطان نے ان کو سخت گرداب مین پہنسا رکھا ہے کیون نہ ہو جس کا شیطان دوست بنے تو پہر اوسکے ایمان کی خیر کہان اسلئے کہ وہ بہت ہی برا دوست ہے یارانہ گانٹھ کر فریب دیتا ہے بہلا ان کا کیا خرچ تہا کہ اگر وے خدا کو جیسا کہ وہ واحد لاشریک ہے مان لیتے اور ساتھ ہی اسکے قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور اس خیال سے کہ خدا سب کامون کا بدلہ دیگا اللہ کے دئے ہوئے مال مین سے خرچ کرتے تو ضرور ہی انکو بدلہ ملتا اسلئے کہ اللہ انکو خوب جانتا ہے۔ علاوہ اسکے خدا کی عادت نہین کہ ایک ذرہ بہر بہی ظلم کرے اگر ذرہ جتنی بہی نیکی ہو تو اوسے بہی اپنی مہربانی سے دگنا کرتا ہے اور اپنے پاس سے علاوہ اوس نیکی کے اخلاص کامل دیکھ کر بڑا بدلہ دیتا ہے۔ بہلا یہ ریاکار دنیا مین تو خدا سے نڈر لوگون کے دکھلانے کو کام کرتے ہین جہان انکے دل کا کہوٹ لوگون کے دل ہی چھپا رہتا ہے قیامت کے روز

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ

جب ہم ہر ایک جماعت مین سے ایک ایک گواہ

وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؁

لاوینگے اور تجھہ کو بھی ان ریاکارون پر گواہ بنا دینگے

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا

اوس دن کافرون اور رسول کے نافرمانون

الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ وَلَا

کی آرزو ہوگی کاش زمین مین دبائے جاوین

يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ؁ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ سے کچھہ نہ چھپا سکین گے مسلمانو!

اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى

نشے کی بدمستی مین نماز کے قریب بھی نجاؤ

حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا

جبتک کہ اپنی بات کا مطلب نہ سمجھو اور نہ بے غسلی

عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ

کی حالت مین جبتک غسل نہ کرلو لیکن مسافری

مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ

مین اگر تم بیمار ہو یا سفر مین جارہے ہو یا کوئی تم مین

مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

سے پاخانہ پھر کر آیا ہو یا تمنے عورتون سے صحبت کی ہو پھر

انکا کیا حال ہوگا۔ جب ہم ہر ایک جماعت مین سے ایک ایک گواہ لاوینگے اور تجھہ کو بھی ان ریاکارون پر گواہ بنا دین گے۔ اوس دن ان کافرون اور رسول کے نافرمانون کی آرزو ہوگی کہ کاش زمین مین دبائے جاوین۔ اس قدر ذلت کا باعث یہہ ہوگا کہ گواہون کی گواہی سے سب راز عیان ہوجائینگے اور خود بھی اللہ سے کچھہ نہ چھپا سکین گے۔ مناسب بلکہ واجب تو یہہ تھا ایسی ریاکاری کرتے ہوئے خدا سے جو ان کے دلون کے حال سے واقف ہے حیا کرتے کیونکہ حیا کی صفت خدا کو نہایت پسند ہے جو لوگ اوس سے حیا کرتے ہین وہی انجام کار فلاح یاب ہون گے۔ جبہی تو مسلمانون کو حیا داری سکہاتا ہے کہ مسلمانو! خدا سے شرم کرو نشے کی بدمستی مین اسکے حضور مین نماز کے قریب ہی نہ جاؤ جبتک کہ اپنی بات کا مطلب نہ سمجھو اور نہ بے غسلی کی حالت مین نماز پڑھو جبتک غسل نہ کرلو لیکن مسافری کی حالت مین اگر ہو تو اسکا حکم آگے آتا ہے[۱] ہے اگر تم بیمار ہو یا سفر مین جا رہے ہو یا کوئی تم مین سے پاخانہ پیشاب پھر کر آیا ہو یا تم نے عورتون سے صحبت کی ہو پھر ان سب صورتون

[۱] شان نزول لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ شراب کی حرمت سے پہلے بعض صحابہ نے مستی مین نماز پڑھنی شروع کی تو سورہ کافرون مین لا اعبد کی جگہ اعبد پڑھ رہا جس سے معنے دگرگون ہوگئے اس پر رکوع کی آیت نازل ہوئی م

مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

تمکو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو منہ

بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا

اور ہاتھون کو مٹی ملو بیشک خدا بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ

کیا تم ان کتاب والون (یہود و نصاری) کو نہین دیکھ چکا

يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

کہ بدینی کو دام دیکر خریدتے ہین اور دل سے چاہتے ہین کہ کسی طرح

السَّبِيْلَ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا

تم بھی سیدھی راہ سے بہک جاؤ اور اللہ تمہارے دشمنون کو خوب جانتا ہے اسی

وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ

ہی تمہاری کارسازی اور حمایت کو کافی ہے بعض یہودی خدا کے کلام کو بھی

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ

موقع مناسب سے بدل ڈالتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمنے سن لیا اور

عَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا

نہین مانا ہماری سن تیری کوئی نہ سنے اور زبان مروڑ کر دین مین طعن کرنیکو

تمکو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو طریقہ اس تیمم کا یہہ ہے کہ موںہہ اور ہاتھون کو مٹی ملو جس سے تمہاری خدا کے حضور مین خاکساری پائی جائے اور اس خاکساری سے عفو کی امید رکھو بیشک خدا بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے اس خاکساری کے بھید کو جو لوگ نہ سمجھین اور جھٹ سے اعتراض کرین تو تو (اے محمد) انکی طرف کان بھی نہ لگا۔ کیا تو ان کتاب والون (یہود و نصاری) کو آنکھون سے نہین دیکھ چکا کہ کس طرح کی بے ایمانیان کرتے ہین گویا کہ بدینی کو دام دیکر خریدتے ہین اور پھر اسی پر ہی بس نہین بلکہ ساتھ ہی اسکے دل سے چاہتے ہین کہ کسی طرح سے تم بھی سیدھی راہ سے بہک جاؤ مگر تم ان سے مطمئن رہو اللہ تمہارے دشمنون کو بہہ ہون یا اور انکے بہائی بند خوب جانتا ہے اللہ ہی تمہاری کارسازی اور حمایت کو کافی ہے اوسکے ہوتے کسی کی حاجت نہین ان کتاب والونکی کہانتک تمکو سنائین ایسے ایسے کام کرتے ہین کہ جن سے یون سمجھا جائے کہ گویا خدا سے ہی منکر ہین بعض یہودی تو اس حد کو پہنچ چکے ہین کہ خدا کے کلام کو بھی موقع مناسب سے بدل ڈالتے ہین اور تیرے سامنے آکر کہتے ہین کہ ہمنے آپکا ارشاد سن لیا اور جی مین کہتے ہین کہ نہین مانا اور چلتے ہوئے بددعا بھی دیتے ہین کہ اے نبی ہماری سن خدا کرے تیری کوئی نہ سنے اور زبان مروڑ کر دین مین طعن کرنیکو تجھے مخاطب کر کے

شان نزول

(اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ) یہود کی شرارت یہانتک پہونچی تھی کہ مارے رنج اور حسد کے حضرت کی خدمت مین آتے تو چپلا کی طرح زبان مروڑ مروڑ کر گالیان دیتے۔ گو اون گالیون کو مسلمان نہ سمجھتے لیکن وہ اپنے جی مین خوشی مناتے انکی اس مخفی خباثت پر اطلاع دینے کو یہ آیت نازل ہوئی۔

✦ راعنا کے دو معنے ہین "ہمکو دیکھئے" اور "ہمارے چرواہے" یعنی کمینے یہودی دوسرے معنے مراد لیتے اور مسلمان اول سمجھتے ۱۲

بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ
معنی کر نیکو راعنا کہ جاتے ہین اگر کہتے ہیں ہمنے
قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا
سُنا اور تابع ہوئے سُنئے اور ہماری طرف نظر
لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
کیجیے تو یہ ان کے لئے بہلی اور درست ہوتی لیکن
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ يَا أَيُّهَا
خدانے انکی بے ایمانی کیوجہ سے انکو اپنی رحمت سے دور کردیا ہے
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا
اے کتاب والو ہماری اتاری ہوئی کلام کو مانو
مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ
تمہاری پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہے پہلے اس سے
وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ
کہ ہم کتنے مونہوں کو بگاڑکر انکی پیٹھ کی شکل پر الٹ دین یا
كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ
جیسی کہ ہفتہ والون پر کی تہی اور اللہ کا حکم ہوکرہی
مَفْعُولًا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ
رہتا ہے یہ تو ہرگز نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف کرے

جس سے جانتے ہین کہ ہمنے بہت اچہا کام کیا ہے حالانکہ ان کے حق مین یہ کارروائی سراسر مضر ہے ہان اگر تیری حضور مین اگر یون کہتے کہ صاحب جو کچھ آپنے فرمایا ہمنے خوب سُنا اور اوسکے تابع ہی ہوئے ہماری گذارش فدویانہ سُنئے اور ہماری طرف نظر شفقت کیجئے تو یہ گفتگو ہر طرح سے اونکے لئے بھلی اور درست ہوتی کہ انجام کار اونکو ذلت نہ پہنچتی جو اوس پہلی گفتگو سے پہنچنے والی ہے۔ لیکن خدانے انکی بے ایمانی اور سخت دلی کی وجہ سے اونکو اپنی رحمت سے دور کردیا۔ سواب سوا کسی قدر ظاہری ایمانداری کے خدا کی باتون کو دل سے نہین مانین گے۔ اب ہم تم سب کو مخاطب کرکے ایک بھلی بات بتلاتے ہین جسکا جی چاہے مانے جسکا جی چاہے انکار کرے سنو! اے کتاب والو (یہود یا عیسائیو) ہماری اوتاری ہوئی کلام کو مانو جسکے انکار کی تمہارے پاس کوئی وجہ نہین نہ تو وہ بذات خود غلط ہے اور نہ وہ تمہارے عقاید سابقہ کے خلاف ہے بلکہ تمہاری پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہے کہ بیشک توریت انجیل کی اصل تعلیم خدا کی اوتاری ہوئی ہے۔ یہی دو وجہ کسی امر کے انکار کی ہوتی ہین کہ یا تو وہ امر بذات خود صحیح اور مدلل نہین ہوتا اور اگر مدلل ہو تو ربا اوقات انسان کے مسلمات سابقہ کا مخالف ہوتا ہے اسلئے وہ اسکو تسلیم کرنیسے اعراض کرتا ہے سو ان دونو وجہون مین سے کوئی وجہ بھی نہین پائی جاتی پس تمہین مناسب بلکہ واجب ہے کہ اوسکو مان لو پہلے اس سے کہ کتنے ہی مونہوں (کافرون) کو ہم بگاڑکر انکی پیٹھ کی شکل پر الٹ دین یا اونپر لعنت کرین جیسی کہ ہفتہ مین زیادتی کرنیوالون پر کی تھی اور یہہ دن ضرور ہونیوالا ہے اسلئے کہ اللہ کا حکم ہوکرہی رہتا ہے

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ

اسکے سوا جسکو چاہے گا بخش دیگا اور جو کوئی

بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۞ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اللہ سے شرک کرتا ہے وہ تو بڑا ہی طوفان باندہتا ہے کیا تو نے

يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ

ان کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں اللہ جسکو چاہے پاک کر دیتا ہے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۞ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ

اور ان پر ایک تاگے جو برابر بھی ظلم نہ ہوگا غور تو کر اللہ پر کیسا بہتان

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۞ اَلَمْ

باندھتے ہیں یہی گناہ صریح کافی ہے کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ

تو نے انہیں سے اونکو نہیں دیکھا جنکو کچھ حصہ کتاب الٰہی سے ملا تھا

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کہ بتوں اور شیطانوں کو مانتے ہیں اور کافروں کو مخاطب کرتے ہیں

ہان اسکے سوا جس کو چاہے گا بخش دیگا اسلئے کہ جو کوئی اللہ سے شرک کرتا ہے وہ تو بڑا ہی طوفان باندہتا ہے اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کا ہی جوابدہ ہونا ہوگا نہ بیٹے کو باپ کا فخر ہوگا نہ باپ کو بیٹے کا باوجود ایسے اعلان صریح کے بعض لوگ اس بات کی وجہ سے دلیری کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا بڑے خدا کے مقبول تھے کیا تو نے ان احمقوں کو نہیں دیکھا جو باپ دادا کے فخر پر اپنے آپ کو گناہوں سے پاک سمجھتے ہیں کیسی غلطی پر ہیں کیا وہ اپنے آپ کو پاک کرنے سے پاک ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں ہان اللہ جسکو چاہے گناہ معاف کر کے پاک کر دیتا ہے اس غلط خیالی کا مزہ بھی اور جانینگے جس روز سب لوگوں کا حساب لیا جاویگا اور ان پر ایک تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا غور تو کر اللہ پر کیسا بہتان باندھتے ہیں یہی گناہ صریح اونکو جہنم میں لیجانیکے لئے کافی ہے تو انکی اس افترا پردازی پر بھی تعجب کرتا ہوگا یہی ایک تعجب کی بات انہیں نہیں بلکہ یہہ تو تعجبات کے پتلے ہیں کیا تو نے انہیں سے اونکو نہیں دیکھا جنکو کچھ حصہ کتاب الٰہی سے ملا تھا وہ کیسی بیدینی

شان نزول

4 (الم تر الی الذین یزکون) ایک دفعہ بعض یہودی اپنے بچوں کو دکھا کر جناب کے پاس لائے اور پوچھا کہ بتلائے انپر بھی کوئی گناہ ہے آپ نے فرمایا نہیں کہا کہ اسی طرح ہم بھی گناہوں سے صاف ہیں جو ہمارے گناہ رات کو ہوتے ہیں دن کو محو ہو جاتے ہیں اور رات کے دن کو اسکے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ م راقم کہتا ہے کہ زمانہ حال کے پیر و مرشد و نقیب بھی اسی طرح اپنی شیخیان بگھارتے ہیں اور جہلا میں ہوتے ہیں خدا سے مردود ہوتے ہیں ان سب آفتوں کی جڑ عجب بیجا ہے (نعوذ باللہ)

8 (یؤمنون بالجبت) ایک دفعہ یہودی مشرکین مکہ کے پاس جا کر اس امر کے مستدعی ہوئے کہ سب ملکر مسلمانوں سے لڑیں اہل مکہ نے کہا کہ تم اور مسلمان دونو اہل کتاب ہو عجب نہیں کہ یہ بھی کچھ تمہارا فریب ہو جب تک تم ہمارے بتوں کو سجدہ نہ کرو ہم نہیں مانینگے یہودیوں نے اسکو قبول کر لیا اسی اثنا میں مشرکین مکہ نے انسے سوال کیا کہ بھلا ہم لوگ تو ناخواندہ ہیں اصلی ہمیں تو چندان مذہبی امور کی سمجھ نہیں تم تو خواندہ ہو یہ تو بتلاؤ کہ ہمارا دین اچھا ہے یا ان مسلمانوں کا تم بیشک اچھے ہو حالانکہ تم لوگ تو اپنے آبائی دین پر ثابت قدم ہو اور اہل اسلام اپنا آبائی طریق چھوڑ کر نیا رستہ نکالا ہے اونکی اس دروغگوئی کے اظہار کیلئے یہ آیت نازل ہوئی (معالم بتفصیل منہ)

هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝

یہ مسلمانون سے سیدہی راہ پر ہین

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ

انہین پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس کو خدا لعنت

اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ

کرے اوسکے لئے تو کسی کو حامی نہ پاویگا تو کیا ان کا

مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ

خدا کے ملک مین کچہہ حصہ ہے پہر تو لوگون کو ایک رائی

نَقِيْرًا ۝ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي

برابر بہی نہ دیتے کیا یہہ لوگون خدا کے دئے ہوئے فضل پر

مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ

حسد کرتے ہین ہمنے ابراہیم کی

اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ

اولاد کو کتاب اور تہذیب دی تہی اور

مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ

اونکو بڑا ملک بخشا تہا پس بعض تو ان مین سے نبی کو مان گئے

مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝

اور بعض ابہی تک اوس سے انکاری ہین اونکو جلانیکو جہنم کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ

جو لوگ ہمارے احکام سے مُنہ پہیرتے ہین

کرتے ہین کہ بتون اور شیطانون کو مانتے ہین اگر وقت پر تجہکے آگے سجدہ
بہی کرنا پڑے تو کر دیتے ہین اور کافرون کے حقمین جو شرک کفر مین مبتلا
ہین کہتے ہین یہہ مسلمانون سے سیدہی راہ پر ہین کیسے ظلم کی بات ہے
کیون نہ کرین انہین پر خدا نے لعنت کی ہے جس کے سبب سے دین و دنیا
مین ذلیل اور خوار ہونگے کیون نہ ہو جسکو خدا لعنت کرے اوسکی لئے تو کسیکو
حامی نہ پاویگا جو اوسکو ذلت اور خواری سے بچاوے باوجود اسکے
پہر اتنی دلیری سے کفر و شرک لوگون کو سکہاتے ہین تو کیا انکا ہی خدا
کے ملک مین کچہہ حصہ ہے کہ جو چاہین اپنے صوبے مین احکام نافذ کرین
پہر تو علاوہ سب دینی کے لوگون کو بوجہ اپنے بخل کے ایک
رائی برابر بہی نہ دیتے جب یہہ کچہہ نہین تو پہر پیغمبر کے مقابلہ پر لوگون
کو کفر و شرک کی باتین بتلانا کیا معنی کیا یہہ لوگون (رسول اور اوسکے
اتباع) سے خدا کے دئے ہوئے فضل پر حسد کرتے ہین کہ انکو ہدایت
کیون ملی سو یہہ بہی کیسا غلط خیال ہے اسلئے کہ ہمنے پہلے بہی تو ابراہیم
کی اولاد کو کتاب اور تہذیب دی تہی اور دنیا مین بہی اونکو بڑا ہی
ملک بخشا تہا جس سے اونکے دونو پہلو دین و دنیا کے قوی ہو گئے تہے
کیا اونکے حاسد اونکا کچہہ بگاڑ سکے تہے جو یہ لوگ کتاب والے مسلمانون سے
حسد کرکے اونکا بگاڑینگے پس یہ سنتے ہی بعض تو اونمین سے نبی کو
مان گئے اور بعض ابہی تک اوس سے انکاری ہین جس مین اونہین کا
حرج ہے اون کے جلانے کو جہنم کافی ہے کچہہ ہی کرین ہمارے
ہان عام قاعدہ ہے کہ جو لوگ ہمارے احکام سے مُنہ پہیرتے ہین

نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ

ہم اونکو ضرور ہی آگ مین ڈالینگے جب کبہی اونکے چمڑے جل جایا

بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا

کرینگے اونکے عوض ہم اور چمڑے بدل دیوینگے تاکہ وہ

الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِـيْمًا

عذاب چکہین اسلیے خدا بڑا ہی زبردست بڑی حکمت والا ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَـنُدْخِلُھُمْ

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بہی کرتے رہتے ہین اون کو

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ

ہم ایسے باغون مین داخل کرینگے جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی

فِيْھَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْھَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ

انہین مین ہمیشہ رہینگے اون باغون مین انکے لئے بیبیان پاک ہونگی

ہم اونکو ضرور ہی آگ مین ڈالین گے۔ جہان پر اونکی حالت سخت کسی چربی کی ہوگی اور جب کبہی اونکے چمڑے جل جایا کرینگے اون کے عوض ہم اور چمڑے اونکو بدل دیوینگے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکہین۔ ہمیشہ اسیطرح بلا مین مبتلا رہین گے یہ ہونگا کہ بوقت اتفاق کرکے خدا پر حملہ کرین اسلئے کہ خدا تو بڑا ہی زبردست بڑی حکمت والا ہے۔ کسی کی کیا مجال ہے کہ اوسکے سامنے چون کرسکے انکے مقابل کے لوگ جن سے یہ حسد کرتے ہین یعنی جو لوگ اللہ اور رسول کے حکمون پر دل و جان ایمان لائے ہین اور پہر اوسی کے مطابق نیک عمل بھی کرتے ہین یہان تک کہ اونکو موت بھی آجاتی ہے اونکو ہم ایسے باغوں مین داخل کرینگے جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی نہ صرف چند روزہ بلکہ انہین مین ہمیشہ رہینگے ان باغون مین علاوہ نعماء خداوندی اونکے لئے بیبیان پاک ہونگی جو سوا اپنے

تنبیہ: (كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ) اس آیت کے مضمون سے بعض آریون نے مسئلہ تناسخ پر دلیل پکڑی ہے اسکے علاوہ اور کئی آیتون سے جو اسکے ہم معنی ہین جنکی فہرست ہم ذیل مین دینگے مطلب برآری کرنے کی بہی کوشش کی ہے۔ آیات مذکورہ کے بتلانے سے پہلے آریون کا دعوے جسپر وہ ان آیات کو بطور الزامی دلایل کے پیش کیا کرتے ہین بتلانا ضروری ہے جو اونہین کے الفاظ مین درج ذیل ہے۔

آریون کا مذہب ہے کہ دنیا مین جو بندے گناہ کرتے ہین اونکی سزا کے لئے حیوانون کے قالبون مین اونکو جانا ہوتا ہے مگر کس طرح؟ کوئی بیٹھے بیٹھے حیوان نہین بنتے بلکہ باقاعدہ انڈے کے اندر یا حیوانون کے پیٹ مین جسم تیار ہوتا ہے اوسمین گناہگار آدمی کی روح ڈالی جاتی ہے۔ غرض دنیا کا انتظام جس قدر خدا نے انسانون اور حیوانون مین ملاپ کا رکھا ہے یہ سب انتظام بندون کے گناہون پر موقوف ہے۔ چنانچہ آریہ مذہب کا ایک بڑا حامی اپنے رسالہ ثبوت تناسخ مین یون رقمطراز ہے

وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ٥
اور ہم اونکو دائمی عیش مین داخل کرینگے
اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ
اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم امانتین
اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
مالکون کے پاس پہنچا دیا کرو اور نیز جب لوگون مین
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا
فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے کرو جو نصیحت خدا تمکو کرتا
يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ٥
ہے وہی خوب ہے اللہ سنتا اور دیکھتا ہے

خاوندون کے کسی کیطرف نگاہ نہ اُٹھائیگی اور ہم اون کو دائمی عیش مین داخل کرینگے اگر ان باغون کا انعام مین لینا چاہتے ہو تو سنو کہ اللہ تمکو ایک ضروری حکم دیتا ہے کہ تم امانتین مالکون کے پاس جبوقت وہ تمسے طلب کرین پہنچا دیا کرو ایسا نہ کرو کہ اون کو خود ہی ہضم کر جاؤ یا دیتے وقت بے پروائی سے کسی اور شخص کو دیدو جس سے انکا حرج ہو اور نیز جب لوگون مین کسی قسم کا فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے کرو ایسا اوقات تمکو انصاف سے روکنے والے ناصح مشفق بن کر ڈرائینگے کہ فلان صاحب بڑے رئیس مین گو وہ حق پر ہین لیکن اگر آپ اون کے خلاف فیصلہ کرینگے تو وہ صاحب رنجیدہ ہو جاینگے جس سے آپ کا نقصان ہوگا مین آپ کو دوستانہ سمجھاتا ہون اور نصیحت کرتا ہون کہ آپ اون کے مخالف فیصلہ کسی طرح نہ کرین سو ایسے نادان دوستون کی نصیحت پر کان نہ لگاؤ جو نصیحت خدا تمکو کرتا ہے وہی خوب ہے، اگر تم انصاف پر کمربستہ رہوگے تو کوئی بھی تمہین جاہے کتنا بڑا رئیس ہی کیون نہ ہو تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔ اسلئے کہ اللہ سب کی باتین سنتا ہے اور سب کے کام دیکھتا ہے ممکن نہین کہ جو لوگ اوسکی رضا جوئی

(ان اللہ یامرکم ان تودوا الامٰنٰت) فتح مکہ کے زمانہ مین آپنے کعبہ شریف مین داخل ہونا چاہا تو دربان نے چابی دینے سے انکار کیا حضرت علیؑ نے اوس سے جبراً چھین لی جب آپ کعبہ سے باہر آئے تو حضرت عباسؓ نے چاہا کہ کعبہ کی کنجی مجھے ملے اسپر یہ آیت نازل ہوئی جسکے مطابق حضرت علی سے کنجی لیکر اوس دربان کے پاس بہجدی جو اوسنے کہا پہلے تو مجھ سے جبراً چھین لی اب یہ کیون آپنے فرمایا خدانے یہی حکم بہیجا ہے منصفانہ ارشاد سن کر وہ فوراً مسلمان ہو گیا ۔ صر

" مسئلہ اواگون (تناسخ) کے رو سے دو قسم کے جسم مانے گئے ہین ایک کرم جونی (اعمال خانہ) دوم بہوگ جونی (سزا خانہ)
" جس جسم مین سمجھنے کی طاقت اور نیک و بد کرنیکی تمیز دیگئی ہے وہ کرم جونی اور جس جسم مین نہین دیگئی وہ بہوگ جونی ہے
" اس لحاظ سے انسان کرم جونی اور باقی بہوگ جونی ہین چونکہ حیوان بہوگ جونی ہین وہ نیک یا بد کام نہین کر سکتے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

مسلمانو　　الله　　اور　　رسول

الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ

اور اپنے فرمانرواؤن کی تابعداری کرو پہر اگر کسی امر مین تمکو

فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

باہمی جہگڑا پڑے تو اوسکو الله اور رسول کیطرف

اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

پہیرو اگر تم　　الله اور قیامت پر ایمان رکہتے

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ؏

ہو یہ　　بہتر ہے اور انجام کار　　اچہا ہے

کو مقدم کرین پہر اونکو خدا ذلیل کرے بلکہ ہمیشہ ہی معزز رہین گے انہین کا خاتمہ بخیر وعافیت ہوگا جب ہی تو تمہین حکم ہو کہ مسلمانو

الله اور رسول کا کہا مانو اور اپنے فرمانروأون کی موافق شریعت کے تابعداری کرو پہر اگر کسی امر شرعی مین تم کو باہمی جہگڑا پڑے

تو اوس کو الله اور رسول کیطرف پہیرو ایسے امور شرعیہ مین کہ جنمین خدا اور رسول کی نصوص صریحہ موجود ہون حاکمون کی راے پر چلنا

تمکو جایز نہین اگر تم الله کو اپنا مالک مانتے ہو اور قیامت پر ایمان رکہتے ہو تو اسی طرح کئے جاؤ یہ کام ہر طرح سے بہتر ہے اور انجام کار بھی اچھا ہے

ظاہر باطن مین احکام شریعت کی تسلیم کرو نہ کہ منافقون کیطرح صرف ظاہر

شان نزول + (وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) حضرت اقدس نے ایک دفعہ کسی طرف فوج بہیجی اوسکو حکم کیا کہ اپنے سردار کی تابعداری کرنا موقع پر پہنچکر وہ سردار کسیوجہ سے فوج پر خفا ہوگیا حکم دیا کہ لکڑیان بہت سی جلاؤ جب جل پڑین تو بولا کہ تم جانتے ہو کہ آنحضرت نے تمہین میری تابعداری کا حکم دیا ہوا ہے وہ بولے کہ بیشک دیا ہوا ہے بولا کہ میرا حکم ہے کہ اس آگ مین کود پڑو اسپر بعض کی راے تو مصمم ہوگئی مگر دوسرون نے اونکو سمجہایا کہ ہم تو مسلمان اسی ہوئے تہے اسی غرض سے کہ آگ سے بچین جب مسلمان ہوکر ہی ہمین آگ ہی نصیب ہوئی تو اسلام نے ہمین کیا فایدہ دیا چنانچہ ایسا ہوا کہ کوئی بہی اسپر جرأت نہ کرسکا جب آپکی خدمتمین حاضر ہوئے اور یہ قصہ معروض کیا تو آپنے فرمایا کہ اگر تم اوس آگ مین کود پڑتے تو ہمیشہ اوسی مین رہتے اسلئے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خالق کی بے فرمانی مین جایز نہین (ابن کثیر) آیت

تناسخ ۹ جس طرح جیلخانہ کے قیدی کو سزا کی میعاد گزرنیکے بعد جیل سے رہائی ہوتی ہے نہ کہ کسی اچہے کرم سے اسی طرح سزا کی میعاد گذرنیکے بعد حیوانی قالب سے رہائی ہونی چاہئے اور وہ پہر جس درجہ جسمانی سے تنزل ہوا تہا اسی درجہ مین انتقال کیا جاتا ہے

شیعہ ۱۰ (وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) اس آیت کے معنی بالکل صاف اور واضح ہین کہ کتاب الله اور سنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے بعد اولوالامر کی اطاعت امور جایزہ مین واجب ہے۔ اولوالامر لفظ مرکب ہے جسکے معنے صاحب امر کے ہین جسکو دوسرے لفظون مین امیر یا حاکم کہتے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا

کیا تونے اون کو نہین دیکہا جو دعوی کرتے ہین

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

کہ جو کچہہ تیرے پر اور تجہہ سے پہلے

قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى

اُترا ہے ہم سب کو مانتے ہین اور چاہتے ہین کہ

الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا

شریرون سے فیصلہ کراوین حالانکہ اونکو

بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا

اس سے انکار کرنے کا حکم ہوچکا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ کسی طرح اونکو بہکا کر

کیا تونے (ای محمد) اور تمنے اے مسلمانو! اونکو نہین دیکہا جو دعوی کرتے ہین! جو کچہہ تیرے پر اور تجہہ سے پہلے خدا کا کلام اُترا ہے ہم سبکو مانتے ہین اور حالانکہ حالت عملیہ اونکی بالکل اسکے مخالف ہے جب کبہی کوئی معاملہ آپڑے اور موافق شریعت خداوندی کے اون کا حرج ہوتا ہو تو اُس صورت مین چاہتے ہین کہ شریرون اور شریعت کے مخالفون سے فیصلہ کراوین حالانکہ پہلے ہی سے اون کو اس سے انکار کرنے کا حکم ہوچکا ہے مگر وہ باز نہین آتے اور شیطان بہی اپنے گہات مین ہے چاہتا ہے کہ کسیطرح اونکو بہکا کر ہدایت سے

شان نزول: (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ) ایک یہودی اور مسلمان منافق مین کچہہ تنازع تہا یہودی نے کہا اس کا فیصلہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے چلتے ہین منافق نے بوجہ اسکے کہ دل مین جانتا تہا کہ مین غلطی پر ہون اور آنحضرت تو کبہی غلطی کی حمایت نہ کرینگے آنحضرت کی خدمت مین حاضری سے انکار کیا اور ایک یہودی کا نام لیا کہ اوسکے پاس چلین جو کچہہ وہ فیصلہ دے گا منظور کرونگا کیونکہ وہ جانتا تہا کہ وہان کچہہ دیکر کام بنجاویگا آخر وہ یہودی بہی مجبور ہوگیا اور دونو ایک کاہن کے پاس فیصلہ کو گئے اسپر یہہ آیت نازل ہوئی اور منافق بظاہر مومن کی قلعی کہل گئی - معالم

[illegible] جیوانی قالب کے ثواب اعمال سے نہین ثبوت تناسخ ص۹۵-۱۹۷

یہہ ہے آریون کا دعوے جسپر آیات مندرجہ ذیل کو مسلمانون کے الزام کی غرض سے پیش کیا کرتے ہین

(۱) ولقد علمتم الذين اعتدوا منكم في السبت فقلنا لهم كونوا قردة خاسئين (بقرہ) (۲) فلما عتوا عما نهوا عنه قلنا لهم كونوا قردة خاسئين (اعراف) (۳) قل هل انبئكم بشر من ذلك مثوبة عند الله من لعنه الله وغضب عليه

[illegible] چنانچہ حدیث شریف مین آیت موصوفہ کا شان نزول اسیطرح آیا ہے جیسا کہ ہمنے کالم شان نزول میں لکہا ہے - پس اس حدیث سے اس آیت کے معنی بالکل صاف ہو گئے کہ اولوالامر سے مسلمانون کے امیر یا حاکم مراد ہین رہی یہہ بحث کہ

بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ

دور ڈال دے اور جب اونکو کوئی کہے کہ اللہ کے اوتارے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ

ہوئے حکم اور اوسکے رسول کیطرف آؤ تو منافقوں کو دیکھتا ہے تیرے

يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ فَكَيْفَ اِذَآ

سامنے آنے سے رکتے ہین پھر کیا ہو گیا

اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

جب انکی ایسی بداعمالیون کے سبب انپر کوئی مصیبت پہنچیگی

ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ

تو تیرے پاس قسم کہاتے ہوئے آوینگے کہ واللہ بالعہ ہمنے تو

سے دور ڈال دیا۔ اور یہہ اپنا نفع و نقصان نہین سمجہتے

اور جب اونکو کوئی کہے کہ اللہ کے اوتارے ہوئے حکم اور اوسکے

رسول کیطرف آؤ جو کچھہ فرماوین اوسکے موافق اپنے فیصلے کرو

جب اون کو کسی طرحکا حرج معلوم ہو تو منافقوں کو دیکھتا ہے تیرے سامنے

آنے سے رکتے ہین بھلا پھر کیا ہوگا جب آن کی ایسی بداعمالیون

کے سبب سے آن پر

کوئی مصیبت پہنچیگی

تو تیرے پاس قسم

کہاتے ہوئے آوینگے

کہ واللہ بالعہ ہمنے تو

حواشی: وجعل منهم القردة والخنازير (مايده) (۴) واذ اخذ ربك من بنى ادم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى (اعراف) (۵) ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم (اعراف) (۶) نحن خلقناهم وشددنا اسرهم واذا شئنا بدلنا امثالهم تبديلا (دهر) (۷) يوم ينفخ فى الصور فتاتون افواجا (انبيا) (۸) فاخرج منها انك من الصاغرين (اعراف) (۹) ويقولون سبعة وثامنهم كلبهم (كهف) (۱۰) كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب (نساء) (۱۱) كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا (بقره) (۱۲) ببابل هاروت وماروت (بقره) (۱۳) نحن قدرنا بينكم الموت وما نحن بمسبوقين (الواقعه) (۱۴) وما من دابة فى الارض ولا طائر يطير بجناحيه الا امم امثالكم (۱۵) ان الصفا والمروة من شعائر الله پہلے مطلب بتلانے آیات قرآنی کے بغرض توضیح سائل

حواشی: کہ علماء مجتہدین کے قیاسات اور استنباط کی اتباع واجب ہے یا نہین سوان بحث کا منشا ہماری سمجہہ مین تو آجتک نہ آیا۔ نہ آیندہ کو آنے کی امید ہے اسلئے کہ علماء کی عصمت کا تو کوئی بہی قایل نہین اصول فقہ مین صاف مذکور ہے کہ مجتہد کی بات بعض دفعہ صحیح اور بعض دفعہ غلط بھی ہو جایا کرتی ہے پس اگر اوسکے قیاسات قران اور حدیث سے مستنبط ہونگے جن کو دوسرے

+ المجتهد قد يصيب وقد يخطى۔

اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيْقًا ۞ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
صرف بہلائی اور باہمی ملاپ چاہا تہا ان کے دلون
يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
کی بات خدا کو معلوم ہے پس تو ان سے منہ پہیر
وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ۞
اور نصیحت اور نہایت نرم بات اثر کرنیوالی انکو کہہ
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ
اور رسول ہم اس لئے بہیجتے ہین کہ ہمارے حکم سے
اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ
لوگ اوسکی تابعداری کرین اور جب انہوں نے اپنا برا کیا تہا تیرے

صرف بہلائی اور باہمی ملاپ چاہا تہا معاذ اللہ ہم خدا نخواستہ آپکے ارشاد سے منحرف تہوڑے ہی ہین آپ ہمسے کسی نوع کا رنج نہ کہین ہمارے لئے دعا کرین خدا ہماری تکلیف دور کردے غرض ایسی ویسی ادہر اودہر کی بہت سی باتین ملائین گے انکے دلونکی بات خدا کو معلوم ہے پس تو ان کو برا بہلا کہنے سے منہہ پہیر اور نصیحت کر چہوڑ اکر نہ سختی سے بلکہ نہایت نرم بات اثر کرنے والی انکو کہہ یہ بزدل کتنے ہی تیرے مخالف کوشش کرین تیری ترقی کو کسی طرح مسدود نہ کر سکین گے اسلئے کہ تیری ترقی کے ہم خود حامی اور ذمہ وار ہین کیونکہ یہ تو عام قاعدہ ہے کہ رسول ہم اسی لئے بہیجتے ہین کہ ہمارے حکم سے لوگ اوسکی تابعداری کرین سو تیرے سے بہی یہی معاملہ ہوگا ہزارون اور لاکہون بلکہ کروڑ ہا تک تیرے ماننے والون کی نوبت پہنچے گی۔ اور اگر یہ لوگ بہی اس وقت

متنازعہ کے معنی بیان کرنے بہی ضروری ہین۔
واضح رہے کہ تناسخ جسے ہندی مین پنر جنم اور آواگون بہی کہتے ہین یہ ہے کہ روح بعد چہوڑنے اس جسم کے کہ جسمین وہ اب ہے کسی ایسے جسم مین چلی جاوے جو حسب دستور ان کے پیٹ یا انڈے کے اندر ملیا ہوا ہو جس کو دوسرے لفظون مین تناسخ توالد بہی کہتے ہین یہ ہے آریون کا دعوے جسپر آیات متذکرہ بالا پیش کرتے ہین اب ہم ان آیات موصوفہ کا صاف مطلب تبلاتے ہین
واضح رہے کہ بائبل کے مقامات کا جواب گو ہمارے ذمہ نہین تاہم ہماری تقریر سے ان مقامات کا جواب بہی آ چکا ہوگا جس کے لئے دونو فریق (آریون اور عیسائیون) کو ہمارا مشکور ہونا چاہئے آریون کو تو اسلئے کہ اون کے شبہات دور ہوگئے عیسائیون کو اسلئے کہ اونکی طرف سے ہمنے جواب دیکر اون کو سبکدوش کیا اور انکی طرح نہین کیا کہ تکذیب بائبل مین مسلمانون کے مقابل تمام انبیاء علیہم السلام کو گالیان سنکر یہ بہی آریون کی ہم سرائی کرتے ہین (دیکہو اخبار نور افشان) پہلے جواب دینے اور مطلب تبلانے ان آیات کے یہ تبلانا بہی ضروری ہے کہ ہر ایک کلام کے معنی وہی صحیح ہونے

بقیہ حاشیہ نمبر ا لفظون مین فہم قرآن و حدیث کہنا چاہئے تو اسکے ماننے اور تسلیم کرنے سے مین نہین جانتا کہ کون مسلمان انکار کریگا اور اگر بتقاضائے انسانیت اور بتقضائے بشریت اون سے کچہ خلاف ہوگیا تو کیا کسی ایماندار کا ایمان بمقابلہ آیت یا حدیث

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

پاس آکر خدا سے بخشش مانگتے اور رسول بھی اون کیلئے

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ

بخشش مانگتا تو اللہ کو معافی دینے والا

لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

مہربان پاتے پس تیرے رب کی قسم ہرگز یہ لوگ ایماندار نہ ہونگے

ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

جبتک آپس کے جھگڑون مین تجھ ہی کو منصف نہ بنا دینگے پھر اپنے

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ

دلون مین تیرے فیصلے سے ناراض نہون بلکہ اوسکو قبول کرلین

جب انہون نے بوجہ انکار کے اپنا برا کیا تہا تیرے پاس آکر

خدا سے بخشش مانگتے اور رسول بھی اونکی منت اور اخلاص کو

دیکھکر اونکے لئے خدا سے بخشش مانگتا تو اللہ کو ضرور اپنے حق

مین معافی دینے والا مہربان پاتے پس تیرے رب کی

قسم ہرگز یہ لوگ ایماندار نہ ہونگے جبتک آپس کے

جھگڑون مین تجھ ہی کو منصف نہ بنا دینگے - پھر اپنے دلون مین

تیرے فیصلے سے ناراض نہ ہون

بلکہ اوسکو بخوشی قبول کرلین

یہ تو اونکا حال سید ہے

سارے احکام کے متعلق ہے اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنی

ہین جو متکلم کے منشاء کے مطابق ہون اور اگر کسی کلام کے ایسے معنی ہون جو متکلم اوسکو صحیح نہ جانتا ہو گو اپنی کہینچ سے ہم اونکو سیدہا بھی کرلین مگر حقیقت مین سیدہے نہین ہونگے کیونکہ متکلم ان معنی سے انکاری ہے غالبًا یہ اصول سب اہل زبان کو پسند ہوگا - پس بعد اس تمہید کے اجمالی جواب ان آیات سے یہ ہے کہ چونکہ متکلم قرآن (یا یون کہئے کہ خدا) کو ناسخ سے انکار ہے کیونکہ اوس نے جزا سزا کا جو طریق بتلایا ہے کسی سے مخفی نہین متکلم قرآن کتنے بلے کی جون کو ہرگز سزا نہین بتلاتا بلکہ نالایقون اور مجرمون کیلئے وہ جہنم کا رستہ کہولتا ہے تو پس آپ (یا منصف مزاج آپ کے بھائی) سمجھ سکتے ہین کہ جس متکلم نے تناسخ سے صاف اور واضح الفاظ مین انکار کیا ہو اوسی کے کلام

اسکے ماننے کی اوسے ہدایت کریگا پس مولینا عبدالحق صاحب نے تفسیر حقانی کا فرمانا کہ آجکل ایک فرقہ نیا پیدا ہوا ہے جو اپنے آپکو غیر مقلد اور اہل حدیث سے ملقب کرتا ہے اس (قیاس) کا منکر ہے اور اسکے جواب مین وہ احادیث پیش کرتے ہین جنمے کتاب و سنت پر عمل کرنے کی تاکید اور قیاس مخالف کتاب و سنت کی برائی پائی جاتی ہے لیکن جمہور کو اس سے کب انکار ہے بلکہ کتب اصول فقہ مین احناف و شوافع کے علماء اعلام نے تصریح کردی ہے کہ اول کتاب اللہ پھر سنت رسول اللہ پھر اجماع امت پھر قیاس اور جو قیاس حدیث کے برخلاف ہو اس پر عمل کرنا درست نہین مدکم

اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ

کہ اپنی جانون کو قتل کر دیا اپنے گھرون سے نکلجاؤ

مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ

تو بہت ہی کم لوگ ان مین سے کرتے اور جو کچھ انکو

فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

نصیحت کی جاتی ہے اگر اسپر عمل کرتے تو انکے لئے ہر طرح سے

وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ

بہتر اور ثابت قدمی کا موجب ہوتا اور اوس وقت ہم انکو

مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ

اپنی ان سے بڑا ثواب دیتے اور انکو راہ راست پر

جانون کو اللہ کی راہ مین قتل کر دیا اپنے گھرون سے باہر نکل جاؤ تو شاید بہت ہی کم لوگ ان مین سے کرتے اور اکثر بالکل علانیہ منکر ہو بیٹھتے اور جو کچھ انکو نصیحت کی جاتی ہے اگر اسپر عمل کرتے تو اون کے لئے ہر طرح سے بہتر اور ثابت قدمی کا موجب ہوتا

اور اوس وقت

ہم اون کو

اپنے ہان سے

بڑا ثواب دیتے

اور ان کو

راہ راست

کی منزل پر

سے تناسخ کا ثبوت نکالنا کہان تک ریت کے تیل اور دمدار آدمی اور سینگ دار گدہے کے مشابہ ہوگا اب تفصیلی جواب بھی سنئے۔ پہلی دوسری اور تیسری آیت کا مطلب بالکل واضح ہے (اگر انکے ظاہری معنی ہی لئے جاوین) کہ بعض نالایقون کی شکل کو خدا نے اسی زندگی مین آدمی سے بندر کی شکل مین مبدل کر دیا اس واقع کو تناسخ سے کوئی علاقہ نہین تناسخ تو یہ ہے کہ روح بعد چھوڑنے اِس بدن کے کسی ایسے بدن مین جو موافق قاعدہ ماں کے پیٹ یا انڈے کے اندر طیار ہوا ہو داخل ہو جیسی کہ ہمنے پہلی تفصیل کی ہے۔ ہان اگر اِس کو بھی آریہ تناسخ کہتے ہین تو یہ ایسا ہے کہ اپنی بیوی کا نام ملکہ رکھنا جسے کوئی دوسرا نہ مانیگا۔ چوتھی آیت کا مطلب

قیاس درست ہی بلکہ امام اعظم حضرت ابو حنیفہ نے تو صحابہ کے قیاس کے مقابلہ مین بھی اپنے قیاس کو معتبر سمجھا چہ جائیکہ حدیث و اجماع کے خلاف ہین۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۱ حیرت افزا ہے کہ کس زور و شور سے مولوی صاحب نے فرقہ اہلحدیث کا ذکر کیا اور کیسے حقارت آمیز الفاظ مین ان کا نام خدا خدا کر کے قلم سے نکالا مگر آخر بات نکلی تو یہ کہ اونکی دلیل کو معہ دعوے مولینا صاحب نے تسلیم فرما لیا اور بجز ظاہری خفگی کے اندرونی اتفاق کو اطلاع کرتی فنعم الوفاق اسی لئے ہمنے کہا کہ اس تنازع

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ
پہونچا دیتے اور جو لوگ اللہ اور اوسکے رسول کی
فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ
فرمانبرداری کرتے ہین وے اون لوگون کیساتھ ہونگے جنپر خدانے
النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَ
انعام کئے یعنی اللہ کے نبی اور صدیق اور شہید اور
الصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝
نیکوکار اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہین
ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝
یہ مہربانی خدا کی طرف سے ہوگی اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے

پہنچا دیتے اسلئے کہ جو لوگ اللہ اور اوس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہین وے اون لوگون کے ساتھ ہونگے جن پر خدانے احسان اور انعام کئے یعنی اللہ کے نبی اور صدیق اور شہید اور نیکوکار اور یہہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہین انکی صحبت مین رہنے والا بھی وہی انعام پاویگا جو اونکو ملیگا۔ یہ مہربانی خاص خدا کی طرف سے ہوگی نہ کسی مخلوق کی طرف سے جو اون پر کسی قسم کا احسان جتلادے اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے موافق اپنے علم کے اونکو دیگا اونکو سوال تک کی بھی نوبت نہ پہنچے گی۔

شان نزول

(مَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) ایک شخص ثوبان نامی آنحضرت سے نہایت محبت رکھتا تھا ایک دفعہ نہایت بیقراری مین بہاگا آیا آپنے پوچھا ثوبان کیا حال ہے اچھے ہو کہا کہ حضرت اچھا ہون کوئی بیماری نہین فقط مینے آج آپ کی زیارت نہ کی تھی اسلئے گھبراہٹ ہوئی اور مجھے قیامت یاد آئی تو اور بھی زائد رنج ہوا اسلئے کہ جنت مین آپ بلند مرتبہ انبیاء کے ساتھ ہونگے وہان ہماری رسائی کیسے ہوگی کہ ہم دیدار پرانوار سے مشرف ہون اوسپر آیت نازل ہوئی۔ م

راقم کہتا ہے کہ آپکی محبت کی علامت یہی ہے ہر معاملہ مین آپکی سنت ملحوظ رکھ کر اوسپر عمل کرے ورنہ دعویٰ محبت غلط۔ منہ

یہ ہے کہ خدانے ابتدائے پیدائش مین تمام بنی آدم کی روحون کو موجود کر کے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اور اس اقرار کو اون کی طبیعت مین ودیعت کر دیا یہی وجہ ہے کہ اگر آدمی کو بد صحبت نہ ہو تو ضرور خدا کی ربوبیت کا قایل ہوتا ہے۔ بہلا اس کو تناسخ سے کیا علاقہ؟

ہم آجتک نہین سمجہے یہی وجہ ہے کہ ہمنے تفسیر مین ان مسایل پر بحث کرنا ہی اپنی حیثیت سے بالا جانا ہے مبارک ہین وہ لوگ جو اس دعوی پر (کہ غیر نبی کا قول و فعل نبی کے قول و فعل کے مقابل سند نہین) علمی ثبوت دکھا دین ورنہ دعاوی لفظی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ
مسلمانو! اپنے بچاؤ سے لیا
فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ۝ وَإِنَّ
کرو پھر چاہے متفرق ہوکر نکلو یا جمع ہوکر کوئی
مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ
تم میں سے سستی کرتا ہے پھر اگر تمکو کسی طرح کی تکلیف
مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ
پہونچے تو کہتا ہے کہ خدا نے مجھ پر بڑا ہی احسان کیا جو مین
مَعَهُمْ شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ
انکے ساتھ حاضر نہ تہا اور اگر تمپر خدا کی طرف سے مہربانی ہو

چون کہ غیب دانی خاصہ خدا ہے جو تم مین نہین پایا جاتا
لہذا تم مسلمانو! اپنے دشمنون سے بچاؤ کرنے کیلئے ہتھیار
ہتھیار لے لیا کرو۔ پھر چاہے متفرق ہوکر نکلو یا جمع ہوکر غرض
جس طرح اپنے لئے مناسب سمجھو عمل کرو مگر وقت ضرورت
ضرور ہی نکلو ہم جانتے ہین کہ کوئی تم مین سے بوجہ ضعف
ایمان یا نفاق قلبی کے سستی کرتا ہے اور جنگ مین نہین
نکلتا ہے۔ پھر اگر اتفاقاً تم کو کسی طرح کی تکلیف پہنچے تو وہ بطور
شکریہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھ پر بڑا ہی احسان کیا جو مین ان
مسلمانون کے ساتھ حاضر نہ تہا اور
اگر تمپر خدا کی طرف سے مہربانی ہوجائے

۵ ۔ ۶ ۔ ۷ تناسخ:

پانچوین آیت کا مطلب یہی صرف اتنا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ مین مرتے ہین چونکہ انکو اصل غرض زندگی کی جو نجات ہے حاصل ہوچکی ہے اسلئے ان کو مردہ نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ خدا کے نزدیک زندہ ہین بہلا اسے تناسخ سے کیا مطلب
چھٹی آیت کا مطلب بھی صرف اتنا ہی صحیح ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ہمنے ان کافرون کو (جو قیامت کے ہونے سے اس وجہ سے منکر ہین کہ خدا اتنی بڑی مخلوق کو کیونکر جمع کریگا) پیدا کیا ہے اور جب چاہین گے انکی تبدیل اشکال کردین گے اور مٹی مین ملادین گے اور پھر اسی سے اوٹھا دین گے۔ اسکو بھی تناسخ سے کیا تعلق
ساتوین آیت کا مطلب بہی بالکل واضح ہے بلکہ تکذیب کے ساری تانے بانے کو توڑتا ہے خدا فرماتا ہے جسدن دنیا کے لئے بگل اور آواز کیجائیگی اوس دن تم جماعت جماعت ہوکر سب حاضر ہوجاؤگے اسے تناسخ سے کیا مطلب معلوم ہوا کہ قرآن شریف نے جزا و سزا کیلئے روز قیامت مقرر کیا ہے وہ کہ کتون اور سورون کی جونین۔

پر جو خدا نے خفگی فرمائی ہے کسی سے مخفی نہین صاف فرمایا ہے "کیون وہ باتین منہ پر لاتے ہو جو کرتے نہین
لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون
دکہاتے یہ تو اللہ کے ہان بڑی غضب کی بات ہے کہ کہے پر عمل نہ کرو"

منہ

اللّٰہِ لَیَقُوْلَنَّ کَاَنْ لَّمْ تَکُنْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ

تو کہتا ہے ہائے افسوس میں بھی ان کے ساتھ

مَوَدَّۃٌ یّٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَہُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا

ہوتا تو بڑی مراد پاتا گویا تم میں اور اس میں کبھی دوستی ہی نہ تھی

فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوۃَ

پس جو لوگ دنیا کو آخرت کے بدلہ میں بیچ

الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلْ

دیتے ہیں اللہ کی راہ میں جنگ کریں جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے

تو نہ ملتا ہوا کہتا ہے ہائے افسوس میں بھی انکے ساتھ جنگ میں ہوتا تو آج انکی طرح بڑی مراد پاتا پھر تو اس تمہاری مال دولت پر ایسا رنج کرتا ہے کہ گویا تم میں اور اس میں کبھی دوستی کی نسبت ہی نہ تھی ورنہ یہ تو سمجھتا کہ گو مجھکو فایدہ نہیں پہنچا مگر جبکہ میرے دوستوں کو پہنچا ہے تو فی الجملہ مجھے بھی خوش ہونا چاہئے مگر یہ ایسا نہیں کرتا کیونکہ اس نے دنیا کو دین پر مقدم سمجھ رکھا ہے۔ مگر خالص مومنوں کی یہ عادت نہیں وہ تو دین کو دنیا پر ہر حال میں ترجیح دیتے ہیں بلکہ دنیا کو دین کے عوض حسب موقع فروخت کردیتے ہیں پس جو لوگ دنیا کے فواید کو آخرت کے بدلہ میں بیچ سمجھ کر گویا بیچ دیتے ہیں اور دنیا کو چھوڑ کر دین لیتے ہیں اللہ کی راہ میں آخرت حاصل کرنیکو دین کے دشمنوں سے جب وہ انکو تنگ کریں تو خوب جنگ کریں یہ سمجھیں کہ مقتول ہو گئے تو بھی یہ بدلہ انکو ملیگا

تنبیہ

آٹھویں آیت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ شیطان نے جب نافرمانی کی تو اُسے حکم ہوا کہ تو اِس جگہ سے نکل جا کیونکہ تو بوجہ اپنی بدکاری کے ذلیل ہو چکا ہے اسے بھی تناسخ سے کیا علاقہ۔

نویں آیت کا مطلب بھی اصحاب کہف کا قصہ ہے کہ چند لوگ جو بوجہ اپنی دینداری اور توحید باری کے مخلوق سے تنگ آکر ایک پہاڑ کی غار میں جا چھپے تھے جب وہ چلے تو انکے ساتھ ایک کتا بھی چلا۔ پھر انکی تعداد میں اہلکتاب باہم مختلف تھے انکی بابت خدا فرماتا ہے کہ بعض کہتے ہیں وہ جوان دیندار سات تھے اور کتا اُن میں آٹھواں۔ اسے بھلا تناسخ سے کیا مطلب

دسویں آیت بھی بالکل واضح ہے اور تناسخ کی جڑ کاٹ رہی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب کافروں اور مکذبوں کو آگ جلاویگی تو انکے جلے ہوئے چمڑوں کے بجائے انکو اچھا چمڑا دیا جائیگا تاکہ پھر جلیں اس سے تو بالکل ہی تناسخ ثابت ہو گیا کہ خدا نے جزا سزا کے لئے کتے بلوں کی جونوں کو تجویز نہیں کیا بلکہ قیامت کو۔

گیارہویں آیت کا صرف اتنا مطلب ہے کہ خدا فرماتا ہے تم اے مشرکو! اور ناستکو! (دہریو) خدا سے کس طرح منکر ہوتے ہو حالانکہ تم پہلے بیجان (یعنی مٹی) تھے پھر تمکو خدا نے پیدا کیا اسے بھی تناسخ سے کیا تعلق۔ اگر اموات کے لفظ پر شبہ ہو تو یہ لفظ قرآن میں خشک زمین پر بھی آیا ہے دیکھو فَاَحْیَیْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا اموات کے معنی بیجان کے ہیں۔ چنانچہ دوسری آیت پیدایش انسانی یوں بیان کرتی ہے اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّہِیْنٍ یعنی ہمنے تم کو ذلیل پانی

أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا
یا غالب آجائے ہم اسکو بہت بڑا بدلہ دینگے۔
وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
تمہین کیا ہوا کہ اللہ کی راہ مین اور
وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
اون ضعیف مردون اور عورتون اور
وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا
بچون کے بچانے کو نہین لڑتے ہو جو کہتے ہین اے ہمارے
مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ
مولا ہمکو اس ظالمون کے شہر سے نکال اور ہمارے لئے اپنے ہان
لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا
سے کوئی حمایتی مقرر کر اور
مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا الَّذِينَ آمَنُوا
کوئی مددگار بنا جو مومن ہین

بلکہ جو کوئی اللہ کی راہ مین لڑائی کرے پھر چاہے وہ مارا جائے
یا دشمن پر غالب آجائے دونو حالتون مین ہم اسکو بہت بڑا بدلہ
دینگے۔ اس قدر جہاد کی فضیلت سن کر بھی تمہین کیا ہوا
کہ مستعد ہوکر اللہ کی راہ مین اور اون بیچارے ضعیف مردون
اور عورتون اور بچون کے بچانے کو نہین لڑتے ہو جو کفار
کی تکلیف سے بچان
اگر کہتے ہین کہ اے
ہمارے مولا ہمکو اس
ظالمون کے شہر
سے کسی وجہ سے
نکال اور ہمارے لئے
اپنے ہان سے
کوئی حمایتی مقرر کر
اور کوئی مددگار بنا۔

منی سے پیدا نہین کیا۔ پس دونو آیتون کا مطلب ایک ہے جیسا کہ مشاہدہ ہی اسکا شاہد ہے کہ انسان قبل صورت موجودہ کے بصورت منی ہوتا ہے۔

بارہوین آیت کا مطلب یہی صرف اتنا ہے کہ زمانہ سابق مین جو شخص بدرت مارونت لوگون کو جا دیکھاتے تھے ہو اسکی تفصیل تفسیر مذالج مین دیکھو اسے بھی تناسخ سے کوئی علاقہ نہین۔ تیرہوین آیت کا مطلب وہی ہے جو چھٹی آیت کا۔

پندرہوین آیت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ صفا مروہ دو پہاڑیان خدا کی نشانی ہین تفصیل کیلئے دیکھو تفسیر مذالج اسے بھی تناسخ سے کیا تعلق۔

چودہوین آیت البتہ قابل ذکر ہے کہ اس آیت مین مکذبے حسب بیان سکرٹری آریہ سماج لاہور کسی قدر جھوٹے ہی کام

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

وہ اللہ کی راہ مین لڑتے ہین اور جو کافر ہین

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ

وہ شیطان کی راہ مین جنگ کرتے ہین سو تم شیطان

الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ

کے دوستون کو مارو شیطان کی تدبیر نہایت

ضَعِيفًا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ

سست ہے کیا تونے اونکو نہین دیکھا جنکو حکم ہوا تہا

كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

کہ اپنے ہاتہون کو بند رکہو اور نماز پڑہتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو

سنو! جو لوگ مومن ہین وہ اللہ کی راہ مین لڑتے ہین اور جو
کافر ہین وہ شیطان کی راہ مین جنگ کرتے ہین سو تم شیطان
کے دوستون کو مارو وہ تم پر کسی طرح غالب نہین آسکینگے
اس لئے کہ اون کے حامی شیطان کی تدبیر نہایت سست
ہے باین ہمہ بعض ظاہری مسلمانون کے
حوصلے نسبت سابق کے بہی پست ہوگئے
ہین نہین۔ کیا تونے اون کو
نہین دیکہا جن کی جہاد کی درخواست پر
ان کو حکم ہوا تہا کہ ابہی جنگ کا موقع نہین اپنے ہاتہون کو لڑنے
سے بند رکہو اور خاموش ہوکر صبر سے نماز پڑہتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو

شان نزول

+ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ) بعض صحابہ نے بوجہ تکلیف شدید مشرکین مکہ کے آرزو ظاہر کی تہی کہ ہمین لڑنے کی اجازت ہو
حکمت الہی کا تقاضا تہا آنحضرت نے بہی اجازت نہ دی جب مدینہ مین حکم نازل ہوا تو بعض سادہ لوح اس سے گہبرائے ۔
اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۔ معالم

لیا ہے اصل مطلب آیت کا تو صرف اتنا ہے کہ خدا فرماتا ہے زمین کے چرند پرند بہی تمہاری طرح جماعت جماعت مین جیسے
تم ایک نوع ہو وہ بہی ایک ایک نوع ہین مگر چونکہ اتنے مطلب سے مکذب کا مقصود نہین ہوتا تہا اس لئے اوس نے
اسکے ترجمہ مین (تہین) کا لفظ زیادہ کیا اور یون ترجمہ کر دیا کہ "امتین تہین مثل تمہاری" جس سے آریہ سماج نے جانا
کہ ہمارے اپدیشک بڑے ودوان (عالم) ہین کہ عربی مین بہی ایسے فاضل ہین کہ چاہین تو سیدہی عبارت کا الٹا
ترجمہ کرین جیسا کہ ایک مداری نے کیا تہا جو شاید کسی آریہ سماج کا ممبر تہا کہ "آمَنْتُ بِاللَّهِ لی بی آمنت کا ایک ملا تہا ۔
وَمَلَائِكَتِهِ وہ اوسکی ملائی کہا گیا وَكُتُبِهِ اوسنے اوسے کتون سے پڑوایا" اسی طرح آریہ مکذب مثل مشہور اندہون مین کا
راجا عربی کی ڈگری لینے کو اس آیت کا ترجمہ کرنے بیٹہا ہے اس پر حیرانی یہ ہے کہ خود ہی ترجمہ فارسی تفسیر حسینی سے

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ

پس جب ان پر جہاد کا حکم ہوا تو انہین سے ایک جماعت

مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ

لوگون سے ایسے ڈرتے ہین جیسے کہ اللہ سے

أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ

ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بہی زیادہ اور کہتے ہین

كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا

اے ہمارے مولا کیون تو نے ہم پر ابہی سے جہاد فرض

إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا

کردیا کیون تہوڑی سی مدت تک ہمکو تا خیر نہ دی

قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا

تو کہہ دے دنیا کے سامان تو بہت ہی قلیل ہین آخرت کا گہر پرہیزگارون

تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ

کیلئے بہت بہتر ہو اور تم پر کچہہ بہی ظلم نہ ہوگا　　جہان تم ہوگے

پس جب ان پر جہاد کا حکم ہوا تو ادنہین سے ایک جماعت لوگون سے بوجہ بزدلی کے ایسے ڈرتے ہین جیسے کہ اللہ سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بہی زیادہ اور بطور رنج کے کہتے ہین ای ہمارے مولا! کیون تو نے ہم پر ابہی سے جہاد فرض کردیا کیون تہوڑی سی مدت تک تو نے ہمکو تاخیر نہ دی تو اے محمد! انسے کہہ دے کہ بہلا کب تک جیو گے دنیا کی زندگانی اور اوس کے سامان تو بہت ہی قلیل ہین اسمین دل لگا کر کیا لوگے آخرت کا گہر

پرہیزگارون
کے لئے بہت
بہتر ہے جہان
تم کو پورا بدلہ ملیگا
اور تم پر کچہہ بہی ظلم
نہ ہوگا۔ یہ بہی

ضرور نہین کہ تم میدان جنگ مین مرہی جاؤ اور بغیر جنگ کے ہمیشہ زندہ رہو

نقل کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہین کہ ایشان اُمتا نند مثل شما در آفرینش و مردن و زندہ شدن " کیا کوئی فارسی خوان بہی سماج مین نہین جو اس فارسی کو سمجہے کہ "اند" کا لفظ حال کیلئے ہے یا ماضی کے لئے اصل یہ ہے کہ جب آدمی کو خوف خدا نہ ہو تو پہر جو چاہے کرتا پہرے اذا لم تستحی فاصنع ماشئت سچ ہے

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

بعد جواب آیات مذکورہ کے ہمارا حق ہے کہ ہم ہی آریون سے دو چار رہون آریون کا دعویٰ جو ہمنے اونکی کتاب سے نقل کیا ہے اپنے مفہوم بتلانے مین بالکل صاف اور واضح ہے کسی شرح اور حاشیہ کا محتاج نہین مضمون صاف ہے کہ انسانی قالب روحون کے لئے اصل ہے اور باقی حیوانی قالب بطور سزا حسب جرایم ملتے ہین۔ پس اگر یہی

الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ
موت تمکو آ دابیگی گو تم بڑے مضبوط قلعون
يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا
مین ہی ہو اگر اونکو بہلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہین کہ یہ اللہ
قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ
کی طرف سے ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے
لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا مَا أَصَابَكَ
ہین یہ تیری طرف سے ہے پہران لوگون کو کیا ہوا کہ بات ہی
مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ
جو تجہہ کو بہلائی پہنچے وہ تو اللہ کی مہربانی سے ہے اور جو تجہہ کو تکلیف
سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ
پہنچے وہ تیری نفس ہی سے ہے تو تجہہ کو لوگون کے لئے رسول بنا کر

بلکہ جہان تم ہوگے خواہ میدان جنگ مین ہو یا اپنے گہرون
مین عورتون کے پاس ہو وقت مقرر پر موت تمکو آ دابیگی
گو تم اوسوقت بڑے مضبوط قلعون مین ہی ہو تعجب ہے کہ
بجائے فرمانبرداری اور اطاعت کے ایسے ہو رہے ہین
کہ اگر ان کو بہلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہین یہ اللہ کیطرف سے
ہمکو بہیجی ہے اور اگر اتفاقاً کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہین یہ تیری
طرف سے ہے ممکن نہین کہ کوئی شے بغیر حکم الہی کے ہو سکے
پہران لوگون نافہمون کو کیا ہوا کہ ایسی صریح بات بہی نہین
سمجہتے کہ جو کچہہ ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے گو یہ بات بالکل
صحیح ہے کہ ہر ایک کام کے اسباب ہوتے ہین مگر اس طور سے نہین
جیسے کہ یہ سمجہتے ہین کہ ایک کی نحوست سے دوسرے کو تکلیف
پہنچے بلکہ اصل یہ ہے کہ جو تجہہ کو (اے مخاطب) بہلائی پہنچے
وہ تو محض اللہ کی مہربانی سے ہے کیونکہ کسی کا خدا کے ذمہ کسی طرح کا حق نہین جو کچہہ ہے اوسکا احسان ہے اور جو تجہہ کو
تکلیف پہنچے وہ تیری نفس سے ہے یعنی بعض اوقات مناسب مصلحت خفیف سی تکلیف پہنچانی منظور ہوتی ہے۔

آریون کا مذہب ہے اور مشکل یہی ہے تو ہماری طرف سے اس پر مختصر سی نظر ہے۔
(۱) اول یہ کہ دنیا کے کل اجسام جو اجزا سے مرکب ہین اپنی ترکیب کی وجہ سے ضرور کسی خاص وقت سے موجود ہوئے
ہین جس سے پہلے نہ تہے اسلئے کہ مرکب اپنی حالت ترکیب اجزا مین علیحدگی اجزا سے خبر دیتا ہے پس ضرور
ہے کہ کسی خاص وقت سے اسکی ابتدا ہوئی ہو جو ترکیب کنندہ نے ان کے لئے مناسب سمجہی ہو پس ابتدائے
آفرینش عالم مین خدا نے روحون کو کونسا قالب بعد ترکیب عنایت کیا تہا اگر سب کو قالب انسانی ہی دیا تہا اور قرین
انصاف بہی یہی ہے کہ جب جرم نہین تو حیوانی قالب جو روحون کے لئے بدکاری پر ایک قسم کا قیدخانہ ہے
کیون ملنے لگا تہا۔ جو خدا کی قدوسیت کے برخلاف ہے پس ایسے وقت مین کہ تمام روحین دنیا مین انسانی قالب

رَسُولًاؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مَنْ
بہیجا ہے اور خدا ہی گواہ کافی ہے جو شخص
يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ
خدا کے رسول کی تابعداری کرتا ہے وہ اللہ کی تابعداری
تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا
کرتا ہے اور جو منہ پہیرتا ہے ہمنے تجہہ کو اونپر نگہبان کرکے
وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ
کہتے ہین کہ ہم حاضر ہین پہر جب تیرے پاس سے علیحدہ ہوتے
عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ
ہین تو ایک جماعت اون مین سے تیرے کہنے کے خلاف
تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ
مشورے کرتے ہین انکو مشورے اللہ کے ہان محفوظ ہین پس تو ان سے منہ پہیر

نحوست کو تیری طرف نسبت کرنا بالکل لغو اور جہوٹ ہے
کیونکہ ہمنے تو تجھ کو لوگون کے لئے رسول بنا کر بہیجا ہے اور
تیری تبلیغ رسالت پر خدا ہی گواہ کافی ہے وہ جانتا ہے کہ
تونے اونکو پہنچا دیا اگر تیری مانین گے تو خدا کی خوشنودی
حاصل کرینگے اور اگر بے ادبی کرینگے تو سزا پاوینگے کیونکہ جو
شخص خدا کے رسول کی تابعداری کرتا ہے درحقیقت وہ اللہ
کی تابعداری کرتا ہے جس نے اسکو بہیجا ہے اور جو تیری طاعت
سے منہ پہیرتا ہے تیرا کچھہ نہیں بگاڑتا کیونکہ ہمنے تجہہ کو اونپر
نگہبان کرکے نہین بہیجا کہ اونکے بگڑنے کا تجھ سے جواب طلب
ہو ہم اونکی حالت کو خوب جانتے ہین علاوہ بد اعمالیون کے
دورنگی چال چلتے ہین تیرے سامنے آکر کہتے ہین کہ ہم تعمیل ارشاد
کو حاضر ہین۔ پہر جب تیرے پاس سے علیحدہ ہوتے ہین تو ایک
جماعت اون مین سے یعنے سرگروہ اونکے تیرے کہنے کے خلاف بہتان باندہتے اور مشورے کرتے ہین جس سے لوگون کو
تیری طرف سے نفرت ہو یاد رکہین انکے مشورے اور بہتان اللہ کے ہان محفوظ ہین جنکی سزا انکو بھگتنی ہوگی پس تو انسے منہ پہیر

مین ہی ہونگی حیوانی کام کس سے لیتے ہونگے جن کا شمار کرنا ہی وقت ضایع کرنا ہے کون نہین جانتا کہ دنیا کے
انتظام کا مدار ہی حیوانات پر ہے۔ یہ سب کام جو حیوانات دے رہے ہین (مثلاً ہل چلانا۔ دودہ دینا۔ چمڑون سے
فایدہ پہنچانا) انسانون سے لئے جاتے ہونگے۔ ایک آدمی کے مرنے پر اوسکا چمڑا اوتار کر جوتے بنا لیتے ہونگے
اور ہر ایک شخص وقت ضرورت اپنی **عورت** کا دودہ پی لیتا ہوگا۔
علاوہ اسکے آریون کے خیال کے مطابق مرد عورت کا تفرقہ بہی اعمال سے ہی ہے۔ پس ابتدائے آفرینش
مین اگر سب مرد ہی ہونگے اور غالباً یہی ہے کہ مرد ہی ہون۔ تو حاجت بشری کا کیا طریق۔ اگر بچہ بازی کو جایز
رکہین تو نطفہ کس طرح ٹہرتا ہوگا۔ اور اگر کل عورتین نہین تو بہی مشکل جبتک مرد کوئی نہ ہو تو توالد تناسل مشکل ہے

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور اللہ ہی پر بھروسہ کر خدا ہی کارساز کافی ہے

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ

کیا قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ

عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

سوا خدا کے کسی اور کیطرف سے ہوتا تو بہت کسی طرح کا اختلاف پاتے

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا

اور جب انکو پاس کسی طرف کے امن یا خوف کی بات پہنچی ہے تو

بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ

اوس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اوس خبر کو رسول تک

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

اور مسلمانوں کے با اختیار لوگون کیطرف پہنچاتے تو ان میں سے تحقیق کرنیوالے

اور انکی پرواہ نہ کر اور اللہ ہی پر بھروسہ کر اس لئے کہ خدا ہی کارساز کافی ہے کیا ایسے منصوبہ بازی میں وقت ضایع کرتے ہین اور اس قرآن شریف مین غور نہین کرتے کس طرح انکا افشار از صاف صاف لفظون مین کرتا ہے کہ انکو مجال تکذیب نہین ہوتی اگر یہ قرآن سوا خدا کے کسی اور کیطرف سے ہوتا تو اوسمین کئی طرحکا اختلاف پاتے جس سے اوسکی تکذیب کا انکو موقع ملتا اور انکی چالبازی سنو کہ جب انکو پاس کسی طرف کے امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے تو بلا سوچے سمجھے اوسکو مشہور کر دیتے ہین تاکہ ملک مین بدنظمی پہیلے اور اگر اوس خبر کو سُن کر ہمارے رسول تک اور مسلمانون کے با اختیار لوگون کیطرف پہنچاتے تو اون مین سے تحقیق کرنیوالے اوس خبر کو محقق کرتے اور نتیجہ نکالتے اگر اوسکی اشاعت مین مصلحت ہوتی تو کرتے نہین تو اوسکو مخفی رکھتے

(۴) جب انسانی قالب بھگ جونی (قیدخانہ) نہین تو پھر وہ سوال جس کی بحالت اگر آپ لوگون نے تناسخ تراشا تھا اسی طرح بحال ہا۔ یعنی یہ کہ انسانون کی مختلف پیدایش مختلف حالت کیا باعتبار مرض وصحت اور کیا باعتبار دولت وغربت) کیون ہے اس سوال سے بچنے کی غرض سے آپ لوگون نے تجرخیم (پہلے اعمال) کا بدلہ مانا تھا کہ جس انسان نے جو کچھ پہلی جون مین کیا وہی اوسکو یہان ملتا ہے اور جو کچھ یہان کرتا ہے وہ کسی دوسری جون مین ملیگا۔ لیکن مکذب کی عبارت مذکورہ کہہ رہی ہے کہ انسانی قالب بھوگ جونی نہین جسکو دوسرے لفظون مین یون کہہن کہ انسانی قالب سزا کیلئے تجویز نہین ہوا بلکہ روحون کی اصلی منزل ہے جب ہی تو آپ کی تمثیل قیدی والی صحیح ہو گی تو اب بتلائیے لنگڑا لنگڑا کیون ہوا اور کوڑہی کوڑھی کیون ہوا اور اندھا اندھا کیون اگر گھبرا کر کہین کہ پچھلے اعمال کا بدلہ ہے تو غلط جبکہ انسانی جون بھوگ جونی نہین تو اس جون مین پہلے جرمون کی سزا کیسی غرض مثل مشہور ہے۔

فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ قَامَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ

+ مینہ سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے آ کھڑا ہوا۔

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا

اور مہربانی نہ ہوتی تو بجز چند لوگوں کے سب شیطان کے پیچھے ہو لیتے

قَلِيْلًا ۝ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ

پس اللہ کی راہ میں جہاد کر تو اپنی جان کا

اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ

ہی ذمہ دار ہے مسلمانوں کو بھی رغبت دے عنقریب خدا

اَنْ يَّكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ

کافروں کی جنگ کو روک دیگا اور خدا کی جنگ بڑی سخت

بَأْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً

اور اسکا عذاب بہت ہی سخت ہے جو شخص بھلی بات

حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ

کی سفارش کرتا ہے اوس کو اوس میں سے حصہ ملتا ہے

شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا

اور جو کسیکو برے کام کی راہ نمائی کرتا ہے اوسکو بھی اوس برائی کا حصہ پہنچیگا

سچ تو یہ ہے کہ مسلمانو! اگر تم پر اللہ کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی موقع بموقع ان منافقوں کی چالبازی سے تمکو مطلع نہ کرتا اور فتح پر فتح نمایاں نہ دیتا تو بجز چند محقق لوگوں کے سب کے سب شیطان کے پیچھے ہو لیتے کچھ تو ان منافقوں کی کارگزاری سے اور کچھ تکلیف دینی اور شکست کھانے سے پس اس شکر کے بدلہ میں کہ تیری امت کو خدا نے ان دونو بلاؤں سے محفوظ رکھا اللہ کی راہ میں مستعد ہو کر جہاد کر خواہ تیرے ساتھ کوئی ہو یا نہ ہو تو اپنی جان کا ہی ذمہ دار ہے سو پورا کر اور مسلمانوں کو بھی اس کار خیر کی رغبت دے — اگر مستعد ہو کر خدا کے حکموں کی تعمیل کئے جاؤ گے تو عنقریب خدا تمہارے دشمنوں ان کافروں کی جنگ کو روک دیگا اور اون کو مغلوب کر دیگا پھر وہ تمہارے سامنے ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اس لئے کہ تمہارا حامی خدا ہو گا اور خدا کی جنگ زبردست اور اوسکا عذاب بہت ہی سخت ہے۔ اسی طرح تو مسلمانوں کو ترغیب دیتا رہ تیرا کیا حرج ہے مانیں یا نہ مانیں تجھے تو ہر حال میں اوسکا ثواب ملجائے گا کیونکہ جو شخص بھلی بات کی سفارش کرتا ہے کوئی اوس پر عمل کرے یا نہ کرے اوس ناصح کو تو ضرور ہی اوس میں سے حصہ ملتا ہے اور ایسا ہی جو کسی کو برے کام کی راہ نمائی کرتا ہے اوسکو بھی اوس برائی کا حصہ پہنچتا ہے پھر چاہئے

(۳) اگر انسانی قالب سے روح نکل کر اپنے برے کاموں کا پھل کسی حیوانی جون میں بھگتنے کو جاتی ہے تو چاہئے تھا کہ انسانوں کی نسبت سے حیوانات دن بدن ترقی پر ہوں اور انسانی پیدائش بالکل تنزل پر اسلئے کہ یہ تو ظاہر ہے دنیا کی تمام آبادی میں سے اس مسئلہ کے ماننے والے بہت ہی تھوڑے ہیں جنکو ہندوستان میں ہندو کہتے ہیں باقی سب کے سب کیا مسلمان اور کیا یہود اور کیا عیسائی کیا برہمو وغیرہ اس سے منکر ہیں اسی انکار کی وجہ سے وہ بقول آپکے خدا کو سخت ظالم اندھا ماجہ سمجھتے ہیں اور

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا
اللہ ہر ایک چیز پر کا محافظ ہے
وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ
جب تمکو کوئی سلام کہے تو اسکو سلام اچھا سلام پھیر
اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
یا اوسی جیسا سلام پھیرو خدا ہر چیز کا حساب لینے
حَسِيْبًا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ
والا ہے اللہ کے سوا کوئی دوسرا خدا نہین بلاشبہ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ
قیامت کے روز تمکو جمع کریگا اللہ سے زیادہ
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ
راست گو کون ہے پھر کیون تم منافقون کے
فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ
بارے مین دوگروہ ہوکر متفرق ہوگئے ہو اللہ نے اونکو

کوئی چھپ کر کرے یا ظاہر کسی صورت مین اوسکی کمی نہ ہوگی
کیونکہ اللہ ہر ایک چیز پر محافظ ہے ہمیشہ لوگون کو نیکی کی ترغیب
دیتے رہو اور خوش خلقی سے پیش آؤ خوش خلقی سے
ہدایت کی اشاعت ہوتی ہے جب ہی تو تمہین کہین کہ جس
وقت تمکو کوئی سلام کہے تو اوسکے سلام سے اچھا سلام اوسکو
دو یعنے السلام علیکم کے جواب مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
کہو یا اوسی جیسا سلام پھیر دو کہ السلام علیکم کے جواب مین
وعلیکم السلام پر ہی قناعت کرو۔ غرض ہر طرح سے اوسکا جواب
دو کہ موجب تمہاری محبت اور اتفاق کا ہو اور یہ جانو کہ تمہارے
حرف حرف کا بدلہ ملیگا کیونکہ خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے ان
صفات کا اوسمین ہونا ضروری ہے اسلئے کہ اللہ کے سوا کوئی
دوسرا خدا نہین تمام جہان کا مالک پرورش کنندہ وہی ہے
اوسی نے تمہین دنیا مین پیدا کرکے ڈھیل دے رکھی ہے انجام کار
بلاشبہ قیامت کے روز تمکو جمع کریگا جہان تمہین حساب دینا
ہوگا اس واقعہ کو بالکل سچ جانو اللہ سے زیادہ راست گو کون ہے جسکی بات پر یقین لاؤگے خدا ہی تو ابتدا سے تمہارے
دشمنون کے حال پھر ظاہر کرتا رہا جن کو تمنے بالکل مطابق پایا پھر کیون تم منافقون کے بارے مین جو اعلی درجہ کے تمہارے
دشمن ہین دو گروہ ہوکر متفرق ہوگئے ہو بعض اونکو مسلمان جانین اور بعض اونکو کافر کہین حالانکہ وہ یقینی کافر ہین اسلئے کہ

اور ساتھ ہی اسکے یہ غضب کہ کوئی موسیٰ نبی کو مانتا ہے کوئی عیسیٰ کو کوئی سیدنا محمد (علیہم السلام) کو پس بقول آپکے
اگر یہ بڑے بڑے نیک کام بھی کیون نہ کرین تو بھی مجرم ہین۔ کافر ہین۔ پاجی ہین۔ دشمن ہین وغیرہ وغیرہ کیا نہین کیا ہین
غرض سب بے ایمانیون کی جڑ ہین۔ پھر اسپر طرہ یہ کہ انہین ہی اکثر بلکہ قریب کل کے عام طور پر شراب خوار۔ ماس (گوشت) خور۔ زنا کار

اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ

اسد نے اونکو گمراہ کر دیا پھر کیا تم خدا کے گمراہ کئے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا

کو راہ پر لانا چاہتے ہو خدا جسکو راہ نہ دے تو اسکے لیے کوئی صورت

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ

نہ پاویگا وہ چاہتے ہین کہ تم بھی اونکی طرح کافر ہو کر ایک سے ہو جاؤ

سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى

پس تو اون مین سے کسی ایک کو بھی دوست نہ بناؤ

يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

جبتک وہ گھر چھوڑکر اللہ کی راہ مین نہ نکلین اور اگر منہ

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا

پھیرین تو اونکو پکڑ و اور جہان پاؤ قتل کر ڈالو اور اون مین سے

مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اِلَّا الَّذِيْنَ

نہ کسی کو دوست بناؤ اور نہ حمایتی ہان اون کو نہ مارو

اللہ نے اونکو بوجہ اونکی بداعمالیون کے گمراہ کر دیا اب وہ ہرگز راہ پر نہین آسکین گے کیونکہ جس کی نسبت جناب باری مین سزا کا فتوی لگجائے اوسے کوئی منسوخ نہین کرسکتا- پھر کیا تم خدا کے گمراہ کئے ہوئے کو راہ پر لانا چاہتے ہو- ہرگز تم اس خیال مین کامیاب نہ ہو گے اسلئے کہ خدا جسکو بداعمالی کی سزا مین راہ نہ دے تو اوسکے لئے کوئی صورت نہ پاویگا کہ کیطرح اوسکو راہ راست پر لا وے تم اونکے ایمان کی نسبت جھگڑتے ہو اور وہ چاہین کہ تم بھی اونکی طرح کافر ہو کر ایک سے ہو جاؤ پس جب اونکی یہ حالت ہے تو اون مین سے کسی ایک کو بھی دوست نہ بناؤ جبتک وہ گھر چھوڑکر اللہ کی راہ مین لڑنے کو نہ نکلین اور ثابت قدم نہ رہین اور اگر باوجود دعوی اسلام کے اس سے منہ پھیرین اور دھوکہ دہی اور چال بازی سے باز نہ آوین تو اون کو پکڑ واور جہان پاؤ قتل کر ڈالو اور اون مین سے نہ تو کسیکو دوست بناؤ اور نہ حمایتی ہان اونکو نہ مارو

درو غگو- جوئے باز وغیرہ وغیرہ- رہے ہندو جو اس پاک مسئلہ کے ماننے والے اور اپنیا سے منہ پھیر نیوالے ہیں سو انکی حالت یہ ہے کہ عام طور پر سوائے متعدد چند آدمیون کے (جن کا حساب ہاتھون کی اونگلیون پر ہو سکتا ہے) سبکے سب بت پرست زانی- شرابی- جھوٹے- دغا باز وغیرہ وغیرہ- یہ ہی گئے- رہی مقدس قوم آریہ سو اون مین سے بھی ایک پارٹی گوشت کہانے کی وجہ سے کذب کے نزدیک راندہ درگاہ ہے اور شراب وغیرہ بھی تو انہین کچھ کم نہین ہیں پس بعد اس تلاش کے اگر ہونگا اور برگزیدہ مخلوق اور بہلے مانس اور نیک اور بڑے ہی نیک ہونگے تو گھاس پارٹی کے آریہ اور پرتی ندہی سبہا کے ممبر ہونگے جو ان سب خرابیون اور گناہون سے پاک صاف- پس وہ لوگ جنہین سوائے گھاس پارٹی آریہ کے سب دنیا کی آبادی شامل ہے اگر مرین تو بوجہ اپنی بدکرداری کے ہرگز اس قابل نہین کہ انسانی جون مین آئین جبتک کہ اپنی

يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ
جو تمہارے معاہدہ والون سے معاہدہ رکہین یا تمہارے
أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ
لڑنے اور اپنی قوم (کفار) سے لڑنے سے باز آکر
أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ
تمہارے پاس آجاوین اگر خدا چاہتا تمکو
عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ
تو اونہین کو تمپر غالب کردیتا پہر وہی تمکو مارتے پس اگر وہ
وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ
تمسے کنارہ کش ہوان اور تمسے نہ لڑین اور تمہاری طرف صلح کے پیغام
سَبِيلًا سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ
بہیجین تو اونسے لڑائی کی خدا نے تمکو اجازت نہین دی اور لوگ
أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى
ایسے بہی تم کو ملینگے کہ جو چاہینگے کہ تمسے امن مین رہین اور اپنی قوم سے بہی
الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ
جب کوئی اونکو فساد کیطرف بلائیگا تو بہاگ کر اوسکیطرف جاوینگے

پس اگر وہ تمسے کنارہ کش نہ ہون

تمہارے معاہدہ والون سے معاہدہ رکہین یا تمہاری لڑنے
اور اپنی قوم (کفار) سے لڑنے سے باز آکر تمہاری پاس
آجاوین اور تمسے صلح جوئی کرین۔ اپنی قوت بازو کے غرور
مین ایسے لوگون کو نہ مارو اور خدا کا شکر بجا لاؤ کہ تم کو اطن
پر فتح عنایت کی ورنہ اگر خدا چاہتا تو اونہین کو تمپر غالب
کردیتا پہر وہی تمکو مارتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہون اور
تم سے نہ لڑین اور تمھاری طرف صلح کے پیغام بہیجین تو اونکے
درپے ہرگز نہ ہووا سلئے کہ انسے لڑائی کی خدا نے تم کو اجازت
نہین دی ہان انھی کی قسم کے اور لوگ ایسے بہی تمکو ملین گے
جو بظاہر چاہین گے کہ تم سے بھی امن مین رہین اور اپنی قوم
سے بہی لیکن عملی کارروائی اونکی یہ ہوگی کہ جب کوئی اونکو
جہگڑے فساد کی طرف
بلائے گا تو بہاگ کر
اوس کیطرف
جاوینگے
پس اگر وہ تمسے کنارہ کش نہ ہون

بداعمالی کی سزا کسی حیوانی قالب مین پوری نہ کرلین۔ پس تمام دنیا کی آبادی کا خدا حافظ حالانکہ مردم شماری دن بدن ترقی پذیر ہے بالخصوص یورپ مین اور خاص کر انگلینڈ مین جہان کہ تمام ہی حیوانی جون کے لائق ہین۔ فتدبر۔
(۴) قاعدہ کی بات ہے کہ جس مجرم کو سزا ہو بکر اوسکی اصلی حالت کی طرف پہیرنا ہو اسکو اس سزا کا علم بہی ہونا چاہئے کہ یہ سزا مجہکو فلان گناہ کے عوض مین ہے تاکہ آئندہ کو اس گناہ سے بچے۔ پس اگر حیوانی قالب سزا کے لئے ہے تو حیوانون کو بہی اس جرم کی خبر

وَيُلْقُوٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ
اور تمہاری طرف صلح کے پیغام نہ بھیجین اور اپنے ہاتہون کو
وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ
نہ روکین تو اونکو پکڑو اور جہان پاؤ اونکو قتل
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۞ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
کرڈالو انہین لوگون پر اسد نے تمکو غلبہ دینا ہے کسی مسلمان کا کام نہین
اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا
کہ مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے جو شخص کسی مسلمان کو
خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
غلطی سے مار دے تو وہ ایک غلام مسلمان آزاد کرے اور اسکے
اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ
وارثون کو اسکا خون بہا دیوے مگر جب وارث کو
قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
معاف کردین اور اگر وہ تمہارے دشمنون میں سے ہے مگر خود مسلمان ہے،

اور تمہاری طرف صلح کے پیغام نہ بھیجین اور اپنے ہاتہون کو تمہاری لڑائی سے نہ روکین تو اونکو پکڑو اور جہان پاؤ اون کو قتل کرڈالو انہین لوگون پر اللہ نے تم کو غلبہ دینا ہے۔ ہان مسلمانون کے قتل سے پرہیز کرو کسی مسلمان کا کام نہین کہ کسی مسلمان کو دانستہ قتل کرے مگر غلطی سے ہو تو امر دیگر ہے اسکا تدارک یون ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو غلطی سے مار دے تو وہ ایک غلام مسلمان آزاد کرے اور اوس کے وارثون کو اوس کا خون بہا دیوے مگر جب وارث اوسکے خون بہا کو خود ہی معاف کردین تو معاف بہی ہوسکتا ہے اور اگر وہ مقتول تمہارے دشمنون یعنی حربی کفار میں سے ہو مگر خود مسلمان ہے

ضرور ہے کہ فلان جرم کی پاداش مین مجھے سزا ملی ہے تاکہ بعد پورا کرنے اس سزا کے انسانی قالب مین آکر ویسے جرم نہ کرے لیکن برعکس اسکے ہم دیکھتے ہین کہ کسی آریہ کو خبر نہین کہ پہلے وہ کس حیوان (کتے۔ بلے۔ گہوڑے بیل) کی جون مین تہا اور کس جرم کی سزا کا بدلہ تہا۔ پس جب خدا کے انصاف کو اس تفاوت مراتب کی وجہ سے بچاتے ہو تو اس سراسر ظلم کی کوئی صورت تدارک نہین کہ مجرم کو بے خبری مین سزا دینا اور اوسکو خبر نہ ہونا کہ کس جرم کے عوض مین یہ سزا ملی تہی اور بعد بہگتنے سزا کے اصل حالت مین بہی اوس سے بے خبری (واہ رے انصاف)؟

(۵) اگر انسان بداعمالی کی سزا بہگت کر اپنی اصلی حالت کیطرف ہی آتا ہے تو بیچارے۔ بہنگی۔ اندہے۔ کوڑہی۔ جذامی سایل گدا۔ فاقہ پر فاقہ اوٹہانے والے کیا ہمیشہ اسی حالت مین رہین گے اور ہمیشہ سے اسی حالت مین ہین کیونکہ بقول آپکے

مُؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

صرف مسلمان غلام کا آزاد کرنا اور اگر وہ

مِيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ

تمہارے معاہدہ دار قوم مین سے ہے تو اوسکے وارثون کو خون بہا

رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

دینا اور ایک غلام مسلمان کا آزاد کرنا ضروری ہے پھر جو شخص

مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

غلام نہ پاوے تو دو مہینے پے درپے روزہ رکھے یہ اللہ کے ہان سے معافی ہے

حَكِيْمًا ○ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے جو شخص مومن کو دانستہ قتل کر ڈالے تو اسکا

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

بدلہ جہنم ہے جسمین وہ ہمیشہ رہیگا اور خدا کا غضب اور

تو صرف مسلمان غلام کا آزاد کرنا قاتل کے ذمہ ہی۔ اور اگر وہ مقتول مومن تمہارے معاہدہ دار قوم مین سے ہے تو اسکی وارثون کو خون بہا دینا اور ایک غلام مسلمان کا آزاد کرنا ضروری ہے پھر جو شخص غلام یا اوسکی قیمت نہ پاوے تو دو مہینے پے درپے روزہ رکھے یہ اللہ کے ہان سے معافی ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے اوسکی علم وحکمت کا یہی تقاضا ہے کہ بھلی باتین تمکو بتلاوے اور ذرہ سی جھکنے پر بھی معافی دیدے۔ البتہ جو شخص مومن کو بلحاظ ایمان دانستہ قتل کر ڈالے تو اوس کا بدلہ اس گناہ کی سزا مین جہنم ہے جسمین وہ ہمیشہ رہیگا۔ اور خدا کا غضب اور

جس درجہ جسمانی سے تنزل ہوا تھا اسی درجہ مین انتقال کیا جاتا ہے تو کیا ان معذورون کی روحون نے کوئی تمسک لکھ دیا ہوا ہے کہ ہمین یہی حالت پسند ہے اور کہہ دیا ہے کہ ؎ اور ہونگی تیری محفل مین اوٹھنے والے حضرت داغ جہان بیٹھ گئے بیٹھ گئے (۶) اگر حیوانی قالب بھوگ جونی اور جرمون کیلئے سزا خانہ ہے تو آپ لوگون کو مسلمانون اور دیگر اقوام گوشت خورون کا شکر گزار ہونا چاہئے جو جانورون کو ذبح کر کے بہتیرے آریون کے بھائی بندون کی نجات کراتے ہین یا کرانیکا سبب ہین (۷) اگر قالب انسانی روحون کے لئے اصل ہے اور آپ لوگون کا یہی اصول ہے کہ روح کی خواہش ترقی علم کی طبعی اور اصلی ہے اسی وجہ سے وہ باوجود قدیم ہونیکے خدا کے قابو مین آئی تا کہ اس سے جسم لیکر اپنی معلومات وسیع کرے تو یہ کیا وجہ ہے کہ بہت سی انسان بالخصوص برہمن جو ہندؤن مین بڑی اول درجہ کی شریف قوم ہے ترقی علم سے محروم ہین اگر اس قالب انسانی مین روح اپنے اصلی تقاضا کو پورا نہ کریگی تو کونسے قالب مین کریگی حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ بہت سون کو علاوہ دنیاوی موانع کے قدرتی موانع بھی ہوتے ہین مثلاً آنکھ سے اندھا ہونا یا کان سے بہرہ ہونا یا کسی السنا دار کے گھر مین پیدا ہونا جہان بجز

جنبیہ: (side label)

وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ۝	اور لعنت اوس پر ہوگی اور اوسکے لئے بڑا عذاب طیار ہے
اور لعنت اوس پر ہوگی اور اوسکے لئے بڑا عذاب طیار ہے	اس خیال سے کہ تم بھی اس عذاب میں کہین مبتلا نہ ہو جاؤ
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ	تمہین ہدایت کی جاتی ہے کہ مسلمانو جب کبھی
مسلمانو جب کبھی تم اللہ کی راہ مین سفر کو جاؤ تو	تم اللہ کی راہ مین سفر کو جاؤ تو مخاطبون کا حال
سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا	بخوبی دریافت کر لیا کرو کہ مومن ہین یا
بخوبی دریافت کر لیا کرو اور جو کوئی تمکو	کافر تاکہ غلطی سے کسی مسلمان کو نہ مارو
لِمَنْ اَلْقٰۤی اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا	اور جو کوئی ناواقفی مین تمکو سلام
سلام علیکم کہے تو اوسکو مت کہو کہ تو مسلمان نہین	علیکم کہے تو اوسکو مت کہو
تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	کہ تو مسلمان نہین
کیا دنیا کا اسباب لینا چاہتے ہو	یونہی ہمکو فریب دینا ہے کیا تم اوسکو مار کر دنیا کا اسباب لینا چاہتے ہو

شان نزول

(یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) ایک دفعہ صحابہ کے لشکر کے مقابل ایک شخص سلام کہتا ہوا آیا اوسکی غرض یہ تہی کہ چونکہ مین مسلمان ہون انکو خبر کر دون تاکہ غلطی سے مجھکو قتل نہ کر ڈالین صحابہ مین سے ایک شخص نے اس خیال سے کہ یہ صرف ظاہرداری کرتا ہے اوسے قتل کر ڈالا چونکہ یہ قتل قانون اسلامی کے خلاف تہا اسلئے یہ آیت نازل ہوئی سعد بالاختصار منہ

بقیہ تتمہ

پیٹ پالنے کے (وہ بھی بہیک مانگنے اور پاخانہ اوٹھانے سے) کچھہ کر ہی نہین سکتے۔

(۸) اگر انسانی قالب اصلی ہے اور جسم قالب سے انتقال ہوتا ہے اور نئے قالب مین روح آتی ہے تو قابل لغو بچے کیا اسی طرح مرتے رہینگے اور انکی روحین ہمیشہ سے اسی طرح چہوٹی عمر مین بلکہ بعض ماں کی پیٹ مین ہی قالب چہوڑتی آئی ہین اگر نہ کو وہ درجہ جسمانی کے سنی یہ بتلاؤ کہ امیری اور غریبی کی حالت مراد ہے اور تو پہر یہی سوال ہوگا کہ غریب بدمعاش ہیں کہ جو بوجہ ناداری کے سبب اعمال کر گزرنے مین یہی ان کے لئے اعلی درجہ ہے تو ان بیچارون کی کبہی شامت آئی کہ ایک تو بوجہ ناداری اور غریبی کے بدافعال کرنے پر دنیاوی حاکم ان کو قید کرین اور پہر انکی سزا مین بندر۔سور ہی نہین پہر وہان سے خلاصی پاکر ہی آدمی تو جب ہوئے کہ جب دہی ناداری اور غریبی کے قالب مین پر بیٹھو اور انکو ٹہونستے ہے پہر اسی طرح ہمیشہ تک ان کی بری گت ہوتی رہی اور اگر یہ نیک ہی ہون تو کیا فایدہ جبکہ تہوڑے گناہ پر بہی حیوانی قالب مین قید ہونا اور وہان سے چھوٹ کر

فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ

خدا کے ہان غنیمتین بہت ہین تم بہی پہلے

مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ

اسی طرح تہے لیکن اللہ نے تمپر احسان کیا پس تم بخوبی دریافت

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ لَا يَسْتَوِي

کرلیا کرو خدا تمہارے کامون سے آگاہ ہے بے عذر مسلمان

الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي

بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ مین اپنے مالون

الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

اور جانون سے جہاد کرنیوالے برابر نہین ہین اپنے

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ

مال اور جان سے لڑنے والون کو بیٹھ رہنے

وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

والون پر مرتبہ مین بڑائی دے رکہی ہے دونو کو عام طور سے اچہا وعدہ دے رکہا ہے

دینی بدلہ تو اسمین نہین اگر تمکو مال اسباب کی ہی خواہش و تنگی ہے تو اللہ سے مانگو وہ ضرور تمکو دیگا کیونکہ خدا کے ہان غنیمتین بہت ہین اگر تم سمجہو کہ یہ شخص مسلمان ہوتا تو کافرونکو چہوڑکر پہلے ہی سے ہم مین کیون نہ آملتا تو جان لو کہ تم بہی پہلے اسی طرح کفار سے دبے ہوئے تہے لیکن اللہ نے تمپر احسان کیا پس تم بخوبی دریافت کرلیا کرو اس مین ہرگز سستی نہ ہونے دو دل مین سمجہ رکہو کہ خدا تمہارے کامون سے آگاہ ہے اس حکم سے ڈر کر ایسا ہی نہ کرو کہ جہاد ہی چہوڑ دو۔ پہر تو تم ثواب عظیم سے محروم رہجاؤگے اس لئے کہ بے عذر مسلمان گہر مین بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ مین اپنے مالون اور جانون سے جہاد کرنے والے برابر نہین ہین۔ اپنے مال اور جان سے لڑنے والون کو گہر مین بیٹھ رہنے والون پر مرتبہ مین بڑائی دے رکہی ہے ہان دونو کو عام طور سے اچہا وعدہ دے رکہا ہے اون کے ایمان

اصلی حالت (غریبی اور محتاجی) مین آتا ہے تو کیا نتیجہ ہوگا اس سے تو بہتر ہے کہ اِس بیچاری روح کو جو بقول آپکے خدا کی پیدائش ہی نہین اِس چند روزہ زندگی کے احسانات کے بدلہ مین (جو اس غریبی اور محتاجی کی حالت مین خدا نے اُسپر کئے تہے اور در در بہیک منگائی تہی) اون سے دو گنے چو گنے برس قید کرلیا جاتا اور پہر ہمیشہ کے لئے اوس کمبخت کو رہائی ہوتی اور اپنی کمائی سے آپ گذارہ کرتی اور ایسے خدا کو دور سے سلام کہتی۔ سچ پوچہو تو اگر خدا اوسے چہوڑ دے تو کبہی بہی خدا کے سامنے نہ آوی اور ایک ہی بار کے آزمانے پر اوسکے بلانے پر بہی دور سے اوسکو کہہ دیتی مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ بلکہ اور روحون کو بہی یہ کہہ کر روکے کہ ؎

حسینون سے نہ دل اپنا ہاری دیکہے بہالے مین + نہین سنتے ہو ڈسنے کے سنگر ناگ کالے ہین

آزمودہ کو آزمانے سے شرمندگی حاصل ہو۔

الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ
اور مجاہدون کو بیٹھ رہنے والون پر ثواب عظیم کی بزرگی عطا
اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ
کی ہے کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ
اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے ان لوگون کو جو اپنی جانون
الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ
پر خود ظلم کرتے ہین فوت کرتے وقت فرشتے پوچھتے ہین آپ
قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا
کہان تھے وہ جواب دیتے ہین کہ ہم مجبوری سے زمین مین رہتے تھے
اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ
فرشتے کہین کیا خدا کی زمین فراخ نہ تھی کہ اسمین تم ہجرت کر جاتے

اور اعمال صالحہ کا بدلہ جنت مین اونکو ملیگا اور مجاہدون کو بیٹھ رہنے والون پر ثواب عظیم کی بزرگی عطا کی ہے یعنی کئی درجے اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی بھلا کیون نہ ہو اللہ تو بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے یہ نہین کہ خواہ مخواہ بھی بلا وجہ کفار کے ملک مین (جہان پر احکام شریعت بجالانے سے تکلیف پہنچائی جاتی ہو) ٹھہر کر معذور ہو جائین بلکہ ایسے لوگ درحقیقت اپنی جان پر ظلم کرتے ہین اون لوگون کو جو اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین بجائے معذور رکھنے کے فوت کرتے وقت فرشتے بطور زجر کے پوچھتے ہین کہ کیون صاحب آپ کہان تھے کس حال مین رہے کہ ہمیشہ دینی امور مین ذلت اور رسوائی ہی اپنے پر لیتے رہے اسکی وجہ کیا تھی وہ جواب دیتے ہین کہ ہم مجبوری سے کافرون کی زمین مین رہتے تھے یہ وجہ ہماری دینی ذلت کی تھی فرشتے کہتے ہین یہ تمہاری وجہ موجہ نہین کیا خدا کی زمین فراخ نہ تھی کہ اوسمین تم ہجرت کر جاتے

شان نزول (اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ) بعض لوگ باوجود مسلمان ہونے کے آنحضرت کی ہجرت کے بعد بھی مکہ شریف مین ہی رہے حتیٰ کہ طوعاً کرہاً جنگ بدر مین مشرکین مکہ کے ہمراہ ہو کر بمقابل اہل اسلام لڑنے کو بھی آئے اونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی م باختصار منہ

تناسخیہ: (۹) اگر انسانی قالب روحون کیلئے اصل ہے اور حیوانی قالب قیدخانہ تو بتلائے اگر ایکہزار یا کم سے کم سو سال تک تمام مخلوق نیک کام کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے وہ لائق سزا ہون تو بوجہ اونکی بیداری کے یہ تو حیوانات کے قالب مین جانے سے رہے ہان البتہ حیوانات اپنی اپنی قید بھگت کر اصلی حالت انسانی قالب کیطرف آ دینگے جسکی وجہ سے حیوانات مین ایک روز ایسی کمی ہو گی کہ نہین سواری کیلئے کوئی گھوڑا دودھ کیلئے کوئی گائے اور شہد کیلئے کوئی مکھی بھی نہ ملیگی تو پھر ان بیچارے نیکون کا جو سو سال تک نیکی کے کامون مین لگ رہے یہی انعام ہونا چاہئیے تھا کہ جو آرام اونکو بدکاری مین تھا گاڑی سواری کو گئے

فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ
سو ایسون کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بُری جگہ ہے
مَصِيْرًا ۙ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
ہان وہ ضعیف مرد اور عورتین اور بچے
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً
جو د نکلنے کی طاقت رکھتے ہین اور نہ
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ فَاُولٰٓئِكَ
راہ پہچانتے ہین سو امید ہے
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا
کہ ایسون سے خدا معاف کرے گا اللہ بڑا معاف کرنیوالا
غَفُوْرًا ۝ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بخشنیوالا ہے - جو کوئی اللہ کی راہ مین ہجرت کرتا ہے

اور دوسری جگہ با امن و عافیت اپنی مختصر زندگی نبہاتے
سو ایسون کا ٹھکانا بیشک جہنم ہوگا اور وہ بری جگہ ہے
ہان وہ ضعیف مرد اور عورتین اور بچے جو نہ نکلنے کی طاقت
رکھتے ہین اور نہ بیچارے راہ پہچانتے ہین انکے لئے دونو مانع
سخت درپیش ہین سو امید ہے کہ ایسون سے خدا معاف
کریگا اسلئے کہ اللہ بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے
تھوڑے سے عذر واقعی پر بھی معاف کر دیتا ہے
لوگ تو خواہ مخواہ ذلت اوٹھا کر کفار کے
ملک مین رہتے ہین اور ہجرت
نہین کرتے حالانکہ
ہمارے ہان قاعدہ ہے،
کہ جو کوئی اللہ کی راہ مین کفار کی تکالیف سے تنگ آکر ہجرت کرتا ہے

بہنیں دودھ پینے کو جا تو وجہ برداری کو وہ بھی علم تھ سے جاتا رہا بلکہ بغور دیکھین تو کل انتظام عالم مین فرق آگیا اور وقت
اون نیک بھگتون کے موہنہ سے بیساختہ نہین نکلیگا ؎ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی -
اس ہماری تقریر سے نہ صرف مسئلہ تناسخ کا ابطال ہوا ہے بلکہ بغور دیکھین تو کل ویدک مت (مذہب وید) کا بطلان
لازم آتا ہے کیونکہ ویدک تعلیم مین یہ تقاضا ہی نہین کہ میری یا بندی سب لوگ کرین حالانکہ دین الٰہی کا یہ تقاضا نہو ضروری
ہے اس مسئلہ (عدم تقاضاے وید) کی بحث مفصل ہماری رسالہ **الہامی کتاب** سے ملسکتی ہے جو عنقریب نکلنے والا ہے انشاء اللہ
(۱۰) بہ تبدیل الفاظ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ اگر حیوانی قالب بھوگ جونی ہے تو ہم فرض کرتے ہین کہ تمام دنیا مین سو دو سال تک
تمام لوگ بدکار غدار (جیسا کہ آجکل عموماً ہے) زانی شرابی کل کے کل اسی قسم کے ہو رہین جن مین سے کوئی بھی انسانی قالب کے
لائق نہ ہو - تو بتلائیے تمام دنیا کا انتظام کس طرح ہوگا جبکہ سارے ہی جیو (روح) بوجہ اپنی بدکاری کے حیوانی قالب
مین چلے گئے اور ایک روز ایسا آپہنچا کہ سب کے سب حیوانات ہی ہون اور انسان ایک بھی نہ ہو تو نتیجہ اہل الراے سوچ لین -
منہ

يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيرًا وَّسَعَةً ط

زمین میں بہت آسائش اور فراغدستی پاتا ہے

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

جو کوئی اللہ اور رسول کی خاطر گھر سے نکلے

ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط

پھر اوسکو موت آجاوے تو اللہ کے ذمہ اوسکا ثواب ہو گیا

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے جب تم زمین میں

فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا

سفر کرنے کو جاؤ تو تمہیں نماز کا قصر کرنا

مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ

جائز ہے اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تم کو

كَفَرُوْا اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا

ستائیں گے کفار واقعی تمہارے صریح دشمن

مُّبِيْنًا ۝ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ

ہیں اور جب تو (اے محمد) ان میں ہو

لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ

اور نماز پڑھانے لگے تو چاہیے کہ ایک جماعت تیرے ساتھ

وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا

کھڑی ہو جاوے اور اپنے ہتیار بھی ساتھ لیں پھر جب سجدہ کر چکیں

زمین میں بہت آسایش اور فراخ دستی پاتا ہے یہ بھی نہیں کہ ہجرت کا بدلہ دُنیا میں نہ ملے اور نہ یہ کہ گھر سے نکل کر کسی امن کی جگہ میں پہنچنے پر موقوف ہے بلکہ جو کوئی اللہ اور رسول کے دین کی خاطر گھر سے بہ نیت ہجرت نکلے پھر پہلے پہنچنے کسی امن گاہ کے راہ میں ہی اوسکو موت آجاوے تو اللہ کے ذمہ اوسکا ثواب ہو گیا جہان سے پورا پورا اوسکو ملیگا ایک حبہ بھی نقصان نہ ہوگا۔ اسلیے کہ خدا بڑا بخشنیوالا مہربان ہے ذرا دل جھکنے کی دیر ہے کہ فوراً اوسکی رحمت دستگیر ہو جاتی ہے دیکھو تو دُنیا میں اوسکی مہربانی کے آثار جو مہاجرون پر ہین بلکہ اونکی طفیل تمام مسلمان مسافرون پر کیسے ہین کہ ہمنے عام حکم دے رکھا ہے کہ جب تم زمین میں سفر کرنے کو جاؤ تو تمہین نماز کا قصر کرنا جایز ہے یعنی بجائے چار رکعت کے دو رکعتین پڑھو اگر تمہین ڈر ہو کہ کافر لوگ نماز مین تمکو ستائین گے کیونکہ کفار واقعی تمہارے صریح دشمن ہین۔ اور جب تو (اے محمد یا تیرا کوئی نائب) اون مسلمانون مین ہو اور نماز پڑھانے لگے تو چاہیے کہ اون حاضرین مین سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو جاوے اور ایک جماعت کفار کے مقابلہ پر جمے رہین اور وہ کھڑے ہونیوالے بقدر حاجت اپنے ہتیار بھی ساتھ لے لین پھر جب پہلی رکعت کا دوسرا سجدہ کر چکین

فَلْيَكُونُوا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ

تو تمسے پیچھے چلے جائین اور دوسری جماعت

اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا

جنہون نے نماز نہین پڑھی آجائین اور تیرے ساتھ نماز پڑہ

حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اپنا بچاؤ اور ہتیار ساتھ ہی رکھین کافرون کی تو یہ

لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ

دلی آرزو ہی کہ کسیطرح تم اپنے ہتیارون اور بچاؤ سے غافل ہوؤ

عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

تو تمپر ایکہی دفعہ ٹوٹ پڑین اگر تم کو بارش وغیرہ

اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى

کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو

اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ

ہتھیار اُتار رکہنے مین تمپر گناہ نہین اپنا بچاؤ ساتھ رکھو

اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ فَاِذَا

اللہ نے کافرون کیلئے ذلت کا عذاب طیار کر رکہا ہی پس

قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا

جب تم نماز پڑہ چکو تو کھڑے بیٹھے کروٹون پر لیٹے ہوے اللہ کو

وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

یاد کرو پس جب تمکو جنگ سے آرام ملے تو نماز پڑھو

تو تمسے پیچھے چلی جائین اور دوسری جماعت جنہون نے ابھی
نماز کی کوئی رکعت نہین پڑھی اور ہنوز تمھاری حفاظت کو
کفار کے مقابلہ کھڑے ہین آ جائین اور تیرے ساتھ ایک رکعت
نماز پڑھ لین اور جب تو اپنی دو رکعتون پر سلام دے چکے
تو ہر ایک جماعت پہلی اور پچھلی اپنی ایک رکعت علیحدہ پڑھ لین
مگر اپنا بچاؤ اور ہتیار ساتھ ہی رکھین شاید کہ عین نماز مین
ہی کفار حملہ آور ہون تو انکو روکنا پڑ جائے اسلئے کہ کافرون
کی تو یہ دلی آرزو ہے کہ کسیطرح تم اپنے ہتیارون اور سامان
سے غافل ہوؤ تو تمپر ایک ہی دفعہ ٹوٹ پڑین سو تم اسکا
لحاظ رکھو کہ کہین انکو تمھاری غفلت مین موقع نہ ملجائے
ہان اگر تمکو بارش وغیرہ کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو اور
تمام ہتیار اوٹھانے تمکو مشکل ہون تو ایسی صورت مین ہتیار اتار
رکھنے مین تمپر گناہ نہین - رکھ دو - مگر پھر بھی تمام نہین تو
بقدر ضرورت اپنا بچاؤ ساتھ رکھو اور یہ نہ سمجھو کہ کفار کی بڑی
شان و شوکت ہی جو ہمکو ایسے تاکیدی حکم ہو رہے ہین ایسا
نہ ہو کہ اگر ہمسے ذرہ غفلت ہو جائے تو کافر ہمپر غالب آ جائین
ہرگز تمپر غالب نہین آوینگے اسلئے کہ اللہ نے کافرون کے لیے ذلت
کا عذاب طیار کر رکھا ہے سو اب ان کی ذلت کے ایام آ گئے ہین
پس جب ایسی جھگڑے مین نماز پڑھ چکو تو ہر حال مین کھڑے بیٹھے
کروٹون پر لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرو پھر جب تمکو جنگ سے آرام ملے اور

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا
نماز مسلمانون پر بڑا تاکیدی
مَّوْقُوْتًا ۝ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا
فرض ہے کفار کی تلاش مین سست نہ ہو
تَأْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَأْلَمُوْنَ كَمَا تَأْلَمُوْنَ
اگر تم تکلیف پاتے ہو تو وہ بھی تو تمہاری طرح
وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ وَكَانَ
تکلیف اوٹھاتے ہین تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جسکی اونکو نہین
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
اللہ کر جانتا اور بڑی حکمت والا ہے ہمنے سچی کتاب
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ
تیری طرف اتاری ہے کہ تو لوگون مین اللہ کے بتلائے ہوئے
اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَّاسْتَغْفِرِ
حکم کرے اور دغابازون کا حمایتی نہ ہو اور اللہ سے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ
بخشش چاہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اون کیطرف سے

کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو تو مثل سابق پوری نماز پڑھو اسلئے
کہ نماز مسلمانون پر بڑا تاکیدی وقت بوقت فرض ہے
اسمین کسیطرح کی کمی نہ ہونے دو اور آرام مین بیٹھ کر کفار کی تلاش
مین سست نہ ہو اگر تم اسمین تکلیف پاتے ہو تو وہ بھی تو
تمہاری طرح تکلیف اوٹھاتے ہین پس جب وہ تمہاری تلاش مین
سست نہین ہوتے تو تمہاری سستی کے کیا معنی؟ حالانکہ
تم اللہ سے اوس ثواب کی امید رکھتے ہو جسکی اونکو نہین اور جان لو
کہ اللہ سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے اوس
نے اپنے دین کی حمایت کا دار و مدار تم ہی پر نہین رکھا ہوا بلکہ اپنی
حکمت کے ذریعہ ہر طرح سے کرسکتا ہے اس جنگ جہاد سے
یہ ہرگز منظور نہین کہ تم خونخوارون کیطرح موقع بے موقع آدمیون
کو تنگ کرتے پھرو اور مسلمان اور کافر کے معاملہ مین مسلمانون
کو بھی خواہ مخواہ چاہے وہ غلطی پر بھی ہو ترجیح دینے لگو نہین ہرگز
یہ منظور نہین بلکہ ہمنے تو یہ سچی کتاب تیری طرف اس لئے اتاری ہے
کہ تو لوگون مین اللہ کے بتلائے ہوئے قواعد سے حکم کرے اول
اون مین سے یہ ہے کہ ظالم اور مظلوم مین تمیز کرے اور دغابازون کا
حمایتی نہ ہو۔ اگر تجھ سے سہوًا اس فیصلہ مین غلطی ہو جائے تو اللہ سے اوسکی بخشش چاہ وہ معاف کر دیگا اس لئے کہ خدا بڑا بخشنے والا

شان نزول

ف (اِنَّآ اَنْزَلْنَآ) ایک شخص نے کسی دوسرے کی بوری آٹے کی چرا کر ایک یہودی کے ہان رکھ دی لوگون مین جب اس چوری کا چرچا ہوا تو بعض لوگون نے آٹے کے نشان سے پہچانا کہ یہان سے آٹا نکل کر اوس یہودی کے مکان پر گیا ہے اوس یہودی سے دریافت کیا تو اوس نے اصل چور کا نام لیدیا اوس چور کی برادری کے لوگون نے آنحضرت کی خدمت شریف مین آکر واویلا کیا کہ ہمارا آدمی ناحق بدنام ہو رہا ہے آپ لوگون کو سمجھا دین کہ اوسکا نام نہ لین چنانچہ آپنے اونکی ظاہری حال پر رحم کھا کر چاہا کہ لوگون کو اوسکا نام لینے سے روکین مگر چونکہ درحقیقت اوسیکا کام تھا اوسکے حق مین آیت نازل ہوئی
(معالم)

عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
جھگڑا نہ کیا کر جو اپنے بہائیون کی خیانت کرتے ہین خدا کو
مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝ يَسْتَخْفُوْنَ
دغاباز بدکار ہرگز پسند نہین لوگون سے تو
مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ
چہپ سکتے ہین خدا سے تو نہین چہپ سکتے جب رات
مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ
کو ناپسند باتون کے مشورے کرتے ہین تو وہ انکے ساتھ ہوتا
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ هٰاَنْتُمْ
تمام ان کے اعمال کا خدا نے احاطہ کر رکہا ہے بہلا
هٰۤؤُلَاۤءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
تمنے دنیا مین تو انکی طرف سے جھگڑا کر لیا
فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ
قیامت کے روز انکی طرف سے کون جھگڑے گا یا
يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۤءًا
کون انکی کارسازی کریگا۔ جو شخص برا کام کرے
اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا
یا کسی بہائی پر ظلم کرے پہر اللہ سے بخشش مانگے اللہ کی بخشش اور مہربانی
رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ
کا حصہ ضرور پاویگا جو کوئی گناہ کرتا ہے اپنا ہی برا کرتا ہے

اور اون بدمعاشون کیطرف سے جہگڑا نہ کیا کر جو اپنے بہائیون
بنی نوع کی خیانت کرتے ہین خدا کو دغاباز بدکار ہرگز
پسند نہین - یہ بدکار نہین سمجھتے کہ لوگون سے تو چھپ سکتے
ہین خدا سے تو نہین چہپ سکتے - اسلئے کہ جب رات کو ناپسند
باتون کے مشورے کرتے ہین تو وہ خدا تعالےٰ اپنے علم
سے اون کے ساتھ ہوتا ہے۔ ناپسند باتون کی ہی کوئی
خصوصیت نہین بلکہ تمام ان کے اعمال کا خدا نے احاطہ
کر رکھا ہے - بہلا تمنے دنیا مین تو انکی طرف سے جہگڑا
کر لیا - قیامت کے روز ان کیطرف سے کون جھگڑے گا
یا کون انکی کارسازی کرے گا کوئی نہین البتہ دنیا مین اس
بداعمالی کا تدارک ممکن ہے کہ جو شخص برا کام کرے کہ
جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے یا کسی بہائی بنی نوع پر ظلم
کرے جس سے دوسرے کو
صدمہ مالی بدنی یا روحانی
پہنچے - پہر اللہ سے ڈر کر مظلوم سے معافی چاہے
اور اپنے افعال قبیحہ پر ندامت
بخشش مانگے اللہ کی بخشش اور مہربانی کا حصہ ضرور پاویگا ان
بدکارون کو چاہئے کہ اپنی بداعمالیون کا بہت جلد علاج کرین
اسلئے کہ
جو کوئی گناہ کرتا ہے اپنا ہی برا کرتا ہے کسیکو اسکی خرابی نہین

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً
خدا سب کچھ جانتا ہو اور بڑی حکمت والا ہو جو شخص چھوٹا موٹا گناہ
اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا
کرکے کسی بیگناہ کے ذمہ لگاتا ہو تو اوسنے بڑا بہتان اور
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ
صریح گناہ اپنے سر اوٹھایا ہو اگر اللہ کا فضل اور اوسکی رحمت تیرے شامل
لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ
حال نہ ہوتی تو انمین سے ایک جماعت تیرے بہلانیکا قصد کرچکی تھی
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ
اور اپنے ہی آپ کو بہلاتے ہین اور تجھکو کچھ بھی ضرر نہ دے سکینگے تیرے
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ
خدانے کتاب اور دانائی اور فہم کی باتین اتاری ہین اور تجھے وہ باتین
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ لَا خَيْرَ فِيْ
سکھائی ہین جو تو نہین جانتا تہا اور تجھپر خدا کا بڑا فضل ہے انکی اکثر سرگوشیون
كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
مین بہلائی نہین۔ ہان جو شخص دوسرے کو صدقہ یا نیک کام
اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
یا لوگون مین اصلاح کرنیکا حکم کرے جو کوئی یہ کام اللہ کی مرضی
ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
حاصل کرنے کو کرتا ہے ہم اوسکو بہت بڑا اجر دینگے

پہنچے گی کیونکہ خدا سب کچھ جانتا ہے اور ساتھ اسکے بڑی حکمت والا ہی اوسکی حکمت اور دانائی اسکی مخالف ہے کہ کسیکا کیا کسی پر ڈالے اور یہ بھی سنلو کہ جو شخص کسی قسم کا چھوٹا موٹا گناہ کرکے کسی بیگناہ کے ذمہ لگاتا ہی وہ سخت سزا مین مبتلا ہوگا کیونکہ اوسنے بڑا بہتان یعنی بیجا الزام اور صریح گناہ اپنے سر اوٹھایا ہے تو یہ ہے کہ اگر اللہ کا فضل اور اوسکی رحمت تیرے شامل حال نہ ہوتی کہ بر وقت تجھے تیرے مخالفون کے حال سے مطلع نہ کرتا تو تو ضرور غلطی کر بیٹھتا اسلئے کہ انمین سے ایک جماعت تیری بہلانیکا قصد کرچکی تہی کہ تجھے کسیطرح غلطی مین ڈالین کر خلاف واقع سچ جھوٹ بولکر تجھ سے فیصلہ کرالین لیکن درحقیقت اپنے ہی آپ کو بہلاتے ہین کہ انکی اس کوششون کا وبال انھی کی جان پر ہوگا جس کا عوض اوٹھانا پڑیگا اور تجھکو کچھ بھی ضرر نہ دے سکین گے تو بھلا ان کے بہولانے سے کیا بھول جائیگا تیرے پر تو خدا نے کتاب قرآن شریف اور دانائی اور فہم کی باتین اتاری ہین اور تجھے وہ باتین سکھائی ہین جو تو نہین جانتا تہا اور علاوہ اسکے تجھ پر خدا کا بڑا فضل ہے پھر بھلا جسکی حمایت اور حفاظت اس طور سے ہو اوسکو یہ خام عقل والے کیا ضرر دے سکتے ہین بڑی سرگوشیان کرین انکی اکثر سرگوشیون مین بھلائی نہین ہان جو شخص اپنی سرگوشی مین دوسرے کو صدقہ یا نیک کام یا لوگون مین اصلاح کرنیکا حکم کرے اوسکی سرگوشی البتہ بہتر ہے

الثلثة

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ
اور جو شخص بعد معلوم ہونے ہدایت کے رسول کی نافرمانی
الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ
کریگا اور مومنون کے خلاف راہ چلیگا تو جس طرف اوسنے
مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاۤءَتْ مَصِيْرًا
رخ کیا ہم اوسیطرف اوسکو پھیر دینگے اوسکو جہنم مین داخل کرینگے جو بہت بری
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ
اللہ شرک کو ہرگز نہین بخشیگا اور سوا اسکے جو چاہے گا
ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ
بخش دیگا اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے
ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ
وہ تو بڑی دور کی گمراہی مین جا پڑا یہ اللہ کے سوا عورتون کو
اِلَّاۤ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا
پکارتے ہین اور شیطان مردود کو پکارتے ہین
لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ
جسپر خدا نے لعنت کی ہے اور اسنے کہدیا تہا کہ مین تیرے بندون مین سے

اور جو شخص بعد معلوم ہونے ہدایت کے رسول کی نافرمانی کریگا اور مومنون کی خلاف راہ چلے گا تو جس طرف اوس نے رخ کیا ہم بھی اوسی طرف اوسکو پھیر دینگے اور انجام کار اوسکو جہنم مین داخل کرینگے جو بہت بری جگہ ہے جسپر وہ ہم اونکو جہنم مین داخل کرینگے یہ عام قاعدہ ہوگا کہ اللہ شرک کے جرم کو ہرگز نہین بخشیگا اور سوا اسکے جو چاہیگا بخش دے گا اس لئے کہ جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ تو بڑی ہی دور کی گمراہی مین پڑجاتا ہے - دیکھو تو کیا احمق بنا ہے کہ اللہ کے سوا عورتون جیسی کمزور چیزون کو پکارتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ ہم کن کو پکار رہے ہین وہ اپنی زندگی مین نیک ہون یا مقرب الٰہی ہون مگر چونکہ خداوندی اور حاجت روائی تو کسی مخلوق کو حاصل نہین ہو سکتا گو بظاہر اپنے زعم مین ان بزرگون کی عبادت کرتے ہین مگر درحقیقت یہ لوگ شیطان مردود کو پکار رہے ہین جسپر خدا نے

لعنت

کی ہے اور اُس نے

اوسی وقت کہدیا تہا کہ مین تیرے بندون مین سے

---

٥١ (ومن يشاقق الرسول) جس چور کا پہلی آیت مین ذکر ہے بعد ثبوت چوری کے مکہ کے مشرکون مین جا ملا اور اسلام اور اہل اسلام سے مرتد ہوگیا اوسکی حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۔م

راقم کہتا ہے یہ حالت اور سزا مرتد کی جب ہی ہے کہ ارتداد پر قایم رہے اور اگر توبہ کرکے مسلمان ہوجاے تو سب کچھ معاف ہے چنانچہ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مین ارشاد ہے - منہ

نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ
ضرور ایک حصہ اپنا تابعدار بناؤنگا اور انکو گمراہ کرونگا انکو جی مین
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ
امیدین ڈالون گا اون کو بتلاؤن گا تو چار پاؤن کے کان پہاڑینگے
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَن
اور اون کو بتلاؤن گا تو وہ اللہ کی پیدایش کو بدل دینگے جس
يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ
خدا کو چھوڑکر شیطان کو اپنا دوست بنایا پس اوس نے
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ
صریح ٹوٹا پایا اونکو وعدے دیتا ہو اور آرزوئین دلاتا ہے
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ أُولَٰئِكَ
اور جھوٹی آرزوئین دلاتا ہے انہین کا ٹھکانہ
مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ۝
جہنم ہے اور اوس سے نکلنے کی راہ نہ پاوین گے
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ
اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اونکو ہم ایسے
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
باغون مین داخل کرینگے جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی جنمین ہمیشہ
فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝
رہین گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے

ضرور ایک حصہ اپنا تابعدار بناؤن گا اور اونکو گمراہ کرون گا
جس کا طریق یہ ہوگا کہ ابتدا مین اون کے جی مین امیدین
ڈالون گا اور بعد اس کے جب وہ کسیقدر اسمین مصروف
ہو نگے تو اون کو بتلاؤن گا تو چار پاؤن کے کان پہاڑینگے
اور غیر اللہ کے نام سے اونکو وقف کرینگے اور پہر اون کو
بتلاؤن گا تو وہ اللہ کی اصلی پیدایش (یعنی توحید) کو
بدل دینگے۔ یاد رکہو جس نے خدا کو چھوڑکر شیطان کو
جسکے تمہاری نسبت یہ خیال ہین اپنا دوست بنایا پس
اوسنے صریح ٹوٹا پایا۔ وہ تو ایسا مکار ہے کہ یونہی اون کو
بذریعہ خام خیالیون کے وعدے دیتا ہے کہ تم فلان قبر
کی منت مانو یا فلان بت کے آگے مٹھائی رکہو تو تمہارا
یہ کام ہو جائے اور جھوٹی آرزوئین دلاتا ہے کہ فلان قبر
پر نذر چڑہانے سے قیامت کے روز اونکی شفاعت سے
نجات ہو جائیگی فلان دُنیا کا کام سنور جائیگا۔ وہ احمق
لوگ جو اسکے خیال مین آجاتے ہین ویساہی کرتے ہین
انہی لوگون کا ٹھکانہ جہنم ہی جہان اونکو ہمیشہ رہنا ہوگا اور اوس
سے کہین نکلنے کی راہ نہ پاوینگے اور ان کے مقابل وہ لوگ
جو ایمان لائے اور اچھے کام بہی کئے انکو ہم ایسے باغون مین
داخل کرینگے جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی جنمین ہمیشہ رہین گے اللہ
کا وعدہ سچا ہے بتلاؤ تو اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ

نہ تو تمہاری خواہشوں پر ہے اور نہ اہل کتاب کی مرضی پر

سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا

جو کوئی برا کام کریگا اوسکی سزا اوٹھائیگا اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا حامی

وَّلَا نَصِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ

اور مددگار نہ پاویگا اور جو شخص مرد ہو یا عورت مسلمان ہوکر

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

نیک کام کرینگے سو جنت مین داخل ہونگے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ

اور ان پر ذرہ بھر بھی ظلم نہ ہوگا کیا کوئی شخص اوس سے بھی اچھا

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

دیندار ہے جسنے اپنے آپ کو اللہ کا تابعدار بنایا اور نیک کام ہی کرتا رہا اور

حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ وَلِلّٰهِ مَا

ابراہیم یکطرفہ کے پیچھے چلا اور ابراہیم کو خدانے اپنا مقرب بندہ بنایا تھا جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝

آسمان اور زمین مین ہے سب اللہ کی ہی ملک ہے خدا سب کو گھیرے ہوئے ہے

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ

عورتون کی بابت تجھ سے سوال کرتے ہین تو کہدے کہ اللہ تمکو

پس اگر تم بہی اوسے ایسا ہی مانتے ہو تو سنو! کہ نجات کا مدار نہ تو تمہاری مشرکانہ خواہشون پر ہے کہ بت پرستی سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہین اور نہ اہل کتاب کی مرضی پر ہے کہ مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے نجات ہوجاتی ہے نیک اعمال موجب نجات نہین بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جو کوئی برا کام کرے گا اوسکی سزا اوٹھائیگا اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا حامی اور مددگار نہ پاویگا - اور ایسا ہی جو شخص مرد ہو یا عورت مسلمان ہوکر نیک کام کرینگے سو جنت مین داخل ہون گے اور اون پر ذرہ بھر بھی ظلم نہ ہوگا کہ اونکے اعمال صالحہ مین سے کچھہ کم کیا جائے کیون نہ ان لوگون کو ایسا بدلہ ملے جنہون نے اللہ کے حکمون کو بدل و جان قبول کر لیا- کیا کوئی شخص اوس سے بھی اچھا دیندار ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ کا تابعدار بنایا اور پھر اوسکی مرضی کے موافق نیک کام ہی کرتا رہا اور خاص کر یہ خوبی کہ ابراہیم یکطرفہ کے پیچھے چلا اور کامل اخلاص کی وجہ سے ابراہیم کو خدا نے اپنا مقرب بندہ بنایا تھا یون تو جو کچھہ آسمان اور زمین مین ہے سب خدا کی ہی ملک ہے کوئی مقرب بننے سے اوسکا ساجھی نہین ہو سکتا دنیا کے بادشاہون پر جو وزیرون کے قبضے مین سب کچھہ دے رکھتے ہین قیاس کرنا غلط ہے خدا باوجود اس قدر وسیع سلطنت کے بذات خود سب کو گھیرے ہوئی ہے ہر ایک بات کو مناسب جانتا ہے اور اسی کے موافق حکم بتاتا ہے لہذا تو اوسکی تبلیغ مین سرگرم رہ اور اونکی رسوم قبیحہ از شرک کفر اور چھوٹی لڑکیون کا قتل بڑی ہون تو والدین کے مال سے اونکو محروم کرنا یتیم لڑکیون سے نکاح مین لاکر طرح طرح کے ظلم و ستم کرنا وغیرہ

شان نزول لیس بامانیکم یہود و نصاریٰ مشرکین ... اپنی اپنی بڑائی ... جاتے تھے ... یہ آیت نازل ہوئی۔

شان نزول یستفتونک عام دستور تھا کہ ... اس آیت نازل ہوئی

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ
عورتون کی بابت حکم بتلاتا ہے وہی جو تمکو کتاب قرآن مین ان
لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
یتیم لڑکیون کے حق مین سنایا جاتا ہے جنکو تم پورا حق مقرر نہین دیتے اور
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى
نکاح کرنا چاہتے ہو اور ضعیف بچون کے لئے سنایا جاتا ہے اور یہ کہ یتیمون سے انصاف
بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ
کی کارگزاری کرو جو کچھ تم بھلائی کرو گے اللہ کو سب
عَلِيْمًا ۝ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا
معلوم ہے اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی بدمزاجی یا بے پرواہی
اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا
معلوم کرے تو انکو باہمی صلح کر لینے مین گناہ
صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ
نہین صلح بہتر ہے ہر نفس کو اپنے فایدہ کا لالچ ہے
وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اگر تم احسان کرو گے اور بچو گے تو خدا تمہارے کامون سے
خَبِيْرًا ۝ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ
خبردار ہے بیویون مین تم برابری ہرگز نہ کر سکو گے

کے مٹانے مین کوشش کرتا رہ۔ تیری کوشش کا ہی نتیجہ ہے
کہ اکثر لوگ شرک کفر چھوڑ کر اب اس درجہ پر پہنچ گئے ہین
کہ عورتون کی بابت تجھ سے سوال کرتے ہین کہ اون کو نکاح
مین لا کر کس طرح معاملہ کرین۔ تو اونکو آسمانی کہہ دے کہ اللہ تمکو
عورتون کی بابت بہت انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ حکم وہی ہے
جو تمکو کتاب قرآن مین اون یتیم لڑکیون کے حق مین سنایا
جاتا ہے جن کو تم پورا حق مقرر نہین دیتے اور بوجہ خوب صورتی
اور مالداری کے اون سے نکاح کرنا چاہتے ہو اور جو ضعیف
اور ناتوان بچون کیلئے تمہین اسی کتاب قرآن مین سنایا
جاتا ہے کہ اون کے مان باپ اور قریبیون کے مال سے اون کو
خواہ لڑکے ہون یا لڑکیان حصہ موافق شریعت دیا کرو اور
خلاصہ سب کا یہہ ہے کہ یتیمون سے انصاف کی کارگزاری
کرو جو انکے حقوق واجبہ اور جائزہ ہین عمدہ طور سے ادا کرو اور علاوہ اسکے
جو کچھ تم اون سے یا کسی غیر سے بھلائی کرو گے اوسکا بدلہ پاؤ گے
اسلئے کہ اللہ کو سب معلوم ہے ہمیشہ بیوی خاوند مصالحت
سے نباہ کرین۔ اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے بدمزاجی یا بے پرواہی
معلوم کرے تو انکو باہمی صلح کر لینے مین گناہ نہین کسیطرح کی
خواہ نان ونفقہ کی کمی سے ہی ہو عہد پیمان جائز طور پر کر لین غرض
صلح سے رہین کیونکہ صلح عموماً بہ نسبت فساد کے بہتر ہے۔ اور اس بات کا خیال نہ رکھین کہ میرا کسیطرح کا نقصان نہ ہو ایسا کرنے
سے صلح نہ ہوگی اسلئے کہ ہر نفس کو اپنے فایدہ کا لالچ ہے دوسرے کا نقصان ہی کیون نہ ہو لینا ہی فایدہ ہر ایک کو ملحوظ رہتا ہے مگر بایدت

وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا
گو تم خواہش بھی کرو پس بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ کہ

كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ
دوسری کو لٹکتی ہوئی کر چھوڑو اور اگر آپس میں صلح سے رہو گے اور ظلم سے بچو گے

اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝
اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ
اگر دونو علیحدہ ہو جاوینگے تو اللہ بھی اپنی فراخدستی کو ہر ایک کو بے پرواہ

وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي
کر دیگا اللہ بڑی فراخی والا بڑی حکمت والا ہے جو کچھ

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ
آسمان اور زمین میں ہے اللہ ہی کی ملک ہے ہمنے تمسے

وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ
پہلی کتاب والوں (یہود و نصاری) کو اور تمکو بھی نصیحت کر رکھی

وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ
ہے کہ اللہ سے ڈرا کرو اگر تم اوسکی ناشکری کروگے تو جو کچھ

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ
آسمان و زمین میں ہے سب اللہ کا ہے

شان نزول ولقد وصينا الذين [۱] الکتاب یہود و نصاری کے بعض سوالوں کے جواب میں آیت نازل ہوئی۔ منہ

پورا بدلہ دیگا اس حکم خانہ داری کا ایک ضمیمہ ہنوز او رباں طلب ہے وہ بھی سنو کہ متعدد بیویوں کی صورت میں ہم ہر ایک امر کھانے پینے دلی محبت وغیرہ کی برابری ہرگز نہ کر سکو گے گو تم خواہش بھی کرو جو کہ بوجہ متعذر بلکہ قریب محال ہے پس بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکتی ہوئی کر چھوڑو کہ نہ وہ ایسی ہو کہ خاوند دار کہلائے کیونکہ تم اوسے پوچھتے نہیں اور نہ بے خاوند بیوہ ہے کیونکہ تمنے اوسے قید کر رکھا ہے چھوڑتے نہیں اور اگر آپس میں صلح سے رہو گے اور اختیاری معاملات مثل کھانا۔ کپڑا۔ شب باشی میں ظلم سے بچو گے تو اور امور (جیسے دلی لگاؤ کا کسیطرف زاید ہونا) اللہ تمکو معاف کر دیگا کیونکہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ناموافقت کی صورت میں عورت کو بند کرنے سے چھوڑ دینا بہتر ہے اگر دونو علیحدہ ہو جاوینگے اور ایکدوسرے کے ظلم سے دور ہونگے تو اللہ بھی اپنی فراخدستی سے انکو ایک دوسرے سے بے پرواہ کر دیگا۔ ایسا کرنا اللہ سے کچھ دور نہیں اسلئے کہ اللہ بڑی فراخی والا ہی جس قدر چاہے ہر ایک دیسکتا ہے اور ساتھ ہی بڑی حکمت والا ہے کہ ایسے طور سے دیتا ہے جو کسی کی سمجھ میں بھی آتا ہو فراخی اوسکی کا یہی ثبوت کافی ہے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے درحقیقت اللہ ہی کی ملک ہے۔ چونکہ آسمان اور زمین کے سب لوگ کیا پہلے اور کیا پچھلے ہمارے ہی غلام اور مخلوق ہیں جب ہی تو ہمنے تمسے پہلے کتاب والوں (یہود و نصاریٰ) کو اور تمکو بھی نصیحت کر رکھی ہے کہ اللہ سے جو سب آسمان اور زمین کا خالق مالک ہے ڈرا کرو اوسکی بے فرمانی نہ کرو اسمیں تمہارا ہی فائدہ ہوگا اور اگر تم اوسکی ناشکری کروگے تو اوسکا کوئی حرج نہیں جو کچھ حرج ہے تمہارا ہی ہے کیونکہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب اللہ کا ہے کوئی شے دنیا میں نہیں جو اوسکی ملک نہ ہو

اللّٰہُ غَنِیًّا حَمِیْدًا ۝ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

بڑی خوبیون والا ہے۔ آسمان وزمین کی سب

وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ اِنْ

چیزین خدا ہی کی ہین خدا اکیلا ہی کارسازکر کافی ہے

یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ اَیُّھَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ

اگر چاہے تو سب لوگون کو ہلاک کرے اور اور دن کو لاوے

وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا ۝ مَنْ

اسد اس پر قادر ہے جو شخص

کَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ

فقط دنیا کا ہی انعام چاہتا ہے اسد کے ہان

ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا

دنیا اور آخرت دونو کا انعام موجود ہے اور خدا سنتا ہو

بَصِیْرًا ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا

اور دیکھتا مسلمانو! خدا لگتی منصفانہ

قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی

گواہی دیا کرو گو تمہارے

اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ

لئے یا تمہارے ماں باپ کیلئے یا تمہارے قریبیون کیلئے نقصان

باوجود اس قدر وسعت کے اسد ان سب سے بے پرواہ بذات خود بڑی خوبیون والا ہے۔ پھر سن رکھو آسمان زمین کی سب چیزین خدا ہی کی ہین اگر بھلائی اپنی چاہو تو اوسی کے ہو رہو خدا اکیلا ہی کارسازی کو کافی ہے کسی کی اوسکے ہوتے ہوئے حاجت نہین وہ ایسا بڑا زبردست مالک ہے کہ اگر چاہے تو سب لوگون کو ہلاک کردے اور تمہاری جگہ اور دن کو لے آوے یقیناً سمجھو کہ اسد اسپر قادر ہے نیز ایسے مالک الملک کے مرضی کے خلاف جو شخص فقط دنیا کا ہی انعام چاہتا ہے کیسی سخت غلطی مین ہے انہین چاہئے تہا کہ دونو جہانون کا انعام مانگتے کیونکہ اسد کے ہان دنیا اور آخرت دونو کا انعام موجود ہے ساتھہ ہی اوسکی وسعت اس امر کی مقتضی ہے کہ صرف دُنیا اوس سے طلب نہ کی جائے بلکہ دونو جہان کی بھلائی اوس سے مانگی جاوے وہ ہمیشہ مناسب مصلحت تمکو دیتا ہے اور خدا سب کی سنتا ہے اور سب کو دیکھتا پس اے مسلمانو! تم بھی اگر دین و دنیا کا انعام لینا چاہتے ہو تو سنو! اسکے حصول کیلئے ضروری ہے کہ تمہارے دونو پہلو زبردست ہون کسی طرح کا ان مین ضعف نہ ہو سب سے زیادہ تاکیدی گو توحید سے مرتبہ مین موخر تمہارے معاملات کا پہلو ہے اوسے ایسا مضبوط رکہو کہ علاوہ اپنے معاملات کے اگر کسی معاملہ مین شاہد بھی بنو تو خدا لگتی منصفانہ گواہی دیا کرو گو وہ شہادت خود تمہاری لئے یا تمہارے ماں باپ کیلئے یا تمہاری قریبیون کیلئے

نقصان یا نقصان کا باعث ہو تو بھی تم سچی شہادت سے نہ رکو اگر کوئی شخص غنی ہو یا فقیر تو بھی اونکے لحاظ سے شہادت مین کمی بادونی نہ کرو نہ غریب کے حال پر ترس سے اور نہ غنی کے ڈر یا نفع کی سبب سے شہادت کو بدلو۔ کیونکہ خدا اونکا متولی ہے۔ نہ تم غریب کو اس طرح سے بغیر

إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ
اگر کوئی شخص غنی ہو یا فقیر خدا ان کا مولی ہے پس تم رضا خدا کیلئے
فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا
ہی اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چلو اور اگر زبان دبا کر کچھ بات منہ پھیر دوگے تو
فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
خدا تمہارے کاموں سے آگاہ ہے مسلمانو!
آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي
اللہ اور رسول کے ماننے میں مضبوط رہو اور جو کتاب خدا نے
نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن
اپنے رسول (محمد) پر اور اس سے پہلے اتاری ہیں ان کو ماننے میں
قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
بھی ثابت قدم رہو جو کوئی اللہ کا یا اوسکے فرشتوں کا یا اوسکی
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٣٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ
کتابوں کا یا اوسکے رسولوں کا یا قیامت کے دن کا انکار کریگا سو بڑی دور
آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا
جو لوگ ایمان لا کر پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر منکر ہو گئے
كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا
پھر دن بدن کفر میں بڑھتے گئے خدا انکو ہرگز نہ بخشیگا اور نہ انکو راہ دکھائیگا

منظوری خدا کے نفع پہنچا سکتے ہو نہ غنی سے بغیر مرضی خدا فائدہ اٹھا سکتے ہو تم
الغرض تم کبھی اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چلو اور اگر منشا بات خدا دو گے
زبان دبا کر کچھ ایسی ذو الوجہین باتیں کہو گے
کسی حقدار کا نقصان ہو یا بالکل ہی شہادت سے منہ پھیر جاؤگے
تو ان دونوں صورتوں میں سزایاب ہوگے اور خدا سے
کسی طرح تم اپنے آپ کو چھپا نہ سکوگے اسلئے کہ خدا تمہارے
کاموں سے ہر وقت آگاہ ہے مسلمانو تمہارا دوسرا
گر ہر نہ میں اول پہلو دینداری کا ہے جو دوسرے لفظوں میں
معاملات خالق کے نام سے موسوم ہے وہ یہ ہے کہ اللہ
اور رسول کے ماننے میں مضبوط رہو اور جو کتاب خدا نے اپنے
رسول (محمد) پر اور جو کتابیں اس سے پہلے موسیٰ اور عیسیٰ
اور دیگر انبیاء پر اتاری ہیں اون کے ماننے میں بھی ثابت قدم
رہو اور قرآن کے موافق عمل کرتے رہو اور یاد رکھو کہ جو کوئی
اللہ کا یا اوسکے فرشتوں کا یا اوسکی کتابوں کا یا اوسکے رسولوں کا
یا دن قیامت کے ہونے کا انکار کریگا سو بڑی ہی گمراہی میں
پڑ جائیگا جس سے اوسکو حق کیطرف متوجہ ہونا مشکل ہو جائیگا اسلئے
کہ ایسے مرض دریہ کا انکار صریح کفر ہے۔ تو کجا بعد ماننے کے ذبذب
ہی تو ہم کہیں کہ جو لوگ ایمان لا کر پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے

پھر اسکے پھر منکر ہو گئے پھر دن بدن اپنی کفر میں بڑھتے گئی یہانتک کہ مر گئے خدا اونکو ہرگز نہ بخشیگا اور نہ اونکو جنت کی راہ دکھائیگا

شان نزول (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا) بعض دنیادار پیر تو کہر لو خود غرضوں کے حق میں جو دین فروشی کو اپنا شیوہ سمجھتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی۔ منہ

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝
منافقون کو سنادو کہ انکو سخت درد کا عذاب پہنچیگا
الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
تو وہ ہین جو مومنون کے سوا کافرون کو مخلص
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ
دوست بناتے ہین کیا یہ اون سے عزت
فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي
چاہتے ہین عزت تو ساری اللہ کے ہاتھ مین ہے حالانکہ اوس نے کتاب
الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا
مین یہ حکم نازل کر دیا ہوا ہی کہ جب تم اللہ کے حکمون سے انکار یا
وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا
مسخری ہوتی سنو تو تم اون کے ساتھ مت بیٹھو جبتک
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
وہ کسی دوسری بات مین نہ لگین ورنہ اوسی وقت تم بہی ان جیسے ہو جاؤگے
جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا
اللہ قیامت کے روز منافقون اور کافرون کو جہنم مین اکہٹا جمع کریگا
الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ
جو تمہاری گہات مین ہین پہر اگر خدا کی طرف سے تمکو فتح ہو

ان کے بہائی ہین وہ لوگ جو ظاہر تو کسی غرض دنیاوی کو
مسلمان بنتے پر دل مین کفر چہپائے ہوئے ہین تو ان
منافقون دو رخون کو بہی سنا دے کہ ان کو سخت درد کا
عذاب پہنچیگا۔ ان کو اگر تمنے پہچاننا ہو تو ہم بتلائے دیتے
ہین یہ لوگ وہ ہین جو مومنون کے سوا کافرون کو مخلص دوست
بناتے ہین جب ہی تو موقع پر دینی امور مین بہی مومنون کے
مقابلہ کافرون کو ترجیح دیتے ہین ۔ کیا یہہ نالایق اون کافرون
کے ہان سے عزت چاہتے ہین کہ اونکے ذریعہ سے لوگون مین
معزز ہین ۔ ہرگز عزت نہ پاوینگے اسلئے کہ عزت تو ساری
اللہ کے ہاتھ مین ہے بغیر اوسکی مرضی کے کوئی معزز نہین ہو سکتے
دیکہو تو اس چند روزہ عزت کیلئے کیا کیا خرابیان کیسے کیسے
کفریات اختیار کرتے ہین ۔ جو لوگ اللہ کی آیتون سے
ٹہٹہا اور مسخری کرتے ہین اون سے ملاقاتین رکہتے ہین
حالانکہ اوسنے کتاب (قرآن شریف) مین تمپر یہہ حکم نازل کر دیا
ہوا ہے کہ جب تم اللہ کے حکمون سے انکار یا مسخری ہوتی سنو
اور تم اوسکا رد بہی نہ کر سکو تو تم ان مین مت بیٹھو جبتک کسی دوسری
بات مین نہ لگین ورنہ اوسیوقت تم بہی اون جیسے ہو جاوگے
جیسے یہہ لوگ دنیا مین کفار سے دوستی محبت کرتے ہین

اوسی طرح اللہ قیامت کے روز ان منافقون اور کافرون کو جہنم مین اکہٹا جمع کریگا ۔ اور نشان اونکی معرفت کا معلوم کرنا
ہو تو سنو یا وہ لوگ ہین جو تمسے علحدہ رہکر تمہاری گہات مین ہین پہر اگر خدا کی طرف سے تمکو فتح پہونچے تو خوشامدی بن کر ۔۔۔

مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَاِنْ كَانَ

پہونچے کہتے ہین کیون صاحب ہم تمہارے ساتھ نہ تہے اور اگر

لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ

کبہی کافرون کی جیت ہوئی کہتے ہین کیون صاحب ہمنے تمپر قابو نہین

وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

پایا تہا پہر تمکو مسلمانون سے نہین بچایا پس اسد ہی قیامت کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى

روز انکا فیصلہ کریگا - خدا ہرگز کافرون کو مومنون پر غلبہ

الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۞ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ

نہ دے گا جو منافق

اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ

اسد سے داؤ بازی کرتے ہین وہ انکو سزا دیگا - نماز پڑہنے بہی کہڑے

قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ

ہون تو سست سست کہڑے ہوتے ہین صرف لوگون کے دکہانیکو اسد کی

اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۞ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ

یاد تو بہت ہی کم کرین اسی حال مین متردد ہین نہ انکی طرف نہ اونکی طرف

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ يُّضْلِلِ

جسکو اسد بہٹکادے تو اوسکی نجات کی راہ

کہتے ہین کیون صاحب ہم تمہارے ساتھ نہ تہے اس سے غرض اونکی غنیمت سے حصہ لینا ہوتی ہے جو اونکی نہایت کوشش ہے اور اگر کبہی کافرون کی جیت ہو تو چونکہ بظاہر مسلمان بنے ہوئے ہین لہذا اگر اونکی معیت کا دعوی کرین تو وہ صاف جہٹلا وینگے اسلئے اون سے یون نہین کہتے کہ ہم تمہارے ساتھ تہے بلکہ اون سے اور ہی چال چلتے ہین اون پر احسان جتلا کر کہتے ہین کیون صاحب ہمنے تمپر قابو نہین پایا تہا - پہر باوجود اسکے تمکو مسلمانون سے نہین بچایا اسوجہ سے ہم انعام کے قابل ہین یہہ انکی کارروائی دنیا سازی کی ہے پس اسد ہی قیامت کے روز ان کا فیصلہ کرے گا - جہان پر واقعی انکی کلی کہلجاوے گی - دنیا مین بہی خدا ہرگز کافرون کو مومنون پر غلبہ نہ دے گا - بشرطیکہ مومن مومن ہون کہ دوسرے ایسی بیجا حرکتین جو منافق کر رہے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے خیال مین اسد سے داؤ بازی کرتے ہین وہ بہی انکو داؤ بازی اور فریب کی سزا دیگا - ممکن نہین کہ ان چال بازیون سے اوسے فریب دیسکین جو کچہہ کرتے ہین اخلاص مندی تو اسمین مطلق نہین ہوتی یہان تک کہ نماز پڑہتے ہین تبہی کہڑے ہون تو سست سست کہڑے ہوتے ہین پہر یہہ بہی اخلاص سے نہین بلکہ صرف لوگون کے دکہانیکو کہ ہم مسلمان ہین تاکہ موقع آگے بڑہ کر دم مارنیکو ملتا رہے جب نماز کا یہ حال ہے تو پہر اور کسی کام کا کیا

ٹہیک اسد کی یاد تو بہت ہی کم کرین کبہی بیٹہے بیٹہے اسد کا نام مونہہ پر آگیا تو آگیا ورنہ کوئی غرض مطلب ہی نہین اسی حال مین متردد ہین کبہی ادہر کبہی اودہر دل سے نہ انکی طرف نہ اونکی طرف صرف اپنے مطلب کیطرف انکی ایسی حرکتون کی یہی سزا ہے کہ اسد نے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
نہ پاوٗ نے گا مسلمانو! مومنون
لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
کو چھوڑکر کافرون کو دوست نہ بناوٗ
الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا
کیا تم چاہتے ہو کہ صریح الزام اللہ کا
لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اپنے ذمہ آپ ہی لگاوٗ منافق آگ
فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ
کے نیچے کے درجے میں ہونگے (تو اے مخاطب)
تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
کوئی انکا حامیتی نہ پاویگا ہان جنہون نے توبہ کرلی اور عمل درست کرلئے
وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ
اور اللہ کے دین کو مضبوط پکڑلیا اور اخلاص سے اللہ کی عبادت کرتے رہے
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ
سو یہ لوگ مسلمانون کیساتھ ہونگے اللہ مومنون کو
الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
بڑا ہی بدلہ دیگا اگر تم شکرگزاری کرو
بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝
اور اللہ کو مانو تو خدا کو تمہارے عذاب سے کیا مطلب خدا تو بڑا ہی قدردان ہے علم والا

بھی انکو ہمیشہ کیلئے سیدھی راہ سے بھٹکا دیا ہے پھر جس کو اللہ ہی
راہ سے بھٹکا دے تو اوسکی نجات کی راہ نہ پاویگا چونکہ ان پر جو بلا آئی
ہی وہ کفار کی دوستی سے ہی آئی ہے لہذا تم مسلمانو! مومنون کو
چھوڑکر کافرون کو مخلص دوست نہ بناوٗ کیا تم ہی چاہتے ہو کہ صریح
الزام اللہ کا اپنے ذمہ آپ ہی لگاوٗ اسی دوستی کی وجہ سے تو
منافق آگ کے نیچے کے درجے مین ہونگے جہان پر سب سے
زیادہ مصیبت ناک عذاب مین رہین گے اور تو (اے مخاطب)
بہت بڑی تلاش سے بھی کوئی انکا حامیتی نہ پاویگا جو انکو اس بلائے
عظیم سے رہائی دیوے یا دلاوے ہان اسمین شک نہین کہ جنہون
نے اس فعل قبیح سے دنیا مین ہی توبہ کرلی اور باقیماندہ عمل
اپنے درست کرلئے اور اللہ کے دین کو مضبوط پکڑلیا اور اخلاص سے
اللہ کی عبادت کرتے رہے تو یہ لوگ پکے مسلمانون کے ساتھ ہونگے
اللہ مومنون کو بڑا ہی بدلہ دیگا۔ اسلئے کہ جو باتین چاہئے تہین وہ
انہون نے پوری کردین پہر عذاب کیسا۔ عذاب تو سرکشی اور مخالفت
احکام الٰہی کا نتیجہ ہے ورنہ اگر تم شکرگزاری کرو اور اللہ کے حکمون کو
مانو تو خدا کو تمہارے عذاب سے کیا مطلب بلکہ تمہاری نیکیون کا عمدہ بدلہ دیگا
اسلئے کہ خدا تو بڑا ہی قدردان ہے اور ہر ایک کے اخلاص کو جانتا
ہے اوسی کے موافق بدلہ ہی دیتا ہے چونکہ خدا ہر چیز کو
جانتا ہے اسلئے اوس نے ان منافقون کی عادات قبیحہ کا
اظہار کیا اور آیندہ بھی کرتا رہے گا اس سے مت سمجھو کہ تم ہی ایک

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ
بُری بات کا بلندی سے اظہار کرنا اللہ کو پسند نہین
الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا
ہان جسپر ظلم ہوا ہو خدا سنتا ہے اور
عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا
جانتا ہے اگر ظاہر طور پر یا چھپکر نیکی کرو یا معاف
عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝
ہی کرو تو خدا بڑا ہی معاف کرنیوالا بڑی قدرت والا ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
جو لوگ اللہ کی توحید سے یا اوسکے رسولون سے منکر ہوتے
وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
ہین اور چاہتے ہین کہ اللہ اور اوسکے رسولون کے ماننے مین تفرقہ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ
کرین کہتے ہین کہ ہم بعض کو مانتے ہین اور بعض سے انکاری ہین
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ
اور چاہتے ہین کہ اسکے بیچ بیچ مین راہ نکالین
سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا
یہی لوگ پکے کافر ہین
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝
اور انہین کافرون کیلئے ہمنے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے

دوسرے کے عیب علانیہ بیان کرتے پہرو۔ یہہ تمہین ہرگز جایز نہین
کیونکہ بُری بات کا بلندی سے اظہار کرنا اللہ کو پسند نہین۔
ہان جس پر ظلم ہوا ہو وہ اگر اوس ظلم کا اظہار کسی سے کرے یا ظالم
کے حق مین بد دعا کرے تو اوسکو جایز ہے باوجود اس کے وہ بہی
اگر آہستہ آہستہ صرف اللہ کے سامنے ہی اوس ظلم کا اظہار کرے
تو بہتر ہے کیونکہ خدا تو سب کچہ آہستہ ہو یا خفیہ سنتا ہے اور ہر ایک
کا حال جانتا ہے سب ہی تو مہین کہین کہ اگر تم بجائے شکایت
ظاہری کے اوس ظالم سے ظاہر طور پر یا چہپ کر نیکی کرو اور
سلوک سے پیش آؤ یا اگر اتنا نہ کر کر تمہارا حوصلہ نہین کہ ظالم سے
بجائے بدلہ لینے کے نیک سلوک کرو تو معاف ہی کر دو تو اللہ
بہی تمہارے گناہ معاف کر دیگا اسلئے کہ خدا بڑا ہی معاف کرنیوالا
بڑی قدرت والا ہے مگر با این ہمہ جو لوگ اللہ کی توحید سے
یا اوسکے رسولون سے منکر ہوتے ہین اور چاہتے ہین کہ اللہ
اور اوسکے رسولون کے ماننے مین تفرقہ کرین بعض کو مانین
اور بعض سے انکاری ہون نہ صرف یہی کہ یہ کفر مخفی رکہتے ہین بلکہ
زبان سے بہی کہتے ہین کہ ہم بعض کو مانتے ہین اور بعض سے
انکاری ہین جیسے یہودی اور عیسائی اور چاہتے ہین کہ اسکے
بیچ بیچ مین راہ نکالین ان لوگون کو سخت ذلت پہنچیگی یہی لوگ پکے
کافر ہین گو یہہ اپنے آپ کو اہل کتاب اور مومن کہین اور انہین
کافرون کے لئے ہمنے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے -

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا

اور جو لوگ اللہ کو اور اسکے سب رسولون کو مانتے ہین اور انہین

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

سے کسی رسول مین تفرقہ نہین کرتے عنقریب اللہ انکو کامون

اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

کے بدلے بخشیگا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے

يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ

جو تجھسے اہل کتاب (یہود) سوال کرتے ہین کہ آسمان

كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

سے ساری کتاب اوتار دے موسیٰ سے انہون نے

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً

اس سے بڑھکر سوال کیا تھا کہنے لگے اے موسیٰ خدا ہمکو کھلم کھلا دکھا

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا

پس انکے ظلم کیوجہ سے ان پر بجلی گری پھر کھلی کھلی نشانیان

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْ

آنے کے بعد بھی انہون نے بچھڑے کو معبود بنا لیا

اور جو لوگ اللہ کی توحید کو اور اسکے سب رسولون کو مانتے ہین اور انہین سے کسی رسول کے ماننے مین تفرقہ نہین کرتے کہ بعض کو مانین اور بعض کو نہ مانین عنقریب اللہ قیامت کے دن ان کے کامون کے بدلے مناسب انکو بخشیگا اور ان کے سب گناہ معاف کردیگا اسلئے کہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے ہر طرح سے لوگون پر احسان ہی کرتا ہے دنیاوی حاجتون کے علاوہ دینی حاجات کیلئے نبی اور رسول بھیجتا ہے بالآخر سب لوگون کی ہدایت کو تجھے (اے محمد) رسول کرکے بھیجا اور طرح طرح کے معجزات دئے اور آئندہ بھی دیگا۔ ہان جو سوال انکا خلاف مصلحت و حکمت ہوگا وہ ہرگز پورا نہ ہوگا چنانچہ یہہ بات جو تجھ سے اہل کتاب (یہودی) سوال کرتے ہین کہ ان کے سامنے آسمان سے ساری کتاب اوتار دے مصلحت کے خلاف ہے اول تو سامنے کسی کے کبھی کتاب نہین اتری ایسا اگر ہو تو ایمان بالغیب پھر کیا۔ دوئم چونکہ قرآن شریف کے مخالف بہت قسم کے لوگ ہین ایک تو صریح اور کھلے طور پر مخالفت کر رہے ہین ایک خفیہ در پے مخالفت ہین جیسے منافق انکی بے ایمانیون اور شرارتون سے پیغمبر کو اطلاع دینی ضروری ہے جو اسی قرآن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً دی جاتی ہے پس ان اہل کتاب کا یہہ سوال مصلحت کے کیسا خلاف ہے مگر تاہم تو ان کے اس سوال سے تعجب کر اسلئے کہ موسیٰ سے انہون نے اس سے بھی بڑھکر سوال کیا تھا کہنے لگے اے موسیٰ خدا ہمکو کھلم کھلا سامنے دکھا بھلا بتلاؤ یہہ سوال بھی کچھ دانائی کا سوال ہے کبھی کسی نے خدا کو دنیا مین سامنے دکھا بھی ہے اور ممکن بھی ہے کہ کوئی بشر اوسکو دیکھ سکے ہمیشہ اوسکی قدرت سے اوسکا ثبوت ملتا ہے پس چونکہ یہہ سوال انکا بہت بیجا اور نوامد الٰہی

عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

پہر ہمنے یہہ بہی معاف کردیا اور موسی کو غلبہ ظاہر دیا

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا

ہمنے اونپر وعدہ لینے کیلئے کوہ طور کو کہڑا کردیا اور اون

لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ

کہاکہ دروازہ مین سجدہ کرتے ہوے داخل ہوؤ اور یہہ بہی

لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا

کہا تہا کہ ہفتہ مین زیادتی نہ کرو اسپر ہمنے اون سے

غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ

بڑا مضبوط وعدہ لیا تہا - پہر انکی بدعہدیونکی وجہ سے اور آیات

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

خداوندی کے انکار اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے

وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا

اور انکی بیہودہ گوئی کی وجہ کہ ہمارے دل محفوظ ہین بلکہ اللہ

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ

نے انکے کفر کیوجہ سے اونپر مہر کردی ہے بہت تہوڑی

وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ

نصیحت مانتے ہین انکے کفر اور مریم صدیقہ پر بہتان عظیم لگانیکی وجہ سے اور

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

غلط گوئی کیوجہ سے کہ ہمنے عیسی مسیح ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کرڈالا

اس بچہان کو پوجنے لگ گئے پہر ہمنے یہہ بہی معاف کردیا - اور اون کے سردار اور پیغمبر موسے کو دشمنون پر غلبہ ظاہر دیا - اور اونکی سرکشیون کے سبب ہمنے ان بنی اسرائیل پر وعدہ لینے کیلئے کوہ طور کو کہڑا کردیا اور اون کو شکر سکہانے کو ہمنے اون سے کہاکہ دروازہ مین سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوؤ اور یہہ بہی ہمنے اون سے کہا تہا کہ ہفتے مین زیادتی نہ کرو یعنے ہفتے کے روز کی مقررہ عبادت کے ادا کرنے مین سستی اور برے کامون مین جستی نہ کرو اور اس پر ہمنے اون سے بڑا مضبوط وعدہ لیا تہا مگر اونہون نے ایک کو بہی ملحوظ نہ رکہا پہر جو کچھ اون سے معاملہ ہوا سو کچہ تو انکی بدعہدیون کی وجہ سے اور کچہہ آیات خداوندی کے انکار کی وجہ سے اور کچہہ انبیاء کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے اور کچہہ پیغمبر کے مقابلہ انکی بیہودہ گوئی کی وجہ سے کہ ہم تیری بات نہین سنتے اسلئے کہ ہمارے دل بری اور غلط باتون کی رسائی سے محفوظ ہین حال انکہ یہ بات نہین ہے بلکہ اللہ نے انکے کفر اور بے ایمانی کیوجہ سے اون پر مہر کردی ہے پس اسی لئے تو بہت تہوڑی نصیحت مانتے ہین اور بالآخر بقیہ بلا انکے آخری کفر اور مریم صدیقہ پر بہتان عظیم باندہنے کی وجہ سے اور مسیح کی نسبت اس بیہودہ اور غلط گوئی کیوجہ سے تہا کہ بیشک ہمنے عیسی مسیح ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کرڈالا

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ

حالانکہ نہ تو اونہون نے اوسکو مارا اور نہ سولی دیا ہان انکو ایک

لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ

قسم کا اشتباہ مشتبہ ہوا اور جو لوگ اسمین مخالف ہین سخت

مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ

غلطی مین ہین اونکو علم نہین ہان اپنے خیال کی پیروی

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ

مین ہین اونہون نے ہرگز اوسکو قتل نہین کیا بلکہ اللہ نے اوسکو

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اپنی طرف اوٹھا لیا اللہ بڑا ہی زبردست بڑی حکمت والا ہے اور اوسکو مرنے سے

اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پہلے پہلے سب اہل کتاب اسکو مان جاینگے اور وہ قیامت کے دن اونکی

يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ

شہادت دیگا پس یہودیون کے ظلم کیوجہ

هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ

سے اور بہت سے لوگون کو اللہ کی راہ سے

وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ وَّاَخْذِهِمُ

روکنے اور بیاج لینے کی وجہ سے حالانکہ

الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ

اس سے اون کو منع کیا گیا تہا اور لوگون کا مال

حالانکہ نہ تو اونہون نے اوسکو مارا اور نہ سولی دیا۔ ہان انکو
ایک قسم کا اشتباہ مشتبہ ہوا جس سے خیال کر بیٹھے کہ ہمنے اوسکو
مارڈالا اصل بات یہی ہے جو ہمنے بتلائی ہے اور جو لوگ اسمین
ہمارے تبلائے ہوئے کے مخالف ہین سخت غلطی مین ہین واقعی طور پر
اونکو علم نہین ہان اپنے خیال کی پیروی مین ہین۔ اصل بات
تحقیقی ہم بتا چکے ہین کہ انہون نے ہرگز اوس کو قتل نہین
کیا بلکہ اللہ نے اوسکو اپنی طرف زندہ اوٹھا لیا۔ گو کسی آدمی کا
زندہ آسمان پر چڑھ جانا بظاہر عادت کے خلاف اور بعض کوتہ
اندیشون کی نظرون مین نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے مگر اللہ کے
نزدیک ایسے امور نہ محال ہین نہ مشکل کیونکہ اللہ بڑا ہی زبردست بڑی
حکمت والا ہے۔ بہت سے کام لوگون کی نظر ان مین مشکل ہون مگر
اللہ ایسی حکمت سے اونکو پورا کر دیتا ہے کہ بڑے بڑے عقلا حیران رہ
جاتے ہین جیسا کہ مسیح کا آسمان پر اوٹھانا جو ظاہر بینون کی نظر مین
بڑی مشکل بات معلوم ہوتی تہی مگر خدا نے اوسکو کر کے دکہا دیا اور انجام
بہی یہہ ہوگا کہ قرب قیامت جب مسیح دنیا مین آویگا تو اوس کے مرنے
سے پہلے پہلے سب اہل کتاب یہود و نصارے اوسکو اللہ کا رسول
مان جاینگے اور وہ قیامت کے دن اونکی شہادت دیگا کہ انہون نے
مجہے جیسا کہ چاہئے تہا مانا خیر یہہ تو ایک جملہ معترضہ مسیح کے متعلق تہا
اب اصل کلام سنو پس خلاصہ یہہ کہ یہودیون کے ظلم کی وجہ سے جب وہ
اپنی حد سے گذر گئے اور بہت سے لوگون کو اللہ کی راہ سے روکنے اور بیاج لینے

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ

کھانیکی وجہ سے ہمنے ان پر بہت سی پاک چیزیں جو انکو پہلے

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

سے حلال تھیں حرام کردیں اور انمیں سے کافرون کیلئے دردناک عذاب طیار کر رکھا ہے

مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اور عام ایماندار تیری طرف اتاری ہوئی کتاب اور

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ

تیرے سے پہلی اتاری ہوئی کو مانتے ہین اور نماز

وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

پڑھنے والے زکوۃ دینے والون اور اللہ اور

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا

پچھلے دن (قیامت) پر صحیح ایمان رکھنے والے ہم سے

عَظِيْمًا ۝ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى

بہت بڑا اجر پاوینگے ۔ ہمنے تیری طرف الہام کیا جیسا کہ نوح کیطرف

نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى

اور اس سے پیچھے اور نبیون کی طرف اور

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب

وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ

اور اوسکی اولاد اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کیطرف الہام کیا

کی وجہ سے حالانکہ اس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور لوگون کا مال حرام طریق سے کھانے کی وجہ سے ہمنے ان پر بہت سی پاک چیزین جو ان کو پہلے سے حلال تھیں حرام کردین یہ انکی سزا دنیا دی تھی اور قیامت کے روز انہین سے کافرون کیلئے دردناک عذاب طیار کر رکھا ہے ۔ البتہ انہین سے علم الٰہی کے پختہ اور عام ایماندار تیری طرف اتاری ہوئی کتاب اور تیرے سے پہلے اتاری ہوئی کو واقعی طور پر جیسا کہ چاہئے مانتے ہین اور نماز بجماعت پنجگانہ پڑھنے والے قابل مدح ہین اور حسب طاقت مال کی زکوۃ بھی غرباء و مساکین کو دینے والون اور اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر صحیح ایمان رکھنے والے ہم سے بہت بڑا اجر پاوینگے ۔ تعجب ہے کہ تیری رسالت سے کیون منکر ہین تو نیا رسول ہو کر دنیا مین تو نہین آیا ہمنے تو تیری طرف الہام کیا جیسا کہ نوح کیطرف اور اوس سے پیچھے اور نبیون کیطرف اور ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اوسکی اولاد اور بالخصوص عیسے اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کیطرف الہام کیا تھا

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ

اور داؤد کو ہمنے زبور دی بہت رسولون کی ہمنے

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ

تجہے اطلاع کردی ہے اور بہت سے تجہہ کو نہین بتلائے

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ

اور موسے سے اللہ نے باتین کین ہم رسول بہیجتے رہے جو

مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ

بہلی سناتے اور عذاب سے ڈراتے تاکہ بعد آنے رسولون کے لوگون کا

حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے خدا بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ

اللہ تو تیری طرف اتاری ہوی کتاب کی شہادت دے رہا ہے کہ اسی نے

بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

اسکو اپنے علم کیسے نازل کیا اور فرشتے بہی گواہی دے رہے ہین اور اللہ ہی کی شہادت کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جو لوگ کافر ہین اور لوگون کو اللہ کی راہ سے روکتے

قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہین وہ تو بڑی سخت گمراہی مین ہین بیشک جو لوگ کافر ہین

اور داؤد کو ہمنے زبور دی - اسی طرح تجھ کو کتاب (قرآن) دیا - مختصر یہہ کہ ہمیشہ سے ہم مخلوق کی ہدایت کو انبیاء بہیجتے رہے بہت سے رسولون کی ہمنے تجہے اطلاع کردی ہے اور بہت سے ابہی تک تجہہ کو نہین بتلائے اور موسے سے اللہ نے بلا واسطہ باتین کین ہمیشہ ہم رسول بہیجتے رہے جو لوگون کو بہلی سناتے اور عذاب سے ڈراتے تاکہ بعد آنے رسولون کے لوگون کا اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے کہ عذاب ہونے پر یہہ نہ کہین کہ ہمکو تو نے اطلاع نہین کی تہی کہ فلان کام برا ہے اسے نہ کرنا اور فلان کام اچہا ہے اوسے کرنا خدا بڑا غالب ہے اسکے رسولون سے منکر ہوکر کہین بچ نہین سکتے وہ بڑی حکمت والا ہے اپنی حکمت سے انکے اندر سے ہی عذاب کے اسباب پیدا کرسکتا ہے اسی مطلب کو تجہہ رسول کرکے بہیجا ہے عرب کے مشرکون اور یہود ونصاری کو ان کی برائیون پر مطلع کرے سو یہہ لوگ اگر تیری نہین مانتے اور تجہہ کو اللہ کا رسول نہین جانتے نہ جانین اللہ تو تیری طرف اتاری ہوئی کتاب کی شہادت دے رہا ہے کہ اوسی اللہ نے اوسکو اپنے علم کیساتھ مفید جانکر انکی ہدایت کیلئے نازل کیا اور آسمان وزمین کے فرشتے بہی گواہی دے رہے ہین اور اصل تو یہہ ہے کہ اللہ ہی کی شہادت کافی ہے اسی کی شہادت پر اس قرآن کا انجام فتح ہوگی وہ اپنی شہادت کا ایسا ثبوت دیگا کہ دیکہین گے باقی رہی کفار اہل کتاب کی انکی شہادت ہوئی تو کیا نہ ہوئی تو کیا کیونکہ جو لوگ کافر ہین اور لوگون کو بہی اللہ کی راہ سے روکتے ہین مشرکین عرب ہون یا اہل کتاب وہ تو بڑی ہی سخت گمراہی مین پڑے ہوئے ہین

وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝

اور ظلم کر رہے ہین ہرگز اللہ اونکو نہ بخشیگا اور نہ نجات کی راہ تبلاوے گا

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذٰلِكَ

مگر جہنم کی راہ ضرور انکو دکھائیگا جسمین ہمیشہ ہمیشہ رہینگے اللہ

عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ

پر یہہ آسان ہے لوگو یہہ رسول تمہارے رب

الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ

کیطرف سے سچے احکام لایا ہے اسکو مانو تو تمہارا بہلا ہوگا اور اگر

تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ

تم نہ مانوگے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہے اور اللہ

عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا

بڑی علم والا بڑی حکمت والا ہے۔ اے کتاب والو! اپنے مذہب میں حد سے نکلو

تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ

سوائے سچی بات کے اللہ کے ذمہ مت لگایا کرو عیسی ابن مریم صرف اللہ کا رسول

وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ

اور اسکے حکم سے جسکو اوسنے مریم کیطرف بہیجا تہا پیدا شدہ اور اسکی طرف سے ایک روح ہے

وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَاحِدٌ

پس خدا کو اور اسکے رسولونکو مانو اور تین کہو بازآو اپنا بہلا چاہو خدا تو صرف ایک ہی ہے

سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اولاد ہونے سے پاک ہے جو کچھ آسمانون

پہر اونکا ہی کچھ شمار ہے ہرگز نہین بیشک جو لوگ کافر ہین اور اور لوگون پر بوجہ گمراہ کرنیکے ظلم کر رہے ہین جیسے آجکل کے مشنری ہرگز اللہ انکو نہ بخشیگا اور نہ قیامت مین نجات کی راہ تبلاویگا ہان جہنم کی راہ ضرور انکو دکھاویگا جسمین ہمیشہ ہمیش رہینگے یہ نہ سمجھو دنیا مین ان کا بڑا رسوخ ہے بڑے بڑے حکام بہی ان سے ڈرتے ہین پہر خدا انکو کیسا عذاب کریگا کیونکہ اللہ پر یہہ آسان ہے کچھ مشکل نہین دنیا کے حکام مین اگر انکا کچھہ رسوخ ہے بدہ ان سے ڈرتے ہین تو سلکی کہ یہ انکو کچھ ضرر پہنچا سکتے ہین اللہ کو انکے ضرر سے کیا خوف وہ ذات وراء الورا اکبر الکبیر ہے تمہین بلند آواز سے پکار رہا ہے لوگو یہہ رسول تمھارے رب کیطرف سے سچے احکام لایا اسکو مانو تو تمھارا بہلا ہوگا اور اگر تم نہ مانوگے تو سخت سزا دیگا اسلئے کہ اللہ ہی کا ہے جو کچھہ آسمانون و زمینون مین ہے ممکن نہین کہ اوسکی حکومت سے تم باہر جا سکو اور ساتھہ ہی اسکے اللہ بڑی علم والا بڑی حکمت والا ہے اے کتاب والو! بالخصوص تمہین ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنے مذہب مین حد سے نہ نکلو اور سوائے سچی بات کے اللہ کے ذمہ مت لگایا کرو جیساکہ کہتے ہو مسیح خدا ہے حالانکہ عیسی مسیح ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور سچے حکم سے جسکو اوسنے مریم کیطرف بہیجا تہا پیدا شدہ اور اوسکی طرف سے ایک روح یعنی نیک بندہ ہی پس سیدہی روش تو یہ ہے کہ خدا کو واحد لا شریک سا جہی خدا اور اوسکی رسولون کو اوسکے رسول مانو اور تین خدا یا تین جز والے مرکب خدا نہ کہو اس سے بازآو اور اپنا بہلا چاہو خدا تو صرف ایک ہی ہے نہ کوئی اسکا جز و ہے نہ ساجہی اولاد ہونیکی عیب سے پاک ہے جو کچھہ آسمانون

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ
اور زمینون مین ہے سب اوسی کی ملک ہے اللہ کارساز کوکافی ہے تو مسیح کو خدا کا
يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ
بندہ بننے سے عار ہے اور نہ مقرب فرشتون کو جو کوئی اللہ کی بندگی سے
عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ۝ فَأَمَّا
عار سمجھے یا تکبر کرے سو اللہ ان سبکو اپنے پاس جمع کریگا پہر جو لوگ
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ
ایمان لائے اور عمل اچھے کئے انکو پورا بدلہ دیگا اور زیادہ بہی اپنے فضل سے
مِنْ فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ
عطا کریگا اور جنہون نے اوسکی بندگی سے عار اور تکبر کیا ہوگا انکو دردناک
عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا
عذاب سے معذب کریگا خدا کے سوا ر نہ مددگار کسیکو
وَلَا نَصِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ
پاوینگے لوگو! تمہارے خدا کا رہنما (محمد) تم پاس
رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
آچکا اور ہمنے کہلا نور تمہاری طرف اتارا ہے پس جو لوگ اللہ کو
بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ
مانینگے اور اوسی سے مضبوط تعلق کرینگے تو انکو اپنی رحمت اور
وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝
مہربانی مین داخل کریگا اور انکو اپنی طرف سیدہے رستہ پر پہنچا دیگا۔

اور زمینون میں ہے اسکی ملک ہے اللہ ہی سب بندگی کا سازنکو کافی ہے وہ سبکا مالک ہے نہ تو
تم خدا اور خدا کا بیٹا تجویز کرتے ہو خدا کا بندہ ہونے سے کسی قسم کا عار
ہے اور نہ مقرب فرشتون کو جنہیں مشرکین عرب خدا کی بیٹیان سمجھتے ہین
انہین کچھ کبر ہے اور ہو بھی کیونکر سکتا ہے جبکہ انہون نے یہ قاعدہ سن کہا ہے
اور اسکا انکو پورے طور پر یقین بھی ہے کہ جو کوئی اللہ کی بندگی سے
عار سمجھے یا کسی قسم کا تکبر کرے سو اپنا ہی برا کرتا ہے اس لئے کہ وہ اللہ
ان سب کو اپنے پاس جمع کریگا پھر جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے
کئے ہونگے اونکو پورا بدلہ دیگا اور زاید بھی اپنے فضل اور مہربانی سے عطا کریگا
اور جنہون نے اوسکی بندگی سے عار اور تکبر کیا ہوگا اونکو دردناک عذاب
مین معذب کریگا جہان سے کسیطرح نہ تو وہ خود ہی چھوٹ سکین گے
اور نہ خدا کے سوا کوئی حامی اور نہ مددگار کسیکو پاوینگے بالآخر پھر ہم کہتے
ہین کہ لوگو! اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو سنو! تمہارے خدا کا رہنما
(محمد) تم پاس آچکا اور اوسکی شہادت کو ہمنے کہلا نور قرآن شریف
تمہاری طرف اتارا ہے پس بعد اسکے یہ فیصلہ ضرور ہوگا کہ جو لوگ اس رہنما
کے ذریعہ سے اللہ کو واحد لاشریک مانین گے اور اوسی سے
مضبوط تعلق کرینگے تو اللہ اون کو اپنی رحمت اور مہربانی مین
داخل کرے گا اور اون کو اپنی طرف پہنچنے والے سیدہے
راستہ پر پہنچاوے گا جہان پر پہنچ کر اون کی یہہ علامت
ہوگی کہ جو کچھ کرین گے وہ تجھ سے پوچھ کر تیری اجازت سے
کرینگے جیسا کہ

مسیح کو جب

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ
مسلمان تجہسے پوچھتے ہین توکہدے اللہ خود تمکو کلالہ کا حکم سناتا ہے
هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
اگر کوئی ایسا شخص مرجاوے جسکی اولاد نہ ہو اور اوسکی بہن ہو تو بہن اوسکی جایداد متروکہ
وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا
مین سے نصف کی مالک ہوگی اور وہ سب مال کا وارث ہوگا اگر اوسکی اولاد نہ ہو
اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً
پھر اگر دو بہنین ہون تو اونکو دو ثلث ترکہ سے ملیگا اور اگر بہن بہائی مرد
رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
و عورت وارث ہون تو مرد کو عورت سے دُگنا حصہ ملیگا اللہ تمہارے لئے احکام
لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ع
بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ نہ بہولو سو اللہ کو سب کچہ معلوم ہے۔

یہہ مسلمان تجہسے کلالہ کا حکم پوچھتے ہین تو اِن کو کہدے کہ تمہاری نیک نیتی کا ثمرہ یہہ ہے کہ اللہ خود تمکو کلالہ کا حکم سناتا ہے تم کان لگا کر سنو! اگر کوئی ایسا شخص مرے جسکی اولاد نہ ہو اور اوسکی بہن ہو تو اس صورت مین وہ بہن اوسکی جائداد متروکہ مین سے نصف کی مالک ہوگی اور وہ بہائی سب مال کا وارث ہوگا اگر اوسکی ہمشیرہ کی کوئی اولاد نہ ہو اور مرجائے۔ پہر اگر دو بہنین ہون تو اون کو دو ثلث ترکہ مین سے ملین گے اور اگر اوس کلالہ کے کئی بہن بہائی مرد عورت وارث ہون تو مرد کو عورت سے دُگنا حصہ ملیگا اللہ تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرتا ہی تاکہ تم راہ نہ بہولو۔ ہرگز اوسکے بتلائے کے خلاف نہ کرو اللہ کو سب کچہ معلوم ہے جس کسیکا جو حصہ اور اوس کے متعلق حکم صادر فرمایا ہے اوسے ہی واقعی سمجہو۔

اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ

تم الجلد الثاني بالخير

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهِ

جناب مولوی سید ابوالقاسم صاحب لاہوری

بعض مقامات تفسیر شریف ثنائی را ملاحظہ نمودم الحق او براے طالب مطلوب محبوب بر نہج خوب باسلوب مرغوب باہم الفت داوہ آید فجزاک اللہ سبحانہ جل شانہ عن الاسلام واہلہ احسن الجزاء ووفقک لاتمام کتابک الکریم ومولفک الشریف تفسیرک المنیف بحق اللطیف الخبیر وطوبی لمن نشر ھذا التفسیر الذی لیس لہ النظیرہ

از رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو ما شاء اللہ تفسیر حدیث فقہ اور دیگر علوم سے کافی طور پر باخبر ہیں ایک نوجوان صالح اور موجودہ زمانہ کے حالات سے بھی واقف ہیں آپنے ایک تفسیر بڑی جستجو ومحنت کیساتھ لکھی ہے اور تفسیر کرنے میں تفسیر القران بالقرآن وبالحدیث کا پورا اہتمام والتزام رکھا ہے اور بہت بڑا اور خاص کام جو مولوی صاحب موصوف نے اپنی تفسیر میں بالالتزام کیا ہے وہ اُن اعتراضات کی تردید نہایت مدلل طریق سے ہے جو غیر قوموں کے سوا مغربی فلسفہ کی پرستش کرنے اور اپنے تجربہ اور مشاہدے کو اپنا امام بنانے والے لوگوں نے قرآن شریف کی صداقتوں اور برکتوں سے بہرہ ور تعلیم پر کئے ہیں درحقیقت اس بارہ میں مولوی صاحب کا یہ کام ایسا ہے کہ جس سے دنیا اور آخرت میں انشاء اللہ بہت بڑی مدد ملنے کی قوی امید ہے۔ اس تفسیر کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے جسمیں آنحضرت کی نبوت پر چار زبردست دلیلیں لکھی ہیں پہلی جلد شایع ہوگئی ہے کاغذ نہایت عمدہ سفید لکھائی واضح اور خوشخط اسلام کے سچے طالبوں کیواسطے یہ تفسیر نعمت غیر مترقبہ ہے جس طرح ہو سکے اسکے خرید کرنے میں تامل نہ کریں

جناب مولوی ابوعبید احمد اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی جسکا مصنف ایک جوان صالح فاضل مولوی ثناء اللہ صاحب ہے، واللہ حسیبہ میرے ملاحظہ سے گذری اردو سلیس عام فہم ہونیکے علاوہ اور کئی خوبیاں اسمیں ہیں قرآن مترجم اور اسکی تشریح بعبارت تفسیر اور پورا کرنا ضرورت زمانہ کا بردِ تحریفات محرفین نیچریہ وغیرہ وغیرہ لہذا ایسی تفسیر کا آجکل زیر نظر رہنا بہت ہی ضروری ہے خصوصاً کم علم لوگوں کیواسطے تو ہوائے زمانہ کے بد اثر سے بچنے کیلئے ایک مستحکم سپر ہے واللہ الموفق +

جناب مولوی حکیم نیاز احمد صاحب خلف الصدق حکیم عبدالرحیم صاحب زمیندار موضع کھوڈہ ضلع مظفر نگر

آپکی کتاب تفسیر ثنائی میرے مطالعہ میں آئی میرا دل مجھ کو یقین دلاتا ہے کہ ایسا بحر انوار سے چشم حق بین کو نور اور دل کو ترقی ایمان کا سرور حاصل ہوا ہوگا۔ مگر پیران باطل کیلئے تو آتشگیر ہے کہ جس کے دیکھتے ہی انکی آتش مخالفت مشتعل ہو گئی اب اسپر بھی اگر انکی سوزش قلبی بھڑکی رہے تو خدا حافظ ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

خداوند تعالی آپکے اس دریائے فیض سے ہر موافق مخالف کو مستفیض فرمائے

جناب مولوی سید نور الحسن صاحب خلف الصدق لینا مولوی سید نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم مغفور از بھوپال

مرقومہ پرائیویٹ سکرٹری

تفسیر ثنائی اول جلد مرسلہ جناب موصول ہوئی مطالعہ سے اوسکے حضرت نور میان صاحب ام فیضہ بہت مسرور ہوئے حسب الحکم مکلف ہوں کہ اگر اوسکی دو جلدیں طبع ہوں تو ارسال نماسیے

جناب مولوی حافظ محمد عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی

تفسیر ثنائی مرسلہ پہنچی جزاک اللہ جزاء خیراً فی الدنیا والآخرہ اس تفسیر کو دیکھ کر میرے دل سے آواز آئی کہ الحمد للہ میرے لئے بھی اللہ تعالی نے باقیات صالحات بنا دئے ہیں میرے لئے تمکو فایدہ پہنچا اور تم سے لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے

جناب مولوی غلام رسول صاحب مفتی امرتسر

تفسیر ثنائی کئی مواقع سے دیکھی طرز عجیب نہج غریب مخالفین اسلام ومتوہمین نادانوں کے اعتراضات کی عمدہ تردید ہے وللہ در المصنف

جناب مولوی محمد شمس الحق صاحب میں ڈیانوان ضلع عظیم آباد پٹنہ

نامہ گرامی مع ایک جلد تفسیر ثنائی کے وصول ہوا جزاکم اللہ خیرا آپ نے جو عنوان ذی طرز پر اسکو لکھا ہے تقبل اللہ منک *

جناب مولوی الطاف علی صاحب قصبہ سہار ضلع متھرا

تفسیر ثنائی میری نظر سے گزری الحق تفسیر مذکور مین زمانہ حال کے ورینولا جلد اول الحاد وارتداد کی تردید جیسی کہ چاہئے اوسکا کافی ووافی التزام ہے اور قابل فہم خاص

صوفی نظام الدین صاحب چشتی از حیدرآباد دکن

بہت سی تفاسیر نظر سے گذرین مگر مجھ اسیر اول بول اٹھا ہے کہ تفسیر ثنائی اپنا نظیر نہیں رکھتی خدا آپکو سلامت رکھے اور اپنی مہم مین کامیاب کرے اس زمانہ کے اختصار پسند کامل بیان کو چاہنے والے نوجوان لوگون کو تو بالکل ایک در نایاب ہے یہ ایسی دستی کہ جو قلب سے کبھی علیحدہ نہین ہوسکتی خدا آپکو اسکا اجر دے علم اور درایت اور رہادت اسی کو کہتے ہین

خطیب قادر بادشاہ صاحب از مدراس

تفسیر ثنائی واقعی عمدہ ہے موجود تفاسیر مین اس ڈہنگ کی کوئی تفسیر اب تک میری نظر نہین آئی مصنف کے حق مین تو دل سے یہی دعا نکلتی ہے جزاک اللہ فی الدارین خیرا

منشی محمد عبد الحی صاحب وکیل از چندوسی ضلع مراداباد

جلد اول تفسیر ثنائی مینے اپنے ایکدوست کے پاس اتفاقیہ دیکھی اسکے بعض بعض مقامات پڑھکر سبحان اللہ کہا نادر و بیمثل تفسیر آپنے لکھی ہے خدا آپ کو آپکی محنت کی جزا عطا فرماوے اور آپ آیندہ اپنے ارادون مین کامیاب ہون جلد اول کی ایک کاپی بذریعہ دی - پی بہجے عنایت فرمائیے ۔

منشی محمد حسن صاحب اورسیر از دوسہ

تفسیر ثنائی عام مسلمان کم درجہ کی لیاقت کیواسطے تو بہت ہی مفید ہے کیونکہ آپنے جو ترکیب رکھی ہے وہ بہت ہی عمدہ ہے براہ مہربانی جلد دوم بذریعہ دی پی مرحمت فرماوین

حافظ محمد حبیب اللہ صاحب کوتوال چھاونی متھرا

آپ کی تفسیر ثنائی کی پہلی جلد بندہ کے پاس آئی ہے دوسری جلد کا اشتیاق ہے جس قدر طیار ہو گئی ہو روانہ فرماوین بندہ ممنون و مشکور ہوگا *

منشی افضل حسین صاحب وکیل از حیدرآباد دکن

جلد اول تفسیر ثنائی پہونچی لیکن اوس جلد کے مطالعہ سے اور شوق دل پیدا ہوا جلد دوم طبع ہو چکی ہو تو براہ مہربانی روانہ فرمائیے *

جناب مولوی نور محمد صاحب مہتمم رسالہ نور علی نور لودہیانہ

تفسیر ثنائی کا طرز نہایت ہی عمدہ اور ترجمہ بامحاورہ بہت ہی اچھا ہے خدا مقبول فرماوے آمین *

جناب مولوی ضیاء الرحمن صاحب از کلکتہ

تفسیر ثنائی واقعی بہت عمدہ ہے مگر افسوس کہ قدردان مفقود ہین *

منشی شیخ عبد اللطیف صاحب از مالیر کوٹلہ

آپنے اول جلد تفسیر ثنائی بہیجکر دل کو ایسا بے چین کیا ہے کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہین - خدا کے واسطے جلد دوم جس طرح جلد ممکن ہو بذریعہ ڈاک ویلیو - پے - ایبل روانہ فرماوین کیونکہ یہ تفسیر زمانہ حال کے حسب حال ہے اور تقریر پر تاثیر ہے جلد اول کو اول سے آخر تک دیکھا میرے خیال مین فی زمانہ ایسی تفسیر اور کوئی نہین لکھ سکتا اللہ تعالی آپکو اس تصنیف کا اجر دیوے ہان حضرت بہیجین تفسیر جلد دوم روانہ فرمائیے اگر کچھ دیر ہے تو اطلاع دیجیے کہ کب تک صبر کیا جاوے - لیکن ضرور جواب روانہ فرمائیے *

منشی عبد الاحد صاحب سلطان از کلو ضلع کانگڑا

تفسیر ثنائی جلد اول آج بذریعہ ڈاک ملگئی ہے واقعی یہ بہت عمدہ تفسیر ہے آپنے جو تکلیف اسکے لکھنے مین اوٹھائی ہے اوس سے امید ہے کہ اہل اسلام کو بہت کچھ فایدہ ہوگا - اللہ تعالی ثواب عظیم آپ کو بخشے دوسری جلد چھپکر طیار ہو جائے تو براہ مہربانی میرے نام بہیجدیجئے

ڈاکٹر میرزا الفتی بیگ صاحب از حیدرآباد دکن

تفسیر ثنائی جلد اول بیشک بینظیر اور نہایت عمدہ ہے کہ جسمین غیر مذاہب اور مخالفین اسلام کے جوابات معقول طور پر دیئے گئے ہین جلد دوم بھی ضرور عنایت فرماوین

منشی سید میر احمد صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام پشاور

پہلی جلد کو مینے بغور پڑھا اور اسکو بہت کچھ مفید پایا بڑی خوشی ہوئی کہ جلد ثانی بھی طیار ہونے والی ہے *

خاکسار مصنف یہ کر منظورین کا عموماً اور علماء کرام کی قدردانی کا خصوصاً دل سے مشکور ہے میری نسبت جو الفاظ مہربانون کے قلم سے نکلے ہین محض ان کا حسن ظن ہے ورنہ من آنم کہ من دانم علماء کرام سے ہمیشہ کیلئے امید ہے کہ خاکسار کی اغلاط تحریر کی اصلاح فرماتے رہینگے - بر کریمان کارہا دشوار نیست

راقم ابو الوفا ثناء اللہ